عمران سیریز
ٹریٹی
مظہر کلیم
ایم اے

چند باتیں

محترم قارئین۔ سلام مسنون۔ نیا ناول " ٹریٹی " آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ اس ناول کا موضوع بین الاقوامی سطح پر مسلم ممالک کے خلاف ہونے والی وہ بین الاقوامی سازشیں ہیں جو کبھی سامنے نہیں لائی جاتیں۔ ایک اہم بین الاقوامی کمیٹی کی صدارت پر اپنا قبضہ برقرار رکھنے اور اس کمیٹی کے تحت پوری دنیا کے مسلم ممالک کے درمیان ہونے والے اتحادوں کو روکنے کی کوشش ایکریمیا نے کی جو غیر مسلم ممالک کا نمائندہ تھا اور اس نے اس کمیٹی کی صدارت پر قبضہ قائم رکھنے اور ایک مسلم ملک کو اس کی صدارت سے دور رکھنے کے لئے پس پردہ جو خوفناک اور بین الاقوامی سازشیں کیں اور جس طرح مسلم بلاک اور غیر مسلم بلاک کے درمیان بھیانک اور جان لیوا جدوجہد ہوتی رہی یہ سب کچھ اس ناول کا موضوع ہے۔ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس نے جس طرح مسلم بلاک کے لئے دیوانہ وار کام کیا ہے اور جس جس طرح انہوں نے بین الاقوامی سازشوں کا تاروپود بکھیرا ہے یہ سب کچھ شاید پہلی بار قارئین کے سامنے آرہا ہے ورنہ عام طور پر تو اخبار میں صرف ایک سطر شائع کی جاتی ہے اور ٹی وی پر ایک مختصر خبر نشر ہو جاتی ہے لیکن اس ناول میں قارئین پہلی بار اس ایک سطری خبر کے پس پردہ ہونے والی خوفناک جدوجہد کی

تفصیلات پڑھیں گے۔ مجھے یقین ہے کہ منفرد موضوع پر لکھا گیا یہ
ناول آپ کے معیار پر ہر لحاظ سے پورا اترے گا۔ اپنی آراء سے مجھے
ضرور مطلع کیجئے اور ناول پڑھنے سے پہلے اپنے خطوط اور ان کے جواب
بھی ملاحظہ کر لیجئے۔

نبی سرروڈ سندھ سے سہیل سرور لکھتے ہیں۔ "آپ کے ناول بےحد
پسند ہیں لیکن آپ سے ایک درخواست کرنی ہے کہ ریاست ڈھمپ
اب بہت پرانا نام ہو گیا ہے اس لئے یا تو عمران کو کسی اور ریاست
کا پرنس بنا دیجئے یا پھر ریاست کا نام بدل دیجئے"۔

محترم سہیل سرور صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بےحد
شکریہ۔ آپ نے خاصی دلچسپ بات لکھی ہے لیکن آپ نے یہ نہیں
لکھا کہ ریاست ڈھمپ کا نام تبدیل کر کے کیا رکھا جائے۔ اس لئے
جب تک ڈھمپ جیسا کوئی دلچسپ نام سامنے نہ آئے اس وقت تک
یہی نام رہنے دیجئے۔ کیا خیال ہے۔

لاہور سے فیاض ظفر لکھتے ہیں۔ "آپ کے ناولوں پر تنقید میرے
پیش نظر ہے۔ بلیک زیرو فارغ رہتا ہے اس کے لئے بہتر ہے کہ وہ
اپنی معلومات میں اضافہ کرنے کی کوشش کرے۔ جولیا انتہائی
جذباتی عورت ہے۔ عمران کے معمولی سے فقرے سے اس کے
چہرے کا رنگ تبدیل ہو جاتا ہے حالانکہ وہ تربیت یافتہ ہے۔ اسے تو
انتہائی مضبوط اعصاب کا ہونا چاہئے۔ تنویر جذباتی ہونے کے ساتھ
ساتھ عقل سے بھی پیدل ہے۔ ٹائیگر کا کردار انتہائی تشنہ ہے البتہ
کیپٹن شکیل اچھا اور ذہین آدمی ہے"۔

محترم فیاض ظفر صاحب۔ خط لکھنے اور ناولوں پر تنقید کرنے کا
بےحد شکریہ۔ بلیک زیرو کے بارے میں آپ نے درست لکھا ہے۔
اسے واقعی اپنی معلومات میں اضافہ کرنا چاہئے۔ جہاں تک جولیا کے
چہرے کے رنگ تبدیل ہونے کی بات ہے تو محترم جولیا ویسے تو
انتہائی مضبوط اعصاب کی مالکہ ہے لیکن عمران کے بارے میں اس
کے جو جذبات ہیں ان جذبات کی وجہ سے عمران کی بات پر اس کا
رنگ تبدیل ہوتا ہے۔ تنویر کو شاید آپ نے اس لئے عقل سے
پیدل قرار دے دیا ہے کہ وہ ڈائریکٹ ایکشن کا قائل ہے لیکن
ڈائریکٹ ایکشن کو پسند کرنے کا یہ مطلب نہیں ہوتا جو آپ نے لے
لیا ہے۔ ٹائیگر کے کردار میں تشنگی کی آپ نے وضاحت ہی نہیں کی
اور آپ کو کیپٹن شکیل کا کردار پسند آیا۔ شاید اس لئے کہ وہ کم گو
بھی ہے اور عقل مند بھی۔ بہرحال خط لکھنے اور تنقید کرنے کا ایک
بار پھر شکریہ۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

ڈھبہ کرسیال ضلع میانوالی سے فدا محمد تبسم لکھتے ہیں۔ "آپ کے
ناول پڑھ کر آپ کی بے پناہ ذہانت پر رشک آتا ہے۔ آپ کا ہر ناول
دوسرے سے بڑھ چڑھ کر ہوتا ہے البتہ ایک درخواست آپ سے
کرنی ہے کہ اگر عمران جولیا کے بارے میں اپنی اماں بی سے بات
کرنے سے جھجکتا ہے تو یہ کام آپ خود کر دیں تاکہ عمران اور جولیا کی
شادی ہو سکے۔ امید ہے آپ ضرور اس نیک کام میں عمران سے

تعاون کریں گے"۔

محترم فدا محمد تبسم صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بیحد شکریہ۔ عمران اپنی اماں بی کو جولیا کے بارے میں شاید اس لئے نہیں بتاتا کہ عمران کی اماں بی پرانے خیالات کی خاتون ہیں اور ایسی خواتین غیر ملکی لڑکیوں کو بہو بنانا پسند نہیں کرتیں اس لئے عمران کو خطرہ ہے کہ اگر اماں بی تک بات پہنچ گئی تو ہو سکتا ہے کہ فیصلہ جولیا کے خلاف ہو جائے اور یہ بات تو آپ بھی جانتے ہیں کہ عمران کی اماں بی کا فیصلہ بہرحال عمران کو تسلیم کرنا پڑے گا۔ اب آپ بتائیں کہ مجھے اس نیک کام میں تعاون کرنا چاہئے یا نہیں۔ آپ کے جواب کا انتظار رہے گا۔

اب اجازت دیجئے

والسلام

آپ کا مخلص

مظہر کلیم ایم اے

عمران سر نیچے اور ٹانگیں اوپر کئے اپنی مخصوص ورزش میں مصروف تھا۔ چونکہ ان دنوں شدید سردی کا موسم تھا اس لئے کئی دنوں سے وہ یہ مخصوص ورزش پارک میں جا کر کرنے کی بجائے اپنے فلیٹ میں ہی کیا کرتا تھا۔ اسے اس انداز میں کھڑے ہوئے کافی دیر گزر گئی تھی کہ اچانک کمرے میں پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا اور اسے اپنے کان سے لگالیا۔

"ہیلو"...... عمران نے الٹا کھڑے ہونے کی وجہ سے قدرے بھنچے بھنچے لہجے میں کہا۔

"عمران صاحب میں بلیک زیرو بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے بلیک زیرو کی تشویش بھری آواز سنائی دی۔

"درجہ حرارت زیرو پر پہنچ جانے کے باوجود بھی تم بول رہے ہو۔ بڑی ہمت ہے تمہاری"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب آپ کے لئے انتہائی اہم خبر ہے اس لئے مجھے اتنی صبح فون کرنا پڑا ہے۔ سر سلطان پر رات ان کی رہائش گاہ پر قاتلانہ حملہ ہوا ہے اور وہ شدید زخمی ہو گئے ہیں"...... دوسری طرف سے بلیک زیرو نے کہا تو عمران نے بے اختیار قلابازی کھائی اور سیدھا ہو کر دھم سے قالین پر بیٹھ گیا۔ رسیور ویسے ہی اس کے ہاتھ میں رہا تھا۔ اس کا سرخ پڑا ہوا چہرہ یہ خبر سن کر مزید سرخ ہو گیا تھا۔

"کیا کہہ رہے ہو۔ کیا رات کو کوئی ڈراؤنا خواب تو نہیں دیکھ لیا تم نے"...... عمران نے متوحش سے لہجے میں کہا۔

"میں درست کہہ رہا ہوں۔ ابھی چند لمحے پہلے مجھے سپیشل ہسپتال کے ڈاکٹر صدیقی کا فون آیا ہے اس نے مجھے بتایا ہے اور وہ اس لئے کہ سر سلطان کو ابھی ہوش آیا ہے اور انہوں نے مجھ سے فون پر بات کرنے کی خواہش ظاہر کی ہے۔ میں نے جب بات کرنی چاہی تو پتہ چلا کہ وہ دوبارہ بے ہوش ہو گئے ہیں اور ڈاکٹر صدیقی کا کہنا ہے کہ ان کی حالت شدید خطرے میں ہے۔ ان کے جسم میں چار گولیاں ماری گئی ہیں جن میں سے ایک گولی دل کے قریب لگی ہے۔ گو آپریشن کر کے ساری گولیاں نکال لی گئی ہیں اس کے باوجود ابھی تک ان کی حالت سنبھل نہیں سکی"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ ویری بیڈ۔ ہمیں کسی نے اطلاع ہی نہیں دی"۔ عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"ڈاکٹر صدیقی سے معلوم ہوا ہے کہ سر سلطان کی وائف کہیں گئی

ہوئی تھیں اور سر سلطان کوٹھی میں اکیلے تھے۔ رات کو اچانک ان کی خوابگاہ میں دو آدمی گھس آئے۔ ان میں سے ایک کے ہاتھ میں سائلنسر لگا ریوالور موجود تھا۔ سر سلطان کھٹکا سن کر جاگ اٹھے تھے۔ ان پر فوری فائر کھول دیا گیا اور آناً فاناً دونوں آدمی واپس چلے گئے۔ سر سلطان شدید زخمی ہو گئے لیکن جانے کس طرح انہوں نے اپنے آپ کو سنبھالے رکھا اور سپیشل ہسپتال فون کر کے اپنے متعلق بتایا اور پھر بے ہوش ہو گئے۔ ہسپتال والوں نے ڈاکٹر صدیقی کو اطلاع دی اور فوراً ایمبولینس لے کر کوٹھی پر پہنچ گئے۔ یہاں ان کے کوٹھی کے گارڈز بھی ہلاک کر دیئے گئے تھے اور دو ملازموں کو بھی ہلاک کر دیا گیا ہے۔ بہرحال وہ سر سلطان کو زخمی حالت میں ہسپتال لے گئے۔ ڈاکٹر صدیقی بھی ہسپتال پہنچ گئے اور انہوں نے ان کا آپریشن کیا۔ صبح تک آپریشن جاری رہا اب انہیں تھوڑا سا ہوش آیا تو انہوں نے ڈاکٹر صدیقی سے کہا کہ وہ ایکسٹو سے بات کرنا چاہتے ہیں۔ ڈاکٹر صدیقی نے دفتر آ کر مجھے کال کیا لیکن جب وہ فون پیس لے کر واپس سر سلطان کے کمرے میں گئے تو وہ دوبارہ بے ہوش ہو چکے تھے۔ یہ ساری تفصیل ڈاکٹر صدیقی نے ہی مجھے بتائی ہے اس لئے میں نے اب آپ کو فون کیا ہے"...... بلیک زیرو نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اللہ تعالیٰ اپنا رحم کرے۔ ٹھیک ہے میں ہسپتال جا رہا ہوں تم صفدر اور تنویر کی ڈیوٹی لگا دو کہ وہ کوٹھی جا کر ان آدمیوں کے

بارے میں سراغ لگائیں"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ بجلی
کی سی تیزی سے اٹھ کر ڈریسنگ روم کی طرف بڑھ گیا۔ چند لمحوں بعد
جب وہ باہر آیا تو سلیمان کمرے میں موجود تھا۔

"کیا ہوا صاحب۔ خیریت"...... سلیمان نے متوحش سے لہجے
میں کہا۔

"سرسلطان پر قاتلانہ حملہ کیا گیا ہے اور وہ ہسپتال میں ہیں۔ ان
کی حالت خطرناک ہے"...... عمران نے تیز لہجے میں جواب دیا اور پھر
کمرے سے نکل کر بیرونی دروازے کی طرف دوڑ لگا دی۔ تھوڑی دیر
بعد اس کی کار پوری رفتار سے سپیشل ہسپتال کی طرف دوڑی چلی جا
رہی تھی۔ اس کے ہونٹ بھنچے ہوئے تھے اور فراخ پیشانی پر شکنوں
کا جیسے جال سا پھیلا ہوا نظر آ رہا تھا۔ چونکہ صبح کا وقت تھا اور سڑکوں
پر ٹریفک نہ ہونے کے برابر تھا اس لئے وہ کار پوری رفتار سے
دوڑائے چلا جا رہا تھا اور پھر تھوڑی دیر بعد ہی کار سپیشل ہسپتال میں
داخل ہوئی۔ عمران نے پورچ میں لے جا کر پوری قوت سے بریک
لگائے اور کار کا دروازہ کھول کر وہ تقریباً دوڑتا ہوا ڈاکٹر صدیقی کے
آفس کی طرف بڑھ گیا۔

"عمران صاحب۔ ڈاکٹر صاحب ادھر روم نمبر فور میں ہیں
سرسلطان کے پاس"...... ایک ڈاکٹر نے عمران کو آفس کی طرف
اس انداز میں بڑھتے دیکھ کر کہا۔ وہ وہیں رک گیا تھا۔

"کیا حال ہے سرسلطان کا"...... عمران نے انتہائی بے چین سے

لہجے میں کہا۔

"وہ ہوش میں نہیں آ رہے۔ ان کی حالت شدید خطرے میں
ہے"...... ڈاکٹر نے کہا تو عمران نے ہونٹ بھینچے اور روم نمبر فور کی
طرف بڑھ گیا۔ کمرے کا دروازہ بند تھا۔ عمران دروازہ کھول کر اندر
داخل ہوا تو سرسلطان آنکھیں بند کئے بیڈ پر لیٹے ہوئے تھے۔ ان کی
گردن تک سرخ کمبل تھا۔ ان کے چہرے کا رنگ ہلدی کی طرح زرد
تھا۔ بیڈ کے دونوں طرف ڈاکٹر اور نرسیں موجود تھیں۔ خون اور
گلوکوز کی بوتلیں بھی سٹینڈز کے ساتھ لٹکی ہوئی نظر آ رہی تھیں اور
ایک بڑی سی مشین ٹرالی پر رکھی ہوئی دائیں طرف پڑی تھی جس سے
نکلنے والی تاریں سرسلطان کے جسم پر موجود کمبل کے اندر جاتی
دکھائی دے رہی تھیں۔ عمران کے اندر داخل ہوتے ہی ڈاکٹر صدیقی
نے مڑ کر دیکھا اور ساتھ ہی اس نے ہونٹوں پر انگلی رکھ کر عمران کو
بولنے سے روک دیا۔ عمران سر ہلاتا ہوا قریب جا کر کھڑا ہو گیا۔ اس
کی نظریں اس مشین پر جمی ہوئی تھیں جس کے کئی ڈائلوں پر مختلف
رنگوں کی سوئیاں دائیں بائیں تھرتھراتی ہوئی دکھائی دے رہی
تھیں۔ عمران نے بڑھ کر ڈاکٹر صدیقی کے ساتھ کھڑے جونیئر ڈاکٹر
کے ہاتھ سے کیس فائل لے لی اور پھر اسے دیکھنے لگا۔ چند لمحوں بعد
اس نے فائل واپس ڈاکٹر کے ہاتھ میں دے دی اور جیب سے کاغذ
اور قلم نکال کر اس نے کاغذ پر کچھ لکھا اور ڈاکٹر صدیقی کی طرف بڑھا
دیا۔ ڈاکٹر صدیقی نے چونک کر کاغذ پر نظر دوڑائیں اور پھر انکار میں سر

ہلا دیا۔ عمران تیزی سے مڑا اور خاموشی سے کمرے سے باہر آ گیا۔ وہ اب تیز تیز قدم اٹھاتا ڈاکٹر صدیقی کے آفس کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا۔ ڈاکٹر صدیقی کے آفس میں پہنچ کر اس نے جلدی سے رسیور اٹھایا اور پھر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس ڈاکٹر شہاب"...... کچھ دیر گھنٹی بجنے کے بعد رسیور اٹھاتے ہی ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"ڈاکٹر صاحب میں علی عمران بول رہا ہوں۔ سر سلطان پر رات ان کی کوٹھی میں قاتلانہ حملہ ہوا ہے اور وہ اس وقت سپیشل ہسپتال میں ہیں۔ ایک گولی ان کے دل کے قریب لگی ہے۔ ڈاکٹر صدیقی نے آپریشن تو کر دیا ہے لیکن آر ایس ون مشین بتا رہی ہے کہ خون کی کئی شریانیں کٹ گئی ہیں جنہیں جوڑ تو دیا گیا ہے لیکن وہ بلڈ اپ نہیں ہو رہیں جس کی وجہ سے سر سلطان کے دل میں خون صحیح طریقہ سے نہیں پہنچ رہا اور ان کی حالت خطرناک ہے۔ میں نے ڈاکٹر صدیقی کو کہا ہے کہ وہ اس کے لئے ٹائی جاسن انجکشن استعمال کریں لیکن انہوں نے انکار کر دیا ہے۔ میں اس لئے آپ کو فون کر رہا ہوں کہ آپ پلیز اس سلسلے میں کچھ کریں۔ سر سلطان ہمارے ملک کا ایک ایسا قیمتی سرمایہ ہیں کہ میں مزید کچھ کہہ نہیں سکتا"...... عمران نے تیز تیز لہجے میں کہا۔

"گھبراؤ نہیں۔ اللہ تعالیٰ فضل کرے گا۔ ڈاکٹر صدیقی سے میری بات کراؤ"...... ڈاکٹر شہاب نے کہا۔

"ہولڈ کیجئے میں انہیں بلواتا ہوں"...... عمران نے کہا اور رسیور ایک طرف رکھ کر اس نے میز پر موجود پیڈ پر قلم سے چند سطریں لکھیں اور پھر کاغذ پیڈ سے علیحدہ کر کے وہ کمرے سے نکلا اور دوڑتا ہوا سر سلطان والے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے آہستہ سے دروازہ کھولا اور اندر داخل ہو کر کاغذ ایک بار پھر ڈاکٹر صدیقی کے سامنے کر دیا۔ ڈاکٹر صدیقی نے اس بار اثبات میں سر ہلایا اور پھر تیزی سے مڑ کر دروازے کی طرف بڑھ گئے۔ عمران ان کے پیچھے تھا۔

"کیا خطرہ شدید ہے ڈاکٹر صاحب"...... عمران نے بے چین سے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ آپ سے کیا چھپانا۔ سر سلطان کے بچ جانے کی امید لمحہ بہ لمحہ ختم ہوتی جا رہی ہے"...... ڈاکٹر صدیقی نے انتہائی افسوس بھرے لہجے میں کہا تو عمران کا چہرہ بگڑ سا گیا۔

"یس ڈاکٹر شہاب۔ میں ڈاکٹر صدیقی بول رہا ہوں"...... ڈاکٹر صدیقی نے میز پر علیحدہ رکھے ہوئے رسیور کو اٹھاتے ہوئے کہا اور پھر ان دونوں کے درمیان باتیں ہوتی رہیں۔ گو یہ باتیں عمران کے کانوں تک بھی پہنچ رہی تھیں لیکن ڈاکٹر صدیقی نے سر سلطان کے بارے میں جو بات کی تھی اس سے عمران کا ذہن اس قدر ماؤف سا ہو گیا تھا کہ اسے کچھ سمجھ نہ آ رہی تھی کہ کیا باتیں ہو رہی ہیں۔ اس کے ہونٹ بھنچے ہوئے تھے اور چہرے پر شدید غم و اندوہ کے تاثرات تھے۔

"عمران صاحب اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ناامید نہیں ہونا چاہئے۔

وہ قادر مطلق ہے"....... اچانک ڈاکٹر صدیقی نے عمران کے کاندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا تو عمران اس طرح چونکا جیسے نیند سے اچانک جاگا ہو۔

" ڈاکٹر صدیقی۔ کچھ کریں"....... عمران نے انتہائی منت بھرے لہجے میں کہا۔

" فکر مت کریں۔ اللہ تعالیٰ فضل کرے گا"....... ڈاکٹر صدیقی نے کہا اور تیزی سے دفتر سے باہر نکل گئے۔ عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا اور پھر رسیور اٹھا کر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

" ڈاکٹر شہاب"....... دوسری طرف سے ڈاکٹر شہاب کی آواز سنائی دی۔

" ڈاکٹر صاحب میں علی عمران بول رہا ہوں۔ کیا بتایا ہے ڈاکٹر صدیقی نے"....... عمران نے انتہائی بے چین سے لہجے میں کہا۔

" ڈاکٹر صدیقی تو مایوس ہو چکے ہیں لیکن میں نے انہیں بتایا ہے کہ وہ ایک اور آپریشن کریں۔ گو اس وقت سر سلطان کی جو حالت ڈاکٹر صدیقی نے بتائی ہے اس حالت میں آپریشن سو فیصد رسک ہے لیکن ویسے بھی تو معاملہ امید افزا نہیں ہے اس طرح بچ جانے کا کوئی چانس تو ہے۔ ڈاکٹر صدیقی رضامند ہو گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنا فضل کرے گا۔ میں بیمار نہ ہوتا تو میں خود آکر آپریشن کرتا لیکن کیا کروں میری حالت ایسی ہے کہ میں کھڑا بھی نہیں ہو سکتا"....... ڈاکٹر

شہاب نے کہا۔

" اوہ۔ ویری سوری ڈاکٹر شہاب۔ آپ کو میں نے اس حالت میں تکلیف دی"....... عمران نے چونک کر کہا۔

" ایسی کوئی بات نہیں عمران بیٹے۔ سر سلطان میرے بھی مہربانوں میں سے ہیں۔ میں بھی ان کی دل سے قدر کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ انہیں صحت دے"....... ڈاکٹر شہاب نے جواب دیا تو عمران نے خدا حافظ کہہ کر رسیور رکھ دیا۔ اسی لمحے دفتر کا دروازہ کھلا اور سر عبدالرحمن اندر داخل ہوئے اور عمران یکلخت اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ ان کے پیچھے عمران کی اماں بی تھیں۔

" کیا حال ہے سر سلطان کا"....... سر عبدالرحمن اور عمران کی اماں بی نے انتہائی پریشان لہجے میں کہا۔

" ان کی حالت ٹھیک نہیں ہے۔ میں نے ڈاکٹر شہاب سے فون پر ڈاکٹر صدیقی کی بات کرائی ہے۔ ڈاکٹر صدیقی ایک اور آپریشن کر رہے ہیں باقی اللہ تعالیٰ فضل کرے گا"....... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" عمران بیٹے یہاں جاء نماز تو ہو گی۔ مجھے لا دو میں بھائی صاحب کی صحت کے لئے دعا کرنا چاہتی ہوں"....... عمران کی اماں بی نے کہا۔

" آپ ادھر ریٹائرنگ روم میں آ جائیں۔ وہاں جاء نماز موجود ہے"....... عمران نے سائیڈ دروازے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے

کہا اور پھر وہ اپنی اماں بی سمیت اس کمرے میں آ گیا۔ یہاں ایک کونے میں جا، نماز موجود تھی اور عمران کی اماں بی نے جا، نماز پر بیٹھ کر دونوں ہاتھ اٹھا لئے۔ عمران چند لمحے کھڑا دیکھتا رہا پھر وہ واپس دفتر میں آ گیا جہاں اس کے ڈیڈی ایک کرسی پر انتہائی پریشانی کے عالم میں بیٹھے نظر آ رہے تھے۔

" یہ سب کیسے ہوا ہے۔ کس نے کیا ہے عمران"...... سر عبدالرحمن نے کہا۔

" معلوم نہیں ڈیڈی۔ مجھے تو چیف نے فلیٹ پر فون کر کے اس بارے میں بتایا ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ انہوں نے اپنے دو ایجنٹ بھجوا دیئے ہیں تاکہ وہ جا کر اس بارے میں چھان بین کریں"۔ عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

" انہیں کیسے معلوم ہو گیا"...... سر عبدالرحمن نے چونک کر کہا۔

" سر سلطان درمیان میں کچھ دیر کے لئے ہوش میں آ گئے تھے اور ہوش میں آتے ہی انہوں نے ڈاکٹر صدیقی سے کہا کہ وہ فوراً چیف سے بات کرنا چاہتے ہیں۔ چنانچہ ڈاکٹر صدیقی نے آفس آ کر چیف کو فون کیا اور پھر جب وہ کارڈلیس فون پیس لے کر واپس کمرے میں گئے تو سر سلطان دوبارہ بے ہوش ہو چکے تھے اور پھر انہیں ہوش نہیں آیا"...... عمران نے جواب دیا۔

" اس کا مطلب ہے کہ سر سلطان حملہ آوروں کو پہچانتے ہیں اور

ان لوگوں کا کسی بین الاقوامی تنظیم سے تعلق ہے اس لئے سر سلطان نے تمہارے چیف کو فون کیا ورنہ وہ مجھ سے بھی بات کر سکتے تھے"...... سر عبدالرحمن نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا کیونکہ وہ بھی اسی نتیجے پر پہنچا تھا۔

" آپ کا خیال درست ہے ڈیڈی۔ ایسا ہی ہو گا"...... عمران نے جواب دیا۔

" مجھے وزارت خارجہ کے ملٹری سیکرٹری نے فون کر کے بتایا ہے۔ میں ابھی آفس جانے کے لئے تیار ہی ہو رہا تھا کہ فون آ گیا۔ تمہاری اماں بی نے سنا تو وہ بھی ساتھ آ گئی۔ بھابھی تو شاید اپنے میکے گئی ہوئی ہیں۔ معلوم نہیں انہیں کسی نے اطلاع دی بھی ہے یا نہیں"۔ سر عبدالرحمن نے خود ہی بات کرتے ہوئے کہا۔

" سر سلطان ہوش میں آ جائیں پھر اطلاع دیں گے ورنہ"۔ عمران بات کرتے کرتے رک گیا اور سر عبدالرحمن نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد عمران کی اماں بی دفتر میں آ گئیں۔ ان کے چہرے پر مسکراہٹ تھی۔ عمران انہیں دیکھ کر اٹھ کھڑا ہوا۔

" اللہ تعالیٰ کا کرم ہو گیا ہے۔ میں نے استخارہ کیا ہے۔ حالت تو بہت بری ہے لیکن اللہ تعالیٰ کی رحمت ہو گئی ہے۔ بھائی صاحب کو صحت ہو جائے گی"...... عمران کی اماں بی نے مسرت بھرے لہجے میں کہا تو سر عبدالرحمن بدستور سنجیدہ رہے جبکہ عمران کا چہرہ کھل اٹھا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ اماں بی کا استخارہ ہمیشہ درست نکلتا

ہے۔ وہ کئی بار آزما چکا تھا۔

"اللہ تعالیٰ کرم کرے گا"....... عمران نے بھی خوش ہوتے ہوئے کہا۔

"مجھے کوٹھی چھوڑ دو۔ میں اس وقت آؤں گی جب بھائی صاحب ہوش میں آجائیں گے اور بخیریت ہوں گے"....... اماں بی نے کہا۔

"میں چلتا ہوں۔ میں نے آفس بھی جانا ہے"....... سر عبدالرحمن نے اٹھتے ہوئے کہا اور اماں بی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"عمران تم مجھے فون کر کے حال بتاتے رہنا۔ میں آفس میں ہی ہوں۔ ویسے میں جا کر اس بارے میں اپنے طور پر کام شروع کر رہا ہوں"....... سر عبدالرحمن نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ٹھیک ہے ڈیڈی"....... عمران نے جواب دیا تو اماں بی نے عمران کے سر پر ہاتھ پھیرا اور پھر سر عبدالرحمن کے پیچھے دفتر سے باہر نکل گئیں۔ عمران اب دوبارہ کرسی پر بیٹھ گیا لیکن اب اس کے چہرے پر گہرا اطمینان تھا۔ اسے نجانے کیوں اماں بی کی بات سننے کے بعد یقین ہو گیا تھا کہ اللہ تعالیٰ اپنا فضل کرے گا اور سر سلطان بچ جائیں گے۔ اس نے رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"ایکسٹو"....... رابطہ قائم ہوتے ہی مخصوص آواز سنائی دی۔

"عمران بول رہا ہوں بلیک زیرو۔ سر سلطان کا دوبارہ آپریشن کیا جا رہا ہے۔ گو ڈاکٹر صدیقی نے تو مایوسی کا اظہار کر دیا تھا لیکن اماں

بی ڈیڈی کے ساتھ سر سلطان کا پتہ کرنے آئی تھیں۔ انہوں نے استخارہ کر کے کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنا فضل کرے گا"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ شکر ہے خدا کا۔ آپ کی اماں بی نیک خاتون ہیں ان کا استخارہ انشاء اللہ درست ثابت ہو گا"....... بلیک زیرو نے بھی اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

"صفدر نے کوئی رپورٹ دی ہے"....... عمران نے پوچھا۔

"جی ہاں۔ ابھی تھوڑی دیر پہلے اس کی کال آئی تھی۔ اس کے مطابق حملہ آوروں کی تعداد چار تھی۔ وہ ایک سرخ رنگ کی کار میں آئے تھے۔ انہوں نے یہ ساری کارروائی کی ہے اور پھر اسی کار میں واپس چلے گئے ہیں۔ ایک کوٹھی کے چوکیدار نے اس کار اور ان آدمیوں کو دیکھ لیا اور اس چوکیدار کے مطابق چاروں مقامی آدمی تھے۔ نوجوان تھے۔ وہ کار کا نمبر تو نہیں بتا سکا لیکن اس نے کار کے عقبی شیشے پر موجود ایک مخصوص سٹکر کے بارے میں بتایا ہے اس لئے میں نے پوری سیکرٹ سروس کو اس کار کی تلاش میں لگا دیا ہے۔ انشاء اللہ جلد ہی کوئی رپورٹ مل جائے گی"....... بلیک زیرو نے کہا۔

"اس چوکیدار نے حلیے تو بتائے ہوں گے ان لوگوں کے"۔ عمران نے پوچھا۔

"جی ہاں۔ لیکن ان میں کوئی خاص بات نہیں البتہ اس نے ایک

آدمی کی ایک خاص نشانی بتائی ہے کہ اس آدمی کے دائیں گال پر زخم کا مندمل شدہ نشان ایسا ہے جیسے چھپکلی چپکی ہوئی ہو۔ اس کے کہنے کے مطابق یہ نشان اسے دور سے ہی نظر آگیا تھا"....... بلیک زیرو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن سر سلطان نے خود تم سے بات کرنے کی خواہش ظاہر کی ہے اس کا تو مطلب ہے کہ انہوں نے حملہ آوروں کو پہچان لیا ہے اور میرے خیال کے مطابق انہیں غیر ملکی ہونا چاہیئے تھا کیونکہ اس طرح ان کا تعلق کسی بین الاقوامی تنظیم سے ہو سکتا ہے ورنہ مقامی لوگوں کو تو سر سلطان نہیں پہچان سکتے"....... عمران نے کہا۔

"ہو سکتا ہے کہ یہ لوگ مقامی میک اپ میں ہوں لیکن ان کی کوئی ایسی نشانی ہو جسے سر سلطان نے پہچان لیا ہو"....... بلیک زیرو نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تم اس کار کو تلاش کراؤ۔ اب کوٹھی جانے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ ڈیڈی اب اس مشن پر کام کر رہے ہیں۔ میں ٹائیگر کے ذمہ لگاتا ہوں کہ وہ اس چھپکلی کے نشان والے کو تلاش کرے"....... عمران نے کہا۔

"سر سلطان ہوش میں آجائیں یا ان کی حالت خطرے سے باہر ہو جائے تو مجھے ضرور بتا دیں۔ مجھے اس وقت تک چین نہیں آئے گا جب تک یہ خبر نہ سن لوں گا۔ مجھے یوں محسوس ہو رہا ہے جیسے میرے حقیقی والد پر یہ حملہ ہوا ہو"....... بلیک زیرو نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں اطلاع کر دوں گا"....... عمران نے کہا اور پھر کریڈل دبا کر اس نے ہاتھ اٹھایا اور ٹون آنے پر اس نے ایک بار پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ اسے معلوم تھا کہ ٹائیگر چونکہ رات گئے تک ہوٹلوں اور کلبوں میں گھومتا رہتا ہے اس لئے وہ صبح کی نماز پڑھ کر دوبارہ سو جاتا ہے اور پھر دوپہر کے قریب اٹھتا ہے اس لئے وہ بھی اپنے کمرے میں ہی ہو گا۔ کچھ دیر تک گھنٹی بجتی رہی پھر دوسری طرف سے رسیور اٹھا لیا گیا۔

"ہیلو"....... ٹائیگر کی نیند میں ڈوبی ہوئی آواز سنائی دی۔

"علی عمران بول رہا ہوں"....... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"یس باس"....... ٹائیگر کی اس بار سنبھلی ہوئی آواز سنائی دی۔

"میں سپیشل ہسپتال سے بول رہا ہوں۔ سر سلطان پر رات کو ان کی کوٹھی پر قاتلانہ حملہ ہوا ہے اور اس وقت ان کا آپریشن ہو رہا ہے۔ اطلاعات کے مطابق حملہ آوروں کی تعداد چار تھی۔ وہ سرخ رنگ کی کار میں آئے تھے۔ ان میں سے ایک آدمی کا حلیہ یہ بتایا گیا ہے کہ اس کے دائیں گال پر زخم کا مندمل نشان ایسا ہے جیسے گال پر چھپکلی چپکی ہوئی ہو۔ حملہ آور مقامی بتائے جاتے ہیں۔ کیا تمہارے ذہن میں ایسا کوئی آدمی ہے"....... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ نشانی تو ڈیوڈ کی ہے۔ ڈیوڈ رابرٹ۔ جو ڈیوڈ بار کا مالک ہے"....... ٹائیگر نے کہا تو عمران چونک پڑا۔

"اس کا تعلق کس سے ہے"...... عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے پوچھا۔

"سمگلنگ کا دھندہ کرتا ہے وہ۔ آج تک قتل و غارت کے سلسلے میں تو اس کا نام سننے میں نہیں آیا لیکن یہ نشانی واضح طور پر اسی کی ہے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"تم اسے اغوا کر کے رانا ہاؤس پہنچا دو"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا کیونکہ باہر سے قدموں کی آوازیں دفتر کی طرف آتی سنائی دے رہی تھیں۔ دوسرے لمحے دروازہ کھلا اور ڈاکٹر صدیقی ایک جونیئر ڈاکٹر کے ساتھ اندر داخل ہوئے اور عمران ڈاکٹر صدیقی کا چہرہ دیکھ کر ہی سمجھ گیا کہ آپریشن کامیاب رہا ہے۔

"مبارک ہو عمران صاحب۔ اللہ تعالیٰ نے اپنا بے حد فضل کر دیا ہے۔ انتہائی نازک آپریشن تھا اور سر سلطان کی حالت بے حد خراب تھی لیکن جب اللہ تعالیٰ اپنا فضل کر دے تو ناممکن بھی ممکن ہو جاتا ہے۔ وہ واقعی قادر مطلق ہے۔ جو چاہے وہی ہو جاتا ہے۔ آپریشن کامیاب رہا ہے اور اب سر سلطان کی حالت خطرے سے باہر ہے"...... ڈاکٹر صدیقی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یا اللہ تیرا شکر ہے۔ تو واقعی رحیم و کریم ہے۔ موت اور زندگی دونوں تمہارے ہاتھ میں ہیں۔ تو بڑا رحیم و کریم ہے"...... عمران نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"ویسے عمران صاحب میں نے محسوس کیا ہے کہ جو حالت پہلے

آپ کی تھی اب وہ نہیں تھی۔ کیا اس کی کوئی خاص وجہ ہے"۔ ڈاکٹر صدیقی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ڈیڈی اور اماں بی آئے تھے سر سلطان کو پوچھنے اور اماں بی نے یہاں آپ کے ریٹائرنگ روم میں جا۔ نماز پر بیٹھ کر دعائیں بھی کیں اور استخارہ بھی کیا۔ انہوں نے بتایا کہ ان کے استخارے کے مطابق اللہ تعالیٰ اپنا فضل کرے گا بس اسی وقت سے جیسے دل کو چین سا آ گیا تھا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ انہیں بٹھانا تھا میں بھی اماں بی سے دعائیں حاصل کر لیتا۔ ایک ہفتہ پہلے میری بیٹی اچانک بیمار ہو گئی تو پتہ نہیں کس طرح اماں بی کو علم ہو گیا اور وہ فوراً میرے گھر پہنچیں اور میری بیٹی کے سرہانے بیٹھ کر بہت دیر تک قرآنی آیات پڑھ پڑھ کر پھونکتی رہیں اور عمران صاحب یقین کیجئے کہ میری بیٹی کی ساری بیماری دور ہو گئی حالانکہ میں سوچ رہا تھا کہ اسے ہسپتال میں داخل کرا دوں اور نجانے اسے کتنے روز ہسپتال میں رہنا پڑے گا لیکن وہ تو آدھے گھنٹے میں اس طرح ٹھیک ہو گئی جیسے بیمار ہی نہ ہوئی ہو۔ بڑی نیک خاتون ہیں اماں بی"...... ڈاکٹر صدیقی نے کہا۔

"اور میرے متعلق کیا خیال ہے۔ میں بھی تو اماں بی کا بیٹا ہوں اور اکلوتا بیٹا ہوں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو ڈاکٹر صدیقی بے اختیار ہنس پڑے۔

"آپ کے متعلق صحیح رائے آپ کے ڈیڈی کی ہے"...... ڈاکٹر

صدیقی نے جواب دیا اور عمران بھی ان کے اس جواب پر بے اختیار ہنس پڑا۔

" آئیے عمران صاحب گھر چلتے ہیں۔ ناشتہ ہمارے ساتھ ہی کیجئے"۔ ڈاکٹر صدیقی نے کہا۔

" شکریہ۔ میں مجرموں کی تلاش کروا رہا ہوں اس لئے یہاں بیٹھا ہوا تھا کہ سر سلطان کے بارے میں اطلاع مل جائے۔ ویسے اب وہ ہوش میں کب آئیں گے"...... عمران نے کہا۔

" میرا خیال ہے زیادہ سے زیادہ ایک گھنٹے بعد"...... ڈاکٹر صدیقی نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور رسیور اٹھا کر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے جبکہ ڈاکٹر صدیقی نے ملازم کو بلا کر عمران اور اپنے لئے ناشتہ دفتر میں ہی منگوا لیا۔

" اوہ نہیں ڈاکٹر صاحب۔ بے حد شکریہ۔ آپ جانتے ہیں کہ سلیمان نے ناشتہ تیار کر رکھا ہو گا اور اگر میں نے ناشتہ نہ کیا تو سارا ناشتہ وہ خود ہی ہڑپ کر جائے گا اور میں نہیں چاہتا کہ وہ ڈبل ناشتہ کر کے مزید موٹا ہو جائے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" تو پھر مجھے اجازت دیجئے۔ میں ناشتہ کر آؤں گھر سے"...... ڈاکٹر صدیقی نے کہا۔

" بالکل آپ ناشتہ کریں۔ بے حد شکریہ"...... عمران نے کہا تو ڈاکٹر صدیقی اٹھے اور قدم بڑھاتے دفتر سے باہر چلے گئے۔ عمران اس

دوران کریڈل دبا چکا تھا اس نے ہاتھ اٹھایا اور دوبارہ نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

" ایکسٹو"...... رابطہ قائم ہوتے ہی مخصوص آواز سنائی دی۔

" عمران بول رہا ہوں بلیک زیرو۔ اللہ تعالیٰ نے اپنا فضل و کرم کر دیا ہے۔ سر سلطان کا دوسرا آپریشن کامیاب رہا ہے اور اب ان کی حالت خطرے سے باہر ہے"...... عمران نے کہا۔

" اللہ کا شکر ہے عمران صاحب۔ لاکھ لاکھ شکر ہے"...... بلیک زیرو نے اس بار اپنی اصل آواز میں کہا۔

" کوئی رپورٹ ملی ہے اس دوران"...... عمران نے پوچھا۔

" نہیں۔ ابھی تک تو کوئی رپورٹ نہیں ملی"...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران نے او کے کہہ کر کریڈل دبایا اور ایک بار پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

" جی صاحب"...... ایک آواز سنائی دی۔

" السلام علیکم بابا امام دین۔ میں عمران بول رہا ہوں۔ کیا حال ہے آپ کا۔ بڑے عرصے بعد آپ کی آواز سنی ہے۔ اماں بی نے بتایا تھا کہ آپ اب مستقل گاؤں میں ہی رہتے ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" وعلیکم السلام چھوٹے صاحب۔ آپ بخیریت ہیں ناں۔ میں کل ہی گاؤں سے آیا ہوں۔ بڑے بیٹے کا مکان بنوا رہا تھا۔ میں نے تو کوشش کی تھی کہ واپس آ جاؤں لیکن بڑی بیگم صاحبہ کا حکم تھا کہ

میں وہیں رہ کر مکان بنواؤں اس لئے مجھے وہاں رہنا پڑا"....... بابا امام دین نے جواب دیا۔

" پھر تو بڑا خوش قسمت ہے تمہارا بیٹا کہ اس مہنگائی کے دور میں مکان بنوا رہا ہے"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" صاحب۔ ہماری کیا مجال تھی۔ یہ تو بڑے صاحب اور بڑی بیگم صاحبہ کی مہربانی ہے کہ وہ ہم غریبوں کا بے حد خیال رکھتے ہیں"۔ بابا امام دین نے جواب دیا اور عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

" ڈیڈی دفتر چلے گئے ہیں یا ابھی کوٹھی میں ہی ہیں"....... عمران نے پوچھا۔

" ابھی تھوڑی دیر پہلے گئے ہیں"....... بابا امام دین نے جواب دیا۔

" اچھا اماں بی کو میرا پیغام دے دو کہ سر سلطان کا آپریشن کامیاب رہا ہے اور وہ اب خطرے سے باہر ہیں"....... عمران نے کہا۔

" جی اچھا"....... دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران نے خدا حافظ کہہ کر کریڈل دبایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

" سنٹرل انٹیلی جنس بیورو"....... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک آواز سنائی دی۔

" میں علی عمران بول رہا ہوں۔ ڈیڈی سے بات کرائیں"۔ عمران نے کہا۔

" جی صاحب۔ ہولڈ آن کریں"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" ہیلو"....... چند لمحوں بعد سر عبدالرحمن کی سپاٹ آواز سنائی دی۔

" السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاۃ ڈیڈی۔ میں علی عمران بول رہا ہوں"....... عمران نے کہا۔

" وعلیکم السلام۔ مجھے معلوم ہے۔ کیا حال ہے سر سلطان کا"۔ سر عبدالرحمن نے سخت لہجے میں پوچھا۔

" ان کا آپریشن کامیاب رہا ہے ڈیڈی۔ اللہ تعالیٰ نے اپنا فضل و کرم کر دیا ہے۔ ان کی حالت اب خطرے سے باہر ہے"....... عمران نے جواب دیا۔

" اللہ کا شکر ہے۔ اس اطلاع کا شکریہ"....... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ عمران نے ہاتھ بڑھا کر کریڈل دبایا ہی تھا کہ ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی اور عمران نے کریڈل سے ہاتھ ہٹا لیا۔

" یس"....... عمران نے کہا کیونکہ کال ڈاکٹر صدیقی کی ہی ہو سکتی تھی۔

" میں ٹائیگر بول رہا ہوں باس"....... دوسری طرف سے ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔ اس نے عمران کا لہجہ پہچان لیا تھا۔

" ہاں۔ کیا رپورٹ ہے"....... عمران نے پوچھا۔

" ڈیوڈ تو گذشتہ ایک ہفتے سے ویسٹرن کارمن گیا ہوا ہے باس۔ میں نے اچھی طرح تسلی کر لی ہے"....... ٹائیگر نے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ یہ کوئی دوسرا آدمی تھا"....... عمران نے کہا۔

"یس باس۔ میں ویسے مزید معلومات حاصل کر رہا ہوں۔ جیسے ہی پتہ چلا میں آپ کو کال کروں گا۔ سر سلطان کا کیا حال ہے"۔ ٹائیگر نے کہا۔

"ان کا دوسرا آپریشن کامیاب رہا ہے۔ وہ اب خطرے سے باہر ہیں اور میں ان کے ہوش میں آنے کا انتظار کر رہا ہوں اس کے بعد فلیٹ پر جاؤں گا"....... عمران نے کہا۔

"خدا کا شکر ہے باس۔ مبارک ہو اللہ تعالیٰ نے اپنا فضل و کرم کر دیا ہے"....... ٹائیگر کی مسرت بھری آواز سنائی دی۔

"ہاں۔ واقعی اللہ تعالیٰ نے اپنا کرم کر دیا ہے۔ بہر حال تم اس آدمی کی تلاش جاری رکھو۔ خدا حافظ"....... عمران نے کہا اور ایک بار پھر کریڈل دبا کر اس نے ہاتھ اٹھایا اور پھر ٹون آنے پر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"سلیمان بول رہا ہوں۔ رابطہ قائم ہوتے ہی سلیمان کی آواز سنائی دی۔

"عمران بول رہا ہوں سلیمان۔ میرا ناشتہ تیار ہے"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آپ پہلے بتائیں سر سلطان کا کیا حال ہے"....... دوسری طرف سے سلیمان نے بے چین سے لہجے میں کہا۔

"میرے ناشتہ مانگنے کے باوجود تم سمجھ نہیں سکے"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے۔ میں تو اتنا پریشان تھا صاحب کہ بس کچھ نہ پوچھیں۔ میرا تو ذہن ہی ماؤف ہو گیا تھا اس لئے میں جب ناشتہ کرنے بیٹھا تو آپ کا ناشتہ بھی ساتھ ہی کھا گیا اس کے باوجود ابھی تک مجھے یوں محسوس ہو رہا ہے جیسے میں نے ناشتہ ہی نہ کیا ہو"....... سلیمان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ارے ارے یہ کیسی پریشانی ہے کہ تم نے میرا ناشتہ بھی ساتھ ہی کھا لیا۔ پریشانی میں تو کچھ کھایا ہی نہیں جاتا"....... عمران نے کہا۔

"اپنی اپنی عادت کی بات ہے صاحب"....... سلیمان نے جواب دیا۔

"مجھے تو ڈاکٹر صدیقی نے بھی ناشتے کی دعوت دی تھی لیکن میں نے ان سے معذرت کرلی اور کہا ہے کہ جو لطف سلیمان کے بنائے ہوئے ناشتے میں آتا ہے وہ کسی اور کے ہاتھ سے بنے ہوئے ناشتے میں کہاں آتا ہے۔ مگر"....... عمران نے آنکھیں مٹکاتے ہوئے کہا۔

"کیا واقعی آپ نے ایسا ہی کہا تھا"....... سلیمان کے لہجے میں حیرت تھی۔

"ہاں۔ بے شک ڈاکٹر صدیقی سے پوچھ لو"....... عمران نے کہا۔

"تو پھر ناشتہ ہسپتال پہنچا دوں یا یہیں فلیٹ میں آکر کریں

گے"...... سلیمان نے کہا۔

"لیکن ابھی تو تم کہہ رہے تھے کہ تم سب کھا چکے ہو"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں نے بتایا تو تھا کہ پریشانی میں یاد ہی نہیں رہا تھا اور اب مجھے اچھی خبر سننے کے بعد یاد آیا ہے کہ ابھی تو میں نے ناشتہ تیار ہی نہیں کیا"...... سلیمان نے کہا۔

"او کے۔ چلو پھر بھی شکر ہے کہ تمہاری یادداشت واپس آگئی ہے اور مجھے ناشتہ بھی مل جائے گا"...... عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں۔ سابقہ حساب والی یادداشت غائب نہیں ہو سکتی"...... دوسری طرف سے سلیمان نے کہا اور عمران بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔

"میں آرہا ہوں"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اسی لمحے ایک ڈاکٹر اندر داخل ہوا۔

"سر سلطان ہوش میں آگئے ہیں عمران صاحب اور جب میں نے انہیں آپ کی یہاں موجودگی کا بتایا تو انہوں نے آپ سے فوری ملاقات کی خواہش ظاہر کی ہے اس لئے میں حاضر ہوا ہوں"۔ ڈاکٹر نے کہا تو عمران ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"اب ان کی حالت کیسی ہے"...... عمران نے کہا۔

"اللہ کا فضل ہے۔ بہرحال آپ زیادہ دیر ان کے پاس نہ رہیں اور زیادہ گفتگو بھی نہ کریں"...... ڈاکٹر نے کہا تو عمران نے اثبات میں

سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ سر سلطان کے کمرے میں داخل ہوا تو سر سلطان واقعی ہوش میں تھے لیکن ان کے چہرے کا رنگ زرد پڑا ہوا تھا۔

"السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاۃ۔ اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ آپ کو نئی زندگی دی اس نے"...... عمران نے قریب جا کر کہا تو سر سلطان کے چہرے پر محبت بھری مسکراہٹ ابھر آئی۔

"وعلیکم السلام۔ واقعی اللہ تعالیٰ نے مجھے نئی زندگی دی ہے۔ اس کا لاکھ لاکھ شکر ہے۔ بیٹھو"...... سر سلطان نے آہستہ سے کہا تو عمران کرسی پر بیٹھ گیا۔

"آپ صاحبان کچھ دیر کے لئے ہمیں اکیلا چھوڑ دیں"۔ سر سلطان نے ڈاکٹر اور نرسوں سے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور دروازے کی طرف بڑھ گئے۔

"ڈیڈی اور اماں بی آپ کو پوچھنے کے لئے آئے تھے اور یقین کیجئے اماں بی نے جب یہاں دفتر میں ہی ڈاکٹر صدیقی کی جاء نماز پر بیٹھ کر استخارہ کیا اور مجھے اچھی خبر سنائی تو میرے دل کو اطمینان ہو گیا"۔ عمران نے کہا۔

"ان کا شکریہ"...... سر سلطان نے کہا۔

"آپ نے پہلے ہوش میں آتے ہی چیف سے بات کرنے کی خواہش ظاہر کی تھی۔ کیا کوئی خاص بات تھی"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ وہی میں تمہیں بتانا چاہتا ہوں۔ میرا خیال تھا کہ تم شاید

فلیٹ پر نہ ملو اس لئے میں نے چیف سے بات کرنے کی خواہش ظاہر
کی تھی۔ مجھ پر رات کو قاتلانہ حملہ ہوا جبکہ اس سے پہلے شام کو مجھے
ایک فون کال آئی تھی۔ ایک آدمی جو اپنا نام ڈیوڈ رابرٹ بتا رہا تھا
اس نے کہا تھا کہ آج رات میری زندگی کی آخری رات ہو گی اس لئے
میں جو دعا مانگنا چاہوں مانگ لوں اور وہ ازراہ ہمدردی مجھے بتا رہا
ہے۔ اس کے ساتھ ہی اس نے فون بند کر دیا۔ میں نے پرواہ نہ کی
اور پھر رات کو جب دو افراد میرے کمرے میں داخل ہوئے تو میری
نیند کھل گئی۔ میں نے اٹھنا چاہا تو ان میں سے ایک آدمی نے ہاتھ
میں پکڑے ہوئے ریوالور سے فائر کھول دیا اور پھر فوراً ہی باہر چلے
گئے۔ میں نے بڑی مشکل سے فون کا رسیور اٹھایا اور ہسپتال کے نمبر
ڈائل کر کے اپنے متعلق بتایا اور پھر مجھے ہوش نہیں رہا۔ پھر مجھے
ہوش آیا تو میں نے چیف سے بات کرنے کی خواہش ظاہر کی کیونکہ
تمہارا کچھ پتہ نہیں ہوتا کہ تم فلیٹ میں موجود بھی ہو یا نہیں جبکہ
چیف ہر وقت دانش منزل میں موجود رہتا ہے۔ میں اسے یہ بتانا
چاہتا تھا کہ جن دو آدمیوں نے مجھ پر حملہ کیا تھا ان میں سے ایک کے
گال پر زخم کا مندمل نشان چھپکلی کی شکل کا تھا۔ ایسے جیسے گال پر
چھپکلی چپکی ہوئی ہو اور یہ نشان دیکھ کر مجھے آج سے کئی سال پہلے
وسطی یورپ کی ریاست کاسٹریا کے دارالحکومت کلاجنٹ کا ایک
ہوٹل یاد آگیا۔ وہاں ایک خصوصی میٹنگ تھی اور وہ شخص وہاں
محافظ کے طور پر موجود تھا۔ اس کے اس نشان نے مجھے حیران کر دیا

تھا۔ میں نے میزبانوں کے ایک آدمی سے جب اس کے بارے میں
پوچھا تو مجھے بتایا گیا کہ اس شخص کا نام لاگس ہے اور یہ کاسٹریا کی
کسی سرکاری ایجنسی کا سپیشل ایجنٹ ہے چونکہ اس میٹنگ میں
حفاظت کی ذمہ داری اس ایجنسی کی ہے اس لئے یہ یہاں اپنے
ساتھیوں کے ساتھ موجود ہے"...... سر سلطان نے رک رک کر اور
آہستہ آہستہ ساری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔
"لیکن آپ پر جس آدمی نے حملہ کیا اور جس کے دائیں گال پر یہ
نشان تھا وہ تو مقامی تھا جبکہ مقامی آدمیوں کے رنگ کاسٹریا کے
رہنے والوں کے رنگ میں زمین آسمان کا فرق ہوتا ہے"...... عمران
نے کہا تو سر سلطان بے اختیار چونک پڑے۔
"تمہیں کس نے یہ بات بتائی ہے کہ وہ مقامی تھا" سر سلطان
نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا تو عمران نے صفدر اور اس کے
ساتھیوں کی رپورٹ دینے کے بعد ٹائیگر کو کال کرنے اور اس کی
رپورٹ تک ساری بات دوہرا دی۔
"اس کا مطلب ہے کہ وہ باقاعدہ منصوبہ بندی کے تحت آئے
تھے۔ کیونکہ جب انہوں نے مجھ پر حملہ کیا تھا اس وقت وہ لوگ مقامی
نہ تھے بلکہ کاسٹرین تھے"...... سر سلطان نے جواب دیا۔
"لیکن اگر وہ میک اپ کرتے تو لامحالہ یہ نشان بھی چھپ جاتا۔
اسے میک اپ کے باوجود قائم رکھنا سمجھ میں نہیں آرہا۔ ویسے ٹائیگر
کی رپورٹ سے بھی آپ کی بات کی تائید ہوئی ہے۔ بہرحال یہ بعد

میں دیکھا جائے گا۔ پہلے آپ یہ بتائیں کہ آپ پر اس حملے کا مقصد کیا ہو سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"میں نے اس بات پر بھی سوچا ہے عمران بیٹے۔ میرے ذہن میں اور تو کوئی بات نہیں آرہی صرف اتنی بات آئی کہ کاسٹریا کے ہمسایہ ممالک کارمن کے ساتھ ہمارا ایک اہم دفاعی معاہدہ ہو رہا ہے اس کے علاوہ اور تو کوئی ایسی بات نہیں ہے"...... سر سلطان نے کہا۔

"لیکن کیا آپ کی موت سے یہ معاہدہ رک جاتا"...... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ حکومتوں کے کام بھلا کیسے رک سکتے ہیں اور پھر یہ معاہدہ تو ایک لحاظ سے طے ہو چکا ہے۔ صرف دستخط ہونا باقی ہیں اور یہ دستخط پاکیشیا کے صدر نے کرنے ہیں میں نے تو نہیں کرنے"۔ سر سلطان نے جواب دیا۔

"او کے۔ آپ آرام کریں اور یہ سب کچھ بھول جائیں۔ میں جانوں اور حملہ آور جانیں"...... عمران نے کہا اور اٹھ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ ڈاکٹر صدیقی اس دوران آفس آچکے تھے۔ عمران نے سر سلطان کی حفاظت کے سلسلے میں اس سے بات چیت کی اور پھر کار لے کر وہ واپس اپنے فلیٹ میں آگیا۔ یہاں سلیمان ناشتہ تیار کر کے اس کے انتظار میں تھا۔ عمران نے ناشتہ کیا اور ایک بار پھر لباس تبدیل کر کے اس نے گاڑی نکالی اور سیدھا دانش منزل پہنچ گیا۔

"اب کیا حال ہے سر سلطان کا"...... سلام دعا کے بعد بلیک زیرو نے پہلا سوال یہی کیا۔

"اب وہ خطرے سے باہر ہیں۔ ویسے تو میں نے ڈاکٹر صدیقی سے سر سلطان کی حفاظت کی بات کر لی ہے لیکن تم ایسا کرو کہ نعمانی اور صدیقی کو وہاں بھجوا دو۔ ہو سکتا ہے کہ حملہ آوروں تک جب یہ خبر پہنچے کہ سر سلطان بچ گئے ہیں تو وہاں ہسپتال میں وہ دوبارہ ان پر حملہ نہ کر سکیں"...... عمران نے کہا۔

"سر سلطان کے بچ جانے کی خبر تو روکی جا سکتی ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"نہیں۔ پھر ان کی موت کی خبر جاری کرنا پڑے گی اور سر سلطان ایسی پوسٹ پر ہیں کہ ایسی خبر نہیں دی جا سکتی اس سے بے حد پیچیدگیاں پیدا ہو سکتی ہیں"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"وہ پتوں والی ڈائری مجھے دینا"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے میز کی دراز سے سرخ جلد والی ضخیم سی ڈائری نکال کر عمران کی طرف بڑھا دی۔ عمران نے ڈائری کھولی اور اس کے صفحے پلٹنے شروع کر دیئے۔ پھر ایک صفحہ پر اس کی نظریں جم گئیں۔ اس نے ڈائری بند کر کے واپس میز پر رکھی اور رسیور اٹھا کر تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"بلیسٹر کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی

دی۔

" بلیسٹر سے بات کراؤ۔ میں پاکیشیا سے علی عمران بول رہا ہوں "....... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" ہولڈ آن کریں "....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" ہیلو بلیسٹر بول رہا ہوں "....... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

" علی عمران بول رہا ہوں بلیسٹر "....... عمران نے کہا۔

" اوہ آپ۔ میری سیکرٹری نے مجھے بتایا تھا لیکن مجھے یقین نہ آ رہا تھا کہ آپ اتنے طویل عرصے بعد مجھے کال کر سکتے ہیں "....... دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

" عرصہ زیادہ ہونے سے تعلقات ختم نہیں ہوتے بلکہ بڑھتے ہیں "....... عمران نے جواب دیا تو دوسری طرف سے بلیسٹر بے اختیار ہنس پڑا۔

" شکریہ۔ بہرحال فرمائیے کیا خدمت کر سکتا ہوں "۔ بلیسٹر نے ہنستے ہوئے کہا۔

" تمہارے مطلب کا ایک کام میرے پاس آیا ہے۔ کاسٹریا کی کسی سرکاری ایجنسی میں ایک سپیشل ایجنٹ لاگس نام کا ہے اس کی خاص نشانی یہ ہے کہ اس کے گال پر زخم کا مندمل نشان ایسا ہے جیسے گال پر چھپکلی چپکی ہوئی ہو۔ کیا تم اسے جانتے ہو "....... عمران نے کہا۔

" ہاں اچھی طرح۔ لیکن کیا کیا ہے اس نے "....... بلیسٹر نے چونک کر پوچھا۔

" یہاں پاکیشیا میں سیکرٹری وزارت خارجہ کی رہائش گاہ پر رات کے وقت ان پر قاتلانہ حملہ کیا گیا ہے اور ان حملہ آوروں میں سے ایک کا حلیہ یہی بتایا گیا ہے۔ میں یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ کیا یہ کام لاگس نے کیا ہے یا کسی اور نے لاگس کے حلیے میں یہ کام کیا ہے تاکہ ہم لاگس کے پیچھے لگ جائیں "....... عمران نے کہا۔

" لیکن اس کا علم کیسے ہو سکتا ہے عمران صاحب۔ لاگس تو سپیشل ایجنٹ ہے اگر اس نے یہ کام کیا بھی ہو گا تو اس سے کیسے معلوم ہو سکے گا۔ یہ تو ملکی راز ہو گا "....... بلیسٹر نے کہا۔

" تم صرف اتنا معلوم کرو کہ آج کل لاگس کہاں ہے۔ اگر وہ کاسٹریا سے باہر ہے تو کہاں گیا ہے اور کتنے عرصہ سے گیا ہے اور اگر وہیں ہے تو یہ کنفرم کرو کہ کیا واقعی وہ وہیں ہے "....... عمران نے کہا۔

" اوہ۔ میں سمجھ گیا آپ کی بات۔ اس طرح آپ معلوم کر لیں گے۔ گڈ۔ واقعی آپ کی ذہانت کا جواب نہیں حالانکہ یہ بات میں بھی سوچ سکتا تھا۔ او کے میں معلوم کرتا ہوں۔ آپ کس نمبر پر موجود ہیں "....... بلیسٹر نے جواب دیا۔

" تم کتنی دیر میں یہ کام کر لو گے "....... عمران نے پوچھا۔

" زیادہ سے زیادہ ایک گھنٹے میں "....... بلیسٹر نے جواب دیا۔

"اوکے۔ میں ایک گھنٹے بعد خود ہی فون کر لوں گا"....... عمران نے کہا اور گڈ بائی کہہ کر اس نے رسیور رکھ دیا۔

"اس واردات کے ڈانڈے کاسٹریا تک کیسے پہنچ گئے"۔ بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا تو عمران نے ٹائیگر کی رپورٹ اور سر سلطان سے ہونے والی گفتگو دوہرا دی۔

"آپ کا خیال ہے کہ یہ واردات لاگس نے نہیں کی بلکہ اس کا یہ زخم ڈاج کے لئے ہے"..... بلیک زیرو نے کہا۔

"دیکھو۔ ابھی کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ اصل بات یہ ہے کہ سر سلطان کے مطابق حملہ آور کاسٹرین تھے لیکن ساتھ والی کوٹھی کے چوکیدار کے مطابق وہ لوگ مقامی تھے۔ اب دو صورتیں ہو سکتی ہیں کہ یا تو حملہ آور مقامی میک اپ میں آئے اور پھر انہوں نے واردات کرنے سے پہلے میک اپ صاف کئے۔ واردات کی اور پھر دوبارہ میک اپ کر کے واپس چلے گئے یا پھر واردات کے وقت وہ اصل شکلوں میں ہی تھے لیکن پھر مقامی میک اپ کر کے واپس چلے گئے۔ یہ دونوں صورتیں ہی غیر فطری ہیں اس لئے کہ ایسا کرنے کی انہیں کوئی ضرورت نہ تھی۔ انہوں نے کوٹھی کے تمام ملازمین اور گارڈز کو ہلاک کر دیا ہے اور اپنی طرف سے وہ سر سلطان کو بھی ہلاک کر کے گئے ہیں اس لئے بار بار میک اپ بدلنے کی انہیں کوئی ضرورت نہ تھی اور دوسری اس لئے کہ ان کے پاس اتنا وقت نہ تھا کہ وہ میک اپ کرتے۔ زیادہ سے زیادہ وہ ماسک میک اپ کر سکتے تھے۔ لیکن

ایسی صورت میں وہ زخم کا نشان لامحالہ چھپ جاتا"....... عمران نے جواب دیا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا اور عمران نے ایک بار پھر رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"پی اے ٹو سیکرٹری وزارت دفاع"....... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک آواز سنائی دی۔

"چیف آف سیکرٹ سروس سپیکنگ۔ اکرام صاحب سے بات کراؤ"....... عمران نے ایکسٹو کے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ یس سر"....... دوسری طرف سے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

"ہیلو میں اکرام بول رہا ہوں جناب۔ چند لمحوں بعد سیکرٹری وزارت دفاع اکرام صاحب کی آواز سنائی دی۔

"آپ کو یہ اطلاع تو مل گئی ہو گی کہ رات کو سر سلطان پر قاتلانہ حملہ کیا گیا ہے"....... عمران نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ اللہ کا شکر ہے کہ ان کی زندگی بچ گئی ہے"۔ سیکرٹری اکرام نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"سر سلطان نے میرے نمائندہ خصوصی علی عمران کو ہوش میں آنے کے بعد بتایا ہے کہ کارمن کے ساتھ پاکیشیا کا کوئی اہم دفاعی معاہدہ ہو رہا ہے۔ یہ کس ٹائپ کا معاہدہ ہے"....... عمران نے پوچھا۔

"یس سر۔ معاہدہ تقریباً طے پا چکا ہے صرف دستخط ہونے باقی

ہیں۔ اس معاہدے کی رو سے کارمن پاکیشیا کو جدید ترین دفاعی راڈار کی ٹیکنالوجی منتقل کرے گا۔ ایسے راڈار جن کی مدد سے دشمن کے تمام دفاعی ہتھیاروں کی نقل و حرکت کو نہ صرف چیک کیا جا سکتا ہے بلکہ ان راڈارز کی مدد سے ان ہتھیاروں کو کمپیوٹر انداز میں کنٹرول بھی کیا جا سکتا ہے۔ یہ جدید ترین راڈار کارمن سائنس دانوں کی ایجاد ہیں۔ ان کے تجربات انتہائی کامیاب رہے ہیں"...... اکرام صاحب نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"کیا یہ راڈار پاکیشیا کے علاوہ کسی اور ملک نے بھی حاصل کئے ہیں"...... عمران نے پوچھا۔

"یس سر۔ بہت سے ملکوں نے ان کے حصول کے لئے معاہدے کئے ہیں اور بہت سے کر رہے ہیں۔ ہمارے ہمسایہ ملک کافرستانی نے تو انہیں خرید بھی لیا ہے"...... اکرام صاحب نے جواب دیا۔

"کاسٹریا کا اس سلسلے میں کیا رول ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"کاسٹریا۔ اس کا رول۔ کیا مقصد۔ میں سمجھا نہیں سر"۔ سیکرٹری اکرام نے حیرت بھرے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا کاسٹریا اس معاہدے میں کسی بھی وجہ سے رکاوٹ بن سکتا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"نو سر۔ کاسٹریا کو اس معاہدے سے کوئی نقصان نہیں پہنچ سکتا۔ ویسے بھی کاسٹریا اور کارمن کے تعلقات بے حد اچھے ہیں اور کاسٹریا نے سب سے پہلے یہ راڈار کارمن سے حاصل کئے ہیں"۔

سیکرٹری اکرام نے جواب دیا۔

"آپ کے خیال کے مطابق سر سلطان پر اس قاتلانہ حملے کی کیا وجہ ہو سکتی ہے۔ کیا آپ کے علم میں کوئی ایسی بات ہے جس کے لئے سر سلطان کو راستے سے ہٹا دینے سے کسی پارٹی کا کوئی فائدہ ہو سکتا ہو"...... عمران نے پوچھا۔

"نہیں جناب۔ میرے علم میں تو ایسی کوئی بات نہیں۔ البتہ سر سلطان نے گذشتہ ہفتے ایک دعوت کے دوران مجھے بتایا تھا کہ وہ ان دنوں اپنی طرف سے کوشش کر رہے ہیں کہ پاکیشیا اور روسیاہ سے آزاد ہونے والی مسلم ریاست کاغستان کے درمیان ایک اہم معاہدہ ہو جائے لیکن اس سلسلے میں نامعلوم اطراف سے رکاوٹیں ڈالی جا رہی ہیں لیکن اس بات کی انہوں نے کوئی تفصیل نہیں بتائی تھی"...... اکرام صاحب نے جواب دیا۔

"اوکے۔ تھینک یو"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"اکرام صاحب نے یہ نئی بات بتائی ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن اگر اس کی کوئی اہمیت ہوتی تو لامحالہ سر سلطان اس بارے میں بات کرتے۔ پہلے بلیسٹر کی رپورٹ مل جائے پھر اس سلسلے میں مزید کوئی بات ہو سکتی ہے"...... عمران نے کہا اور بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر جب ایک گھنٹہ گزر گیا تو عمران نے بلیسٹر سے کال ملائی۔

"کیا رپورٹ ہے بلیسٹر"....... عمران نے بلیسٹر کے لائن پر آتے ہی اس سے پوچھا۔

"عمران صاحب لاگس کلاجنٹ میں ہی موجود ہے۔ وہ گذشتہ ایک ماہ سے کلاجنٹ سے باہر نہیں گیا اور یہ اطلاع حتمی طور پر درست ہے میں نے اچھی طرح کنفرم کر لیا ہے"....... بلیسٹر نے جواب دیا۔

"او کے شکریہ۔ گڈ بائی"....... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"عجیب گورکھ دھندہ سا بن گیا ہے۔ مقامی آدمی جس کے چہرے پر نشان ہے وہ ملک سے باہر ہے اور کاسٹریا کا لاگس وہاں موجود ہے"....... عمران نے کہا اور ایک بار پھر رسیور اٹھا کر اس نے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"سپیشل ہسپتال"....... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"علی عمران بول رہا ہوں۔ ڈاکٹر صدیقی سے بات کرائیں"۔ عمران نے کہا۔

"یس سر۔ ہولڈ آن کریں"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ ڈاکٹر صدیقی بول رہا ہوں"....... چند لمحوں بعد ڈاکٹر صدیقی کی آواز سنائی دی۔

"ڈاکٹر صدیقی صاحب میں سر سلطان سے فون پر ایک ضروری بات کرنا چاہتا ہوں"....... عمران نے کہا۔

"بہتر۔ ہولڈ آن کریں"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ چند لمحوں بعد سر سلطان کی دھیمی سی آواز سنائی دی اور عمران سمجھ گیا کہ سر سلطان کو جس کمرے میں رکھا گیا ہے وہاں فون کی لائن بھی دے دی گئی ہے۔ شاید صدر مملکت نے سر سلطان کی خیریت معلوم کی ہو گی۔

"عمران بول رہا ہوں۔ اب آپ کی طبیعت کیسی ہے"۔ عمران نے کہا۔

"اللہ کا شکر ہے پہلے سے بہتر محسوس کر رہا ہوں۔ لیکن ڈاکٹر صدیقی کا کہنا ہے کہ ابھی کم از کم دو ہفتوں تک مجھے یہیں رہنا پڑے گا"....... سر سلطان نے جواب دیا۔

"ڈاکٹر صدیقی کا بس چلے تو وہ اپنے مریضوں کو یہاں ساری عمر رکھ لیں"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو سر سلطان بھی دھیمے سے ہنس پڑے۔

"میں نے آپ کو یہ بتانے کے لئے فون کیا ہے کہ میں نے کاسٹریا سے یہ بات کنفرم کر لی ہے کہ لاگس وہاں موجود ہے۔ وہ ایک ماہ سے ملک سے باہر نہیں گیا اس لئے آپ پر حملہ کرنے والا لاگس نہیں ہو سکتا۔ اس کے علاوہ جس معاہدے کی آپ نے بات کی تھی اس سلسلے میں سیکرٹری وزارت دفاع اکرام صاحب نے وضاحت کر دی ہے کہ اس میں کاسٹریا کسی صورت بھی رکاوٹ نہیں بن سکتا۔ اس کے باوجود یہ حقیقت ہے کہ آپ پر قاتلانہ حملہ کیا گیا

اور آپ کو راستے سے ہٹانے کی کوشش کی گئی۔ اکرام صاحب نے بتایا ہے کہ آپ نے ایک ہفتہ پہلے کسی دعوت میں انہیں بتایا تھا کہ آپ کوشش کر رہے ہیں کہ پاکیشیا اور روسیاہ کی نو آزاد مسلم ریاست کاغستان کے درمیان کوئی معاہدہ کرا دیں لیکن نامعلوم اطراف سے اس میں رکاوٹیں ڈالی جا رہی ہیں"....... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ یہ بات درست ہے لیکن یہ اس وقت کی بات تھی۔ وہ معاہدہ تو تین روز پہلے ہو بھی چکا ہے۔ یہ معاہدہ بجلی کی پیداوار بڑھانے کے سلسلے میں تھا۔ کاغستان کے ساتھ تعلقات پر روسیاہ رکاوٹ بن رہا تھا لیکن میری کوشش کی وجہ سے روسیاہ نے بھی اس معاہدے پر آبجکشن ختم کر دیا اس طرح معاہدہ ہو گیا"۔ سر سلطان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پھر تو یہ مسئلہ بھی نہیں ہو سکتا۔ آپ اپنے ذہن پر زور دیں شاید کوئی ایسی بات سامنے آجائے جس سے اس واردات کا کوئی کلیو مل جائے"....... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ بظاہر تو کوئی ایسی بات نہیں۔ وہ لاگس والی بات بھی میں نے اس لئے کر دی تھی کہ میں نے لاگس کو پہچان لیا تھا۔ اب اگر وہ یہاں آیا ہی نہیں تو ہو سکتا ہے کہ مجھ سے پہچاننے میں غلطی ہوئی ہو"....... سر سلطان نے کہا۔

"آپ سوچیں ضرور۔ بہرحال کچھ نہ کچھ ایسا ہوا ہے جس میں آپ کی ذات رکاوٹ بنتی تھی اس لئے آپ کو راستے سے ہٹانے کی

کوشش کی گئی ہے"....... عمران نے کہا اور پھر خدا حافظ کہہ کر اس نے رسیور رکھ دیا۔ اس کی پیشانی پر شکنوں کا جال سا پھیل گیا تھا کیونکہ معاملہ اس انداز میں الجھ گیا تھا کہ اس کا کوئی سرا ہی ہاتھ نہ آ رہا تھا۔ اچانک فون کی گھنٹی بج اٹھی اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور رکھ دیا۔

"ایکسٹو"....... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"جولیا بول رہی ہوں باس۔ وہ سرخ رنگ کی کار جس میں سر سلطان کی رہائش گاہ پر واردات کی گئی تھی مل گئی ہے۔ وہ اس وقت نارتھ زون پولیس اسٹیشن میں موجود ہے۔ پولیس کے مطابق یہ کار انہوں نے ریلوے روڈ کے ایک ویران حصے میں کھڑی ہوئی پائی ہے اور پولیس ریکارڈ کے مطابق یہ کار چوری کی ہے۔ اصل میں یہ کار دو روز پہلے گرافک آرٹ سٹوڈیو کے باہر سے چوری کی گئی تھی جس کی باقاعدہ رپورٹ درج کرائی گئی تھی۔ ویسے یہ کار گرافک آرٹ سٹوڈیو کے مالک کی ہے"....... جولیا نے تفصیل سے رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

"جس جگہ سے یہ کار ملی ہے وہاں سے ملزموں کے بارے میں پوچھ گچھ کی ہے"....... عمران نے پوچھا۔

"یس باس۔ لیکن وہاں کسی نے ملزموں کو نہیں دیکھا۔ وہ علاقہ خاصا ویران ہے"....... جولیا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تلاش جاری رکھو"....... عمران نے کہا اور رسیور

رکھ دیا۔

"معاملات مزید الجھتے جا رہے ہیں"...... بلیک زیرو نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

دروازے پر دستک کی آواز سن کر میز کے پیچھے کرسی پر بیٹھے ہوئے ادھیڑ عمر آدمی نے سامنے رکھی ہوئی فائل سے سر اٹھایا اور پھر فائل بند کر کے اس نے میز کی دراز میں رکھ دی۔

"یس کم ان"...... ادھیڑ عمر نے قدرے سخت لہجے میں کہا تو دروازہ کھلا اور ایک نوجوان اندر داخل ہوا۔ نوجوان کا قد لمبا تھا اور جسمانی طور پر وہ کوئی باکسر دکھائی دے رہا تھا۔ اس کے چہرے پر سختی کے تاثرات نمایاں تھے۔

"باس آپ نے یاد کیا تھا"...... نوجوان نے کہا۔

"ہاں۔ بیٹھو ڈک۔ تم سے ایک ضروری کام ہے"...... باس نے کہا تو نوجوان ڈک سر ہلاتا ہوا میز کی دوسری طرف رکھی ہوئی کرسی پر بیٹھ گیا۔

"تم کبھی پاکیشیا گئے ہو"...... باس نے پوچھا۔

"نو سر"...... ڈک نے مختصر سا جواب دیا۔

"لیکن اب تمہیں پاکیشیا جانا ہے"...... باس نے کہا۔

"یس سر۔ آپ حکم دیں گے تو ضرور جاؤں گا"...... ڈک نے جواب دیا۔

"ہاں۔ تمہیں وہاں جانا ہے۔ میں تو تمہیں مختصر طور پر بتا دیتا ہوں تفصیل تمہیں فائل میں مل جائے گی۔ اقوام متحدہ کی ایک کمیٹی ہے جسے ٹریٹی کمیٹی کہا جاتا ہے۔ ٹریٹی کمیٹی اقوام متحدہ کے ممبر ملکوں کے درمیان ہونے والے انتہائی اہم معاہدہ جات کی منظوری دیتی ہے۔ اگر یہ کمیٹی اکثریت رائے سے کسی معاہدے کو مسترد کر دے یا اس میں ترمیم کر دے تو پھر اقوام متحدہ کے قانون کے تحت معاہدہ کینسل ہو جاتا ہے یا اس معاہدہ کرنے والے ملکوں کو ترمیم کرنا پڑتی ہے۔ دوسرے لفظوں میں اقوام متحدہ کی درپردہ اصل قوت ہی ٹریٹی کمیٹی ہوتی ہے۔ طویل عرصے سے ایکریمیا اس کمیٹی کا صدر بنتا چلا آ رہا ہے۔ کمیٹی کی اصل قوت بھی صدر کے ہاتھ میں ہوتی ہے باقی ممبرز تو بس رسمی طور پر ہی کام کرتے ہیں۔ کمیٹی کے خفیہ انتخابات ہر پانچ سال بعد ہوتے ہیں جبکہ سپر پاورز اس کمیٹی کے مستقل ممبرز ہوتے ہیں جن میں ایکریمیا بھی شامل ہے۔ ہر بار ایکریمیا کا نمائندہ بلا مقابلہ صدر منتخب ہو جاتا ہے اس طرح ایکریمیا کو پوری دنیا کے ملکوں کے درمیان ہونے والے تمام اہم معاہدوں کا نہ صرف باقاعدگی سے علم ہو جاتا ہے بلکہ وہ اس کمیٹی کے صدر کے

ذریعے ان میں اپنی مرضی کی ترامیم بھی کرا لیتا ہے۔ گذشتہ دنوں کمیٹی کا انتخاب ہوا ہے اور اب آئندہ ہفتے کمیٹی کے صدر کا انتخاب ہونا ہے لیکن اس بار کمیٹی کی صدارت کے لئے ایک امیدوار ایکریمیا کے مقابلے پر آ گیا ہے۔ یہ ملک آران ہے۔ یہ پاکیشیا کا نہ صرف ہمسایہ ملک ہے بلکہ دوست ملک بھی ہے اور اس کے ساتھ ساتھ مسلم ملک بھی ہے اگر آران کا نمائندہ کمیٹی کا صدر منتخب ہو گیا تو ایکریمیا کو نہ صرف ناقابل تلافی نقصان پہنچے گا بلکہ مسلم ممالک کی اقوام متحدہ میں اجارہ داری بھی قائم ہو جائے گی۔ آران کے ساتھ ایکریمیا کی ویسے بھی مخالفت چل رہی ہے اس لئے ایکریمیا سفارتی سطح پر بھی آران پر دباؤ نہیں ڈال سکتا لیکن ایکریمیا کو یقین تھا کہ کمیٹی کے اٹھارہ ممبرز میں سے اکثریت اس کے ساتھ ہو گی لیکن ایک خفیہ سروے سے معلوم ہوا ہے کہ پاکیشیا اس معاملے میں آران کی مدد کر رہا ہے۔ پاکیشیا کے سیکرٹری وزارت خارجہ سر سلطان کے تعلقات بیشتر ملکوں کے وزارت خارجہ کے افسران سے انتہائی قریبی اور ذاتی ہیں اور آران کی حکومت پاکیشیا کے صدر کو کہہ کر سر سلطان کو اپنے حق میں استعمال کر رہی ہے اور سر سلطان کی کوششیں خاصی کامیاب جا رہی ہیں۔ اگر ان کوششوں کو نہ روکا گیا تو آران کو کمیٹی کا صدر بننے سے کوئی نہیں روک سکتا۔ حکومت ایکریمیا نے اس سلسلے میں پاکیشیا کے صدر سے بات کی تو پاکیشیا والوں نے جواب دیا کہ وہ اس سلسلے میں کوئی کارروائی نہیں کر رہے لیکن حکومت

ایکریمیا کے پاس ایسے شواہد اور رپورٹیں موجود ہیں کہ سر سلطان اس سلسلے میں کام کر رہے ہیں۔ اس پر فیصلہ کیا گیا ہے کہ سر سلطان کو ختم کر دیا جائے کیونکہ سر سلطان کے خاتمے کے بعد آران کے نمائندے کا صدر بننے کا سکوپ خود بخود ختم ہو جائے گا لیکن حکومت یہ نہیں چاہتی تھی کہ اس قتل میں ایکریمیا کا ہاتھ ثابت ہو۔ چنانچہ ایک پیچیدہ منصوبہ بندی کی گئی۔ کاسٹریا کی سرکاری ایجنسی ماسٹر برین کے سپیشل ایجنٹ لاگس کو سر سلطان کے قتل کے لئے بھیجا گیا لیکن حکومت کاسٹریا یہ نہیں چاہتی تھی کہ سر سلطان کے قتل میں کاسٹریا کا ہاتھ ثابت ہو کیونکہ سب کو معلوم ہے کہ سر سلطان پاکیشیا سیکرٹ سروس کے انتظامی انچارج بھی ہیں اس لئے لامحالہ اُن کے قتل کے بعد پاکیشیا سیکرٹ سروس نے قاتلوں کو تلاش کرنا ہے اس لئے باقاعدہ سکیم تیار کی گئی۔ لاگس کو پاکیشیا بھجوایا گیا جبکہ لاگس کے میک اپ میں دوسرے آدمی کو کاسٹریا میں اس انداز میں رکھا گیا کہ اگر پاکیشیا سیکرٹ سروس کو کسی بھی طرح لاگس یا ماسٹر برین کے بارے میں علم ہو جائے تو انہیں یہی معلوم ہو کہ لاگس کاسٹریا سے باہر نہیں گیا۔ چنانچہ لاگس نے وہاں جا کر کام کیا اور سر سلطان پر قاتلانہ حملہ کر کے اپنی طرف سے انہیں ختم کر دیا اور پھر وہ خاموشی سے واپس آ گیا لیکن پھر معلوم ہوا کہ سر سلطان بچ گئے ہیں اور انہیں کسی خفیہ مقام پر رکھا گیا ہے لیکن ظاہر ہے اس جیسے آدمی زیادہ دیر تک نہ چھپ سکتے ہیں اور نہ چھپائے جا سکتے ہیں۔ ویسے وہ

یقیناً کسی خفیہ ہسپتال میں ہی ہوں گے۔ ادھر ایک اور اہم رپورٹ ملی ہے جس سے پاکیشیا سیکرٹ سروس کی انتہائی تیز ترین کارکردگی سامنے آئی ہے۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرنے والا ایک مشہور ایجنٹ علی عمران ہے اس کا کاسٹریا میں ایک دوست ہے بلیسٹر۔ عمران نے بلیسٹر کو فون کر کے اس سے لاگس کی کاسٹریا میں موجودگی کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کی کوشش کی چونکہ یہ سب کچھ باقاعدہ سکیم کے تحت کیا گیا تھا اس لئے بلیسٹر نے اسے یہی رپورٹ دی کہ لاگس کاسٹریا سے باہر نہیں گیا۔ ان بات کا علم اتفاق سے حکومت کاسٹریا کو ہوا کہ بلیسٹر نے جس آدمی کے ذریعے یہ معلومات حاصل کیں وہ ماسٹر برین کا ہی آدمی تھا۔ اس نے حکام کو اس بارے میں اطلاع دے دی جس پر بلیسٹر کو پکڑا گیا اور پھر اس سے معلوم ہو گیا کہ یہ معلومات اس نے پاکیشیا کے علی عمران کے لئے حاصل کی تھیں"...... باس نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" لیکن کیا لاگس نے وہاں اپنی اصل شکل میں کارروائی کی تھی"...... ڈک نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" یہ بات لاگس سے پوچھی گئی تو اس نے بتایا کہ چونکہ وہ پاکیشیا پہلی بار گیا تھا اس لئے اس کا خیال تھا کہ اسے وہاں کوئی نہیں جانتا اس لئے اس نے میک اپ کرنے کی ضرورت ہی نہ سمجھی البتہ جب واردات کے بعد وہ واپس جانے لگا تو اسے خیال آیا کہ کسی نے اسے واردات کے لئے آتے ہوئے نہ دیکھ لیا ہو۔ اس لئے اس نے فوری

طور پر ٹرانس میک اپ کر کے اپنے آپ کو مقامی بنا لیا کیونکہ اس
کے ساتھ مقامی لوگ بھی تھے اس طرح اس کی شناخت نہ ہو سکتی
تھی۔ پھر لاگس نے ان مقامی افراد کو بھی ہلاک کر دیا اور ان کی
لاشیں جلا کر راکھ کر دیں اور خود وہ واپس آ گیا۔ اس کے باوجود
عمران کو فوری طور پر کسی بھی طرح یہ معلوم ہو گیا کہ یہ واردات
لاگس نے کی ہے کہ اس نے لاگس کی کاسٹریا میں موجودگی کے
بارے میں معلومات حاصل کرنا چاہیں۔ بہرحال وہ یقیناً یہ رپورٹ
ملنے پر الجھ گیا ہو گا کہ یہ واردات لاگس نے نہیں کی تو پھر کس نے کی
ہے۔ اس طرح کاسٹریا حکومت کا مسئلہ حل ہو گیا لیکن حکومت
ایکریمیا یہ نہیں چاہتی کہ سر سلطان زندہ رہیں اور چونکہ اب ظاہر ہے
سر سلطان یا پاکیشیا سیکرٹ سروس بھی چوکنا ہو گی اس لئے یہ طے کیا
گیا ہے کہ اب ان پر حملہ کسی ایسے ایجنٹ سے کرایا جائے جو انہیں
یقینی طور پر ہلاک بھی کر دے اور کسی کو اس کے بارے میں کسی
طرح بھی علم نہ ہو سکے۔ چنانچہ میری سفارش پر تمہیں اس کام کے
لئے منتخب کیا گیا ہے کیونکہ تم کبھی پاکیشیا سیکرٹ سروس کے
مقابل نہیں آئے اور نہ کبھی تم نے کسی ایسے مشن پر کام کیا ہے
جس سے پاکیشیا سیکرٹ سروس کو دلچسپی رہی ہو۔ اس کے ساتھ
ساتھ تمہارے اندر ایسی صلاحیتیں بھی موجود ہیں کہ تم سر سلطان کو
تلاش بھی کر سکو گے اور انہیں ہلاک بھی کر دو گے"...... باس نے
کہا۔

"لیکن باس یہ کام آپ پہلے میرے سپرد کر دیتے۔ آپ نے خواہ
مخواہ کاسٹریا اور اس لاگس کو درمیان میں ڈالنے کی کوشش کی"۔
ڈک نے منہ بناتے ہوئے کہا۔
"اس وقت اعلیٰ حکام نے جو مناسب سمجھا ویسے کیا اور اب جو
مناسب سمجھا جا رہا ہے ویسے کیا جا رہا ہے"...... باس نے سخت لہجے
میں کہا۔
"سوری باس۔ مجھے واقعی یہ بات نہیں کہنی چاہئے تھی"۔ ڈک
نے جواب دیا۔
"اب تم نے یہ کام کرنا ہے۔ فوری طور پر پاکیشیا جاؤ اور وہاں
سر سلطان کو فوری طور پر تلاش کر کے موت کے گھاٹ اتار دو لیکن
کسی کو یہ معلوم نہیں ہونا چاہئے کہ کس نے یہ واردات کی ہے"۔
باس نے کہا اور پھر میز کی دراز کھول کر اس نے ایک فائل نکالی اور
ڈک کے سامنے رکھ دی۔
"اس فائل میں سر سلطان کی تازہ تصویر، ان کے آفس اور ان کی
رہائش گاہ کے بارے میں تفصیلات موجود ہیں"...... باس نے کہا۔
"یس سر"...... ڈک نے فائل لے کر اسے بغیر دیکھے تہہ کیا اور
کوٹ کی اندرونی جیب میں رکھ لیا۔
"اس کام کے لئے تمہارے پاس صرف ایک ہفتہ ہو گا۔ ایک
ہفتے کے اندر یہ کام ہر صورت میں ہونا چاہئے"...... باس نے کہا۔
"باس۔ وہاں پاکیشیا میں کوئی ایسا گروپ جو وہاں میری مدد کر

سکے"...... ڈک نے کہا۔

"نہیں۔وہاں کے کسی گروپ سے تم نے رابطہ نہیں کرنا۔اپنے گروپ سے بھی تم زیادہ سے زیادہ ایک آدمی ساتھ لے جا سکتے ہو۔ زیادہ نہیں"...... باس نے کہا۔

"پھر میں اپنے ساتھ اینی کو لے جاؤں گا۔ وہ پاکیشیا کئی بار سیاحت کے لئے جا چکی ہے اس نے مجھے بھی ایک بار ساتھ لے جانے کی کوشش کی تھی لیکن میں نے انکار کر دیا تھا کیونکہ مجھے مشرقی ملکوں کی سیاحت سے کوئی دلچسپی نہیں ہے جبکہ اینی کو جنون کی حد تک مشرق کی سیاحت کا شوق ہے اور ویسے بھی اینی اس مشن میں میری بہترین مددگار ثابت ہو گی"...... ڈک نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔یہ تمہاری مرضی ہے کہ تم کس کا انتخاب کرتے ہو لیکن یہ کام فوری اور خفیہ ہونا ہے۔اس بات کا خیال رکھنا"۔ باس نے کہا تو ڈک سر ہلاتا ہوا اٹھا اور باس کو سلام کر کے واپس دروازے کی طرف مڑ گیا۔اس کے باہر جانے کے بعد باس نے میز پر رکھے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور فون کے نیچے لگا ہوا ایک بٹن پریس کر دیا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔ لہجہ بے حد مؤدبانہ تھا۔

"سپیشل سیکرٹری سے بات کراؤ"...... باس نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور

اٹھا لیا۔

"یس"...... باس نے کہا۔

"سپیشل سیکرٹری سے بات کیجئے باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔بروک بول رہا ہوں چیف آف سیگر"...... باس نے کہا۔

"یس"...... دوسری طرف سے ایک باوقار سی آواز سنائی دی۔

"لاسٹ مومنٹ پر کام شروع کر دیا گیا ہے"...... بروک نے کہا۔

"تفصیلی ہدایات دے دی گئی ہیں"...... سپیشل سیکرٹری نے اسی طرح باوقار لہجے میں پوچھا۔

"یس سر"...... بروک نے جواب دیا۔

"او کے"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو بروک نے رسیور رکھا اور پھر کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے۔

عمران دانش منزل کے آپریشن روم میں موجود تھا کہ فون کی
گھنٹی بج اٹھی اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"سلطان بول رہا ہوں جناب۔ عمران اپنے فلیٹ پر موجود نہیں
ہے جبکہ میں اس سے فوری ملاقات کرنا چاہتا ہوں"...... دوسری
طرف سے سرسلطان کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"میں عمران کو تلاش کر کے کہہ دیتا ہوں وہ آپ سے فوری رابطہ
کر لے گا"...... عمران نے چیف کے لہجے میں جواب دیا اور رسیور
رکھ دیا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ سرسلطان چونکہ ہسپتال میں ہیں اس لئے
وہ نہیں چاہتے کہ درمیان میں بات چیت سنی جا سکے۔ بلیک زیرو
کسی کام سے دانش منزل سے باہر گیا ہوا تھا اس لئے عمران اس
وقت آپریشن روم میں اکیلا بیٹھا ہوا تھا۔ اس نے کاسٹریا میں ایک

اور پارٹی کو فون کیا تھا اور اس سے لاگس کے بارے میں رپورٹ
مانگی تھی کیونکہ یہ مسئلہ کسی طور پر بھی حل نہ ہو رہا تھا۔ سرسلطان
نے حتمی فیصلہ دے دیا تھا کہ اس پر حملہ آور وہی لاگس ہی تھا کوئی
دوسرا آدمی نہ تھا کیونکہ بعد میں انہیں اس مخصوص زخم کے علاوہ بھی
لاگس کی ایک اور مخصوص نشانی یاد آ گئی تھی۔ لاگس کے دائیں ہاتھ
کی کلائی پر نیلے رنگ کی ایک سانپ کی تصویر کھدی ہوئی تھی جس
نے اپنی دم منہ میں دبائی ہوئی تھی۔ جب سرسلطان نے میٹنگ کے
دوران لاگس کو دیکھا تھا تو انہوں نے یہ مخصوص نشانی بھی دیکھ لی
تھی لیکن یہ ان کے ذہن سے اتر گئی تھی جبکہ اب انہیں غور کرنے پر
یاد آیا تھا کہ جب اس لاگس نے ان پر فائر کھولا تو اس کی کلائی پر وہی
نشان موجود تھا اس لئے وہ ہر صورت میں کنفرم ہو گئے تھے کہ ان پر
حملہ آور لاگس ہی تھا۔ ان کی اس کنفرمیشن پر عمران نے کاسٹریا کی
ایک اور پارٹی سے کنٹکٹ کیا تھا کیونکہ اس کے خیال کے مطابق ہو
سکتا تھا کہ بلیسٹر کو غلط معلومات ملی ہوں۔ اس وقت وہ اس پارٹی
سے رابطے کے انتظار میں بیٹھا ہوا تھا۔ تھوڑی دیر بعد ہی اس نے
رسیور اٹھایا اور سپیشل ہسپتال کے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔
نمبر ڈائل کرنے کے بعد اس نے سرسلطان کی ایکس ٹینشن کا
خصوصی نمبر ڈائل کر دیا تا کہ سرسلطان سے براہ راست بات کی جا
سکے۔

"یس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی سرسلطان کی آواز سنائی دی۔

"علی عمران بول رہا ہوں۔ آپ کی طبیعت کیسی ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ جب سے سر سلطان ہسپتال میں تھے عمران ان سے مذاق نہیں کرتا تھا کیونکہ ڈاکٹر صدیقی نے اسے سختی سے منع کر دیا تھا کہ سر سلطان سے ایسی کوئی بات نہ کی جائے جس سے ان کا قہقہہ نکل جائے کیونکہ اس طرح ان کے اندرونی ٹانکے ٹوٹ سکتے تھے یا کوئی بھی دوسری پیچیدگی پیدا ہو سکتی تھی اس لئے عمران اس بارے میں محتاط ہو گیا تھا۔

"اب بہتر ہے لیکن میں اس قید سے تنگ آگیا ہوں"۔ سر سلطان نے جواب دیا۔

"میری ڈاکٹر صدیقی سے بات ہوئی تھی۔ ڈاکٹر صدیقی کا کہنا ہے کہ ابھی آپ کو واپس نہیں بھیجا جا سکتا۔ کم از کم دو ہفتے تک"۔ عمران نے جواب دیا۔

"بہت سے کام پڑے ہوئے ہیں۔ انتہائی اہم کام۔ گو میں کوشش تو کر رہا ہوں کہ یہیں سے اپنے ماتحتوں کو ہدایات دے دوں لیکن اس کے باوجود بہت سے اہم کام ایسے ہیں جو صرف میرے کرنے کے ہیں"...... سر سلطان نے کہا۔

"کام تو آپ ساری عمر ہی کرتے رہے ہیں اور انشاء اللہ کرتے رہیں گے۔ فی الحال آپ اپنی صحت کی طرف توجہ دیں۔ آپ نے چیف کو کال کیا تھا اس نے مجھے کہا ہے کہ میں آپ سے فوری رابطہ کروں۔ خیریت"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ میں تمہارے ذمے ایک کام لگانا چاہتا ہوں اور وہ یہ کہ تم جنوب مغربی افریقی ملک کامرون جاؤ اور وہاں کے چیف سیکرٹری سر گشاکا سے ملو اور انہیں میرا ایک خفیہ پیغام دو"...... سر سلطان نے کہا۔

"خفیہ پیغام۔ کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں آپ کی بات"۔ عمران نے حیران ہو کر کہا۔

"آج صدر صاحب نے مجھ سے اس سلسلے میں بات کی ہے۔ اصل معاملہ یہ ہے کہ اقوام متحدہ کے تحت ایک خصوصی کمیٹی ہوتی ہے جسے ٹریٹی کہا جاتا ہے۔ یہ ٹریٹی انتہائی بااثر کمیٹی ہوتی ہے۔ ہر پانچ سال بعد اس کا انتخاب ہوتا ہے لیکن سپر پاورز اس کی مستقل ممبرز ہوتی ہیں۔ یہ کمیٹی اقوام متحدہ کے ممبرز ممالک کے درمیان ہونے والے انتہائی اہم معاہدوں کو پاس کرتی ہے۔ اگر کمیٹی پاس کر دے تو معاہدہ ہوتا ہے ورنہ نہیں اور اگر یہ کمیٹی اس میں کوئی ترمیم تجویز کر دے تو پھر یہ ترمیم لازمی کرنی پڑتی ہے۔ اب تک اس کمیٹی کی صدارت مسلسل ایکریمیا کے پاس رہی ہے اور ایکریمیا اس کمیٹی کی صدارت کی بنیاد پر پوری دنیا کے معاہدوں کو کنٹرول کرتا آیا ہے۔ مسلم ممالک کے درمیان ہونے والے معاہدوں کے بارے میں اس کمیٹی کا رویہ بحد جانبدارانہ اور سخت رہا ہے جس کی وجہ سے اس بار مسلم ممالک نے فیصلہ کیا ہے کہ ٹریٹی کی صدارت کسی مسلم ملک کے پاس ہونی چاہئے۔ اس سلسلے میں آران کا انتخاب کیا گیا کیونکہ

آران پر ایکریمیا دباؤ نہیں ڈال سکتا۔ چنانچہ آران کے لئے سب مسلم ممالک نے درپردہ کام شروع کر دیا جبکہ ایکریمیا کو یہی بتایا گیا کہ ایسا نہیں ہو رہا۔ پاکیشیا کی طرف سے آران کے نمائندے کو صدر بنانے کا زیادہ تر کام میرے ذریعے سے ہو رہا ہے کیونکہ میرے ذاتی تعلقات بھی کمیٹی کے ممبرز ممالک کی وزارت خارجہ کے اعلیٰ افسران سے ہیں لیکن اب میں یہ کام خود نہیں کر سکتا جبکہ میرے کام نہ کرنے کی وجہ سے معاملات میں کافی بگاڑ آتا جا رہا ہے۔ صدر صاحب نے اس سلسلے میں مجھ سے بات کی اور بتایا کہ انہیں آران کے صدر کی طرف سے بتایا گیا ہے کہ جنوب مغربی افریقی ملک کامرون جسے پہلے آران کے لئے پوری طرح ہموار کر لیا گیا تھا اب اس نے دوبارہ ایکریمیا کا ساتھ دینے کا فیصلہ کیا ہے کیونکہ ایکریمیا کا دباؤ ان پر بہت بڑھ گیا ہے۔ کامرون کی وزارت خارجہ کے سیکرٹری سر گشا کامرون میں بے حد بااثر ہیں اور ان سے میرے ذاتی دوستانہ تعلقات بھی ہیں۔ میں انہیں اس سلسلے میں خصوصی پیغام بھجوانا چاہتا ہوں کہ وہ اپنا اثر و رسوخ استعمال کر کے کامرون کا ووٹ آران کے حق میں ڈلوا دیں لیکن یہ پیغام فون پر نہیں دیا جا سکتا اس لئے میں چاہتا ہوں کہ تم خاموشی سے وہاں جاؤ اور یہ پیغام انہیں اس انداز میں پہنچاؤ کہ ان کے علاوہ اور کسی کو اس کا علم نہ ہو سکے"۔ سر سلطان نے کہا۔

"لیکن کیا ضروری ہے کہ یہ کام میں ہی کروں۔ پیغام ہی پہنچانا ہے کسی دوسرے ممبر کے ذریعے بھی بھجوایا جا سکتا ہے"...... عمران

نے کہا۔

"ہاں۔ ایسا بھی ہو سکتا ہے لیکن بس یہ خیال رکھنا ہے کہ وہاں ایکریمی ایجنٹوں کو اس کا علم نہ ہو سکے کیونکہ ایکریمیا نے ممبر ملکوں کی وزارت خارجہ اور متعلقہ افسران کے گرد باقاعدہ ایجنٹوں کا جال پھیلا رکھا ہے"...... سر سلطان نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ کام ہو جائے گا آپ بے فکر رہیں لیکن اگر آپ ہسپتال میں نہ ہوتے تو پھر آپ کس طرح یہ پیغام پہنچاتے"۔ عمران نے کہا۔

"پھر میں سرکاری دورہ رکھ لیتا اور بات ہو جاتی۔ لیکن اب میں خود وہاں نہیں جا سکتا"...... سر سلطان نے کہا۔

"اوکے۔ پیغام مجھے کہاں سے ملے گا"...... عمران نے پوچھا۔

"میں نے ڈپٹی سیکرٹری سلیم کو ہدایت کر دی ہے تم اس کی رہائش گاہ پر جا کر اس سے پیغام کا لفافہ لے سکتے ہو وہ تمہیں اچھی طرح جانتا ہے"...... سر سلطان نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ آپ بے فکر رہیں آپ کا کام ہو جائے گا"۔ عمران نے کہا تو دوسری طرف سے سر سلطان نے اوکے کہہ کر رابطہ ختم کر دیا تو عمران نے بھی رسیور رکھا اور پھر سامنے دیوار پر لگے ہوئے کلاک میں وقت دیکھ کر اس نے ایک بار پھر رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس۔ سیکرٹری ٹو جانسی پیٹرک"...... رابطہ قائم ہوتے ہی

ایک نسوانی آواز سنائی دی۔
" پیٹرک کو بے شک تم اپنے ساتھ لے جاؤ سیکرٹری صاحبہ۔ لیکن جانسی سے میری بات کرا دو میں پاکیشیا سے علی عمران بول رہا ہوں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔
" مادام جانسی پیٹرک کو علیحدہ کریں گی تو کوئی اور انہیں ساتھ لے جائے گا۔ ویسے آپ یہ مشورہ تو اسے دے کر دیکھیں۔ اور اب بات کریں"...... دوسری طرف سے سیکرٹری نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔
" ہیلو۔ جانسی بول رہی ہوں"...... دوسرے لمحے ایک چیختی ہوئی لیکن انتہائی کرخت سی نسوانی آواز سنائی دی۔
" پیٹرک کو چھوڑ دیا ہے تم نے شاید"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔
" کیا۔ کیا کہہ رہے ہو تم۔ کون ہو تم"...... جانسی کا لہجہ پہلے سے بھی زیادہ سخت ہو گیا تھا۔
" علی عمران فرام پاکیشیا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔
" اوہ۔ تو یہ تم ہو۔ کیوں کیا مجھ سے شادی کرنے کا ارادہ ہے۔ اگر ایسی بات ہے تو صاف صاف بتا دو"...... جانسی نے بڑے بے تکلفانہ لہجے میں کہا۔
" تم سے شادی کرنے کی ہمت صرف پیٹرک میں ہی تھی اس لئے پیٹرک اس وقت کاسٹریا کی خواتین کا آئیڈیل شوہر بن چکا ہے۔ یہ

فرمائش کاسٹریا کی خواتین کی طرف سے ہے کہ تم اگر پیٹرک کو چھوڑ دو تو وہ اس سے شادی کر سکیں اب جبکہ تم نے صرف اپنا نام لیا ہے اور پیٹرک کا نام ساتھ نہ لیا تو میں سمجھا کہ تم نے اسے چھوڑ دیا ہے"۔ عمران نے جواب دیا تو دوسری طرف جانسی اسی طرح کرخت لہجے میں کھلکھلا کر ہنس پڑی۔ اس کا شاید لہجہ ہی ایسا تھا۔
" ویسے بات تمہاری ٹھیک ہے۔ بیچارہ پیٹرک۔ اب وہ واقعی پچھتا رہا ہو گا لیکن اب کیا ہو سکتا ہے۔ جانسی سے شادی کرنے کے بعد پوری دنیا کی عورتیں اس کے لئے لاشیں بن چکی ہیں اور اسے اچھی طرح معلوم ہے کہ جس روز اس نے میرے علاوہ کسی اور عورت کو زندہ سمجھا تو وہ خود لاش میں تبدیل ہو جائے گا"۔ جانسی نے ہنستے ہوئے کہا۔
" اور تم بیوہ کے عہدہ جلیلہ پر فائز ہو جاؤ گی۔ کیوں"۔ عمران نے کہا تو جانسی ایک بار پھر کھلکھلا کر ہنس پڑی۔
" اچھی چوٹ کرتے ہو۔ بہرحال تمہارا کام ہو گیا ہے۔ لاگس پچھلے دنوں خفیہ طور پر پاکیشیا گیا تھا جبکہ اس کی جگہ ماسٹر برین نے اس کے میک اپ میں ایک آدمی کو یہاں رکھا ہوا تھا۔ لیکن اس نقلی لاگس سے یہ حرکت ہو گئی کہ وہ لاگس کی دوست لڑکی کے فلیٹ پر پہنچ گیا اور یہ تو تم بھی جانتے ہو کہ دوست لڑکیوں کی آنکھوں میں تو دھول نہیں جھونکی جا سکتی۔ چنانچہ اس نقلی لاگس کی اس لڑکی نے خوب پٹائی کی اور اسے فلیٹ سے باہر نکال دیا"...... جانسی نے

تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"لیکن تم سے پہلے بلیسٹر نے مجھے بتایا تھا کہ لاگس ایک ماہ سے ملک سے باہر نہیں گیا"...... عمران نے کہا۔

"بلیسٹر کو درست معلومات نہیں مل سکی تھیں اور ویسے بھی وہ جلدی کرتا ہے اس لئے اس نے جو معلومات بھی ملیں ان پر ہی اعتماد کر لیا جبکہ میں معلومات کو ٹھونک بجا کر چیک کرتی ہوں اور لاگس کی دوست لڑکی سے خود مل کر اس سے سارے حالات معلوم کئے ہیں۔ ویسے اب لاگس یہاں موجود ہے"...... جانسی نے جواب دیا۔

"کیا ایک کام اور ہو سکتا ہے کہ اس لاگس کو پکڑ کر اس سے معلومات حاصل کی جائیں"...... عمران نے کہا۔

"اوہ نہیں۔ وہ سپیشل ایجنٹ ہے اور حد درجہ خطرناک آدمی ہے۔ میں پیڑک کو رنڈوا بنا کر دوسری عورتوں کے لئے کھلا سکوپ نہیں پیدا کر سکتی"...... جانسی نے جواب دیا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"اوکے شکریہ۔ تمہارا معاوضہ پہنچ جائے گا۔ گڈ بائی"۔ عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اب اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ سر سلطان کا پیغام لے کر خود کامرون جائے گا اور پھر واپسی پر کاسٹریا ہوتا آئے گا اور خود اس لاگس کو پکڑ کر اس سے ساری معلومات حاصل کر کے واپس آئے گا۔

عمران ٹیکسی سے اترا اور پھر اسے کرایہ دے کر وہ تین منزلہ عمارت کے مین گیٹ کی طرف بڑھ گیا۔ عمارت پر سیکرٹریٹ وزارت خارجہ کامرون کا نیون سائن موجود تھا اور عمارت میں بے شمار لوگ آجا رہے تھے جن میں تقریباً ہر ملک کے باشندوں کے ساتھ ساتھ مقامی افراد کی بھی ایک کثیر تعداد تھی۔ عمران لفٹ کے ذریعے تیسری منزل پر پہنچ گیا اور جب اس نے وہاں موجود استقبالیہ مقامی لڑکی کو اپنا اور ملک کا نام بتایا تو اس لڑکی نے جلدی سے کاؤنٹر پر رکھے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور تین نمبر پریس کر دیئے۔

"ٹانگی بول رہی ہوں سر۔ کاؤنٹر پر اس وقت پاکیشیائی مہمان علی عمران صاحب موجود ہیں سر"...... لڑکی نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے بات سن کر لڑکی نے اسی طرح

مؤدبانہ لہجے میں کہا اور پھر رسیور رکھ کر اس نے ایک طرف کھڑے باوردی مسلح آدمی کو بلایا۔

"مہمان کو سر کے سپیشل روم میں لے جاؤ"....... لڑکی نے اس محافظ سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یہ سپیشل روم کہیں سپیشل لاکر روم تو نہیں کہ تم مسلح آدمی کو ساتھ بھیج رہی ہو"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو لڑکی بے اختیار کھل کھلا کر ہنس پڑی۔

"ایسی کوئی بات نہیں جناب۔ آپ ہمارے مہمان ہیں"۔ لڑکی نے ہنستے ہوئے کہا۔

"آئیے جناب"....... اس مسلح محافظ جو مقامی آدمی تھا نے بھی مسکراتے ہوئے عمران سے کہا اور عمران سر ہلاتا ہوا اس کے پیچھے چل پڑا۔ مختلف راہداریوں سے گزرنے کے بعد وہ ایک دروازے پر رک گیا۔ اس نے ہاتھ اٹھا کر دروازے پر آہستہ سے دستک دی۔

"یس"....... ایک بھاری اور کرخت سی آواز دروازے پر موجود ڈور فون سے سنائی دی۔

"پاکیشیائی مہمان تشریف لائے ہیں سر"....... مسلح محافظ نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"تم جاؤ"....... اسی بھاری آواز نے کہا اور مسلح محافظ عمران کو سلام کر کے واپس مڑ گیا۔ اسی لمحے دروازہ خود بخود کھل گیا۔

"تشریف لائیے مسٹر علی عمران"....... اسی بھاری آواز نے کہا تو

عمران مسکراتا ہوا اندر داخل ہو گیا۔ یہ ایک خاصا بڑا کمرہ تھا جسے سٹنگ روم کے انداز میں سجایا گیا تھا۔ ایک صوفے پر ایک ٹھگنے سے قد لیکن بھاری جسم کا مقامی سیاہ فام بیٹھا ہوا تھا لیکن اس کے چہرے پر مدبرانہ پن موجود تھا۔ عمران کے اندر داخل ہوتے ہی وہ اٹھ کھڑا ہوا۔

"میرا نام گشاکا ہے اور میں کامرون کا چیف سیکرٹری ہوں۔ اس ٹھگنے قد والے نے مسکراتے ہوئے اپنا تعارف کرایا اور ساتھ ہی مصافحے کے لئے ہاتھ بڑھا دیا۔

"مم۔ مم۔ مجھے علی عمران کہتے ہیں اور میں سرسلطان سیکرٹری وزارت خارجہ پاکیشیا کا پیجن ہوں"....... عمران نے مصافحہ کرتے ہوئے جواب دیا تو سرگشاکا بے اختیار چونک پڑے۔

"پیجن کیا مطلب"....... سرگشاکا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"پیجن کبوتر کو کہتے ہیں اور گذشتہ زمانے میں پیغام رسانی کا کام کبوتر ہی سرانجام دیا کرتے تھے چونکہ میں سرسلطان کا پیغام لے آیا ہوں اس لحاظ سے میں بھی سرسلطان کا پیجن ہوں اور پھر آپ کے مقابل تو میں واقعی اپنے آپ کو پیجن ہی محسوس کر رہا ہوں"۔ عمران نے سرگشاکا کی گینڈے جیسی جسامت پر بات کرتے ہوئے کہا تو سرگشاکا بے اختیار کھل کھلا کر ہنس پڑے۔

"آپ واقعی دلچسپ باتیں کرتے ہیں لیکن ویری سوری جناب میرے پاس وقت بہت کم ہوتا ہے"....... سرگشاکا نے کہا۔

"آپ مجھے حکم دیں ہمارے پاکیشیا میں سب سے فالتو چیز ہی وقت ہوتا ہے جو کاٹے نہیں کٹتا۔ آپ جتنا کہیں میں وقت آپ کو سپلائی کر سکتا ہوں"....... عمران آہستہ آہستہ اپنے مخصوص انداز میں آتا جا رہا تھا اور سر گشاکا ایک بار پھر ہنس پڑے۔ عمران نے کوٹ کی اندرونی جیب سے ایک لفافہ نکالا اور سر گشاکا کی طرف بڑھا دیا۔

سر گشاکا نے لفافہ لیا اور اسے کھول کر اس میں موجود کاغذ نکالا اور اسے پڑھنا شروع کر دیا۔ ان کے چہرے پر گہری سنجیدگی طاری ہو گئی تھی اس لئے عمران بھی خاموش بیٹھا رہا۔ پیغام پڑھنے کے بعد سر گشاکا نے ایک طویل سانس لیا اور پھر کاغذ تہہ کر کے دوبارہ لفافے میں ڈالا اور لفافہ جیب میں ڈال لیا۔

"مجھے سر سلطان کی وفات کا گہرا صدمہ پہنچا ہے۔ ان سے میرے انتہائی ذاتی تعلقات تھے"....... سر گشاکا نے انتہائی افسوس بھرے لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"کیا۔ سر سلطان نے اس پیغام میں لکھا ہے کہ وہ وفات پا گئے ہیں"....... عمران نے کہا۔

"مسٹر علی عمران۔ سر سلطان تو ظاہر ہے اس وقت زندہ ہی تھے جب انہوں نے یہ پیغام لکھا یا لکھوایا ہو گا لیکن اب تو وہ وفات پا گئے ہیں اور مجھے واقعی ان کی وفات پر بڑا افسوس ہے"....... سر گشاکا نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"کیا کوئی اطلاع آئی ہے آپ کے پاس"....... عمران نے پریشان ہوتے ہوئے پوچھا۔

"نہیں۔ لیکن جو اطلاعات میرے پاس ہیں میں ان کے حوالے سے بات کر رہا ہوں۔ ویسے تو حکومتیں اپنے اہم آدمیوں کی موت کو چھپائے رکھتی ہیں اس لئے ہو سکتا ہے کہ ابھی تک سر سلطان کے بارے میں خبر کو بھی روک لیا گیا ہو"....... سر گشاکا نے کہا۔

"معاف کیجئے سر گشاکا۔ اگر یہ مذاق ہے تو یہ انتہائی سنگین مذاق ہے اور اگر یہ مذاق نہیں ہے تو آپ اس کی وضاحت کیجئے کہ آپ آخر کس بنیاد پر اس قدر حتمی بات کر رہے ہیں"....... عمران نے اس بار قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

"کیا آپ کنفرم کر سکتے ہیں کہ سر سلطان زندہ ہیں"....... سر گشاکا نے کہا۔

"ہاں۔ کیوں"....... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"خدا کرے وہ زندہ ہوں۔ اگر آپ کنفرم کر سکتے ہیں تو پلیز پہلے یہ کام کیجئے۔ سر سلطان میرے اتنے اچھے دوست ہیں کہ میں چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ انہیں طویل عمر عنایت کرے۔ ایسی صورت میں میرا وعدہ کہ مجھ تک جو اطلاعات پہنچی ہیں وہ سب میں آپ کو بتا دوں گا لیکن اگر وہ وفات پا چکے ہیں تو پھر ان اطلاعات کے اوپن کرنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے"....... سر گشاکا نے کہا تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر فون کا رسیور اٹھا لیا۔

" پاکیشیا کا رابطہ نمبر اور پاکیشیائی دارالحکومت کا یہاں سے رابطہ نمبر کیا ہے"...... عمران نے پوچھا تو سر گشاکا نے دونوں نمبر بتا دیئے۔ عمران نے تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

" سپیشل ہسپتال"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔ سر گشاکا نے ہاتھ بڑھا کر خود ہی فون کے لاؤڈر کا بٹن آن کر دیا۔

" میں علی عمران بول رہا ہوں۔ ڈاکٹر صدیقی سے بات کرائیں"۔ عمران نے کہا۔

" ڈاکٹر صدیقی ایک قاتلانہ حملے میں شدید زخمی ہوئے ہیں اور ان کا آپریشن ہو رہا ہے۔ آپ ڈاکٹر شعیب سے بات کر لیں"۔ دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔

" کیا ہوا۔ کس نے حملہ کیا ہے"...... عمران نے چونک کر انتہائی حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

" مجھے تفصیلات کا علم نہیں ہے۔ میں ابھی ڈیوٹی پر آئی ہوں"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

" ہیلو۔ ڈاکٹر شعیب بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ڈاکٹر صدیقی کے اسسٹنٹ ڈاکٹر شعیب کی آواز سنائی دی۔

" علی عمران بول رہا ہوں ڈاکٹر شعیب۔ ڈاکٹر صدیقی کو کیا ہوا ہے"...... عمران نے انتہائی پریشان سے لہجے میں کہا۔

" ان پر قاتلانہ حملہ ہوا ہے لیکن وہ بچ گئے ہیں صرف ٹانگوں میں

دو گولیاں لگی ہیں جن کا آپریشن ہو رہا ہے۔ ویسے وہ خطرے سے باہر ہیں البتہ ان کے ساتھی دو جونیئر ڈاکٹر اور ایک نرس اس حملے میں ہلاک ہو گئی ہیں۔ سر سلطان بھی بچ گئے ہیں۔ اصل حملہ سر سلطان پر ہوا ہے۔ اس وقت ڈاکٹر صدیقی وہاں موجود تھے انہوں نے بڑی ہمت سے کام لیا اور سر سلطان کا بیڈ الٹ دیا اس لئے سر سلطان بچ گئے۔ دونوں جونیئر ڈاکٹر حملہ آوروں سے ٹکرا گئے لیکن ان دونوں کو شہید کر دیا گیا اور حملہ آور فرار ہونے میں کامیاب ہو گئے"...... ڈاکٹر شعیب نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" سر سلطان کی کیا پوزیشن ہے اس وقت"...... عمران نے پوچھا۔

" وہ بالکل ٹھیک ہیں۔ انہیں خراش بھی نہیں آئی"...... ڈاکٹر شعیب نے جواب دیا۔

" اب انہیں کہاں رکھا گیا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

" انہیں چیف آف سیکرٹ سروس کے حکم پر رانا ہاؤس بھجوا دیا گیا ہے۔ آپ کے دونوں آدمی جوزف اور جوانا آئے تھے وہ انہیں ساتھ لے گئے ہیں"...... ڈاکٹر شعیب نے جواب دیا۔

" سیکرٹ سروس کے دو آدمی سر سلطان کی حفاظت پر مامور تھے ان کا کیا ہوا"...... عمران نے کہا۔

" سر سلطان نے انہیں واپس بھجوا دیا تھا۔ ان کا خیال تھا کہ ان کا خواہ مخواہ وقت ضائع ہو رہا ہے"...... ڈاکٹر شعیب نے جواب دیتے

ہوئے کہا۔

"لیکن وہ سر سلطان کے کہنے پر تو واپس نہیں جا سکتے تھے"۔ عمران نے کہا۔

"سر سلطان نے چیف سے کہا تھا اور چیف نے انہیں واپسی کا حکم دے دیا تھا پھر وہ واپس چلے گئے تھے۔ دوپہر کو وہ واپس گئے ہیں اور شام کو حملہ ہو گیا"...... ڈاکٹر شعیب نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ شکریہ"...... عمران نے کہا اور کریڈل پر ہاتھ رکھ دیا۔

"تھینک گاڈ کہ سر سلطان بچ گئے ہیں۔ آئی ایم سوری مسٹر علی عمران کہ میں نے آپ کے جذبات کو ٹھیس پہنچائی۔ لیکن جس انداز کی اطلاعات مجھے ملی تھیں اس سے میں نے یہی سمجھ لیا تھا کہ اب سر سلطان کا بچ نکلنا محال ہے"...... سر گشاکا نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر اس نے ہاتھ اٹھا کر اس نے ایک بار پھر تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"رانا ہاؤس"...... جوزف کی آواز سنائی دی۔

"جوزف میں علی عمران بول رہا ہوں۔ سر سلطان موجود ہیں یہاں"...... عمران نے بے چین سے لہجے میں کہا۔

"یس باس۔ چیف کے حکم پر میں اور جوانا سپیشل ہسپتال سے انہیں یہاں لے آئے ہیں۔ ہم نے حفاظتی انتظامات آن کر رکھے ہیں اور پوری طرح چوکنا ہیں"...... دوسری طرف سے جوزف نے کہا تو

عمران نے اطمینان بھرا ایک طویل سانس لیا اور پھر رسیور رکھ دیا۔

"اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ سر سلطان اس خوفناک حملے میں بچ گئے ہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ آپ تک پہنچنے والی اطلاعات درست نہیں۔ لیکن اب آپ مجھے تفصیل سے بتائیں تاکہ سر سلطان پر آئندہ ہونے والے حملوں کو روکا جا سکے کیونکہ سر سلطان اب ساری عمر تو چھپے نہیں رہ سکتے"...... عمران نے کہا تو سر گشاکا نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر اٹھ کر وہ دروازے کی طرف بڑھ گئے۔ انہوں نے دروازے کے ساتھ لگے ہوئے سوئچ پینل پر ایک بٹن دبایا تو دیواروں پر کسی مخصوص دھات کی چادریں چھت سے آگریں۔

"اب کھل کر بات ہو سکتی ہے۔ یہاں ہر طرف ایکریمی ایجنٹوں کا جال پھیلا ہوا ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ جس کام کے لئے سر سلطان نے مجھے یہ پیغام بھجوایا ہے یہ سارا کھیل اسی کام کے لئے کھیلا جا رہا ہے"...... سر گشاکا نے کہا تو عمران چونک پڑا۔

"کیسا کھیل۔ ذرا کھل کر بات کریں"...... عمران نے کہا۔

"سر سلطان نے تمہیں اقوام متحدہ کے تحت قائم کمیٹی ٹریٹی سے متعلق تو بتا دیا ہو گا"...... سر گشاکا نے کہا۔

"ہاں۔ انہوں نے بتایا ہے کہ اس بار ایکریمیا کے مقابلے میں پہلی بار مسلم ممالک مل کر آران کے نمائندے کو ٹریٹی کے صدر کے طور پر سامنے لا رہے ہیں"...... عمران نے جواب دیا۔

"سر سلطان واقعی بے حد با اثر آدمی ہیں۔ ان کے ذاتی تعلقات

اس قدر وسیع ہیں کہ صرف سر سلطان کی کوششوں سے ایکریمیا کو اپنے ہاتھوں سے صدارت جاتی دکھائی دینے لگی تو ایکریمیا نے فیصلہ کیا کہ سر سلطان کو راستے سے ہٹا دیا جائے لیکن وہ براہ راست کھل کر سامنے نہ آسکتے تھے اس لئے انہوں نے کاسٹریا کی سرکاری ایجنسی ماسٹر برین کے مشہور ایجنٹ لاگس کو اس کام کے لئے منتخب کیا۔ لاگس وہاں پہنچا اور اس نے سر سلطان پر قاتلانہ حملہ کر دیا اور اپنی طرف سے وہ انہیں ہلاک کر کے واپس آگیا۔ اس کے ساتھ مقامی آدمی تھے ان کو بھی لاگس نے ہلاک کر دیا لیکن بعد میں ایکریمین حکام کو اطلاع ملی کہ سر سلطان قاتلانہ حملے میں ہلاک نہیں ہوئے بلکہ بچ گئے ہیں اور لاگس کے بارے میں بھی پاکیشیا سیکرٹ سروس کے کسی آدمی کو اطلاع مل گئی ہے۔ اس نے وہاں کے ایک مخبری کرنے والے آدمی بلیسٹر کے ذریعے لاگس کی موجودگی کی پڑتال کرائی۔ اس سے ایکریمین سمجھ گئے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس اب قاتلوں کو تلاش کرے گی۔ انہیں یہ نقصان محسوس ہوا کہ سر سلطان بھی بچ گئے اور پاکیشیا سیکرٹ سروس بھی پیچھے لگ گئی ہے تو انہوں نے براہ راست حملے کا فیصلہ کیا تاکہ اصل کام پورا ہو سکے۔ چنانچہ اس بار انہوں نے ایکریمیا کی ایک خفیہ ایجنسی سیگر کا انتخاب کیا اور سیگر کے انتہائی تیز ترین ایجنٹ ڈک کو اس کام پر مامور کیا گیا۔ ڈک اپنی اسسٹنٹ اور سپیشل ایجنٹ ایپی کے ساتھ سر سلطان کو ہلاک کرنے پاکیشیا روانہ ہو گیا۔ میں ڈک اور ایپی کی کارکردگی سے کسی حد تک واقف ہوں۔

یہ انتہائی تیز رفتاری سے کام کرتے ہیں اور آج تک انہیں کبھی اپنے مشن میں ناکامی نہیں ہوئی اس لئے مجھے یقین تھا کہ اب تک سر سلطان اس حملے میں کام آچکے ہوں گے"....... سر گشاکا نے کہا تو عمران نے اس انداز میں سر ہلایا جیسے اب اسے سر سلطان پر ہونے والے حملوں کی اصل وجہ سمجھ میں آگئی ہو۔

"لیکن اس قدر تفصیلی معلومات آپ کو کیسے مل گئیں"۔ عمران نے کہا تو سر گشاکا بے اختیار ہنس پڑے۔

"امور مملکت چلانے کے لئے ہمیں ہر طرف سے باخبر رہنا پڑتا ہے۔ ایکریمیا کی ان ایجنسیوں میں ہمارے آدمی موجود ہیں اور اسی طرح کاسٹریا کے ماسٹر برین میں بھی ہمارے آدمی موجود ہیں۔ ہمیں اطلاعات بہرحال ملتی رہتی ہیں۔ بالکل اس طرح جس طرح یہاں ایکریمین اور دوسرے ایجنٹ موجود ہوتے ہیں جن کا ہمیں باوجود کوشش کے علم نہیں ہو سکتا"....... سر گشاکا نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"لیکن سر گشاکا صاحب اگر سر سلطان ہلاک بھی ہو جاتے تو اس کے باوجود بھی دوسرے مسلم ممالک تو موجود تھے۔ صرف سر سلطان ہی تو سارا کام نہیں کر سکتے تھے اور ایکریمیا کو آخر سر سلطان ہی کیوں راستے کا روڑا نظر آئے"....... عمران نے کہا لیکن اس سے پہلے کہ سر گشاکا عمران کی بات کا کوئی جواب دیتے اچانک ان کی جیب سے ٹوں ٹوں کی ہلکی ہلکی آوازیں سنائی دینے لگیں۔ انہوں نے چونک کر

جیب میں ہاتھ ڈالا اور ایک چھوٹا سا لیکن جدید ساخت کا ٹرانسمیٹر نکال لیا اور پھر اس کا بٹن آن کر دیا۔

" جلنگو بول رہا ہوں۔ اوور "....... ایک آواز سنائی دی لیکن بولنے والا قدیم افریقی زبان بول رہا تھا۔ شاید یہ ان کا مخصوص کوڈ تھا۔ سر گشاکا نے چونک کر عمران کی طرف دیکھا لیکن عمران نے چہرے پر ایسے تاثرات نمودار کر لئے تھے جیسے اسے یہ زبان نہ آتی ہو۔ حالانکہ وہ یہ زبان نہ صرف اچھی طرح سمجھ سکتا تھا بلکہ روانی سے بول بھی سکتا تھا۔ سر گشاکا نے جس انداز میں چونک کر اسے دیکھا تھا اس سے عمران سمجھ گیا کہ سر گشاکا اس کال کو عمران سے خفیہ رکھنا چاہتے ہیں۔ شاید انہیں یہ خیال نہ تھا کہ بات کرنے والا جلنگو ہو سکتا ہے اس لئے انہوں نے عمران کے سامنے ہی کال رسیو کر لی تھی ورنہ وہ کسی اور کمرے میں بھی اٹھ کر جا سکتے تھے۔

" گشاکا بول رہا ہوں۔ اوور "....... سر گشاکا نے بھی اسی زبان میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

" جناب پاکیشیا کے سیکرٹری وزارت خارجہ سر سلطان پر سیگر کا حملہ ناکام رہا ہے۔ اوور "....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" ہاں۔ مجھے اطلاع مل چکی ہے۔ پھر۔ اوور "....... سر گشاکا نے جواب دیا۔ وہ ساتھ ہی عمران کی طرف دیکھ رہے تھے لیکن عمران ویسے ہی سپاٹ چہرہ لئے بیٹھا ہوا تھا جیسے اس کے پلے اس زبان کا ایک لفظ بھی نہ پڑ رہا ہو۔

" جناب ایک ہنگامی میٹنگ ہوئی ہے۔ اس میں ایک نیا لیکن انتہائی زبردست منصوبہ بنایا گیا ہے۔ اوور "....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" کیا۔ اوور "....... سر گشاکا نے پوچھا۔

" سر سلطان چونکہ اب غائب ہو چکے ہیں اس لئے ان کے پیچھے بھاگنے کی بجائے اعلیٰ حکام نے سیگر کے چیف بروک کی تجویز پر ایک دوسرا پروگرام بنا لیا ہے۔ اس پروگرام کے مطابق جس روز امیدواروں نے اپنے اپنے کاغذات نامزدگی واپس لینے ہیں اس روز سے ایک رات پہلے آران کے امیدوار رضا مشہدی کو اغوا کر کے اس کی جگہ اپنا آدمی ڈال دیں گے جو صبح کو رضا مشہدی بن کر اپنے کاغذات واپس لے لے گا اور پھر یہ خفیہ طور پر طے پا گیا ہے کہ اس آدمی کو فوری طور پر روڈ ایکسیڈنٹ میں ہلاک کر دیا جائے گا اس طرح کسی کو یہ معلوم نہ ہو سکے گا کہ اصل واقعہ کیا ہوا ہے اور ایکریمیا کا امیدوار بلامقابلہ صدر بن جائے گا اور اصل رضا مشہدی کو پہلے ہی ہلاک کر دیا جائے گا۔ اوور "....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" کیا اس منصوبے کی حتمی منظوری دے دی گئی ہے۔ اوور "۔ سر گشاکا نے پوچھا۔

" جی ہاں۔ اوور "....... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

" لیکن جس طرح ہمیں اس منصوبے کا علم ہو گیا ہے اس طرح آران والوں کو بھی تو اس کا علم ہو سکتا ہے۔ اوور "....... سر گشاکا نے

کہا۔

"سر یہ سب کچھ ٹاپ سیکرٹ کیا گیا ہے اور ایسے انتظامات کر لئے گئے ہیں کہ اس کا علم آران یا کسی مسلم ملک کو نہ ہو سکے۔ مجھے تو اس لئے اطلاع مل گئی ہے کہ سیگر میں ہمارا آدمی انتہائی اہم ترین پوسٹ پر ہے۔ اوور"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ٹھیک ہے۔ خیال رکھنا کسی کو یہ معلوم نہ ہو سکے کہ ہمیں اس کا علم ہو گیا ہے ورنہ ایکریمیا کا عذاب ہمارے ملک پر ٹوٹ پڑے گا۔ اوور"....... سرگشاکا نے کہا۔

"میں سمجھتا ہوں جناب۔ اوور"....... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"اوور اینڈ آل"....... سرگشاکا نے کہا اور پھر ٹرانسمیٹر آف کر کے اپنی جیب میں ڈال لیا۔

"معذرت خواہ ہوں۔ پرائیویٹ کال تھی"....... سرگشاکا نے مسکرا کر عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس سر۔ ویسے آپ سرسلطان کے نام اگر کوئی پیغام دینا چاہئیں تو دے دیں تاکہ میں واپس جا سکوں"....... عمران نے کہا۔

"سرسلطان کو میرا سلام دے دیں اور نئی زندگی پر مبارک باد بھی۔ ساتھ ہی کہہ دیں کہ ان کے حکم کی تعمیل ہو گی"....... سرگشاکا نے کہا۔

"اوکے۔ شکریہ۔ اب مجھے اجازت"....... عمران نے کہا۔

"ارے نہیں۔ اب تک تو بات چیت ہی ہوتی رہی ہے۔ آپ ہمارے مہمان ہیں کچھ روز یہاں ہمارے پاس رہیں تاکہ آپ کی خدمت کی جا سکے"....... سرگشاکا نے اٹھتے ہوئے کہا لیکن ان کا لہجہ بتا رہا تھا کہ یہ سب کچھ وہ رسمی طور پر ہی کہہ رہے ہیں۔

"بے حد شکریہ سرگشاکا۔ سرسلطان پر اس قاتلانہ حملے نے مجھے بے چین کر دیا ہے اس لئے مجھے فوری طور پر واپس پہنچنا ہے"۔ عمران نے بھی اٹھتے ہوئے کہا۔

"او کے۔ ایسی صورت میں تو آپ کو روکا نہیں جا سکتا۔ گڈ بائی"....... سرگشاکا نے کہا اد۔ مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھا دیا۔ عمران نے مصافحہ کیا اور سرگشاکا نے آگے بڑھ کر سوئچ پینل پر وہی بٹن دوبارہ دبا دیا تو دیواروں پر اتر آنے والی چادریں دوبارہ چھت میں غائب ہو گئیں۔ اس کے ساتھ ہی بیرونی دروازہ کھل گیا اور عمران سرگشاکا کو سلام کر کے واپس مڑا اور کمرے سے باہر آ گیا۔

دروازے پر دستک کی آواز سن کر میز کے پیچھے بیٹھے ہوئے بروک
نے سر ہلایا اور میز کے کنارے پر لگا ہوا ایک بٹن پریس کر دیا۔ بٹن
پریس ہوتے ہی دروازہ خود بخود کھل گیا۔ اس کے ساتھ ہی ڈک
کمرے میں داخل ہوا۔ اس کے پیچھے ایک نوجوان اور خوبصورت لڑکی
تھی جس نے انتہائی بھڑکتے ہوئے رنگ کا اسکرٹ پہنا ہوا تھا۔ ان
دونوں نے بروک کو سلام کیا۔

"بیٹھو"...... بروک نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو وہ دونوں میز
کی دوسری طرف رکھی ہوئی کرسیوں پر بیٹھ گئے۔

"تم دونوں اپنے مشن میں ناکام رہے ہو۔ کیوں"...... بروک
نے آگے کی طرف جھکتے ہوئے ایسے لہجے میں کہا جیسے وہ ان سے بات
کرنے کی بجائے کوڑے مار رہا ہو۔

"نہیں باس۔ ایسی تو کوئی بات نہیں۔ یہ درست ہے کہ

سر سلطان ہمارے پہلے حملے میں ہلاک ہونے سے بچ گئے ہیں لیکن اس
سے پہلے کہ ہم دوسرا حملہ کرتے آپ نے ہمیں واپس کال کر لیا۔ ہم تو
بہر حال مشن مکمل کر کے ہی آتے"...... ڈک نے بڑے اعتماد
بھرے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو تمہارا کیا خیال تھا کہ تم نے ان پر دس بارہ حملے کرنے تھے۔
کیا سر سلطان اس قدر غیر اہم آدمی ہیں کہ ان کی حفاظت ہی نہ کی
جاتی۔ تمہارا پہلا حملہ اگر کامیاب نہیں ہو سکتا تو دوسرے حملے کی تو
نوبت ہی نہیں آ سکتی اور تم خود مارے جاتے اس لئے تمہیں فوری
طور پر کال کر لیا گیا ہے"...... بروک نے کرخت لہجے میں کہا۔

"بس یہ اتفاق ہی ہے کہ ہمارا حملہ ناکام ہو گیا"...... اس بار
اس لڑکی نے جواب دیا۔

"ہوا کیا تھا۔ تفصیل بتاؤ"...... بروک نے کہا۔

"ہم نے سپیشل ہسپتال کے ایک ملازم کو بھاری رشوت دے
کر یہ معلوم کر لیا کہ سر سلطان کو کہاں رکھا گیا ہے۔ وہاں کے
حفاظتی انتظامات بھی ہم نے معلوم کر لئے۔ یہ سادہ سے انتظامات
تھے بہر حال ہم دونوں ڈاکٹروں کے لباس میں وہاں پہنچے اور اچانک
اس کمرے میں داخل ہو گئے جہاں سر سلطان موجود تھے۔ ہمارا خیال
تھا کہ اس وقت کمرہ خالی ہو گا اور ہم اطمینان سے اپنا مشن مکمل کر
کے واپس چلے جائیں گے لیکن وہاں تین ڈاکٹر اور ایک نرس موجود
تھی۔ وہ ہمیں دیکھ کر چونک پڑے جس پر ہمیں فوراً فائر کھولنا پڑا۔

چونکہ دروازے کی طرف سر سلطان کے بیڈ کے سامنے تین ڈاکٹر موجود تھے اس لئے ہمیں ڈاکٹروں کو ہٹانے کے لئے ان پر فائر کھولنا پڑا۔ ہم نے ان کی ٹانگوں پر فائر کئے تاکہ وہ گر جائیں لیکن ایک ڈاکٹر نے سر سلطان کا بیڈ الٹ دیا جبکہ باقی دو ڈاکٹرز زخمی ہونے کے باوجود ہم پر حملہ آور ہو گئے اور ہمیں ان پر دوبارہ فائر کھولنا پڑا۔ اس دوران باہر سے ہمیں آوازیں سنائی دیں تو ہمیں وہاں سے فرار ہونا پڑا ورنہ ہم مارے جا سکتے تھے"...... ڈک نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" تم نے ان کی ٹانگوں پر فائر کیوں کھولا۔ ان کی پشت پر گولیاں کیوں نہ ماریں تاکہ وہ جدوجہد ہی نہ کر سکتے"...... بروک نے کہا۔

" اگر ہم ان کی پشت پر فائر کرتے تو وہ سر سلطان پر گر جاتے اور پھر سر سلطان کو فوری طور پر گولی نہ ماری جا سکتی جبکہ ہمارے پاس وقت بے حد کم تھا اس لئے ہم نے ان کی ٹانگوں پر فائر کئے تاکہ وہ نیچے گر جائیں اور ہم سر سلطان کا سینہ چھلنی کر سکیں"...... ڈک نے جواب دیا اور بروک نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

" ٹھیک ہے۔ اس میں واقعی تمہارا قصور نہیں ہے۔ میں اعلیٰ حکام کو مثبت رپورٹ دے دوں گا"...... بروک نے کہا۔

" سر۔ آپ نے ہمیں واپس کیوں کال کر لیا ہے۔ کیا سر سلطان کے خلاف مشن واپس لے لیا گیا ہے یا کوئی اور بات ہے"...... ڈک نے کہا۔

" ہاں۔ سر سلطان کے خلاف مشن واپس لے کر نئی منصوبہ بندی

کی گئی ہے"...... بروک نے کہا۔

" وہ کیا باس"...... ڈک نے چونک کر پوچھا۔

" وہ فی الحال ٹاپ سیکرٹ ہے اور اس میں چونکہ تمہارا کوئی کردار نہیں ہے اس لئے تمہیں ویسے بھی نہیں بتایا جا سکتا۔ تم جا سکتے ہو"...... بروک نے کہا۔

" ہم ایک درخواست لے کر آئے ہیں"...... اچانک اینی نے کہا۔

" کیسی درخواست"...... بروک نے چونک کر پوچھا۔

" ہمیں ہمارا مشن پورا کرنے کی اجازت دی جائے اور پرائیویٹ طور پر ہم یہ مشن مکمل کرنا چاہتے ہیں"...... اینی نے کہا۔

" لیکن اگر تم پکڑے گئے تو پھر"...... بروک نے کہا۔

" ہم خودکشی کر لیں گے۔ آپ جانتے تو ہیں"...... اینی نے جواب دیا۔

" او کے۔ اگر ایسا ہے تو پھر میری طرف سے تمہیں اجازت ہے کہ تم اپنے طور پر چاہو تو یہ مشن مکمل کر سکتے ہو لیکن یہ بتا دوں کہ پکڑے جانے کی صورت میں تمہیں ہر حال میں خودکشی کرنا پڑے گی"...... بروک نے کہا۔

" ہمیں منظور ہے جناب"...... ڈک نے کہا۔

" تو پھر تمہیں چھٹی چاہئے ہو گی۔ کتنی چھٹی چاہئے"۔ بروک نے پوچھا۔

" صرف ایک ہفتے کی"...... ڈک نے کہا تو بروک نے اثبات میں

سرہلا دیا۔

" او کے۔ منظور "....... بروک نے کہا تو وہ دونوں اٹھ کھڑے ہوئے۔ ان دونوں نے بروک کا شکریہ ادا کیا اور واپس مڑ گئے۔ جب وہ کمرے سے باہر چلے گئے تو بروک نے سامنے پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا۔ فون پیس کے نیچے لگا ہوا ایک بٹن پریس کر کے اس نے تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

" یس۔ برن کلب "....... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

" بروک بول رہا ہوں۔ بلیک برن سے بات کراؤ "....... بروک نے تیز اور تحکمانہ لہجے میں کہا۔

" یس سر۔ ہولڈ آن کریں "....... دوسری طرف سے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

" ہیلو سر۔ میں بلیک برن بول رہا ہوں "....... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی لیکن لہجے مؤدبانہ تھا۔

" کال سیف کر لی ہے "....... بروک نے کہا۔

" یس سر "....... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

" ڈک اور اینی پاکیشیا جا رہے ہیں پرائیویٹ طور پر مشن مکمل کرنے کے لئے۔ میں نے انہیں وارننگ دے دی ہے کہ اگر وہ ناکام رہے تو انہیں خودکشی کرنا پڑے گی۔ یہ مشن وہی ہے جو پہلے انہیں سرکاری طور پر دیا گیا تھا۔ مطلب ہے کہ پاکیشیا کے سیکرٹری وزارت

خارجہ سر سلطان کی ہلاکت کا "....... بروک نے کہا۔

" لیکن یہ مشن تو آپ نے واپس لے لیا تھا باس۔ پھر اسے پورا کرنے کی کیا ضرورت ہے "....... بلیک برن نے جواب دیا۔

" ڈک اور اینی دونوں اسے اپنی شکست سمجھ رہے ہیں اور نفسیاتی طور پر وہ خاصے ڈپریشن میں ہیں جبکہ میں چاہتا ہوں کہ وہ اس ڈپریشن سے نکل آئیں اس لئے میں نے ان کی درخواست منظور کر لی ہے کیونکہ سر سلطان کی موت بہرحال ایکریمیا کے فائدے میں ہی جائے گی۔ نقصان میں نہیں "....... بروک نے جواب دیا۔

" ٹھیک ہے۔ پھر کیا حکم ہے "....... بلیک برن نے کہا۔

" اول تو ڈک اور اینی لازماً اپنے مشن میں کامیاب ہو کر واپس آئیں گے لیکن کسی بھی امکان کو نظرانداز نہیں کیا جا سکتا۔ اگر یہ لوگ پکڑے گئے تو پھر انہیں لامحالہ موت کے گھاٹ اترنا پڑے گا ورنہ پاکیشیا کو سارے منصوبے کا علم ہو جائے گا اور اس طرح معاملات اور پیچیدہ ہو جائیں گے اس سے ایکریمیا کو شدید نقصان پہنچ سکتا ہے "....... بروک نے کہا۔

" آپ کا مطلب ہے کہ میں ان دونوں پر نظر رکھوں۔ اگر یہ کامیاب واپس آ جائیں تو ٹھیک۔ اگر مارے جائیں تب بھی ٹھیک لیکن اگر پکڑے گئے تو ہم نے انہیں فوری موت کے گھاٹ اتارنا ہے "....... بلیک برن نے کہا۔

" ہاں۔ میں یہی چاہتا ہوں "....... بروک نے جواب دیا۔

" او کے باس۔ آپ بے فکر رہیں میرے آدمی انہیں مسلسل چیک کرتے رہیں گے"...... بلیک برن نے جواب دیا تو بروک نے او کے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

عمران جیسے ہی کمرے میں داخل ہوا سر سلطان جو کرسی پر نیم دراز تھے بے اختیار اٹھنے لگے۔

" ارے۔ ارے تشریف رکھیں۔ سلطان اپنے درباریوں کے استقبال کے لئے اٹھا نہیں کرتے"...... عمران نے آگے بڑھ کر انہیں کاندھوں پر ہاتھ رکھ کر بٹھاتے ہوئے کہا اور سر سلطان مسکراتے ہوئے دوبارہ بیٹھ گئے۔

" السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاۃ"...... عمران نے ان کے سامنے کرسی پر بیٹھتے ہوئے سلام کیا تو سر سلطان بے اختیار ہنس پڑے۔

" وعلیکم السلام ورحمتہ اللہ وبرکاۃ۔ کب آئے ہو کامرون سے"۔ سر سلطان نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

" ابھی سیدھا ایئرپورٹ سے ہی آرہا ہوں۔ میں نے سوچا کہ پہلے آپ سے مل لوں اور آپ کی خیریت پوچھ لوں۔ پھر کوئی دوسرا کام

کروں گا"...... عمران نے جواب دیا۔

" میں ویسے تو ٹھیک ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے دوسری بار نئی زندگی دی ہے۔ لیکن میری سمجھ میں نہیں آرہا کہ آخر یہ سب کیا چکر چل پڑا ہے۔ کیوں یہ لوگ میرے پیچھے ہاتھ دھو کر پڑ گئے ہیں اور یہ کون لوگ ہیں اور میں کب تک یہاں قید رہوں گا"...... سر سلطان نے اس بار انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" میرا کامرون جانا فائدہ مند ثابت ہوا ہے کیونکہ وہاں جانے سے اصل صورت حال سامنے آگئی ہے۔ ویسے آپ کو مبارک ہو کہ اب آپ کے دشمنوں نے آپ کا پیچھا چھوڑ دیا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو سر سلطان چونک پڑے۔

" اچھا۔ وہ کیسے۔ یہ کون لوگ ہیں اور کیوں مجھ پر حملے کر رہے ہیں"۔ سر سلطان نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا اور عمران نے سر گشاکا کی بتائی ہوئی تمام تفصیل دوہرا دی۔

" اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ اس ٹریٹی کمیٹی کی صدارت کا جھگڑا ہے لیکن ابھی تو تم کہہ رہے تھے کہ انہوں نے میرا پیچھا چھوڑ دیا ہے۔ وہ کیسے۔ کیا ایکریمیا امیدواری سے دستبردار ہو گیا ہے"...... سر سلطان نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

" نہیں بلکہ انہوں نے اپنا پلان بدل دیا ہے اور اب انہوں نے یہ پلان بنایا ہے کہ جس روز کاغذات نامزدگی کی واپسی ہو گی اس روز سے ایک رات پہلے وہ آران کے امیدوار رضا مشہدی کو اغوا کر کے

اس کی جگہ اپنا آدمی ڈال دیں گے جو دوسرے روز رضا مشہدی بن کر کاغذات واپس لے لے گا اس طرح ایکریمیا کا امیدوار بلامقابلہ کامیاب قرار دیا جائے گا۔ پھر اس آدمی کو فوری طور پر روڈ ایکسیڈنٹ میں ہلاک کرا کر اس کی لاش مسخ کر دی جائے گی تاکہ آران یا کسی دوسرے ملک کو یہ معلوم ہی نہ ہو سکے کہ اصل حقیقت کیا ہے جبکہ اصل رضا مشہدی کو بھی اغوا کرنے کے بعد ہلاک کر کے ان کی لاش بھی غائب کر دی جائے گی اور معاملہ ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائے گا اور آران اور دوسرے مسلم ممالک کچھ بھی نہ کر سکیں گے کیونکہ اس بات کا ثبوت ہی نہ ہو گا کہ اصل رضا مشہدی نے کاغذات واپس لے لئے تھے یا نقل نے اور رضا مشہدی صاحب بہرحال کاغذات واپس لینے کے مجاز ہوں گے"...... عمران نے کہا تو سر سلطان کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں۔

" اوہ۔ اوہ۔ ویری بیڈ۔ یہ تو انتہائی خوفناک منصوبہ ہے۔ ویری بیڈ۔ کیا یہ بھی سر گشاکا نے بتایا ہے"...... سر سلطان نے انتہائی تشویش بھرے لہجے میں کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

" لیکن سر گشاکا کو اس اہم منصوبے کا کیسے پتہ چل گیا۔ وہ تو ویسے بھی ہمارے گروپ کے آدمی ہیں"...... سر سلطان نے کہا۔

" میرا خیال ہے کہ وہ اب آپ کے گروپ کے آدمی نہیں رہے ورنہ وہ لازماً مجھے اس بارے میں بتاتے جبکہ انہوں نے مجھے اس بارے میں اپنے طور پر ہوا تک نہیں لگنے دی"...... عمران نے کہا تو

سر سلطان حیران رہ گئے۔

" لیکن ابھی تو تم کہہ رہے تھے کہ انہوں نے بتایا ہے"۔ سر سلطان نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

" انہوں نے میرے سامنے ایک کال موصول کی تھی۔ یہ کال ان کا آدمی کر رہا تھا اور کال قدیم متروک افریقی زبان میں ہو رہی تھی۔ سر گشاکا یہی سمجھے تھے کہ مجھے یہ زبان نہیں آتی اور میں نے بھی ان کا رویہ دیکھ کر یہی ظاہر کیا جیسے مجھے یہ زبان نہیں آتی حالانکہ میں نہ صرف یہ زبان اچھی طرح سمجھ سکتا ہوں بلکہ روانی سے بول بھی سکتا ہوں۔ اس طرح میں نے ٹرانسمیٹر پر ہونے والی ساری گفتگو سن لی اور یہ ساری پلاننگ ان کے آدمی نے انہیں بتائی جو ایکریمیا کی خفیہ ایجنسی سیگر جس نے آپ پر حملے کئے ہیں کے کسی اہم عہدے پر ہے اور یہ پلاننگ بقول اس آدمی کے انتہائی اعلیٰ سطحی میٹنگ میں سیگر کے چیف بروک کی تجویز پر منظور ہوئی ہے۔ کال وصول کرنے کے بعد سر گشاکا نے اس بارے میں اشارہ تک نہیں کیا اس لئے میں نے آپ سے یہ کہا ہے کہ سر گشاکا اب آپ کے گروپ کے آدمی نہیں رہے"۔۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

" ہونہہ۔ تو یہ بات ہے۔ لیکن بہرحال اب مجھے فوری طور پر آران حکومت کو اس پلاننگ سے مطلع کرنا ہو گا تاکہ وہ محتاط ہو جائیں"۔۔۔۔۔۔ سر سلطان نے کہا۔

" نہیں۔ اس طرح بات لیک آؤٹ ہو جائے گی اور وہ آخری

لمحات میں پلاننگ بدل بھی سکتے ہیں جبکہ اب وہ پوری طرح مطمئن ہوں گے کہ ان کی پلاننگ کا کسی کو علم نہیں ہے اس لئے اسے آخری لمحات میں آسانی سے ناکام بنایا جا سکتا ہے"۔۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

" وہ کیسے۔ جب حکومت آران کو اس کا علم تک نہ ہو گا تو پھر"۔۔۔۔۔۔ سر سلطان نے کہا۔

" آپ یہ کر سکتے ہیں کہ خفیہ طور پر جناب رضا مشہدی کی حفاظت کے لئے پاکیشیا سیکرٹ سروس کی خدمات مہیا کر سکتے ہیں۔ باقی کام ہم کر لیں گے"۔۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

" اوہ۔ میں تمہارا مطلب سمجھ گیا۔ لیکن وہ تو خود یہی چاہتے ہیں کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس اس معاملے میں شامل ہو جائے لیکن ہم ایسا نہیں چاہتے کیونکہ اس طرح ایکریمیا سے ہمارے تعلقات بگڑ جائیں گے۔ ہم علیحدہ رہ کر آران کو صدر بنوانا چاہتے ہیں"۔ سر سلطان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" پھر مجھے اپنے طور پر سب کچھ کرنا پڑے گا"۔۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"ہاں۔ ایسا ہو سکتا ہے"۔۔۔۔۔۔ سر سلطان نے کہا۔

"آپ یہ بتائیں کہ آران کے امیدوار کے ٹریٹی کے صدر بننے سے پاکیشیا کو کیا مفاد حاصل ہو سکتا ہے"۔۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

" بے شمار مفادات حاصل ہوں گے۔ آران کے ٹریٹی کے صدر بننے سے تمام مسلم ممالک کے درمیان معاہدات ہو سکیں گے جو

اب اس ٹریٹی کی وجہ سے نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ یا تو وہ مسترد کر دیتے ہیں یا ان میں ایسی ترامیم کر دی جاتی ہیں جس کے بعد ان معاہدات کا اصل مقصد ہی ختم ہو جاتا ہے"...... سر سلطان نے کہا۔

"لیکن کیا اس بات کی پابندی ہے کہ ہر معاہدہ ٹریٹی سے لازماً پاس کرائیں۔ میرا تو خیال ہے کہ بے شمار معاہدے ایسے ہوتے ہیں جن میں ٹریٹی کا کوئی عمل دخل کبھی سامنے نہیں آیا۔ مجھے بھی اس بارے میں پہلی بار علم ہوا ہے"...... عمران نے کہا۔

"ہر معاہدہ ٹریٹی کے تحت نہیں ہوتا۔ مخصوص قسم کے معاہدات آتے ہیں مثلاً ایسے معاہدات جن کا تعلق نئے بلاک بنانے سے ہو۔ مثلاً آران، پاکیشیا اور روسیاہ سے آزاد مسلم ریاستیں اگر آپس میں مل کر ایک بلاک بنانے کا معاہدہ کریں تو اس کی منظوری ٹریٹی سے لینا ضروری ہو گا۔ بین الاقوامی قانون کے تحت یہ ضروری ہے کہ اسی طرح کے دیگر معاہدات بھی ہوتے ہیں"...... سر سلطان نے کہا۔

"یہ معاہدہ خفیہ بھی تو ہو سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ پھر اس کا مقصد ہی فوت ہو جاتا ہے کیونکہ بلاک بنانے کا مقصد یہی ہوتا ہے کہ دفاع، تجارت، سماجی تعلقات اور فلاح و بہبود کے سلسلے میں وہ سب ایک دوسرے کا ساتھ دینے کے پابند ہوں گے اور یہ بات خفیہ نہیں رہ سکتی"...... سر سلطان نے کہا۔

"ٹھیک ہے اب میں سمجھ گیا ہوں۔ یہی وجہ ہے کہ آج تک مسلم ممالک کا علیحدہ بلاک وجود میں نہیں آ سکا"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ جبکہ اب اس کی بے پناہ ضرورت ہے ورنہ مسلم ممالک آہستہ آہستہ ختم ہو جائیں گے"...... سر سلطان نے کہا۔

"اگر ان کی سازش ناکام ہو جائے تو کیا آران کا امیدوار جیت جائے گا"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ درپردہ سب کچھ طے ہو چکا ہے۔ صرف وہ ممالک ایکریمیا کا ساتھ دیں گے جو یورپ کے ہیں۔ وہاں ووٹنگ خفیہ ہوتی ہے اس لئے یہ بات طے ہے کہ اگر انتخاب ہوا تو آران کا امیدوار ہر صورت میں یہ انتخاب جیت جائے گا اس کا اندازہ ایکریمیا کو بھی اچھی طرح ہو چکا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ اس سلسلے میں سازشیں کر رہے ہیں ورنہ اگر وہ انتخاب جیت سکتے تو انہیں یہ سازشیں کرنے کی کیا ضرورت تھی"...... سر سلطان نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ آپ کی بات درست ہے۔ آپ واقعی ان نازک معاملات کو مجھ سے زیادہ سمجھتے ہیں۔ بہرحال اب آپ بے فکر رہیں اب ان کی سازش ناکام رہے گی"...... عمران نے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ اب میں اس قید سے رہا ہو جاؤں گا"۔ سر سلطان نے کہا۔

"ہاں۔ اگر ڈاکٹر آپ کو چھٹی دے سکتے ہیں تو آپ آزاد ہیں۔ اب

آپ پر حملہ نہیں ہو گا"...... عمران نے کہا۔

"ڈاکٹر صدیقی سے تو میری بات چیت ہو چکی ہے اس نے تو مجھے رخصت دے دی ہے"...... سر سلطان نے کہا۔

"تو پھر میں جوزف کو کہہ دیتا ہوں کہ وہ جا کر آپ کو آپ کی کوٹھی ڈراپ کر دے"...... عمران نے کہا تو سر سلطان نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد سر سلطان جوزف کے ساتھ کار میں بیٹھ کر رانا ہاؤس سے چلے گئے تو عمران نے بھی کار نکالی اور دانش منزل روانہ ہو گیا۔

"آپ کب آئے کامرون سے"...... سلام دعا کے بعد بلیک زیرو نے سوال کرتے ہوئے کہا۔

"حیرت ہے تم کیسے چیف ہو کہ تمہیں میرے آنے جانے کا بھی پتہ نہیں چلتا۔ میں نے تو سنا تھا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا چیف اس قدر باخبر رہتا ہے کہ اس کے پاس ممبروں کے سانسوں کی بھی باقاعدہ گنتی ہوتی ہے کہ فلاں ممبر نے دو سانس کم لئے ہیں اور فلاں نے دو سانس زیادہ"...... عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار کھل کھلا کر ہنس پڑا۔

"کاش آپ ممبر ہوتے تو پھر واقعی ایسا ہی ہوتا"...... بلیک زیرو نے کہا تو اس کے خوبصورت جواب پر عمران بھی بے اختیار ہنس پڑا۔

"پھر تو تم میرا سانس ہی روک دیتے۔ چلو ایسا کرو کہ یہ نظر کرم تنویر پر کر دو۔ وہ تو ممبر ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور

بلیک زیرو ایک بار پھر ہنس پڑا۔

"تنویر سے تو مجھے خود ڈر لگتا ہے کہ کسی روز ڈائریکٹ ایکشن کرتے ہوئے وہ یہاں پہنچ جائے اور پھر میرے اپنے سانس رک جائیں گے"...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"ڈاکٹر صدیقی کا اب کیا حال ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"وہ ٹھیک ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے کرم کر دیا ہے ورنہ ان کی موت یقینی تھی"...... بلیک زیرو نے جواب دیا۔

"تم نے دونوں ممبرز کو کیوں واپس بلایا تھا"...... عمران نے اچانک سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"سر سلطان نے اصرار کیا تھا لیکن میں نے انہیں یہی کہا تھا کہ میں نے انہیں بلا لیا ہے۔ مجھے معلوم تھا کہ کسی بھی وقت ان پر دوبارہ حملہ ہو سکتا ہے اس لئے میں نے ان دونوں کو بلا کر دوسرے دو ممبرز وہاں بھجوا دیئے لیکن ان کے پہنچنے سے پہلے ہی حملہ ہو چکا تھا لیکن انہوں نے حملہ آوروں کو ٹریس کر لیا مگر حملہ آور اس دوران ملک سے باہر جا چکے تھے"...... بلیک زیرو نے جواب دیا۔

"اچھا۔ کون تھے حملہ آور"...... عمران نے پوچھا۔

"حملہ آوروں کی تعداد دو تھی جن میں ایک مرد اور ایک عورت تھی۔ ان کا تعلق ایکریمیا سے تھا اور یہ ہوٹل سان پرل میں ٹھہرے ہوئے تھے۔ ہوٹل کے ریکارڈ کے مطابق مرد کا نام ڈک اور عورت کا نام ایمی تھا اور دونوں کھلونوں کی کسی بین الاقوامی فرم کے تجارتی

نمائندے تھے۔ پھر ایئرپورٹ کا ریکارڈ چیک کیا گیا تو ڈک اور اینی دو
دن پہلے ایکریمیا سے براہ راست پاکیشیا پہنچے تھے اور پھر دو دن بعد
واپس چلے گئے"...... بلیک زیرو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"حملے کے کتنی دیر بعد وہ ٹریس ہوئے"...... عمران نے پوچھا۔

"دوسرے روز ان کی کار چیک کر لی گئی تھی پھر انہیں تلاش کیا
گیا تب پتہ چلا کہ یہ کار ہوٹل سان پرل کی طرف سے اپنے گاہکوں
کے لئے ہائر کی گئی تھی۔ چنانچہ سان پرل پہنچ کر معلوم ہوا کہ کار ڈک
اور اینی کی فرمائش پر منگوائی گئی تھی اور وہ دونوں ہوٹل چھوڑ کر جا
چکے ہیں۔ انہوں نے آخری فلائٹ پر سیٹیں ریزرو کرائی تھیں اور
رات دو بجے وہ ایکریمیا روانہ ہو گئے تھے"...... بلیک زیرو نے تفصیل
بتاتے ہوئے کہا۔

"میں ایئرپورٹ سے سیدھا رانا ہاؤس گیا تھا اور میں نے
سرسلطان کو واپس بھجوا دیا ہے کیونکہ اب سرسلطان کے خلاف
حملوں کی پلاننگ بدل دی گئی ہے۔ اب ان پر حملے نہیں ہوں
گے"۔ عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار چونک پڑا۔

"آپ کو کیسے معلوم ہو گیا"...... بلیک زیرو نے حیران ہو کر
پوچھا تو عمران نے سرگشاکا سے ہونے والی گفتگو کے ساتھ ساتھ اسے
موصول ہونے والی ٹرانسمیٹر کال کی تفصیل بھی بتا دی۔

"اوہ۔ تو یہ مسئلہ تھا۔ پھر تو ہمیں حکومت آران کو اس نئی
سازش کی اطلاع دینی چاہئے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن اس کا علم لامحالہ ایکریمی حکام کو ہو جائے گا اور
انہوں نے اپنی پلاننگ ایک بار پھر تبدیل کر دینی ہے اور ضروری
نہیں کہ اس نئی پلاننگ کا ہمیں علم ہو سکے"...... عمران نے کہا۔

"تو پھر آپ نے کیا سوچا ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"میری سرسلطان سے تفصیلی گفتگو ہوئی ہے۔ ہم سرکاری طور پر
اس مشن پر کام نہیں کر سکتے ورنہ ہمارے ایکریمیا کے ساتھ تعلقات
میں پیچیدگیاں پیدا ہو جائیں گی اور ہم نے بہرحال اس منصوبے کو
بھی کامیاب نہیں ہونے دینا تاکہ ٹریٹی کی صدارت اس بار مسلم
ممالک کے پاس آ جائے اس لئے میں نے فیصلہ کیا ہے کہ میں
پرائیویٹ طور پر ایکریمیا کی یہ منصوبہ بندی آخری لمحات میں ختم کر
دوں گا"...... عمران نے کہا۔

"لیکن عمران صاحب اگر کامرون جیسے افریقی ملک کو اس سازش
کا پتہ چل سکتا ہے تو پھر اس سازش کا علم آران اور دوسرے ممالک
کو بھی ہو جائے گا بلکہ میرے ذہن میں ایک اور بات آ رہی ہے وہ یہ
کہ ایکریمیا نے جان بوجھ کر آپ تک یہ پلاننگ پہنچائی ہے"......
بلیک زیرو نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"اس خیال کی وجہ"...... عمران نے کہا۔

"انہیں یقیناً یہ رپورٹ مل گئی ہو گی کہ آپ سرگشاکا سے ملنے
گئے ہیں اس لئے انہوں نے سرگشاکا کے آدمی تک یہ پلاننگ پہنچا دی
جو اس نے آپ کی موجودگی میں کال کر کے سرگشاکا تک پہنچائی۔ اس

اس طرح ان کا مقصد حل ہو گیا"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"لیکن سرگشاکا نے تو مجھے کچھ نہیں بتایا۔ ان کے اور ان کے آدمی کے درمیان ہونے والی گفتگو ایسی زبان میں تھی جسے ایشیا، یورپ یا ایکریمیا تو ایک طرف افریقہ کے عام لوگ بھی نہیں سمجھ سکتے۔ یہ قدیم افریقی زبان تھی جو اب متروک ہو چکی ہے اور اب کتابوں میں ہی رہ گئی ہے یا قدیم قبائل اس زبان کو استعمال کرتے ہوں گے۔ اس لحاظ سے تو یہ گفتگو مجھ تک پہنچی ہی نہیں"...... عمران نے جواب دیا۔

"میری سمجھ میں یہ بات نہیں آرہی کہ چھوٹے سے اور کمزور ملک کامرون کی سروس اس قدر تیز ہو گئی ہے کہ ایکریمیا جیسی سپرپاور کے ٹاپ سیکرٹ بھی اس قدر تیزی سے ان تک پہنچنے لگے ہیں"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"تمہاری بات واقعی غور طلب ہے۔ میرا تو اس طرف ذہن ہی نہیں گیا تھا۔ ایسا واقعی ہو سکتا ہے۔ پھر تو ہمیں آران حکومت تک یہ بات پہنچا دینی چاہئے اور اسے چھپانے کا کوئی فائدہ نہیں ہے"۔ عمران نے کہا اور فون کا رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"خانہ مردم شماری"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"چیف آف پاکیشیا سیکرٹ سروس سپیکنگ۔ مردم شناس سے

بات کرائیں"...... عمران نے ایکسٹو کے مخصوص لہجے میں کہا تو بلیک زیرو بے اختیار مسکرا دیا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ عمران آران کی سیکرٹ سروس کے چیف مجاہد منصوری سے رابطہ کر رہا ہے۔ خانہ مردم شماری اس کا آفس کوڈ تھا جبکہ چیف کا کوڈ مردم شناس تھا۔

"ہیلو۔ مجاہد منصوری بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری اور باوقار آواز سنائی دی۔

"ایکسٹو بول رہا ہوں"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"جی فرمائیے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"آپ کے علم میں ایک اہم بات لانی تھی۔ ٹریٹی کی صدارت کے سلسلے میں آران کے امیدوار کی کامیاب کنویسنگ روکنے کے لئے سرسلطان پر دو قاتلانہ حملے کئے گئے۔ اس کے علاوہ ہمارے علم میں یہ آیا ہے کہ ایکریمین حکام نے آران کے امیدوار کو عین آخری لمحات میں ود ڈرا کرانے کی ایک پلاننگ کی ہے۔ اس پلاننگ کے مطابق جس روز کاغذات نامزدگی ودڈرال ہوں گے اس سے ایک رات پہلے آران امیدوار رضا مشہدی صاحب کو خاموشی سے اغوا کر لیا جائے گا اور ان کی جگہ ان کے میک اپ میں وہ اپنا آدمی لے آئیں گے جو کاغذات نامزدگی واپس لے لے گا اس طرح ایکریمین امیدوار بلامقابلہ کامیاب قرار دے دیا جائے گا۔ اس کے بعد نقلی آدمی کو روڈ ایکسیڈنٹ میں اس طرح ہلاک کر دیا جائے گا کہ اس کی لاش بھی جل کر راکھ ہو جائے گی اور اغوا شدہ اصل آدمی کو بھی ہلاک کر کے

اس کی لاش غائب کر دی جائے گی"....... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"مجھے سرسلطان پر قاتلانہ حملوں کی اطلاع مل چکی ہے لیکن ہمیں یہ علم نہ تھا کہ یہ حملے اس ٹریٹی کی بنیاد پر ہوئے ہیں۔ ہمیں جہاں ان حملوں میں سرسلطان کے زخمی ہونے پر شدید افسوس ہوا ہے وہاں ان کے زندہ بچ جانے پر مسرت بھی ہوئی ہے۔ جہاں تک آپ کی دوسری اطلاع کا تعلق ہے یہ اطلاع بھی ہم تک پہنچ چکی ہے اور اس سلسلے میں حکومت آران کوئی ایسا لائحہ عمل سوچ رہی ہے جس سے اسے آخری لمحات میں ناکام بنایا جا سکے۔ بہرحال میں اور حکومت آران آپ کے انتہائی مشکور ہیں کہ آپ نے یہ اہم اطلاع ہم تک پہنچائی"....... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"آپ تک یہ اطلاع کامرون کے چیف سیکرٹری سرگشاکا نے پہنچائی ہے یا کسی اور ذریعے سے آپ تک پہنچی ہے"....... عمران نے کہا تو سامنے بیٹھا ہوا بلیک زیرو بے اختیار چونک پڑا۔

"سرگشاکا نے مجھے فون کر کے باقاعدہ یہ اطلاع دی تھی"۔ مجاہد منصوری نے جواب دیا۔

"او کے۔ خدا حافظ"....... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"تمہارا خیال درست تھا۔ یہ سب کچھ ایک پلاننگ کے تحت کیا جا رہا ہے"....... عمران نے کہا۔

"لیکن سرگشاکا کو کیسے خیال آگیا کہ انہوں نے یہ اطلاع

براہ راست دی ہو گی"....... بلیک زیرو نے حیران ہو کر پوچھا۔

"انہیں شاید اس کی ہدایت کی گئی ہو۔ انہوں نے پاکیشیا کے ذریعے نہیں بلکہ براہ راست آران کو یہ اطلاع دی ہے اس کا مطلب ہے کہ اصل پلاننگ کچھ اور ہے جبکہ ظاہر یہی کیا جا رہا ہے تاکہ حکومت آران اس چکر میں الجھ کر رہ جائے"....... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ سرگشاکا نے اپنے طور پر یہ اطلاع دی ہو۔ بہرحال وہ ایک مسلم ملک ہے"....... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں۔ ہو تو سکتا ہے اس بات کو چیک بھی کیا جا سکتا ہے"۔ عمران نے کہا۔

"وہ کیسے"....... بلیک زیرو نے چونک کر پوچھا۔

"یہ پلان سیگر کے چیف بروک کی تجویز پر منظور کیا گیا ہے اس لئے لامحالہ اس پر کام بھی سیگر ہی کرے گی۔ پہلے بھی سرسلطان پر حملے کی تمام پلاننگ سیگر نے ہی کی ہے اور ڈک اور اینی دونوں سیگر کے ہی ایجنٹ ہیں۔ وہاں سے اس بارے میں معلومات حاصل کی جا سکتی ہیں"....... عمران نے کہا اور سامنے پڑے فون کا رسیور اٹھا کر تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"روز میری کلب"....... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"برٹ سے بات کراؤ۔ میں پاکیشیا سے علی عمران بول رہا

ہوں"۔ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ ہولڈ آن کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ برٹ بول رہا ہوں جناب۔ حکم فرمائیں"...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"کیا تمہارا فون سیف ہے"...... عمران نے اسی طرح سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ڈبل معاوضے پر ایک کام ہے سیگر کے سلسلے میں۔ کیا تم کر سکتے ہو"...... عمران نے اسی طرح سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"سیگر۔ ایک منٹ"...... دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا اور پھر چند لمحوں کی خاموشی کے بعد دوبارہ برٹ کی آواز سنائی دی۔

"یس سر۔ کام ہو سکتا ہے لیکن معاوضہ ٹرپل ہو گا"...... برٹ نے جواب دیا۔

"او کے۔ لیکن معلومات فوری اور حتمی چاہئیں"...... عمران نے کہا۔

"آپ کو پہلے کبھی شکایت ہوئی ہے جناب"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"یہ معاملہ انتہائی اہم ہے اس لئے مجھے یہ بات کہنی پڑی ہے"۔ عمران نے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں۔ آپ جیسے معزز کلائنٹس کی خدمت ہی ہماری

ساکھ ہے"...... برٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"سیگر کے ایجنٹ ڈک اور اینی نے پاکیشیا کے سیکرٹری وزارت خارجہ سر سلطان پر قاتلانہ حملہ کیا۔ گو انہیں بھی معلوم ہو گیا کہ ان کا یہ حملہ ناکام ہو چکا ہے لیکن اس کے باوجود وہ فوری طور پر واپس چلے گئے ہیں اور یہ اطلاع بھی ملی ہے کہ سیگر نے اپنی پلاننگ بدل دی ہے اس لئے یہ معلوم کرنا ہے کہ ان کی واپسی کیوں ہوئی ہے اور ان کی نئی پلاننگ کیا ہے۔ اس کے علاوہ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ سیگر کے چیف کی تجویز پر ایکریمیا کے اعلیٰ حکام نے اقوام متحدہ میں ایک کمیٹی ٹریٹی کی صدارت کے لئے ایکریمیا کے مقابلے میں آران کے امیدوار کو اغوا کرنے اور اس کی جگہ اپنا آدمی ڈالنے کے پلاننگ کی ہے۔ اس بارے میں بھی کنفرمیشن کرنا ہے یا معلوم کرنا ہے کہ کہیں یہ پلاننگ ڈاج دینے کے لئے تو نہیں بنائی گئی اور اگر ایسا ہے تو پھر اصل پلاننگ کیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"یس سر۔ یہ سب ہو جائے گا"...... برٹ نے اعتماد بھرے لہجے میں جواب دیا۔

"کتنا وقت چاہئے تمہیں۔ یہ بتا دوں کہ ہمارے پاس وقت بے حد کم ہے"...... عمران نے کہا۔

"صرف تین گھنٹے جناب۔ یہی ہماری خصوصیت ہے کہ ہم حتمی معلومات انتہائی کم وقت میں مہیا کرتے ہیں اور اسی لئے ہم معاوضہ بھی دوسروں کی نسبت کافی زیادہ لیتے ہیں"...... برٹ نے جواب

دیا۔

" او کے۔ میں تین گھنٹوں بعد آپ کو رنگ کروں گا"۔ عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ پھر تین گھنٹے عمران نے بلیک زیرو کے ساتھ ہلکی پھلکی گپ شپ میں گزارے اور ایک بار پھر رسیور اٹھا لیا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

" روز میری کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی وہی نسوانی آواز سنائی دی۔

" برٹ سے بات کرائیں۔ میں پاکیشیا سے علی عمران بول رہا ہوں"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" یس سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" برٹ بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد برٹ کی آواز سنائی دی۔

" عمران بول رہا ہوں پاکیشیا سے"...... عمران نے کہا۔

" یس سر۔ ایک منٹ ہولڈ کیجئے"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی خاموشی طاری ہو گئی۔ عمران سمجھ گیا کہ فون لائن کو سیف لائن پر منتقل کیا جا رہا ہو گا۔

" ہیلو سر۔ کام ہو گیا ہے۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ ڈک اور اینی دونوں اپنے طور پر ادھورا مشن مکمل کرنے کے لئے پاکیشیا پہنچ گئے ہیں اور یہ دونوں انتہائی تیز رفتاری سے کام کرنے کے عادی ہیں۔ انہوں نے ایجنسی سے چھٹی لی ہے اور سیگر کے چیف بروک نے ان کے ساتھ طے کیا ہے کہ اگر وہ ناکام رہے تو انہیں خودکشی کرنا ہو

گی اور اس کے ساتھ ساتھ بروک نے اپنی ایک ماتحت ایجنسی بلیک برن کو ان کی چیکنگ پر لگا دیا ہے تاکہ اگر یہ ناکام رہیں اور خودکشی نہ کریں تو انہیں بلیک برن ہلاک کر دے۔ بلیک برن نے اپنے چار منجھے ہوئے آدمی پاکیشیا بھجوائے ہیں۔ دوسری بات یہ کہ پہلے ایکریمین حکام نے واقعی وہ پلاننگ کی تھی جو آپ نے بتائی ہے لیکن پھر انہیں اطلاع مل گئی کہ یہ پلاننگ لیک آؤٹ ہو چکی ہے۔ انہوں نے وہ آدمی پکڑ لیا ہے جو سیگر میں ہی کام کرتا تھا اور جس کا رابطہ افریقی ملک کامرون سے تھا۔ اس لئے خاموشی سے یہ پلاننگ ڈراپ کر دی گئی ہے۔ نئی پلاننگ میں سیگر کو شامل نہیں کیا گیا"۔ برٹ نے جواب دیا۔

" نئی پلاننگ کیا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

" اس کے لئے علیحدہ معاوضہ ہو گا اور علیحدہ کام ہو گا جناب"۔ برٹ نے کہا۔

" ٹھیک ہے علیحدہ معاوضہ دے دیا جائے گا"...... عمران نے جواب دیا۔

" تو پھر ایک گھنٹہ مزید آپ کو دینا ہو گا"...... برٹ نے کہا۔

" او کے۔ ایک گھنٹے بعد میں پھر کال کروں گا"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

" اس کا تو مطلب ہے کہ سرگشاکا کو یہ پلاننگ خاص طور پر نہیں پہنچائی گئی تھی"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن ہمیں اب فوری طور پر اس ڈک اور اینی کو ختم کرنا ہو گا ورنہ یہ لوگ ہماری اس غفلت سے فائدہ اٹھا لیں گے۔ کس نے کام کیا تھا ان پر۔ میرا مطلب ہے ہوٹل سان پرل میں"۔ عمران نے کہا۔

"صفدر اور تنویر نے"...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"جولیا بول رہی ہوں"...... دوسری طرف سے جولیا کی آواز سنائی دی۔

"ایکسٹو"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس سر"...... جولیا نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"سر سلطان پر حملہ کرنے والے ڈک اور اینی دوبارہ سر سلطان پر حملہ کرنے کے لئے پاکیشیا پہنچ چکے ہیں۔ یہ لازماً اسی ہوٹل میں ہی رہائش پذیر ہوئے ہوں گے کیونکہ انہیں یہ معلوم نہیں ہو گا کہ انہیں ٹریس کر لیا گیا تھا۔ انہیں اس انداز میں اغوا کیا جائے کہ ان کے اغوا کا علم پورے ہوٹل کو ہو جائے کیونکہ ایکریمیا کی ایک اور ایجنسی بلیک برن کے چار ایجنٹ ان کی نگرانی کر رہے ہیں۔ وہ انہیں ہلاک کرنے کی کوشش کریں گے۔ انہیں سامنے لے آنے کے لئے ان کا اغوا اوپن ہونا چاہئے۔ باقی ممبرز ان چاروں افراد کے حملے کو روکیں گے اور ان چاروں کو ختم کر دینا ہے۔ اس کے ساتھ ہی ڈک اور اینی کا بھی یقینی اور فوری خاتمہ ہونا چاہئے صفدر اور تنویر

کو ڈک اور اینی کے اغوا پر مامور کر دو اور باقی ممبرز کو بلیک برن کے ایجنٹوں کے لئے مامور کرو۔ لیکن خیال رہے کہ یہ سب انتہائی ٹرینڈ ایجنٹ ہیں"...... عمران نے ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

"یس سر"...... جولیا نے جواب دیا تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر کریڈل دبایا اور پھر ہاتھ اٹھانے پر جب ٹون آ گئی تو اس نے ایک بار پھر تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"جی صاحب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک آواز سنائی دی اور عمران سمجھ گیا کہ یہ سر سلطان کا پرانا ملازم الٰہی بخش ہے۔ جب سر سلطان پر قاتلانہ حملہ ہوا تھا تو اس وقت بابا الٰہی بخش سر سلطان کی بیگم کے ساتھ ان کے میکے گیا ہوا تھا اس لئے وہ ہلاک ہونے سے بچ گیا تھا۔

"بابا الٰہی بخش میں علی عمران بول رہا ہوں۔ کیا حال ہے آپ کا"۔ عمران نے کہا۔

"اوہ۔ چھوٹے صاحب آپ۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے آپ سنائیں آپ بخیریت ہیں ناں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو سلامت رکھے"...... بابا الٰہی بخش کی آواز سنائی دی۔

"میں آپ کی دعاؤں سے بخیریت ہوں۔ بڑے صاحب کیا کر رہے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"وہ اپنے کمرے میں آرام کر رہے ہیں"...... بابا الٰہی بخش نے جواب دیا۔

"ان سے بات کرائیں"....... عمران نے کہا۔

"جی چھوٹے صاحب"....... بابا الٰہی بخش نے کہا۔

"ہیلو۔ سلطان بول رہا ہوں"....... چند لمحوں بعد سر سلطان کی آواز سنائی دی۔

"جناب سلطان اعظم۔ آپ برائے مہربانی فوری طور پر دوبارہ اپنے محل رانا ہاؤس کو رونق بخشیں کیونکہ دشمن ایجنٹ ایک بار پھر آپ کی خدمت میں قاتلانہ حاضری دینے کے لئے پاکیشیا پہنچ چکے ہیں اور میں جوزف اور جوانا کو بھیج رہا ہوں۔ آپ نے فوری طور پر رانا ہاؤس پہنچنا ہے"....... عمران نے کہا۔

"کیا مطلب۔ تم نے تو کہا تھا کہ وہ پلاننگ ڈراپ کر چکے ہیں"۔ سر سلطان نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جی ہاں۔ لیکن وہ حملہ آور جو ناکام رہے ہیں وہ اب پرائیوٹ طور پر اپنا مشن مکمل کرنے آئے ہیں۔ میں نے چیف ایکسٹو کی خدمت میں ساری روئیداد پہنچا دی ہے انہوں نے اپنے آدمیوں کو ان حملہ آوروں اور ان کے ساتھیوں کی فوری گرفتاری کے احکامات دے دیئے ہیں لیکن آپ کی فوری حفاظت انتہائی ضروری ہے"....... عمران نے کہا۔

"یہاں میں پولیس گارد منگوالیتا ہوں"....... سر سلطان نے کہا۔

"نہیں جناب۔ ہم آپ کے معاملے میں اعشاریہ ایک فیصد رسک بھی نہیں لے سکتے۔ چلیئے آپ آنٹی کو ساتھ لے لیجئے تاکہ وہاں

آپ کا وقت اچھا گزر سکے"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"شیطان کہیں کے۔ کم از کم بزرگوں کو تو بخش دیا کرو"۔ سر سلطان نے مصنوعی غصے بھرے لہجے میں کہا۔

"اسی لئے تو آپ کو اور آنٹی کو رانا ہاؤس شفٹ کرا رہا ہوں کہ آپ دونوں بخشے رہیں"....... عمران نے جواب دیا اور سر سلطان بے اختیار ہنس پڑے۔

"اوکے۔ ٹھیک ہے جیسے تم کہو"....... سر سلطان نے کہا۔

"آپ اپنے ملازمین کو ڈیڈی کی کوٹھی بھجوا دیں اور اپنی کوٹھی میں موجود گارڈ کو چوکنا کر دیں۔ ویسے مجھے امید ہے کہ آپ کی واپسی جلد ہی ہو جائے گی"....... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے"....... سر سلطان نے کہا تو عمران نے خدا حافظ کہہ کر کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے دوبارہ نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"رانا ہاؤس"....... رابطہ قائم ہوتے ہی جوزف کی آواز سنائی دی۔

"عمران بول رہا ہوں جوزف۔ فوراً جوانا کو ساتھ لو اور سر سلطان کی کوٹھی پہنچ کر انہیں رانا ہاؤس لے آؤ۔ اگر ان کے ساتھ اور کوئی آئے تو اسے بھی لے آنا۔ ان کے یہاں آنے پر حفاظتی نظام آن کر دینا اور پوری طرح چوکنا رہنا"....... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ کیا پھر خطرہ پیدا ہو گیا ہے"....... جوزف نے کہا۔

"ہاں"....... عمران نے مختصر سا جواب دیا اور رسیور رکھ دیا۔

"میرا خیال ہے ایک گھنٹہ ہو ہی گیا ہے۔ میں برٹ سے بات کر لوں"...... کچھ دیر بعد عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک بار پھر رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"روز میری کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی وہی نسوانی آواز سنائی دی۔

"پاکیشیا سے علی عمران بول رہا ہوں۔ برٹ سے بات کراؤ"۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ ہولڈ آن کیجئے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ برٹ بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد برٹ کی آواز سنائی دی۔

"علی عمران فرام پاکیشیا"...... عمران نے کہا۔

"یس سر۔ ہولڈ آن کیجئے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو سر۔ آپ کا کام ہو گیا ہے"...... چند لمحوں بعد برٹ کی آواز دوبارہ سنائی دی۔

"تفصیل بتاؤ"...... عمران نے کہا۔

"نئی پلاننگ کے تحت عین انتخابات سے ایک روز قبل یہ فیصلہ کیا جائے گا کہ کتنے ممبرز کو تبدیل کر دیا جائے۔ انہیں تبدیل کرایا جائے گا"...... برٹ نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"کون فیصلہ کرے گا یہ"...... عمران نے پوچھا۔

"چیف سیکرٹری کی صدارت میں خفیہ اجلاس ہو گا۔ بس اتنا ہی

معلوم ہو سکا ہے"...... برٹ نے جواب دیا۔

"کون سی ایجنسی اس سلسلے میں کام کرے گی"...... عمران نے پوچھا۔

"چار ایجنسیاں منتخب کی گئی ہیں۔ پھر اس اجلاس میں فیصلہ ہو گا کہ ان چاروں میں سے کس ایجنسی کو کام دیا جائے یا یہ بھی ہو سکتا ہے کہ دو یا تین یا چاروں کو ہی کام دے دیا جائے۔ آخری اور حتمی فیصلہ اس اجلاس میں ہو گا"...... برٹ نے کہا۔

"کون کون سی ایجنسیاں منتخب ہوئی ہیں"...... عمران نے پوچھا۔

"فی الحال ایک کا پتہ چل سکا ہے اور وہ ہے ریڈ ایجنسی"۔ برٹ نے جواب دیا۔

"او کے۔ تمہارا معاوضہ پہنچ جائے گا۔ گڈ بائی"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"برٹ کو اس کا طے شدہ معاوضہ بھجوا دینا"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات نے سر ہلا دیا۔

"آپ نے سیکرٹ سروس کے ممبرز کو تو ڈک، اپنی اور بلیک برن کے ساتھیوں کی ہلاکت کا مشن دیا ہے لیکن سر سلطان سے گرفتاری کی بات کی ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"سر سلطان بھی اصولوں اور ضابطوں کے آدمی ہیں وہ اس طرح کی ہلاکتوں کے قائل نہیں ہیں جس طرح ہم کر دیتے ہیں اس لئے

مجھے ہر طرف کا خیال رکھنا پڑتا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

" آپ واقعی باریک سے باریک بات کا بھی خیال رکھتے ہیں"...... بلیک زیرو نے بھی مسکراتے ہوئے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا تو عمران مسکراتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

ٹیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی ڈک نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ ڈک بول رہا ہوں"...... ڈک نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

" آپ کا آدمی اپنی رہائش گاہ پر پہنچ چکا ہے جناب"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو ڈک چونک پڑا۔

" کب پہنچا ہے اور کہاں سے آیا ہے"...... ڈک نے کہا۔

" ابھی ایک گھنٹہ پہلے اچانک پہنچا ہے۔ سیاہ رنگ کی بڑی سی کار تھی جسے ایک دیو ہیکل حبشی چلا رہا تھا۔ وہ اسے رہائش گاہ چھوڑ کر واپس چلا گیا ہے۔ چونکہ اس کے بارے میں معلوم کرنے کی ہدایات نہ تھیں اس لئے اسے چیک نہیں کیا گیا"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" رہائش گاہ میں اب کتنے آدمی ہیں"...... ڈک نے پوچھا۔

" چار ملازم اور دس افراد پر مشتمل مسلح پولیس گارڈ"۔ دوسری

طرف سے کہا گیا۔

" رات گئے تک تم نے وہیں رہنا ہے۔ اگر اس دوران وہ آدمی کہیں اور شفٹ ہو تو اس کا تعاقب کرنا ہے اور اگر نہ ہو تو رات دس بجے مجھے اطلاع دینی ہے"...... ڈک نے کہا۔

" یس سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی ڈک نے رسیور رکھ دیا۔

" یہ اچانک کہاں سے آیا تھا۔ اب تک تو اس کا پتہ نہ چل رہا تھا"...... ساتھ بیٹھی ہوئی اینی نے کہا۔

" کہیں چھپا ہوا ہو گا۔ بہرحال آج رات ہم نے اپنا مشن مکمل کر دینا ہے"...... ڈک نے جواب دیا۔

" وہاں پولیس گارڈ موجود ہے"...... اینی نے کہا۔

" تو پھر کیا ہوا۔ بے ہوش کر دینے والی گیس کے مقابل گارڈ کیا کرے گی"...... ڈک نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

" تو پھر رات کا انتظار یہاں بیٹھ کر کیوں کرتے رہیں۔ کہیں چلتے ہیں"...... اینی نے کہا۔

" اس وقت کہاں جائیں۔ ہنگامے تو رات کو ہی برپا ہوتے ہیں۔ اس وقت تو کہیں بھی کچھ نہیں ہو گا"...... ڈک نے کہا۔

" ساحل سمندر پر چلتے ہیں۔ یہاں کا ساحل بے حد خوبصورت ہے۔ وہاں ایک پوائنٹ ہے پیراڈائز پوائنٹ۔ میں اسے دو بار دیکھ چکی ہوں انتہائی خوبصورت پوائنٹ ہے۔ وہاں چلتے ہیں"...... اینی

نے کہا۔

" او کے۔ ٹھیک ہے ٹیکسی لے لیں گے"...... ڈک نے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔ تھوڑی دیر بعد وہ دونوں ٹیکسی میں سوار ساحل سمندر کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔ سڑک پر ٹریفک رواں دواں تھی۔

" خاصا جدید ملک ہے۔ ورنہ پہلے جب میں آیا تھا تو میرا خیال تھا کہ یہاں بس گھنے جنگل ہوں گے اور لوگ درختوں پر رہتے ہوں گے"...... ڈک نے کہا تو اینی بے اختیار کھل کھلا کر ہنس پڑی۔

" اسی لئے تو کہتی ہوں کہ گھوما پھرا کرو۔ لیکن تم ایکریمیا سے باہر ہی نہیں نکلتے"...... اینی نے ہنستے ہوئے کہا۔

" ہاں۔ اب واقعی میں بھی سوچ رہا ہوں کہ تمہارے ساتھ پورے مشرق کی سیاحت کی جائے"...... ڈک نے جواب دیا۔

" آج رات کے بعد ہم فارغ ہوں گے۔ کیوں نہ باقی چھٹیاں سیاحت میں گزار دیں"...... اینی نے کہا۔

" چلو ایسا کر لیں گے"...... ڈک نے جواب دیا اور اینی کے چہرے پر مسرت کے تاثرات ابھر آئے کیونکہ سیاحت کی وہ جنون کی حد تک شوقین تھی۔ تھوڑی دیر بعد ٹیکسی نے انہیں ساحل سمندر پر پہنچا دیا۔ ڈک نے کرایہ ادا کیا اور پھر وہ دونوں آگے بڑھتے چلے گئے۔ ساحل خاصا خوبصورت تھا۔ گو اسے جدید بنانے کی کوشش کی گئی تھی لیکن بہرحال وہ ایکریمیا اور یورپ جیسا تو نہ تھا لیکن پھر بھی جو کچھ تھا غنیمت تھا۔

"کہاں ہے وہ پیراڈائز پوائنٹ"....... ڈک نے کہا۔

"آؤ۔ یہاں سے دو کلو میٹر دور ہے۔ پیدل چلنا ہو گا"....... اینی نے کہا تو ڈک نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ دونوں مسلسل آگے بڑھتے چلے گئے اور لوگ بھی پیدل آجا رہے تھے۔ جن میں مرد بھی تھے عورتیں اور بچے بھی۔ وہ دونوں بڑے اطمینان بھرے انداز میں ٹہلتے ہوئے آگے بڑھے چلے جا رہے تھے کہ اچانک انہیں عقب سے آواز سنائی دی۔

"ڈک۔ مسٹر ڈک"....... کوئی ڈک کا نام لے کر پکار رہا تھا اور ڈک اور اینی تیزی سے مڑے تو انہوں نے دو مقامی آدمیوں کو اپنی طرف بڑھتے ہوئے دیکھا۔ ان دونوں کے چہروں پر مسکراہٹ تھی۔

"یہ کون ہیں"....... ڈک نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"سوری مسٹر ڈک ہم نے آپ کو ڈسٹرب کیا۔ ہم آپ کے ہوٹل گئے تھے وہاں سے معلوم ہوا کہ آپ ٹیکسی میں بیٹھ کر کہیں گئے ہیں۔ ہوٹل کے دربان نے سنا تھا کہ آپ نے ٹیکسی ڈرائیور کو ساحل سمندر کا کہا ہے اس لئے ہم یہاں آ گئے۔ ہمارے پاس آپ کے لئے ایک خصوصی پیغام ہے"....... ان میں سے ایک آدمی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیسا پیغام۔ اور کون ہیں آپ"....... ڈک نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ہم اپنا تعارف تو بعد میں کرائیں گے فی الحال آپ پیغام وصول

کر لیں"....... اس آدمی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب میں ہاتھ ڈالا اور دوسرے لمحے جیسے ہی اس کا ہاتھ باہر آیا ڈک اور اینی دونوں اچھل پڑے کیونکہ اس آدمی کے ہاتھ میں وہ مخصوص پسٹل موجود تھا جس سے بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کی جاتی ہے۔ اسی لمحے دوسرے آدمی کے ہاتھ میں بھی ویسا ہی پسٹل نمودار ہو گیا۔ ڈک نے بجلی کی سی تیزی سے اپنا ہاتھ جیب کی طرف بڑھایا لیکن دوسرے لمحے اس کی ناک سے غبارہ ٹکرایا اور اس کے ساتھ ہی اس کا ذہن اس طرح بند ہو گیا جیسے کیمرے کا شٹر بند ہوتا ہے۔ پھر جب اسے ہوش آیا تو اس نے اپنے آپ کو ایک کمرے میں کرسی پر بیٹھا ہوا پایا۔ اس کا جسم راڈز میں جکڑا ہوا تھا۔ ساتھ والی کرسی میں اینی بھی اسی طرح راڈز میں جکڑی ہوئی موجود تھی البتہ اس کی گردن ڈھلکی ہوئی تھی۔ ڈک نے دیکھا کہ اس کی کلائی سے گھڑی اور پیروں میں موجود جوتے بھی غائب تھے۔

"اس کا مطلب ہے کہ ہم کسی سرکاری ایجنسی کی تحویل میں ہیں کیونکہ اس طرح کی تلاشی وہی لے سکتے ہیں"....... ڈک نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے اینی نے آنکھیں کھول دیں۔

"یہ ہم ہیں کہاں۔ ہم تو ساحل سمندر پر تھے"....... اینی نے کہا۔

"ہم اس وقت پاکیشیا کی کسی سرکاری ایجنسی کی تحویل میں ہیں۔ میری گھڑی اور جوتے بھی غائب ہیں"....... ڈک نے کہا۔

"لیکن کیوں۔ ہم نے کیا جرم کیا ہے۔ ہم تو یہاں چھٹیاں

گزارنے آئے ہیں"....... اینی نے کہا۔

" اب یہ تو وہی بتائیں گے کہ ہم نے کیا جرم کیا ہے"....... ڈک نے کہا۔

اب کیا کرنا ہے"....... اینی نے کہا۔

" کچھ نہیں۔ کوئی آئے گا تو اس سے بات ہو گی"....... ڈک نے جواب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ اینی کوئی بات کرتی اچانک کٹک کی آواز سنائی دی۔ یہ آواز اوپر چھت سے آئی تھی اور وہ دونوں چھت کی طرف دیکھنے لگے۔

" مسٹر ڈک اور مس اینی۔ میرا نام علی عمران ہے اور آپ دونوں اس وقت میری تحویل میں ہیں۔ آپ دونوں سیگر کے بڑے نامور ایجنٹ ہیں لیکن میرے خیال کے مطابق آپ دنیا کے سب سے احمق ہیں کہ جب آپ کی حکومت نے سر سلطان کو ہلاک کرنے کا مشن واپس لے لیا تو آپ دوبارہ نجی طور پر انہیں ہلاک کرنے یہاں آ گئے اور پھر مزید یہ حماقت کی کہ آپ اسی ہوٹل میں آ کر ٹھہرے جہاں پہلے ٹھہرے ہوئے تھے۔ میں چاہتا تو آپ کو ہوٹل کے کمرے سے ہی اغوا کر سکتا تھا لیکن مجھے معلوم تھا کہ آپ کے چیف نے بلیک برن کو آپ کی نگرانی کا مشن سونپا ہے اور بلیک برن نے چار آدمی یہاں بھیجے ہیں اس لئے مجبوراً آپ کو کھلی جگہ سے اغوا کرنا پڑا تا کہ یہ لوگ سامنے آ سکیں۔ آپ دونوں نے سپیشل ہسپتال میں گھس کر سیکرٹری وزارت خارجہ سر سلطان پر قاتلانہ حملہ کیا جو ناکام رہا لیکن دو

ڈاکٹر اور ایک نرس اس حملے میں ہلاک ہو گئے اس لئے اس وقت آپ تین افراد کے قاتل ہیں اور اب آپ کو ان ہلاکتوں کا پورا پورا حساب دینا ہو گا۔ میں نے پہلے آپ کی فوری ہلاکت کا حکم دے دیا تھا لیکن پھر میں نے اپنا ارادہ بدل دیا۔ میں آپ کو ایک چانس دینا چاہتا ہوں۔ ویسے بلیک برن کے چاروں آدمی ہلاک کر دیئے گئے ہیں۔ اگر آپ موت سے بچنا چاہتے ہیں تو اس کا ایک طریقہ ہے کہ آپ تحریری طور پر بیان دیں کہ حکومت ایکریمیا کی ایما پر آپ نے سر سلطان پر قاتلانہ حملہ کیا تھا۔ بولنے والے نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

" یہ جھوٹ ہے۔ الزام ہے۔ ہم نے کوئی قاتلانہ حملہ نہیں کیا"۔ ڈک نے جواب دیا تو کٹک کی آواز دوبارہ ابھری اور پھر خاموشی طاری ہو گئی اور ڈک نے ہونٹ بھینچ لئے۔ چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور ایک دیو ہیکل حبشی ہاتھ میں مشین گن اٹھائے اندر داخل ہوا۔ اس سے پہلے ایک نوجوان تھا جو خالی ہاتھ تھا۔

" تو تم بیان نہیں دینا چاہتے"....... اس خالی ہاتھ نوجوان نے کہا۔

" جب ہم نے کیا ہی کچھ نہیں تو پھر بیان کیا دیں"....... ڈک نے جواب دیا۔

" او کے۔ پھر بیان اب قبر میں جا کر دینا"....... اس نوجوان نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے واپس مڑ گیا۔

"ماسٹر کیا انہیں گولیوں سے مارنا ضروری ہے"...... اس قوی ہیکل نے نوجوان سے کہا۔

"ہاں یہ بہت مشہور اور سپیشل ایجنٹ ہیں اس لئے میں نہیں چاہتا کہ ان کی موت عام سی ہو"...... اس نوجوان نے مڑ کر کہا۔

"کیا تمہارا نام علی عمران ہے"...... ڈک نے کہا۔

"ہاں"...... عمران نے مڑ کر کہا۔ وہ رک گیا تھا۔

"تمہارا تعلق کسی سرکاری ایجنسی سے ہے"...... ڈک نے پوچھا۔

"میں فری لانسر ہوں۔ البتہ سیکرٹ سروس کے لئے کام کرتا ہوں۔ تمہارا چیف بروک مجھے اچھی طرح جانتا ہے۔ تم فکر نہ کرو میں تمہاری موت کی اطلاع دے دوں گا اور اسے یہ بھی بتا دوں گا کہ تمہیں خودکشی کرنے کی ضرورت نہیں رہی تھی"...... عمران نے کہا اور تیزی سے مڑ کر دروازے سے باہر چلا گیا۔

"اب مرنے کے لئے تیار ہو جاؤ"...... اس قوی ہیکل نے کہا اور مشین گن سیدھی کر لی۔

"رک جاؤ۔ تم جتنی دولت کہو میں تمہیں دے سکتا ہوں"۔ ڈک نے کہا تو وہ قوی ہیکل بے اختیار ہنس پڑا۔

"میں ایکریمی ہوں اور ماسٹر کے پاس آنے سے پہلے میں بھی یہی سمجھتا تھا کہ دولت ہی دنیا میں سب کچھ ہے لیکن یہاں آ کر مجھے احساس ہوا ہے کہ دولت تو حقیر چیز ہے۔ تم بھی ایکریمی ہو اس لئے

تمہارا بھی خیال یہی ہے کہ دولت سے سب کچھ خریدا جا سکتا ہے۔ مسٹر ڈک اور مس اینی ویری سوری"...... اس قوی ہیکل نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کی مشین گن نے شعلے اگلے اور ڈک کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کے جسم میں گرم سلاخیں اترتی چلی گئی ہوں۔ اس نے چیخنے کے لئے منہ کھولا مگر اس کا سانس حلق میں ہی اٹک گیا اور پھر اس کے ذہن پر موت کا سیاہ پردہ پھیلتا چلا گیا۔

عمران دانش منزل کے آپریشن روم میں داخل ہوا تو بلیک زیرو مسکراتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔

"بیٹھو"....... عمران نے سلام دعا کے بعد کہا اور خود اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس نے فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس"....... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"چیف بروک سے بات کراؤ۔ میں پاکیشیا سے علی عمران بول رہا ہوں۔ نمائندہ خصوصی چیف آف پاکیشیا سیکرٹ سروس"۔ عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"ہولڈ آن کریں"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو"....... چند لمحوں بعد سیگر کے چیف بروک کی آواز سنائی دی۔

"مسٹر بروک۔ میرا نام علی عمران ہے اور میں چیف آف پاکیشیا سیکرٹ سروس کا نمائندہ خصوصی ہوں۔ چیف آف پاکیشیا سیکرٹ سروس نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں آپ کو کال کر کے بتا دوں کہ آپ کے دو ایجنٹ ڈک اور ایبی نے پاکیشیا کے سیکرٹری وزارت خارجہ سر سلطان پر قاتلانہ حملہ کیا تھا جس میں دو ڈاکٹر اور ایک نرس ہلاک ہو گئی تھی۔ اس کے فوراً بعد یہ دونوں واپس چلے گئے تھے لیکن پھر یہ دونوں واپس آئے اور انہوں نے ایک بار پھر سر سلطان پر حملہ کرنے کی کوشش کی اور اس کوشش میں وہ دونوں ہلاک ہو چکے ہیں اور ان کی لاشیں برقی بھٹی میں ڈلوا دی گئی ہیں اور چیف آف پاکیشیا سیکرٹ سروس نے مجھے یہ بھی کہا ہے کہ آپ کو پیغام دے دوں کہ آئندہ اگر سیگر کے کسی ایجنٹ نے پاکیشیا کا رخ کیا تو پھر نہ صرف وہ ایجنٹ بلکہ آپ کی پوری تنظیم کا خاتمہ کر دیا جائے گا"....... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک جھٹکے سے رسیور رکھ دیا۔

"سر سلطان کو تو واپس بھجوا دیں"....... بلیک زیرو نے چند لمحوں کی خاموشی کے بعد کہا۔

"ارے ہاں"....... عمران نے چونک کر کہا اور ایک بار پھر رسیور اٹھا کر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"رانا ہاؤس"....... رابطہ قائم ہوتے ہی جوزف کی آواز سنائی دی۔

"عمران بول رہا ہوں سر سلطان کو میری طرف سے کہہ دو کہ اب

خطرہ ختم ہو چکا ہے اور تم انہیں جا کر ان کی رہائش گاہ پر چھوڑ آؤ"...... عمران نے کہا۔

"یس باس"...... جوزف نے جواب دیا اور عمران نے رسیور رکھ دیا۔

"اب آپ کا کیا پروگرام ہے"...... بلیک زیرو نے پوچھا۔

"فی الحال تو کوئی پروگرام نہیں ہے۔ جب الیکشن ہوں گے تب دیکھا جائے گا"...... عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"کچھ دنوں تک سر سلطان کی رہائش گاہ اور اگر وہ آفس جائیں تو ان کے آفس کی نگرانی کراتے رہنا۔ ہو سکتا ہے کہ وہ بروک انتقامی کارروائی پر اتر آئے"...... عمران نے بلیک زیرو سے کہا اور بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا اور عمران تیز تیز قدم اٹھاتا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

سیاہ رنگ کی کار ایکریمین دارالحکومت کی ایک مصروف سڑک پر دوڑتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔ عقبی سیٹ پر سیگر کا چیف بروک بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے چہرے پر گہری سنجیدگی طاری تھی۔ اس نے گود میں سرخ رنگ کا بریف کیس رکھا ہوا تھا۔ تھوڑی دیر بعد کار ایک چار منزلہ عمارت کے مین گیٹ میں داخل ہوئی اور عمارت کے مین دروازے کے سامنے جا کر رک گئی۔ باوردی ڈرائیور نے نیچے اتر کر عقبی سیٹ کا دروازہ کھولا تو بروک کار سے باہر آ گیا۔ اس کے ہاتھ میں بریف کیس موجود تھا۔ وہ تیز تیز قدم اٹھاتا مین گیٹ میں داخل ہوا اور پھر ایک خصوصی لفٹ کے ذریعے چوتھی منزل پر پہنچا جہاں راہداری میں مسلح باوردی محافظ موجود تھے۔ بروک تیز تیز قدم اٹھاتا آگے بڑھتا چلا گیا پھر راہداری کے آخر میں ایک بند دروازے کے سامنے جا کر وہ رک گیا۔ اس نے جیب میں سے ایک چھوٹا سا سرخ

رنگ کا کارڈ نکالا۔ دروازے میں بنے ہوئے ایک باریک سے سوراخ میں اسے ڈال کر اندر دبا دیا۔ کارڈ اس سوراخ میں غائب ہو گیا۔ چند لمحوں بعد دروازے کے اوپر جلنے والا سرخ رنگ کا بلب سبز ہو گیا اور اس کے ساتھ ہی دروازہ خود بخود کھل گیا اور بروک اندر داخل ہو گیا۔ یہ ایک بڑا ہال کمرہ تھا جس کے درمیان ایک بیضوی شکل کی میز اور اس کے گرد چھ کرسیاں موجود تھیں جن میں سے چار پر تھیں۔ بروک کے اندر داخل ہوتے ہی اس کے عقب میں دروازہ خود بخود بند ہو گیا۔ بروک خاموشی سے جا کر ایک خالی کرسی پر بیٹھ گیا اور اس نے ہاتھ میں پکڑا ہوا بریف کیس سائیڈ پر رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد کمرے کا اندرونی دروازہ کھلا اور ایکریمیا کے چیف سیکرٹری سر سائمن اندر داخل ہوئے اور بروک سمیت کرسیوں پر موجود باقی افراد بھی اٹھ کھڑے ہوئے۔

"تشریف رکھیں"...... سر سائمن نے دھیمے لیکن بھاری لہجے میں کہا اور ایک طرف موجود خالی کرسی پر بیٹھ گئے۔ ان کے بیٹھتے ہی بروک سمیت سب افراد بیٹھ گئے۔

"اس ہنگامی اور خصوصی میٹنگ کال کرنے کی اصل وجہ یہ تھی کہ ٹریٹی کے صدر کے سلسلے میں کوئی ٹھوس لائحہ عمل اختیار کیا جائے لیکن اب صورت حال بدل گئی ہے"...... چیف سیکرٹری نے کہا تو بروک سمیت سب بے اختیار چونک پڑے۔

"کیا ہوا ہے سر"...... ان کے ساتھ بیٹھے ہوئے ایک سرکاری

ایجنسی کے چیف نے چونک کر پوچھا۔

"آپ سب کو معلوم ہے کہ ٹریٹی کی صدارت کے لئے ایکریمیا اور آران کے درمیان مقابلہ ہو رہا تھا۔ ہم نے پہلے سیگر کے چیف مسٹر بروک کی تجویز پر عمل کرنے کا فیصلہ کیا تھا کہ آران کے نمائندے کو اغوا کر کے اس کی جگہ اپنا آدمی ڈال دیا جائے لیکن سیگر سے ہی یہ پلاننگ لیک آؤٹ ہو گئی اور آران حکومت کو اس کا علم ہو گیا جس پر آران حکومت نے اقوام متحدہ کے جنرل سیکرٹری کو تحریری شکایت کر دی اور حکومت ایکریمیا کے خلاف زبردست احتجاج کیا بلکہ تمام مسلم ممالک نے اس سلسلے میں زبردست احتجاج کیا۔ اس طرح ایکریمیا کو بین الاقوامی سطح پر انتہائی سبکی اٹھانی پڑی جس پر وہ پلاننگ ختم کر کے نئی پلاننگ منظور کی گئی کہ جو ممالک مشکوک ہوں گے ان کے نمائندوں کو اغوا کیا جائے گا لیکن صورت حال ایسی ہو گئی کہ حکومت ایکریمیا کو یہ تجویز بھی رد کرنا پڑی اور اس سلسلے میں یہ میٹنگ کال کی گئی ہے تاکہ کوئی نئی اور فول پروف پلاننگ کی جائے لیکن ابھی تھوڑی دیر پہلے ایک اہم اطلاع ملی ہے کہ اقوام متحدہ کے جنرل سیکرٹری کی صدارت میں ٹریٹی کے تمام ممبروں کی خصوصی میٹنگ ہوئی ہے جس میں ایکریمیا بھی شامل تھا اور آران بھی۔ وہاں اس کشمکش پر غور ہوا ہے اور اس کے بعد کثرت رائے سے وہاں ایک فیصلہ کیا گیا ہے جسے حکومت ایکریمیا نے بھی منظور کر لیا ہے کہ ایکریمیا اور آران دونوں کی بجائے کسی تیسرے ملک کو

بلامقابلہ ٹریٹی کا صدر بنا دیا جائے اور پھر جنوب مغربی افریقی ملک
کامرون کے نمائندے کو منتخب کر لیا گیا اس لئے اب یہ سارا سلسلہ
ختم ہو گیا ہے"...... چیف سیکرٹری نے کہا۔

"لیکن کامرون تو مسلم ملک ہے"...... بروک نے انتہائی حیرت
بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ لیکن وہ درپردہ ایکریمیا کے ساتھ ہے اور ایکریمیا کو اس پر
مکمل اعتماد ہے کیونکہ اس کی مکمل معیشت ایکریمین ماہرین کے
کنٹرول میں ہے اس لئے کامرون تو صرف نام کا صدر ہو گا عملی طور پر
صدارت ایکریمیا کے پاس ہی رہے گی"...... چیف سیکرٹری نے
جواب دیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ معاملات مکمل طور پر طے ہو گئے ہیں۔
اب اس سلسلے میں مزید پیش رفت کرنے کی ضرورت نہیں"۔ ایک
اور ممبر نے کہا۔

"ہاں۔ میٹنگ برخاست کی جاتی ہے۔ مسٹر بروک آپ میرے
آفس میں آئیں گے"...... چیف سیکرٹری نے کہا اور اٹھ کھڑے
ہوئے۔ ان کے کھڑے ہوتے ہی بروک سمیت سب اٹھ کھڑے
ہوئے اور پھر چیف سیکرٹری اندرونی دروازے کی طرف بڑھ گئے
جبکہ بروک اور دوسرے لوگ اس دروازے کی طرف بڑھ گئے جہاں
سے وہ اندر داخل ہوئے تھے۔ بروک سب سے آخر میں باہر آیا اور پھر
ایک راہداری میں گھوم کر ایک کمرے میں داخل ہوا۔ کمرے کا

دروازہ بند کر کے اس نے دروازے کے ساتھ ہی موجود سوئچ پینل پر
ایک بٹن پریس کیا تو کمرہ کسی لفٹ کی طرح نیچے اترتا چلا گیا۔ چند
لمحوں بعد جب کمرے کی حرکت رکی تو سامنے ایک دروازہ تھا۔ بروک
دروازہ کھول کر باہر راہداری میں آ گیا اور پھر راہداری کے ایک
دروازے پر پہنچ کر رک گیا۔ اس نے دروازے پر آہستہ سے دستک
دی۔

"یس کم ان"۔ اندر سے چیف سیکرٹری کی آواز سنائی دی اور
بروک دروازہ کھول کر اندر داخل ہو گیا۔ یہ کمرہ دفتر کے انداز میں
سجایا گیا تھا۔ ایک بڑی سی میز کے پیچھے چیف سیکرٹری بیٹھے ہوئے
تھے۔

"بیٹھو بروک"...... چیف سیکرٹری نے نرم لہجے میں کہا اور
بروک سر ہلاتا ہوا میز کی دوسری طرف موجود کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس
نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے سرخ رنگ کے بریف کیس کو کرسی کے
ساتھ لگا کر نیچے رکھ دیا۔

"ہمیں اطلاع ملی ہے کہ تمہارے دو اہم ایجنٹ ڈک اور اینی کو
پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف نے موت کی سزا دے دی ہے"۔
چیف سیکرٹری نے آگے کی طرف جھکتے ہوئے کہا۔

"یس سر"...... بروک نے ہونٹ بھینچتے ہوئے جواب دیا۔

"تمہیں معلوم ہے کہ ہمیں یہ اطلاع کن ذرائع سے ملی ہے"۔
چیف سیکرٹری نے کہا۔

"نو سر"....... بروک نے جواب دیا۔

"ہمارے ہر ایجنسی میں خاص آدمی موجود ہیں تاکہ حکومت ایجنسیوں کی کارکردگی سے بخوبی واقف رہے۔ تمہاری ایجنسی میں بھی ہمارے آدمی موجود ہیں۔ انہوں نے اطلاع دی ہے کہ عمران نے تمہیں باقاعدہ کال کر کے اطلاع دی ہے"....... چیف سیکرٹری نے کہا۔

"یس سر"....... بروک نے مختصر سا جواب دیتے ہوئے کہا۔

"حکومت کو ایسی اطلاع پر بے حد افسوس ہوا ہے۔ بے حد صدمہ پہنچا ہے۔ گو ہمیں بتایا گیا ہے کہ ڈک اور اینی اپنے طور پر وہاں گئے تھے تاکہ سیکرٹری وزارت خارجہ سر سلطان کو ہلاک کر سکیں جبکہ حکومت ایکریمیا نے وہ منصوبہ ہی ختم کر دیا تھا اس لحاظ سے تو ان کے ساتھ جو بھی ہوتا حکومت کو اس کی پرواہ نہ تھی لیکن بہرحال وہ ایکریمیا کے ایجنٹ تھے اور ان کی اس انداز میں ہلاکت ایکریمیا کے منہ پر تھپڑ مارنے کے مترادف ہے اس لئے حکومت ایکریمیا نے اس کا انتقام لینے اور پاکیشیا کو اس کی سزا دینے کا فیصلہ کیا ہے"....... چیف سیکرٹری نے کہا تو بروک کا چہرہ چمک اٹھا۔

"یس سر"....... بروک نے اس بار مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں نے پاکیشیا سے معلومات حاصل کی ہیں۔ مجھے جو اطلاعات ملی ہیں ان کے مطابق یہ ساری کارروائی علی عمران کی ہے۔ علی عمران سے ہم نے پہلے بھی بہت سے حسابات بے باق کرنے ہیں

اس لئے میں نے فیصلہ کیا ہے کہ عمران کی ہلاکت کا خصوصی مشن بنایا جائے اور اس شخص سے اس دنیا کو ہمیشہ کے لئے پاک کر دیا جائے"....... چیف سیکرٹری نے کہا۔

"یس سر۔ واقعی یہ انتہائی خطرناک ہو چکا ہے"....... بروک نے جواب دیا۔

"لیکن حکومت نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ صرف ایک آدمی کو قتل کرنے کا مشن بھیجنا ایکریمیا کی پریسٹیج کے خلاف ہے اس لئے اس کے ساتھ ساتھ کوئی ایسا مشن بھی رکھا جائے جس کے مکمل ہونے سے ایکریمیا کو فائدہ ہو۔ چنانچہ بہت غور و فکر کے بعد یہ طے ہوا کہ پاکیشیا میں سائنس دان اپنے طور پر ایٹمی ری ایکٹر تیار کر رہے ہیں۔ یہ ایٹمی ری ایکٹر اس قدر جدید ہے کہ یہ تیار ہو گیا تو پاکیشیا ایکریمیا اور اس کے دوستوں کے ہاتھوں معاشی طور پر جس انداز میں پھنسا ہوا ہے وہ اس سے نکل جائے گا۔ اس ایٹمی ری ایکٹر کی تیاری میں اصل ہاتھ ایک پاکیشیائی سائنس دان سر عبداللہ کا ہے اس لئے حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ اس ایٹمی ری ایکٹر کی تباہی کے ساتھ اس سائنس دان کا بھی خاتمہ کر دیا جائے"....... چیف سیکرٹری نے کہا۔

"یس سر"....... بروک نے جواب دیا۔

"اس سلسلے میں جو لائحہ عمل طے کیا گیا ہے وہ اس طرح ہے کہ آئندہ ہفتے یورپ کے ایک ملک مارکینیہ میں اس موضوع پر ایک

بین الاقوامی سائنس کانفرنس سر عبداللہ کی زیر صدارت منعقد ہو رہی ہے۔ حکومت پاکیشیا کو خفیہ طور پر اطلاع بھجوا دی جائے کہ وہاں سر عبداللہ پر قاتلانہ حملہ ہو سکتا ہے اس لئے وہ ان کی حفاظت کا معقول بندوبست کر دے۔ ظاہر ہے حکومت اس سلسلے میں لامحالہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کی خدمات حاصل کرے گی اور یہی عمران اس ٹیم کا لیڈر ہو گا۔ پھر پاکیشیا سے جیسے ہی ان کا خصوصی طیارہ ہوا میں پرواز کرے ان پر حملوں کا آغاز کر دیا جائے اور مشن کو جس طرح بھی ممکن ہو مکمل کیا جائے"...... چیف سیکرٹری نے کہا۔

"یس سر"...... بروک نے کہا۔

"کیا تمہاری ایجنسی اس سلسلے میں کام کر سکے گی"...... چیف سیکرٹری نے کہا۔

"یس سر۔ کیوں نہیں سر"...... بروک نے جواب دیا۔

"اعلیٰ حکام کا کہنا ہے کہ اس سلسلے میں ریڈ ایجنسی کو حرکت میں لایا جائے لیکن میں چاہتا ہوں کہ تم ان کے خلاف کام کر کے ان سے ڈک اور اپنی کا انتقام لو"...... چیف سیکرٹری نے کہا۔

"سیگر آپ کے اعتماد پر پورا اترے گی"...... بروک نے کہا۔

"تو پھر سنو۔ پاکیشیا سے مارکینیہ تک تم ٹرائی کرو اگر تم انہیں راستے میں ہلاک کرنے میں کامیاب ہو گئے تو ٹھیک اور اگر یہ زندہ سلامت مارکینیہ پہنچ گئے تو پھر وہاں ریڈ ایجنسی ان کے خلاف کام کرے گی۔ پلاننگ کرنے کے لئے تم آزاد ہو گے"...... چیف

سیکرٹری نے کہا۔

"ٹھیک ہے سر۔ ہم انہیں راستے میں ہی گرا لیں گے"۔ بروک نے بڑے اعتماد بھرے لہجے میں کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی میز پر رکھے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی اور چیف سیکرٹری نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... چیف سیکرٹری نے کہا۔

"کامرون سے رابرٹ بات کرنا چاہتا ہے"...... دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"بات کراؤ"...... چیف سیکرٹری نے چونک کر کہا۔

"ہیلو سر۔ میں رابرٹ بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"ہاں۔ کیا رپورٹ ہے۔ کیوں براہ راست کال کی ہے"۔ چیف سیکرٹری نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

"سر ٹریٹی کی پہلی میٹنگ میں پرولٹا اور بانا کے درمیان ہونے والے معاہدے کی منظوری دے دی گئی ہے۔ اب پرولٹا اور بانا ایک ہی ملک بن جائیں گے"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو چیف سیکرٹری کا چہرہ غصے کی شدت سے جل سا اٹھا۔

"کیا کہہ رہے ہو۔ یہ کیسے ممکن ہے جبکہ حکومت ایکریمیا اس معاہدے کے خلاف تھی اور ہم نے کامرون پر واضح کر دیا تھا کہ ہم اس معاہدے کی منظوری کے حق میں نہیں ہیں کیونکہ اس سے

ایکریمیا کو شدید نقصان پہنچے گا۔ اس کے حریف گروپ زیادہ طاقتور ہوتے ہیں"...... چیف سیکرٹری نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

" سر وہاں ممبرز برابر ہو گئے تھے۔ ایسی صورت میں صدر کا ووٹ ٹائی ہوتا ہے اور کامرون کے صدر نے اپنا ووٹ ایکریمیا کے خلاف کاسٹ کر دیا ہے اس طرح معاہدہ کی منظوری دے دے گئی"۔ رابرٹ نے جواب دیا۔

" ویری سیڈ۔ رئیلی ویری سیڈ۔ اس کا تو مطلب ہوا کہ ہمارے خلاف خوفناک سازش ہوئی ہے حالانکہ کامرون کے صدر نے حلف دیا تھا کہ کامرون ایکریمیا کے خلاف نہیں جائے گا۔ یہ تو معاملہ ہی الٹا ہو گیا۔ اب تو وہ پانچ سال تک صدر رہے گا اور پانچ سالوں میں تو ایکریمیا کے مفادات تباہ ہو کر رہ جائیں گے"...... چیف سیکرٹری نے کہا۔

"یس سر۔ معلوم تو ایسا ہی ہوتا ہے"۔ رابرٹ نے جواب دیا۔

" ٹھیک ہے۔ میں دیکھتا ہوں کہ اس سلسلے میں کیا کیا جا سکتا ہے"...... چیف سیکرٹری نے کہا اور رسیور کریڈل پر پٹخ دیا۔

" کیا ہوا سر"...... بروک نے کہا کیونکہ دوسری طرف سے آنے والی آواز اس تک نہ پہنچ رہی تھی۔

" تمام معاملہ الٹ گیا۔ ویری سیڈ۔ یہ تو ہمیں انتہائی خوفناک شکست ہوئی ہے"...... چیف سیکرٹری نے اسی طرح غصیلے لہجے میں کہا اور ساتھ ہی اس نے مختصر طور پر رابرٹ کی رپورٹ بتا دی۔

" اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ مسلم ممالک اپنی سازش میں کامیاب ہو گئے ہیں"...... بروک نے پریشان سے لہجے میں کہا۔

" ہاں"...... چیف سیکرٹری نے کہا اور فون کا رسیور اٹھا کر اس نے ایک نمبر پریس کر دیا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

" کامرون کے پرائم منسٹر سے بات کراؤ۔ ابھی اور اسی وقت"۔ چیف سیکرٹری نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

" میرے لئے کیا حکم ہے"...... بروک نے کہا۔

" بیٹھو ابھی"...... چیف سیکرٹری نے کہا اور بروک نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو چیف سیکرٹری نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... چیف سیکرٹری نے کہا۔

" کامرون کے پرائم منسٹر جناب کوماڈا لائن پر موجود ہیں سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" ہیلو۔ میں سائمن بول رہا ہوں"...... چیف سیکرٹری نے سرد لہجے میں کہا اور بروک بے اختیار مسکرا دیا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ پسماندہ ملکوں کے صدر اور وزیر اعظموں کے ساتھ ایکریمین افسر کیا سلوک کرتے ہیں۔

" کوماڈا بول رہا ہوں۔ خیریت"...... دوسری طرف سے ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

" مسٹر کوماڈا۔ آپ نے اور آپ کے صدر نے حلف دیا تھا کہ ٹریٹی میں کامرون کا نمائندہ ایکریمیا کے مفادات کا خیال رکھے گا لیکن پہلے معاہدہ میں ہی اس نے ایکریمیا کے مخالف گروپ کو ووٹ دیا ہے۔ اس کا کیا مطلب ہے۔ کیا کامرون کی معیشت کو جام کر دیا جائے"۔ چیف سیکرٹری نے انتہائی غصیلے اور تحکمانہ لہجے میں کہا۔

" سر ہم نے بھی اس سلسلے میں اعلیٰ سطح پر میٹنگ کی ہے۔ یہ کام حکومت کامرون کی ایما پر نہیں ہوا بلکہ اس میں کامرون کے چیف سیکرٹری سر گشاکا کا ہاتھ ہے۔ پاکیشیا کے سیکرٹری وزارت خارجہ سر سلطان نے انہیں مجبور کر دیا تھا۔ بہر حال آئندہ آپ کو شکایت نہ ہو گی"...... کوماڈا نے جواب دیا۔

" کیا سر گشاکا آپ سے اور صدر سے بھی زیادہ طاقتور ہے۔ آپ نے اس کے خلاف کیا ایکشن لیا ہے"...... چیف سیکرٹری نے کہا۔

" سر ہم نے اس پوائنٹ پر غور کیا ہے اور ہمیں جو معلومات ملی ہیں ان کے مطابق یہ سارا کھیل حکومت پاکیشیا کھیل رہی ہے۔ کامرون کی حزب اختلاف کے لیڈر جناب تمالا کی پشت پر حکومت پاکیشیا ہے اور انہوں نے دھمکی دی ہے کہ اگر حکومت نے سر گشاکا کے خلاف کوئی ایکشن لیا تو ملک میں انقلاب آ جائے گا اور حکومت جناب تمالا کے سپرد کر دی جائے گی اور آپ جانتے ہیں کہ جناب تمالا کی تمام ہمدردیاں کھل کر مسلم ممالک کے ساتھ ہیں"...... کوماڈا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اوہ۔ پھر تو آئندہ بھی وہی کچھ ہو گا جو اب ہوا ہے"...... چیف سیکرٹری نے کہا۔

" ہم کوشش کر رہے ہیں کہ جناب تمالا سے اس بارے میں مفید بات چیت ہو جائے اور انہیں اس بات پر قائل کر لیا جائے اور مجھے یقین ہے کہ وہ ہماری بات تسلیم کر لیں گے"...... کوماڈا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" تمالا کا نائب سیگانا تو ایکریمیا کا آدمی ہے۔ کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ تمالا کو راستے سے ہٹا دیا جائے"...... چیف سیکرٹری نے کہا۔

" ہم ایسا نہیں کر سکتے"...... کوماڈا نے جواب دیا۔

" اوہ۔ ٹھیک ہے آپ اپنی کوششیں جاری رکھیں۔ گڈ بائی"۔ چیف سیکرٹری نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

" اس کا مطلب ہے کہ اس تمالا کو راستے سے ہٹانا ہی پڑے گا۔ اوکے۔ تم جاؤ بروک۔ مجھے اس سلسلے میں اعلیٰ حکام سے بات کرنا ہو گی اس کے بعد کوئی لائحہ عمل طے کیا جا سکے گا"...... چیف سیکرٹری نے کہا۔

" جناب اگر آپ اس سلسلے میں سیگر کو آزمائیں تو یہ کام ہمارے لئے انتہائی آسان ہے"...... بروک نے اٹھتے ہوئے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ ہم دیکھیں گے"...... چیف سیکرٹری نے جواب دیا تو بروک سلام کر کے مڑا اور بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ بریف کیس اس کے ہاتھ میں تھا۔

ٹیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی صوفے پر بیٹھے ہوئے عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

" حقیر پر تقصیر۔ بندہ ناداں علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بدہان خود بلکہ بزبان خود بول رہا ہے"...... عمران نے رسیور اٹھاتے ہی اپنا مکمل تعارف کراتے ہوئے کہا۔

" میرے آفس آجاؤ۔ ابھی اور اسی وقت"...... دوسری طرف سے سر سلطان کی انتہائی سنجیدہ آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

" سلیمان۔ جناب آغا سلیمان پاشا صاحب"...... عمران نے رسیور رکھ کر اونچی آواز میں کہا۔

" فی الحال مزید چائے نہیں مل سکتی کیونکہ چائے کی پتی ختم ہو گئی ہے اور ابھی اس نے درآمد ہونا ہے پھر شپمنٹ ہو گی اس کے بعد

مین ڈیلر کے پاس پہنچے گی وہاں سے سب ڈیلروں کے پاس اور پھر سب ڈیلر سے دکان پر اور دکان سے میں اسے خرید کر لاؤں گا پھر چائے مل سکے گی"...... سلیمان نے کچن میں سے ہی تقریر کرتے ہوئے جواب دیا۔

" ارے تم بیٹھے روتے رہو چائے کو۔ مجھے سر سلطان نے خصوصی طور پر بلایا ہے تاکہ میرے اعزاز میں وہ ٹی پارٹی دے سکیں اس لئے تو میں نے تمہیں بلایا تھا کہ تمہیں کہہ سکوں کہ تم بیٹھے گرم پانی پیتے رہو۔ میں تو چائے پینے جا رہا ہوں"...... عمران نے اونچی آواز میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

" سر سلطان جب سے ہسپتال کا دورہ کر کے آئے ہیں انہوں نے چائے پینا اور پلوانا چھوڑ دیا ہے۔ آپ بے شک وہاں کا چکر لگا آئیں"...... سلیمان بھلا کب پیچھے رہنے والا تھا۔

" ارے۔ اوہ۔ یہ تو واقعی مسئلہ بن گیا۔ اچھا دیکھو کیا ہوتا ہے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور کرسی سے اٹھ کر وہ ڈریسنگ روم کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد جب وہ ڈریسنگ روم سے باہر آیا تو کمرے میں سلیمان موجود تھا۔

" کیا ہوا۔ خیریت جو تم اپنی سلطنت چھوڑ کر علاقہ غیر میں آنے پر مجبور ہوئے ہو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" آپ سے ایک ضروری بات کرنی تھی"...... سلیمان نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"بغیر چائے کے میرے لئے ضروری اور غیر ضروری سب برابر ہو جاتے ہیں"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اسی سلسلے میں بات کرنی تھی"...... سلیمان نے اسی طرح سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اچھا کون سی بات۔ ذرا جلدی کرو ورنہ سر سلطان ناراض ہو جائیں گے اور وہاں بھی چائے یا کافی کا سکوپ ختم ہو جائے گا"۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"صاحب۔ مجھے طویل رخصت چاہئے"...... سلیمان نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"لیکن آج کل تو ریوالور کی گولیاں بہت مہنگی ہو گئی ہیں"۔ عمران نے جواب دیا۔

"اتنی طویل رخصت بھی نہیں چاہئے صرف ایک سال کے لئے"۔ سلیمان نے جواب دیا تو عمران کے چہرے پر یکلخت سنجیدگی طاری ہو گئی۔

"مطلب ہے کہ تم ریٹائر ہونا چاہتے ہو۔ لیکن تمہیں معلوم ہے کہ جو وقت سے پہلے ریٹائر ہوتا ہے اسے کچھ نہیں ملا کرتا"۔ عمران نے کہا۔

"میں ریٹائر نہیں ہو رہا۔ رخصت طلب کر رہا ہوں"۔ سلیمان نے کہا۔

"رخصت گزارنے کہاں جاؤ گے"...... عمران نے پوچھا۔

"فی الحال تو جزیرہ ہوائی جانے کا پروگرام ہے"...... سلیمان نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا تو عمران کی آنکھیں حیرت سے کانوں تک پھیلتی چلی گئیں۔

"اوہ۔ بڑی اونچی پرواز ہے۔ گڈ۔ آخر تم میرے ساتھی ہو کسی سیٹھ کے تو نہیں ہو کہ رخصت گزارنے کسی ویران علاقے میں جا کر ڈیرہ جما لو۔ ٹھیک ہے میں سر سلطان سے مل کر واپس آتا ہوں پھر بیٹھ کر پروگرام بنائیں گے"...... عمران نے کہا اور تیزی سے آگے بڑھ گیا۔

"پروگرام کا کیا مطلب صاحب۔ میں نے جانا ہے آپ نے نہیں"...... سلیمان نے اس کے پیچھے چلتے ہوئے کہا۔

"اکیلے جزیرہ ہوائی جانے سے تو بہتر ہے کہ تم یہیں بیٹھ کر دو چار ہوائی قلعے بناؤ اور پھران کی سیر کرتے رہو"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اکیلا نہیں جا رہا۔ بس اب کیا بتاؤں"...... سلیمان نے جھجکتے ہوئے کہا تو عمران جو اس دوران دروازے کے قریب پہنچ چکا تھا تیزی سے مڑا تو سلیمان نے شرماتے ہوئے منہ نیچے کر لیا۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ کھل کر بتاؤ کیا چکر ہے۔ کسی ہمسائے کی باورچن سے تو جزیرہ ہوائی کی سیر کا وعدہ نہیں کر لیا"...... عمران نے کہا تو سلیمان نے بے اختیار برا سا منہ بنا لیا۔

"آپ ہر ایک کو اپنے جیسا کیوں سمجھ لیتے ہیں۔ بڑی بیگم صاحبہ

کو معلوم ہے اور بس"....... سلیمان نے کہا اور تیزی سے مڑ گیا اور عمران مسکراتا ہوا باہر آیا اور پھر چند لمحوں بعد اس کی کار تیزی سے سرسلطان کے آفس کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔

" السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاۃ"....... تھوڑی دیر بعد عمران نے سرسلطان کے آفس میں داخل ہوتے ہوئے انتہائی خشوع و خضوع سے کہا۔

" وعلیکم السلام۔ آؤ بیٹھو"....... سرسلطان نے مسکراتے ہوئے کہا اور عمران نے دیکھا کہ وہاں دو افریقی بیٹھے ہوئے تھے جن کے جسموں پر سوٹ تھے اور وہ اپنے چہروں سے خاصے معزز آدمی دکھائی دے رہے تھے۔

" یہ عمران ہے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف کا نمائندہ خصوصی اور اس کے بارے میں آپ کو میں پہلے بتا چکا ہوں کہ یہ فضول باتیں کرنے کا عادی ہے اس لئے آپ نے اس کی باتوں کا برا نہیں منانا اور عمران یہ کامرون کے ایڈیشنل چیف سیکرٹری جناب بانڈے ہیں اور یہ ان کے اسسٹنٹ جمبالا ہیں"....... سرسلطان نے باہمی تعارف کراتے ہوئے کہا اور پھر عمران اور ان دونوں مہمانوں کے درمیان رسمی فقروں کا تبادلہ ہوا۔

" پہلے تو آپ مٹھائی منگوائیں کہ آپ آج زندہ سلامت دوبارہ اپنے آفس میں بیٹھے نظر آ رہے ہیں"....... عمران نے مسکراتے ہوئے سرسلطان سے کہا۔

" مٹھائی بھی کھا لینا پہلے بات سن لو کہ ٹریٹی کے سلسلے میں جو تنازعہ ایکریمیا اور آران کے درمیان شروع ہو گیا تھا اور جس کی وجہ سے مجھ پر قاتلانہ حملے ہوئے وہ طے پا چکا ہے اور دونوں امیدواروں کی بجائے کامرون کا نمائندہ آئندہ پانچ سال کے لئے صدر منتخب کر لیا گیا ہے"....... سرسلطان نے کہا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔

" اوہ۔ یہ کیسے ہو گیا۔ کیا ایکریمیا نے اسے تسلیم کر لیا ہے"۔ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" ہاں۔ کیونکہ درپردہ کامرون کے صدر اور پرائم منسٹر نے حکومت ایکریمیا کو یہ حلف دے دیا تھا کہ کامرون کا نمائندہ ایکریمیا کی ہدایات کے مطابق ہی کام کرے گا"....... سرسلطان نے کہا تو عمران نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

" تمہیں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ اس بات کا سب کو علم ہے اور سب کی رضامندی سے ہی ایسا ہوا ہے"۔ سرسلطان نے کہا تو عمران چونک پڑا۔

" کیا مطلب میں سمجھا نہیں۔ اس سے کیا فائدہ ہوا مسلم ممالک کو"....... عمران نے کہا۔

" فائدہ یہ ہوا کہ مسلم ممالک کا نمائندہ ٹریٹی کا صدر منتخب ہو گیا"....... سرسلطان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" لیکن جب وہ بے اختیار ہو گا تو پھر اس کے انتخاب سے مسلم ممالک کو کیا ملے گا"....... عمران نے کہا۔

"ملنے والی بات بھی سن لو۔ جنوب مغربی افریقہ کے دو ملکوں پر ولٹا اور بانا پہلے ایک ہی تھے لیکن پھر ایکریمیا کی سازش کی وجہ سے بانا علیحدہ ہو گیا جبکہ دونوں ملکوں کے عوام ایسا نہ چاہتے تھے اور وہ آپس میں دوبارہ ملنا چاہتے تھے۔ اس سے پہلے بھی کئی بار ان دونوں ملکوں کے درمیان یکجا ہونے کے معاہدے طے پائے لیکن ٹریٹی نے یہ معاہدے منسوخ کر دیئے لیکن اب دوبارہ ان دونوں کے درمیان معاہدہ ہوا اور ٹریٹی نے اسے منظور کر لیا اس طرح یہ دونوں ملک پھر ایک ہو گئے ہیں اور اس سے ایکریمیا کے سامراجی مفادات کو بے پناہ ضرب پہنچی ہے اور مسلم ممالک مضبوط ہوئے ہیں"۔ سرسلطان نے جواب دیا۔

"لیکن ایکریمیا کی مرضی کے بغیر یہ سب کیسے ہو گیا"...... عمران نے حیران ہو کر پوچھا۔

"ایکریمیا کی مرضی کے خلاف ایسا ہوا ہے۔ ووٹنگ کے دوران ووٹ برابر ہو گئے جس کے بعد کامرون کے صدر نے اپنا ووٹ معاہدے کے حق میں دے دیا اس طرح یہ بات سامنے آ گئی کہ اب ٹریٹی ایکریمیا کے قبضے سے باہر آ چکی ہے۔ اس پر ایکریمیا کے اعلیٰ حکام بے حد سیخ پا ہو رہے ہیں اور انہوں نے صدر اور پرائم منسٹر سے احتجاج کیا ہے لیکن انہوں نے تمام بات سرگشاکا پر ڈال دی ہے اور سرگشاکا کے قبیلے کا کامرون پر اس قدر کنٹرول ہے کہ ان پر براہ راست ہاتھ نہیں ڈالا جا سکتا۔ اس پر ایکریمیا کے حکام نے ایک اور

سازش تیار کی ہے اور اسی سلسلے میں جناب بانڈے اور جمبالا تشریف لائے ہیں"...... سرسلطان نے کہا تو عمران کے چہرے پر یکلخت انتہائی گہری سنجیدگی کے تاثرات ابھر آئے کیونکہ اب اسے معاملات کی نزاکت کا اچھی طرح احساس ہو گیا تھا۔

"کیسی سازش"...... عمران نے کہا۔

"جناب آپ خود بتائیں"...... سرسلطان نے بانڈے سے مخاطب ہو کر کہا۔

"کامرون ابھی قبائلی دور سے گزر رہا ہے۔ وہاں انتخاب بھی قبائلی بنیاد پر ہوتے ہیں اور حکومتیں بنتی اور بگڑتی بھی قبائلی بنیادوں پر ہیں۔ وہاں تین طاقتور قبیلے ہیں جن میں سے ایک قبیلے سے جناب سرگشاکا اور دوسرے طاقتور قبیلے سے حزب اختلاف کے لیڈر جناب تمالا کا تعلق ہے اور تیسرا قبیلہ جناب صدر کا ہے اور پرائم منسٹر صاحب کی سیٹ صرف انتظامی ہے۔ جناب سرگشاکا کا قبیلہ جناب سرگشاکا کی وجہ سے صدر کے قبیلے کے ساتھ ہے ورنہ وہ شروع سے ہی جناب تمالا کے قبیلے کے ساتھ ساتھ رہا تھا۔ اب ایکریمیا نے جناب تمالا سے گٹھ جوڑ کر لیا اور وہ اب سرگشاکا کو ہلاک کرانا چاہتے ہیں تاکہ ان کا قبیلہ صدر کی بجائے جناب تمالا سے مل جائے۔ اس طرح جناب تمالا کامرون کے صدر بن جائیں گے اور پھر وہ ایکریمیا کے حلیف ہوں گے۔ اس طرح ایکریمیا ایک بار پھر ٹریٹی پر قبضہ کر لے گا اور پھر وہی فیصلے ہوں گے جو ایکریمیا چاہے گا۔ سرگشاکا اس وقت

روپوش ہیں۔ وہ چاہتے ہیں کہ ان کی حفاظت کی جائے کیونکہ ان کے
گروہوں کو توڑ لیا گیا ہے اور اسی مقصد کے لئے ہم یہاں آئے
ہیں"...... بانڈے نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" ہونہہ۔ واقعی یہ انتہائی خوفناک سازش ہے لیکن ہم سرگشاکا کی
حفاظت کب تک کر سکتے ہیں۔ آخرکار تو انہیں سامنے آنا ہی ہو گا اور
ہمیں واپس بھی آنا ہو گا"...... عمران نے کہا۔

" یہ ساری کارروائی وہاں ایکریمیا کی ایک سرکاری ایجنسی کر رہی
ہے۔ اس بات کے ثبوت سرگشاکا کو مل چکے ہیں۔ لیکن آئندہ ماہ
انتخابات ہونے والے ہیں۔ سرگشاکا چاہتے ہیں کہ اگر اس ایک ماہ
تک ان کی حفاظت ہو جائے تو پھر انہیں ہلاک کرنے کا ایکریمیا کو
کوئی فائدہ نہ ہو گا کیونکہ انتخابات کا اعلان ہوتے ہی وہ اپنے قبیلے کی
طرف سے صدر کے قبیلے سے اتحاد کا اعلان کر دیں گے اور پھر ان کا
قبیلہ ان کی موت کے باوجود اس اعلان کا پابند ہو گا"۔ بانڈے نے
جواب دیتے ہوئے کہا۔

" ایکریمیا کی اس سازش کا آپ کے پاس کیا ثبوت ہے"۔ عمران
نے منہ بناتے ہوئے کہا تو بانڈے نے سرسلطان کی طرف دیکھا اور
سرسلطان نے اثبات میں سرہلاتے ہوئے اپنے سامنے پڑا ہوا ایک بڑا
سا لفافہ اٹھا کر عمران کے سامنے رکھ دیا۔

" اس میں چند تصویریں ہیں جو خفیہ کیمرے سے لی گئی ہیں۔ ان
میں ایکریمیا کی ایک ایجنسی سیگر کا چیف بروک جناب تمالا سے بات

کر رہا ہے اور اس گفتگو کا ٹیپ بھی موجود ہے جس سے اس ساری
سازش کا علم ہوا ہے"...... سرسلطان نے کہا اور میز کی دراز کھول کر
انہوں نے ایک چھوٹا سا لیکن جدید ساخت کا ٹیپ ریکارڈر نکال کر میز
پر رکھ دیا۔ عمران نے لفافہ کھول کر اس میں موجود تین تصویریں
نکالیں اور انہیں دیکھنے لگا۔ واقعی ان میں دو افراد تھے جن میں سے
ایک ایکریمی تھا اور ایک افریقی اور وہ دونوں بڑے پراسرار انداز میں
گفتگو کرنے میں مصروف تھے۔

" گفتگو کیا ہوئی ہے"...... عمران نے کہا تو سرسلطان نے میز پر
رکھے ہوئے ٹیپ ریکارڈر کا بٹن آن کر دیا اور پھر دو آدمیوں کے
درمیان ہونے والی گفتگو سنائی دینے لگی اور عمران فوراً پہچان گیا کہ
ان میں سے ایک آواز سیگر کے چیف بروک کی ہے کیونکہ وہ پہلے
ڈک اور بروک کے درمیان ہونے والی گفتگو فون پر سن چکا تھا۔
جب ٹیپ ختم ہو گئی تو سرسلطان نے بٹن بند کر دیا۔

" یہ واقعی سازش ہے۔ لیکن پاکیشیا سیکرٹ سروس وہاں جا کر کیا
کرے گی۔ یہ بات میری سمجھ میں نہیں آ رہی"...... عمران نے کہا۔

" سیکرٹ سروس اس ایجنسی کے آدمیوں کو جو سرگشاکا کو ہلاک
کرنے وہاں پہنچے ہوئے ہیں ہلاک کر دے تو نئے ایجنٹوں کے آنے
تک انتخابات کا اعلان ہو جائے گا اور مسئلہ حل ہو جائے گا"۔
بانڈے نے جواب دیا۔

" لیکن کیا اب سرگشاکا اپنے قبیلے کی طرف سے اتحاد کا اعلان نہیں

کر سکتے"...... عمران نے کہا۔

" نہیں۔ قبائلی رواج کے مطابق اس کا فیصلہ اس وقت ہو سکتا ہے جب انتخابات کا اعلان ہو جائے اور قانونی طور پر باقاعدہ اعلان میں ایک ماہ رہتا ہے"...... بانڈے نے جواب دیا۔

" ٹھیک ہے۔ میں چیف کی خدمت میں سارے واقعات لے آؤں گا۔ مجھے امید ہے کہ وہ اس مشن پر کام کریں گے لیکن سر گشاکا سے رابطہ کیسے ہو گا"...... عمران نے کہا تو بانڈے نے جیب سے ایک لفافہ نکال کر عمران کو دے دیا۔

" اس میں سر گشاکا کا خفیہ فون نمبر درج ہے۔ آپ ان سے اس نمبر پر بات کر سکتے ہیں"...... بانڈے نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

" چیف کی خدمت میں میری طرف سے بھی درخواست پیش کر دینا کیونکہ ایکریمیا کی سازش کامیاب ہو گئی تو دیگر مسلم ممالک کے ساتھ ساتھ پاکیشیا کو بھی شدید نقصان پہنچے گا"...... سر سلطان نے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ آپ کی درخواست بھی پہنچ جائے گی ان تک۔ لیکن اگر انہوں نے منظوری دے دی تو پھر کامرون میں ہمیں کس سے رابطہ کرنا ہو گا"...... عمران نے کہا تو سر سلطان بے اختیار مسکرا دیئے کیونکہ وہ سمجھ گئے تھے کہ عمران اس مشن پر کام کرنے کا فیصلہ کر چکا ہے۔

" وہاں ہر طرف ایکریمین ایجنٹوں کا جال پھیلا ہوا ہے۔ خاص طور پر سر گشاکا کے خلاف اس لئے اگر آپ نے سر گشاکا سے رابطہ کیا تو انہیں فوراً معلوم ہو جائے گا۔ آپ ایسا کریں کہ براہ راست مجھ سے رابطہ کر لیں"...... بانڈے نے کہا۔

" او کے۔ آپ بے فکر رہیں مجھے امید ہے کہ چیف اس مشن پر ضرور کام کریں گے"...... عمران نے کہا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

" یہ ثبوت چاہو تو ساتھ لے جاؤ"...... سر سلطان نے کہا۔

" ایسی کوئی بات نہیں۔ ابھی چیف کے دل میں میرا اعتماد موجود ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر وہ سب سے مصافحہ کر کے مڑا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس کے چہرے پر گہری سنجیدگی طاری تھی کیونکہ اسے معاملات کی نزاکت اور اہمیت کا اب بخوبی احساس ہو گیا تھا اور اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ ایکریمیا کی اس خوفناک سازش کو ہر قیمت پر ناکام بنا دیا جائے گا۔

بروک اپنے آفس میں میز کے پیچھے بیٹھا ایک فائل کے مطالعے میں مصروف تھا کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی تو بروک نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھالیا۔

"یس"...... بروک نے کہا۔

"باس پاکیشیا سے نمبر تھری کی کال ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوہ اچھا۔ بات کراؤ"...... بروک نے چونک کر کہا۔

"ہیلو نمبر تھری بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"بروک بول رہا ہوں نمبر تھری۔ کیا بات ہے۔ کیوں کال کی ہے"۔ بروک نے کہا۔

"باس کامرون کے ایڈیشنل سیکرٹری بانڈے اور اس کا

اسسٹنٹ جمبالا نے پاکیشیا کے سیکرٹری وزارت خارجہ سر سلطان سے خفیہ ملاقات کی ہے اور سر سلطان نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف کے نمائندہ خصوصی اور انتہائی خطرناک ایجنٹ علی عمران کو بھی اپنے آفس میں کال کر لیا ہے اور وہاں ان کی طویل وقت تک خفیہ میٹنگ ہوتی رہی"...... نمبر تھری نے کہا۔

"اس میٹنگ میں کیا گفتگو ہوئی ہے"...... بروک نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"وہاں انتہائی سخت ترین انتظامات ہیں اس لئے گفتگو نہ سنی جا سکی اور نہ ٹیپ ہو سکی۔ میٹنگ کے بعد دونوں کامرونی آفس سے سیدھے سفارت خانے پہنچے اور وہاں سے چارٹرڈ طیارے کے ذریعے ویسٹرن کامرون چلے گئے جبکہ عمران اپنے چار ساتھیوں کے ساتھ اب سے دو گھنٹے پہلے ایکریمیا روانہ ہو گیا"...... نمبر تھری نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"کس فلائٹ سے گیا ہے عمران۔ اس کی تفصیل اور نمبر بتاؤ"۔ بروک نے تیز لہجے میں کہا تو دوسری طرف سے نمبر اور تفصیل بتا دی گئی۔

"او کے۔ ٹھیک ہے۔ میں اب انہیں سنبھال لوں گا"۔ بروک نے کہا اور ہاتھ مار کر دو تین بار کریڈل دبایا۔

"یس سر"...... اس کے سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

"فوری طور پر پرانک سے بات کراؤ۔ فوراً۔ ابھی اور اسی

وقت"....... بروک نے کہا۔

"یس سر"....... دوسری طرف سے کہا گیا اور بروک نے رسیور رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی اور بروک نے جھپٹ کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"....... بروک نے تیز لہجے میں کہا۔

"پرانک لائن پر ہیں صاحب"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ بروک بول رہا ہوں چیف آف سیگر"....... بروک نے کہا۔

"یس پرانک بول رہا ہوں چیف آف ایئر سپیشل"....... دوسری طرف سے ایک بھاری آواز سنائی دی۔

"مسٹر پرانک۔ پاکیشیا کا خطرناک ایجنٹ علی عمران اپنے چار ساتھیوں سمیت اب سے دو سوا دو گھنٹے پہلے پاکیشیا سے ایک فلائٹ کے ذریعے ایکریمیا آ رہا ہے اس فلائٹ کو ہوا میں اس طرح کریش کرانا ہے کہ عمران اپنے ساتھیوں سمیت ختم ہو جائے۔ کیا آپ یہ کام کر سکتے ہیں"....... بروک نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"میں عمران کو جانتا ہوں۔ کام تو ہو جائے گا کیونکہ ہماری ایجنسی کام ہی یہی کرتی ہے لیکن اس کے لئے چیف سیکرٹری صاحب کی تحریری اجازت ضروری ہے"....... پرانک نے کہا۔

"میں چیف سیکرٹری صاحب سے بات کرتا ہوں"....... بروک نے کہا۔

"آپ مجھے اس فلائٹ کی تفصیلات بتا دیں تاکہ میں ابتدائی معلومات حاصل کر کے مناسب انتظامات کر لوں۔ پھر جیسے ہی چیف سیکرٹری صاحب کی اجازت ملے گی ہم کارروائی شروع کر دیں گے ورنہ ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ جب اجازت ملے اور ہم کام شروع کریں تب تک فلائٹ ایکریمیا پہنچ بھی جائے"....... پرانک نے کہا تو بروک نے اسے نمبر تھری کی دی ہوئی تفصیلات بتا دیں۔

"ٹھیک ہے میں نے تفصیلات نوٹ کر لی ہیں"....... پرانک نے کہا اور بروک نے پھر دو تین بار کریڈل پریس کر دیا۔

"یس سر"....... اس کے سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

"چیف سیکرٹری صاحب جہاں بھی موجود ہوں فون کر کے میری بات کراؤ۔ ابھی اور اسی وقت"....... بروک نے تیز لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر پریشانی اور اضطراب کے تاثرات نمایاں تھے۔ تقریباً دس منٹ بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو بروک نے جھپٹ کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"....... بروک نے تیز اور بے چین لہجے میں کہا۔

"چیف سیکرٹری صاحب سے بات کریں جناب"....... سیکرٹری نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ہیلو سر۔ میں بروک بول رہا ہوں"....... بروک نے کہا۔

"کیا بات ہے جو اس قدر ایمرجنسی کال کی ہے"....... چیف سیکرٹری نے قدرے ناخوشگوار لہجے میں کہا تو بروک نے نمبر تھری

سے ملنے والی تمام تفصیلات دوہرا دیں۔

" اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ کامرون کے گشاکا نے اپنی حفاظت کے لئے پاکیشیا سیکرٹ سروس کی خدمات حاصل کی ہیں "....... چیف سیکرٹری نے تشویش بھرے لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

" یس سر "....... اور اس وقت عمران اپنے چار ساتھیوں سمیت ایک فلائٹ کے ذریعے ایکریمیا آرہا ہے۔ میری ایئر سپیشل کے چیف پرانک سے بات ہوئی ہے وہ اس فلائٹ کو فضا میں ہی کریش کرنے کے لئے تیار ہے بشرطیکہ آپ اسے تحریری اجازت دے دیں "۔ بروک نے کہا۔

" تو تم چاہتے ہو کہ انہیں فضا میں ہی ختم کر دیا جائے لیکن انہیں تو کامرون پہنچنا چاہئے ۔ وہ ایکریمیا کیوں آرہے ہیں "۔ چیف سیکرٹری نے کہا۔

" میرا خیال ہے کہ وہ یہاں سے معلومات حاصل کر کے پھر کامرون پہنچیں گے "....... بروک نے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ انہیں واقعی فضا میں ہی ختم ہو جانا چاہئے ورنہ وہ واقعی ہماری ساری منصوبہ بندی ختم کر سکتے ہیں لیکن اگر وہ بچ گئے تو پھر "....... چیف سیکرٹری نے کہا۔

" پھر میں یہاں ان سے نمٹ لوں گا "....... بروک نے کہا۔

" ہاں۔ چونکہ تمہاری خصوصی درخواست پر تمہیں یہ انتہائی اہم مشن دیا گیا ہے اس لئے اب یہ تمہاری ذمہ داری ہے کہ تم اس سے

نمٹو "....... چیف سیکرٹری نے کہا۔

" یس سر۔ میں اپنی ذمہ داری کو سمجھتا ہوں "....... بروک نے جواب دیا۔

" او کے ۔ میں پرانک کو فون پر اجازت دے دیتا ہوں۔ تحریری اجازت بعد میں اسے مل جائے گی "....... چیف سیکرٹری نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا اور بروک نے فون پیس کے نیچے لگا ہوا ایک بٹن پریس کیا اور پھر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے ۔

" گریک ایجنسی "....... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

" چیف آف سیگر بول رہا ہوں۔ جین ہارٹ جہاں بھی ہو اس سے میری بات کراؤ "....... بروک نے تیز لہجے میں کہا۔

" یس سر۔ ہولڈ آن کریں "....... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

" ہیلو جین ہارٹ بول رہی ہوں "....... چند لمحوں بعد ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

" جین ہارٹ میں بروک بول رہا ہوں "....... بروک نے کہا۔

" اوہ بروک تم۔ کیسے یاد کیا آج مجھے "....... جین ہارٹ نے انتہائی بے تکلفانہ لہجے میں کہا۔

" تمہارے معیار کا کام آگیا ہے میرے پاس "....... بروک نے

کہا۔

" اچھا۔ بتاؤ کیا کام ہے"....... جین ہارٹ نے بے تکلفانہ لہجے میں کہا۔

" پاکیشیا کے علی عمران سے تو تم واقف ہو"....... بروک نے کہا

" علی عمران۔ تمہارا مطلب ہے پرنس آف ڈھمپ۔ ہاں کیوں"۔ جین ہارٹ نے چونک کر پوچھا۔

" وہ اپنے چار ساتھوں سمیت ایکریمیا کے خلاف کام کرنے کے لئے ایکریمیا پہنچ رہا ہے اور حکومت ایکریمیا نے فیصلہ کیا ہے کہ اس کا خاتمہ کر دیا جائے۔ اول تو اس کی فلائٹ کو راستے میں ہی تباہ کر دیا جائے گا لیکن ہو سکتا ہے کہ وہ بچ جائے اور یہاں پہنچ جائے تو کیا تم اسے ختم کر سکتی ہو یا کسی اور سے بات کروں"....... بروک نے کہا۔

" کیا وہ اپنے اصل حلیے میں ہے"....... جین ہارٹ نے اس بار انتہائی سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔

" وہاں پاکیشیا سے تو وہ اصل حلیے میں ہی جہاز میں سوار ہوا ہے"۔ بروک نے جواب دیا۔

" کون سی فلائٹ سے وہ پہنچ رہا ہے"....... جین ہارٹ نے پوچھا تو بروک نے اسے فلائٹ کی تفصیلات بتا دیں۔

" اگر تو وہ اسی طرح ایئرپورٹ پہنچا تو پھر میں ایئرپورٹ سے ہی اپنی کارروائی کا آغاز کر دوں گی اور اگر وہ نہ پہنچا تو پھر اسے تلاش کرنا

پڑے گا اور یہ کام بھی میں آسانی سے کر سکتی ہوں کیونکہ میں اس کی فطرت اور مزاج سے اچھی طرح واقف ہوں لیکن معاوضہ پانچ گنا ہو گا"....... جین ہارٹ نے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ مجھے منظور ہے لیکن ناکامی کا لفظ میں سننا نہیں چاہتا کیونکہ اس کی موت میں پورے ایکریمیا کے مفادات ہیں اور ایکریمیا کے۔ حکام نے میری خصوصی درخواست پر یہ کام مجھے دیا ہے"۔ بروک نے کہا۔

" تم فکر نہ کرو۔ میں نے اس سے اپنا حساب بھی بے باق کرنا ہے اور مجھے معاوضہ بھی خصوصی مل رہا ہے اور کام بھی واقعی میرے معیار کا ہے اس لئے میں یہ کام ہر صورت میں کروں گی"....... جین ہارٹ نے کہا۔

" او کے۔ تو پھر تم اپنی کارروائی شروع کرو مجھے کامیابی کی خبر چاہیئے"۔ بروک نے کہا۔

" ٹھیک ہے"....... دوسری طرف سے کہا گیا اور بروک نے رسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر اب گہرے اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے۔ پھر اچانک وہ چونکا اور اس نے ایک بار پھر رسیور اٹھایا اور فون کے نیچے لگا ہوا بٹن پریس کر کے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ کافی دیر تک وہ نمبر پریس کرتا رہا۔

" ٹاسکو انٹرپرائزز"....... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"چیف آف سیگر بول رہا ہوں۔ ٹیری سے کہو کہ وہ مجھ سے سپیشل فون پر ایکریمیا بات کرے"...... بروک نے تیز لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا اور پھر اس نے میز کی دراز کھولی اور اس میں موجود سرخ رنگ کا ایک کارڈلیس فون پیس نکال کر میز پر رکھ دیا۔ تقریباً دس منٹ بعد اس سرخ رنگ کے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو بروک نے ہاتھ بڑھا کر فون پیس اٹھایا اور اس کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ ٹیری کالنگ"...... فون سے ایک کرخت سی مردانہ آواز سنائی دی۔

"بروک بول رہا ہوں ٹیری۔ کیا رپورٹ ہے مشن کے بارے میں"...... بروک نے پوچھا۔

"گشاکا کی تلاش جاری ہے۔ جیسے ہی اس کے بارے میں علم ہوا اسے ہٹ کر دیا جائے گا"...... ٹیری نے جواب دیا۔

"او کے۔ جلد از جلد کام فائنل کرو کیونکہ کامرون حکومت نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کو اپنی مدد کے لئے کال کر لیا ہے اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کا خطرناک ایجنٹ علی عمران اپنے چار ساتھیوں کے ساتھ وہاں سے ایکریمیا کے لئے روانہ ہو گیا ہے۔ میں نے انتظامات کر لئے ہیں کہ اول تو وہ ایکریمیا زندہ نہ پہنچ سکے لیکن اگر وہ پہنچ بھی جائے تو پھر یہاں سے زندہ کامرون نہ پہنچ سکے لیکن اس کے باوجود جب تک مشن مکمل نہ ہو جائے رسک بہر حال رہنا ہے اور تم بھی وہاں ہر لحاظ سے الرٹ رہنا۔ اگر عمران اور اس کے ساتھی کسی بھی

طرح کامرون پہنچیں تو وہ سرگشاکا سے لازماً ملاقات کریں گے"۔ بروک نے کہا۔

"آپ فکر نہ کریں۔ ان کے یہاں پہنچنے سے قبل ہی کام ہو جائے گا"...... ٹیری نے کہا۔

"او کے۔ بروک نے کہا اور فون آف کر کے اسے دوبارہ میز کی دراز میں رکھ دیا۔ پھر اس نے سامنے رکھی ہوئی فائل پر دوبارہ نظریں جمانے کی کوشش کی لیکن اس کا ذہن مرتکز نہ ہو سکا تو اس نے فائل بند کر کے دراز میں رکھی اور کرسی سے اٹھ کر وہ کمرے کی ایک دیوار کے ساتھ موجود ریک کی طرف بڑھ گیا جس میں قسم قسم کی شراب کی بوتلیں رکھی ہوئی تھیں۔ نچلے خانے میں گلاس موجود تھے۔ بروک نے ایک گلاس اور ایک بوتل اٹھائی اور انہیں لا کر میز پر رکھا اور پھر کرسی پر بیٹھ کر اس نے بوتل کھولی۔ اس میں موجود شراب سے آدھے سے زیادہ گلاس بھرا اور پھر بوتل بند کر کے اس نے گلاس اٹھایا اور پھر اسے منہ سے لگا کر آنکھیں بند کر لیں۔ وہ بڑے مزے لے لے کر گھونٹ گھونٹ شراب پی رہا تھا۔ اس طرح تقریباً دو گھنٹے گزر گئے پھر اچانک میز پر رکھے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو بروک نے بجلی کی سی تیزی سے شراب کا گلاس میز پر رکھا اور رسیور اٹھا لیا۔

"یس سر"...... بروک نے تیز لہجے میں کہا۔

"چیف آف ایئر سپیشل کی کال ہے جناب"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"بات کراؤ"...... بروک نے بے چین سے لہجے میں کہا۔

"ہیلو پرانک بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد پرانک کی آواز سنائی دی۔

"کیا رپورٹ ہے"...... بروک نے بے چین لہجے میں پوچھا۔

"جس فلائٹ کی تفصیلات تم نے بتائی تھیں عمران اور اس کے ساتھی اس فلائٹ میں موجود نہیں ہیں"...... پرانک نے کہا تو بروک کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کے دماغ کے اندر دھماکے ہونے لگ گئے ہوں۔

"کیا مطلب۔ کیوں موجود نہیں ہیں۔ وہ اسی فلائٹ سے روانہ ہوئے ہیں اور یہ حتمی خبر ہے"...... بروک نے چیختے ہوئے کہا۔

"جب چیف سیکرٹری صاحب کی اجازت آئی تو میں نے کارروائی شروع کر دی۔ اس وقت مطلوبہ فلائٹ اپنے پہلے پڑاؤ گریٹ لینڈ سے پرواز کر چکی تھی۔ میں نے گریٹ لینڈ سے چیک کیا تو معلوم ہوا کہ عمران اپنے چاروں ساتھیوں کے ساتھ گریٹ لینڈ میں ہی ڈراپ ہو گیا ہے۔ لیکن میں نے پھر بھی دوسرے پڑاؤ یعنی کاؤنٹ پر چیکنگ کے انتظامات کئے۔ وہاں میرے آدمیوں نے مکمل چیکنگ کر لی۔ لیکن عمران اور اس کے ساتھی موجود نہیں تھے اور اب یہ فلائٹ وہاں سے روانہ ہو گئی ہے۔ اس لئے میں نے تمہیں فون کیا ہے"...... پرانک نے کہا۔

"گریٹ لینڈ تک وہ آئے ہیں"...... بروک نے پوچھا۔

"ہاں ان کی ٹکٹیں ایکریمیا تک او کے تھیں لیکن وہ گریٹ لینڈ میں ہی ڈراپ ہو گئے"...... پرانک نے جواب دیا۔

"گریٹ لینڈ سے اس کے بعد ایکریمیا آنے والی پرواز کو چیک کیا ہے"...... بروک نے پوچھا۔

"ہاں۔ وہاں سے دو فلائٹس اب تک روانہ ہو چکی ہیں لیکن ان میں یہ لوگ سفر نہیں کر رہے"...... پرانک نے جواب دیا۔

"او کے۔ ٹھیک ہے"...... بروک نے ڈھیلے سے لہجے میں کہا اور کریڈل دبا کر اس نے فون پیس کے نیچے موجود بٹن دبایا اور پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ تھوڑی دیر بعد وہ جین ہارٹ سے بات کر رہا تھا۔

"جین ہارٹ۔ اب ائیرپورٹ پر کارروائی کرنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے کیونکہ عمران اپنے ساتھیوں سمیت گریٹ لینڈ میں ہی ڈراپ ہو گیا ہے"...... بروک نے کہا۔

"کیا یہ حتمی جز ہے"...... جین ہارٹ نے چونک کر پوچھا۔

"ہاں۔ ائیر سپیشل کے چیف نے مکمل انکوائری کے بعد رپورٹ دی ہے"...... بروک نے کہا۔

"تم یا وہ عمران کو نہیں جانتے۔ ہو سکتا ہے وہ گریٹ لینڈ میں ڈراپ ہو کر میک اپ میں اور نئے کاغذات کی بنا پر کسی اور فلائٹ پر سوار ہو گئے ہوں یا یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ وہاں کچھ روز رک کر پھر ایکریمیا آئے۔ اس لئے تم فکر نہ کرو۔ میرے آدمی گریٹ لینڈ میں

موجود ہیں۔ میں انہیں کال کر کے کہہ دیتی ہوں وہ ان کا سراغ لگا لیں گے"...... جین ہارٹ نے کہا۔

"اوکے۔ جو رپورٹ ہو وہ مجھے بھی بتا دینا"...... بروک نے کہا اور رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر گہری مایوسی کے تاثرات طاری تھے۔ شراب کی بوتل ابھی آدھی ہوئی تھی۔ اس نے ایک بار پھر گلاس آدھے سے زیادہ بھرا اور اسے اٹھا کر منہ سے لگا لیا۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو بروک نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... بروک نے سپاٹ سے لہجے میں کہا۔

"جین ہارٹ آپ سے فوری بات کرنا چاہتی ہے سر"۔ دوسری طرف سے سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

"بات کراؤ"...... بروک نے کہا۔

"ہیلو۔ میں جین ہارٹ بول رہی ہوں"...... چند لمحوں بعد جین ہارٹ کی آواز سنائی دی۔

"یس۔ بروک بول رہا ہوں۔ کیا رپورٹ ہے"...... بروک نے ڈھیلے سے لہجے میں کہا۔

"عمران اپنے ساتھیوں سمیت گریٹ لینڈ سے کامرون روانہ ہو چکا ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو بروک بے اختیار اچھل پڑا۔

"اوہ۔ کیسے معلوم ہوا"...... بروک نے تیز لہجے میں کہا۔

"میرے آدمیوں نے انہیں تلاش کیا تو وہ گریٹ لینڈ کے ایک

ہوٹل میں صرف ایک گھنٹے کے لئے رکے اور اس ایک گھنٹے کے دوران عمران غائب رہا۔ پھر وہ واپس آیا اس کے بعد انہوں نے ہوٹل چھوڑا اور سیدھے ایئرپورٹ گئے وہاں سے عام فلائٹ سے کامرون جانے کی بجائے وہ چارٹرڈ طیارے سے کامرون روانہ ہو گئے"...... جین ہارٹ نے جواب دیا۔

"کتنی دیر ہوئی ہے انہیں وہاں سے چلے ہوئے"۔ بروک نے کہا

"وہ اب تک کامرون پہنچ بھی چکے ہوں گے"...... جین ہارٹ نے جواب دیا۔

"کیا تمہارے آدمی وہاں کام کر سکتے ہیں"...... بروک نے پوچھا۔

"ہاں۔ کیوں نہیں میری تنظیم انٹرنیشنل ہے اس کے علاوہ میں یہاں سے خود بھی ٹیم لے کر جا سکتی ہوں لیکن اس طرح معاوضہ اور اخراجات بڑھ جائیں گے"...... جین ہارٹ نے کہا۔

"اخراجات اور معاوضے کی تم فکر نہ کرو۔ فوراً اپنی خصوصی ٹیم لے کر کامرون پہنچو اور انہیں تلاش کر کے ایک لمحہ ہچکچائے بغیر گولیوں سے بھون ڈالو۔ ایک لمحہ ضائع کئے بغیر"...... بروک نے تیز لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔ ایسا ہی ہو گا"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا اور بروک نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور کریڈل پر ڈال دیا اور پھر وہ کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا کیونکہ اب آفس میں بیٹھنے کا کوئی فائدہ نہ تھا۔

کامرون کے دارالحکومت زوالا کے ایئرپورٹ پر چارٹرڈ جیٹ طیارے سے اتر کر عمران اپنے ساتھیوں سمیت ضروری چیکنگ کے بعد باہر آیا تو وہاں موجود ٹیکسی ڈرائیور ایک گروہ کی صورت میں ان کے گرد اکٹھے ہو گئے اور پھر تھوڑی سی جرح کے بعد عمران نے دو ٹیکسیاں ہائر کر لیں۔ عمران کے ساتھ جولیا، صفدر، کیپٹن شکیل اور تنویر تھے اور وہ سب اپنے اصل حلیوں میں تھے۔ جولیا ایک ٹیکسی کی فرنٹ سیٹ پر بیٹھ گئی جبکہ عمران اور صفدر عقبی سیٹ پر تھے۔ دوسری ٹیکسی کی فرنٹ سیٹ پر تنویر اور عقبی سیٹ پر کیپٹن شکیل اکیلا بیٹھا ہوا تھا۔ دونوں ٹیکسیاں تیز رفتاری سے سڑک پر دوڑنے لگیں۔

"خاصا جدید شہر ہے"...... جولیا نے حیرت سے ادھر ادھر موجود عمارتوں اور سڑک پر دوڑتی ہوئی بڑی بڑی گاڑیوں کو دیکھتے ہوئے

کہا۔

"پاکیشیا کے بارے میں بھی لوگوں کا یہی تصور ہوتا ہے جو تمہارا کامرون کے بارے میں تھا"...... عقبی سیٹ پر بیٹھے ہوئے عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"عمران صاحب آپ پہلے بھی یہاں آ چکے ہیں"...... ساتھ بیٹھے ہوئے صفدر نے پوچھا۔

"ہاں۔ دو بار پہلے آ چکا ہوں"...... عمران نے جواب دیا۔

"میرا خیال ہے کہ آپ کے علاوہ اور کوئی ممبر پہلے یہاں نہیں آیا"...... صفدر نے کہا۔

"دونوں بار میرے ساتھ جوزف تھا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اس بار آپ جوزف کو ساتھ نہیں لے آئے حالانکہ اس ملک میں اس کی ضرورت تھی"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مجھے سر سلطان کی طرف سے ابھی تک خطرہ محسوس ہو رہا تھا۔ میں نے جوزف اور جوانا دونوں کی ڈیوٹی لگا دی ہے کہ وہ سر سلطان کی باری باری نگرانی کرتے رہیں"...... عمران نے کہا۔

"یہ کام دوسرے ساتھی بھی تو کر سکتے تھے"...... صفدر نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن تمہارے چیف کو خطرہ ہی محسوس نہیں ہوتا کیونکہ وہ تو اپنے قلعے میں محفوظ بیٹھا رہتا ہے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"خبردار۔ چیف کے بارے میں کوئی بات منہ سے نہ نکالنا۔ سمجھے وہ تم سے زیادہ حالات کو جانتا ہے"....... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"حالات کو جانتا ہوتا تو میں یہاں دھکے کھاتا پھرتا"....... عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"کیا مطلب۔ میں تمہاری بات نہیں سمجھی"....... جولیا نے حیران ہو کر کہا۔

"اگر وہ میرے حالات جانتا ہوتا تو مجھے اتنی رقم دے دیتا کہ میں آغا سلیمان پاشا کے تمام قرضے اتار کر اطمینان سے پیر پسارے اپنے فلیٹ میں پڑا سو رہا ہوتا"....... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور جولیا اور صفدر دونوں بے اختیار ہنس پڑے۔

"تم ہو ہی اس قابل کہ اس طرح دھکے کھاتے پھرو"....... اس بار جولیا نے ہنستے ہوئے کہا۔

"بس اتنی مہربانی کر دیتا ہے تمہارا چیف کہ تم لوگوں کو بھی ساتھ بھیج دیتا ہے تاکہ میں اکیلا نہ دھکے کھاتا پھروں بلکہ باجماعت دھکے کھاؤں"....... عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا اور جولیا اور صفدر دونوں بے اختیار ہنس پڑے۔

"عمران صاحب۔ یہ جبہ کیا کوئی نواحی علاقہ ہے"....... صفدر نے پوچھا۔

"نہیں۔ دارالحکومت سے تقریباً تین سو کلو میٹر دور ایک خاصا بڑا

شہر ہے"....... عمران نے جواب دیا تو جولیا اور صفدر دونوں چونک پڑے۔

"اوہ۔ اسی لئے ٹیکسی والے خاصی لمبی رقم طلب کر رہے تھے"۔ صفدر نے کہا۔ وہ چونکہ پاکیشیائی زبان میں باتیں کر رہے تھے اس لئے ڈرائیور خاموش بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے چہرے پر کسی قسم کے کوئی تاثرات نہ تھے۔

"یہاں کوئی چیز فکس نہیں ہوتی۔ بس جہاں جس کا داؤ لگ جائے۔ بالکل پاکیشیا جیسا سسٹم ہے"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور صفدر بھی مسکرا دیا۔

"کیا جبہ میں کوئی خاص کام ہے"....... صفدر نے کہا۔

"سنا ہے وہاں ایک بہت مشہور نجومی رہتا ہے۔ میں نے سوچا کہ چلو اس سے ہی مل لیا جائے تاکہ جولیا اور صالحہ دونوں کا حساب کرا لیا جائے"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔

"مس جولیا کا حساب کرانے کے لئے کسی نجومی کے پاس جانے کی کیا ضرورت ہے۔ کیوں مس جولیا"....... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اس کی تو عادت ہے بکواس کرنے کی"....... جولیا نے مصنوعی غصے کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔

"اصل میں صفدر صالحہ کے بارے میں پوچھنا چاہتا ہے"۔ عمران

نے کہا تو جولیا بے اختیار ہنس پڑی۔

" تم نے اسے بہرحال اس قدر سنجیدہ کر دیا کہ وہ اب صفدر کے بارے میں سنجیدگی سے سوچنے پر مجبور ہو گئی ہے"...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" پھر تو بیچارے صفدر کے ساتھ باقاعدہ ہمدردی کرنی چاہئے"۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو صفدر اور جولیا دونوں ہنس پڑے۔

" وہ کیوں۔ ہمدردی کیوں"...... جولیا نے حیران ہو کر پوچھا۔

" صفدر دلیر اور بہادر کو کہتے ہیں اور جب دلیر اور بہادر ہی بیچارہ بننے والا ہو تو اس سے ہمدردی تو ہو ہی جاتی ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو جولیا بے اختیار ہنس پڑی۔

" میں کیوں بیچارہ بن گیا عمران صاحب"۔ صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" ابھی بنے تو نہیں لیکن بہرحال اس بارے میں سنجیدگی سے غور شروع ہو چکا ہے"...... عمران نے ترکی بہ ترکی جواب دیا اور ٹیکسی کار بے اختیار قہقہوں سے گونج اٹھی۔

" عمران صاحب۔ آپ نے اس بار یہاں پہنچنے کے لئے انتہائی انوکھا انداز اختیار کیا ہے۔ پہلے ہم پاکیشیا سے ایکریمیا کے لئے روانہ ہوئے پھر اچانک گریٹ لینڈ میں ڈراپ ہو گئے۔ پھر گریٹ لینڈ سے چارٹرڈ طیارے کے ذریعے یہاں پہنچے۔ کیا اس کی کوئی خاص وجہ تھی"...... صفدر نے کہا۔

" وہ جہاز بڑا گندا سا تھا۔ یوں لگتا تھا جیسے میں جہاز کی بجائے کسی ٹوائلٹ میں بیٹھا ہوا ہوں اس لئے مجبوراً گریٹ لینڈ ڈراپ ہونا پڑا ورنہ میرا تو جی چاہ رہا تھا کہ فضا میں ہی جہاز سے ڈراپ ہو جاؤں لیکن پھر تنویر کے لئے میدان صاف ہو جاتا اس لئے مجبوراً بیٹھا رہا"۔ عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا۔

" کہاں گندا تھا۔ بالکل ٹھیک ٹھاک اور صاف ستھرا جہاز تھا بلکہ ضرورت سے زیادہ ہی صاف ستھرا تھا"...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" ایئر ہوسٹسز کے بارے میں کیا خیال ہے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" وہ بھی صاف ستھری تھیں بلکہ خوشبو میں بسی ہوئی تھیں"۔ جولیا نے ترکی بہ ترکی جواب دیا۔

" بس یہی اصل بات تھی۔ جب کسی غیر عورت سے خوشبو آنے لگ جائے تو سمجھ لو کہ ماحول گندا ہو گیا"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" غیر تو میں بھی ہوں اور خوشبو میں بھی لگاتی ہوں"...... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

" وہ کیا مصرعہ ہے کہ اک تیر میرے سینے پر مارا کہ ہائے ہائے۔ کیوں صفدر تمہارا کیا خیال ہے۔ جولیا اور صالحہ غیر ہیں"...... عمران نے کہا تو صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔

"مس جولیا کا مطلب غیر سے وہ نہیں جو آپ لے رہے ہیں"۔ صفدر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"یہی تو میں کہہ رہا ہوں کہ جولیا نے اپنے آپ کو غیر کہہ کر ہمارے ساتھ زیادتی کی ہے۔ غیر عربی زبان کا لفظ ہے اور اس کا مطلب ہوتا ہے اجنبی، علیحدہ شے، رقیب۔ دشمن، بیگانہ، خراب وغیرہ وغیرہ۔ اب تم بتاؤ کہ جولیا کس طرح غیر ہے"۔۔۔۔۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا تو جولیا بے اختیار ہنس پڑی۔ اس کے چہرے پر جیسے شفق سی پھوٹ پڑی تھی۔

"تو تم مجھے غیر نہیں سمجھتے"۔۔۔۔۔۔ جولیا نے بڑے لاڈ بھرے لہجے میں کہا۔

"میرے سمجھنے یا نہ سمجھنے سے کیا ہوتا ہے۔ بات تو وہ جو دوسرے سمجھیں۔ کیوں صفدر"۔۔۔۔۔۔ عمران نے پہلو بچاتے ہوئے کہا اور جولیا نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ اس کے چہرے پر غصے کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"مس جولیا تو ہماری ساتھی ہیں بلکہ لیڈر ہیں عمران صاحب۔ یہ غیر کیسے ہو سکتی ہیں"۔۔۔۔۔۔ صفدر نے جان بوجھ کر حالات کو نارمل کرنے کے لئے کہا۔

"نہیں ہو سکتیں ناں۔ بس میں بھی یہی کہہ رہا تھا"۔۔۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور جولیا ایک بار پھر مسکرا دی۔

"عمران صاحب۔ میں نے جو سوال کیا ہے وہ آپ گول کر گئے

ہیں۔ کیا طیارے کی اس طرح تبدیلی سے کوئی خاص مقصد تھا۔

"کیا دوران سفر آپ کو کوئی خاص اطلاع ملی ہے"۔۔۔۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ سیٹ پر بیٹھے بیٹھے بھی اطلاعات الہام کی طرح نازل ہوتی ہیں"۔۔۔۔۔۔ عمران نے کہا تو صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔

"نہیں۔ میرا یہ مطلب نہیں تھا۔ گریٹ لینڈ ایئرپورٹ پر جہاز سے اترتے ہوئے آپ نے یہ نہیں کہا تھا کہ آپ یہاں ڈراپ ہو رہے ہیں اور پھر آپ لاؤنج سے اٹھ کر چلے گئے تھے اور کافی دیر بعد آپ کی واپسی ہوئی تھی۔ میں سمجھا تھا کہ آپ باتھ روم گئے ہوں گے"۔ صفدر نے کہا۔

"ہاں۔ واقعی میں باتھ روم گیا تھا لیکن بس کیا بتاؤ۔ میں نے تو سنا تھا کہ گریٹ لینڈ کے باتھ روم بڑے خوبصورت اور بڑے دلکش اور صاف ستھرے ہوتے ہیں لیکن"۔۔۔۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تو پھر اتنی دیر وہاں کیوں لگائی"۔۔۔۔۔۔ جولیا نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"وہ۔ میں نے تو تمہارے چیف کو ٹرانسمیٹر پر کال کر کے اسے باتھ روم کی حالت زار ہی تو بتائی تھی تاکہ وہ گریٹ لینڈ حکام کو کہہ کر کم از کم اتنا تو کرا دے کہ واپسی تک یہ اچھے ہو جائیں"۔ عمران

نے کہا تو صفدر اور جولیا دونوں چونک پڑے۔

" اوہ۔ تو تم نے وہاں سے چیف کو کال کی تھی۔ کیوں "۔ جولیا نے کہا۔

" بتایا تو ہے کہ باتھ روم کے بارے میں رپورٹ دینی تھی۔ رپورٹ سننے کے بعد چیف نے بتایا کہ وہاں پاکیشیا ایئرپورٹ پر ایک آدمی کو پاکیشیا سیکرٹ سروس نے ہماری نگرانی کرتے ہوئے چیک کیا ہے اس سے پوچھ گچھ پر معلوم ہوا کہ اس نے ہماری ایکریمیا جانے کی رپورٹ اپنے باس کو دی تھی کیونکہ باس نے یہ رپورٹ ایکریمیا کی سرکاری ایجنسی سیگر کے چیف کو پہنچانی تھی اور سیگر کے بارے میں کم از کم مجھے اتنا معلوم ہے کہ جیسے ہی اسے ہماری آمد کی اطلاع ملے گی اس کی پہلی کوشش یہی ہو گی کہ وہ ہمارا طیارہ ہی فضا میں ہٹ کر دے یا پھر ایکریمیا ایئرپورٹ پر ہمارا استقبال برستی گولیوں سے ہو۔ میں نے سوچا کہ خواہ مخواہ بے گناہ لوگوں کی جانیں ہمارے ساتھ جائیں گی اس لئے میں نے روٹ بدل لیا"...... عمران نے آخرکار وہ ساری بتا دی جو صفدر معلوم کرنا چاہتا تھا۔

" اوہ۔ تو یہ مسئلہ تھا۔ اس کا مطلب ہے کہ ہماری وہاں باقاعدہ نگرانی ہو رہی تھی لیکن سیکرٹ سروس کا تو کوئی ممبر ہمیں ایئرپورٹ پر نظر نہیں آیا"...... صفدر نے کہا۔

" تو تمہارا کیا خیال ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس نکمے اور

نکھٹوؤں کے مجموعے کا نام ہے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا تو صفدر تو بے اختیار ہنس پڑا جبکہ جولیا کے چہرے پر غصے کے تاثرات ابھر آئے۔

" تم پاکیشیا سیکرٹ سروس کے خلاف زہر کیوں اگلتے رہتے ہو"۔ جولیا نے کاٹ کھانے والے لہجے میں کہا۔

" چلو خلاف نہ سہی تو حق میں ہی سہی۔ اب تو خوش ہو"۔ عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا۔

" عمران صاحب۔ کیا واقعی ہمارے ساتھی وہاں ایئرپورٹ پر ہماری نگرانی کر رہے تھے"...... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" میں نے کب تمہارے ساتھی کہا ہے۔ میں نے سیکرٹ سروس کی بات کی ہے اور سیکرٹ سروس میں واقعی ایسے شعبے ہیں جو سیکرٹ رہنا جانتے ہیں"...... عمران نے جواب دیا تو اس بار صفدر اور جولیا نے اس انداز میں سر ہلا دیئے جیسے بات ان کی سمجھ میں آ گئی ہو۔

"اس کا مطلب ہے کہ اس بار ہمارا مقابلہ سیگر سے ہو رہا ہے"۔ صفدر نے کہا۔

" دیکھو مقابلہ ہوتا ہے یا نہیں"...... عمران نے جواب دیا۔

" اس کا مطلب ہے کہ آپ کے ذہن میں کوئی خاص پلان ہے"۔ صفدر نے کہا۔

" میرا پلان اگر کامیاب ہو سکتا تو اب تک ٹیکسی کار ٹیاؤں ٹیاؤں سے بھری ہوئی نظر نہ آتی"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو

صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔

"تم پھر پٹڑی سے اتر رہے ہو"....... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"صاحب۔ جبہ آنے والا ہے۔ آپ نے کسی خاص جگہ جانا ہے"۔ اچانک ڈرائیور نے ان سے مخاطب ہو کر کہا تو وہ تینوں چونک پڑے۔ کیونکہ باتوں میں واقعی انہیں سفر گزرنے کا احساس تک نہ ہوا تھا۔

"جبہ میں پروفیسر روگا رہتے ہیں۔ ہم ان کے مہمان ہیں"۔ عمران نے جواب دیا تو ٹیکسی ڈرائیور نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"کیا تم ان کی رہائش گاہ جانتے ہو"....... عمران نے پوچھا۔

"جی نہیں۔ لیکن آسانی سے معلوم ہو جائے گا کیونکہ جبہ اتنا بڑا شہر نہیں ہے"....... ڈرائیور نے جواب دیا اور پھر واقعی تھوڑی دیر بعد وہ ایک شہر کی حدود میں داخل ہو گئے۔ خاصا خوبصورت اور ماڈرن شہر تھا لیکن اس کی حدود زیادہ وسیع نہ تھی۔ ایک دکان کے سامنے جا کر ڈرائیور نے کار روکی اور نیچے اتر کر وہ دکان کے اندر داخل ہو گیا۔ ان کے پیچھے ہی دوسری ٹیکسی کار بھی رک گئی۔

"یہ پروفیسر روگا کون ہے"....... صفدر نے حیران ہو کر پوچھا۔

"بتایا تو ہے کہ مشہور و معروف نجومی ہے"....... عمران نے جواب دیا تو صفدر نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ عمران بتانا نہیں چاہتا اور اتنا تو اسے بھی اچھی طرح معلوم تھا کہ جب عمران بتانا نہ چاہے تو اس سے معلوم کرنا اپنے بلڈ پریشر کو ہائی کرنا ہوتا ہے اس لئے وہ خاموش ہو گیا۔ چند لمحوں بعد ٹیکسی ڈرائیور

واپس آ کر سیٹ پر بیٹھ گیا اور پھر اس نے کار آگے بڑھا دی اور اس کے ساتھ ہی دوسری ٹیکسی بھی چل پڑی۔

"معلوم ہو گیا ہے"....... عمران نے پوچھا۔

"جی صاحب۔ وہ شمالی حصے میں رہتے ہیں"....... ڈرائیور نے کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد ٹیکسی ایک رہائشی کالونی میں داخل ہو گئی۔ یہاں قدیم طرز کی عمارتوں کی تعداد زیادہ تھی جس سے ظاہر ہوتا تھا کہ یہ کالونی خاصے طویل عرصے سے آباد ہے۔ ایک کوٹھی کے بڑے گیٹ کے سامنے لے جا کر ڈرائیور نے ٹیکسی کار روک دی۔ دوسری ٹیکسی بھی رک گئی۔ گیٹ پر پروفیسر کے نام کی پلیٹ موجود تھی اور عمران سر ہلاتا ہوا نیچے اتر آیا۔ عمران کے ساتھ ہی جولیا، صفدر اور دوسری ٹیکسی سے تنویر اور کیپٹن شکیل بھی نیچے اتر آئے تھے۔ عمران نے صفدر کو کرایہ کی ادائیگی کا اشارہ کیا اور خود وہ ستون پر موجود کال بیل کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے کال بیل کا بٹن پریس کیا تو تھوڑی دیر بعد سائیڈ پھاٹک کھلا اور ایک بوڑھا مقامی آدمی باہر آ گیا۔ اس کے لباس سے معلوم ہو رہا تھا کہ وہ ملازم ہے۔ دونوں ٹیکسی کاریں اس وقت بیک ہو کر واپس جا رہی تھیں۔ اس مقامی آدمی نے جب عمران اور اس کے ساتھیوں کو دیکھا تو اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"جی صاحب"....... ملازم نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"پروفیسر صاحب سے کہو کہ پاکیشیا سے پرنس آف ڈھمپ اپنے

درباریوں سمیت آپ کا مہمان بننے بذات خود آپ کے دروازے پر حاضر ہے"...... عمران نے کہا تو ملازم کے چہرے پر اور زیادہ حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"پاکیشیا۔ وہ کون سی جگہ ہے صاحب"...... ملازم نے شاید زندگی میں پہلی بار پاکیشیا کا نام سنا تھا۔

"کبھی دیوؤں پریوں کی کہانی تو سنی ہو گی تم نے"...... عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ج۔ج۔ جی ہاں۔ مم۔ مم۔ مگر"...... ملازم نے اور زیادہ حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"وہ پرانا دور تھا اب جدید دور میں ہر چیز سکڑ گئی ہے اس لئے اب دیو بھی ہمارے جیسے ہو گئے ہیں اور پریاں اس خاتون جیسی"۔ عمران نے جواب دیا تو ملازم اس بار بے اختیار مسکرا دیا۔

"آ جائیے"...... ملازم نے ایک طرف ہٹتے ہوئے کہا تو عمران مسکراتا ہوا اندر داخل ہوا اور اس کے پیچھے اس کے ساتھی بھی اندر داخل ہو گئے۔ یہ اوسط درجے کی کوٹھی تھی لیکن کوٹھی کا لان رنگا رنگ پھولوں سے بھرا ہوا تھا۔ ملازم نے پھاٹک بند کیا اور پھر وہ انہیں ایک ڈرائنگ روم میں لے آیا۔ ڈرائنگ روم میں بھی پرانا فرنیچر موجود تھا لیکن وہاں صفائی کا معیار بے حد اچھا تھا۔

"تشریف رکھیں۔ میں پروفیسر صاحب کو اطلاع کرتا ہوں"۔ ملازم نے کہا اور تیزی سے واپس مڑ گیا۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور

ایک چھوٹے قد لیکن خاصے موٹے جسم کا آدمی اندر داخل ہوا۔ اس کے جسم پر سوٹ تھا جس کا کپڑا تو خاصا قیمتی تھا لیکن لگتا تھا کہ پروفیسر صاحب نے اپنی شادی پر بنوایا ہو گا اور اب تک اسے پہنتے چلے آ رہے ہیں۔

"میرا نام روگا ہے۔ پروفیسر روگا"...... ان صاحب نے اندر داخل ہوتے ہی کہا۔

"مجھے پرنس آف ڈھمپ کہتے ہیں اور یہ میرے ساتھی ہیں"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھا دیا۔

"اوہ۔ اوہ۔ تو تم ہو پرنس آف ڈھمپ۔ لیکن۔ بہر حال ٹھیک ہے اگر تم کہتے ہو تو میں تسلیم کر لیتا ہوں"...... پروفیسر نے مسکراتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"کیسے تسلیم کر رہے ہیں آپ۔ پرنس کو یا ریاست ڈھمپ کو"۔ عمران نے کہا تو پروفیسر روگا بے اختیار ہنس پڑے۔

"سرگشاکا نے تو پرنس آف ڈھمپ کے متعلق جو کچھ بتایا تھا اس سے تو میں یہی سمجھا تھا کہ پرنس آف ڈھمپ کوئی خوفناک ٹائپ کی چیز ہو گی جسے دیکھ کر بڑے بڑے ایجنٹوں کی گھگھی بندھ جاتی ہو گی لیکن تمہیں دیکھ کر تو جی چاہتا ہے کہ تمہارے ساتھ سانپ اور سیڑھی والا کھیل کھیلا جائے"...... پروفیسر نے جواب دیا اور اس کے اس خوبصورت جواب پر عمران بے اختیار کھل کھلا کر ہنس پڑا۔ اس نے واقعی پروفیسر کی اس خوبصورت بات کا لطف لیا تھا جبکہ عمران

کے ساتھی بھی بے اختیار ہنس پڑے تھے۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور ملازم ایک ٹرالی دھکیلتا ہوا اندر آیا۔ ٹرالی پر مشروب کے گلاس ڈھکے ہوئے رکھے تھے۔ ملازم نے ایک ایک گلاس اٹھا کر سب کے سامنے رکھا اور پھر ٹرالی دھکیلتا ہوا واپس لے گیا۔

"لیجئے"....... پروفیسر نے کہا اور خود بھی اس نے ہاتھ بڑھا کر اپنا گلاس اٹھا لیا۔

"پروفیسر صاحب حزب اختلاف کے لیڈر جناب تمالا صاحب سے خفیہ ملاقات کرنی ہے۔ کیا آپ اس کا بندوبست کر سکتے ہیں"۔ عمران نے مشروب کا گھونٹ لیتے ہوئے کہا۔

"خفیہ ملاقات اور تمالا سے۔ لیکن وہ تو سرگشاکا کے مخالف قبیلے کا آدمی ہے"....... پروفیسر روگا نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اسی لئے تو خفیہ ملاقات کرنے کی بات کی ہے"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں آپ کی بات کا مطلب نہیں سمجھا۔ آپ ذرا وضاحت سے بات کریں"....... پروفیسر روگا نے کہا۔

"ہم جناب تمالا سے اس انداز میں ملاقات کرنا چاہتے ہیں کہ انہیں ہماری اصلیت کا علم نہ ہو سکے"....... عمران نے کہا۔

"اصلیت کا علم نہ ہو سکے۔ میں سمجھا نہیں"....... پروفیسر روگا واقعی سیدھا سادھا سا آدمی تھا۔

"ہم مقامی میک اپ میں ان سے ملنا چاہتے ہیں لیکن اس طرح

کہ اور کسی کو اس ملاقات کی خبر نہ ہو سکے اور اس ملاقات میں میرے ساتھ میری ساتھی خاتون ہوں گی۔ بس"....... عمران نے جواب دیا۔

"لیکن میں انہیں کیا بتاؤں کہ کون ان سے ملاقات کرنا چاہتا ہے"۔ پروفیسر روگا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"آپ ان سے کہہ دیں کہ جمہوریہ ماکی کی نیشنل یونیورسٹی کے پروفیسر ان سے ملنا چاہتے ہیں۔ وہ کامرون میں سیاست کے موضوع پر کتاب لکھ رہے ہیں"....... عمران نے کہا۔

"اوہ اچھا۔ یہ بات ہے۔ ٹھیک ہے۔ ملاقات ہو جائے گی۔ آپ کب ملاقات چاہتے ہیں"....... پروفیسر نے کہا۔

"اگر آج رات ہو جائے تو زیادہ بہتر ہے"....... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے ہو جائے گی۔ اور کچھ"....... پروفیسر نے کہا۔

"فی الحال تو اتنی ہی درخواست ہے اس کے ساتھ ساتھ ہمیں رہائش کے لئے ایک کوٹھی اور دو کاریں بھی چاہئیں"....... عمران نے کہا۔

"اس کا بندوبست میں سرگشاکا کے کہنے پر پہلے ہی کر چکا ہوں۔ اس کالونی میں ایک کوٹھی ہے۔ اندر کاریں بھی موجود ہیں۔ میرا ملازم آپ کو وہاں چھوڑ آئے گا"....... پروفیسر روگا نے کہا۔

"وہاں فون تو ہو گا"....... عمران نے پوچھا۔

"جی ہاں"....... پروفیسر روگا نے جواب دیا۔

"آپ کا فون نمبر کیا ہے تاکہ آپ سے بھی بات ہو سکے"۔ عمران

نے کہا تو پروفیسر نے اپنا فون نمبر بتا دیا۔

" او کے۔ پھر اپنے ملازم سے کہہ دیں کہ وہ ہمیں وہاں چھوڑ آئے"۔ عمران نے اٹھتے ہوئے کہا۔

" ارے آج رات کا کھانا آپ میرے ہاں کھائیں"...... پروفیسر روگا نے کہا۔

" فی الحال نہیں کیونکہ میں زیادہ دیر آپ کی رہائش گاہ پر رکنا نہیں چاہتا ورنہ آپ بھی ٹارگٹ میں آسکتے ہیں"...... عمران نے کہا تو پروفیسر روگا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

" آئیے "...... پروفیسر روگا نے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر وہ انہیں ساتھ لے کر ڈرائنگ روم سے باہر آگیا۔ وہاں اس کا وہی ملازم موجود تھا۔ اس نے ملازم کو ہدایات دیں۔

" آئیے جناب"...... ملازم نے عمران اور اس کے ساتھیوں سے کہا اور عمران پروفیسر روگا سے مصافحہ کر کے ملازم کے پیچھے بیرونی پھاٹک کی طرف بڑھنے لگا۔ اس کے ساتھی اس کی پیروی کر رہے تھے۔

کمرے کا دروازہ اچانک کھلا تو کرسی پر بیٹھی ہوئی ایک نوجوان اور خوبصورت ایکریمین لڑکی نے چونک کر دروازے کی طرف دیکھا۔ دروازے سے ایک ایکریمی نوجوان اندر داخل ہو رہا تھا۔ اس کے چہرے پر جوش کے تاثرات نمایاں تھے۔

" کیا رپورٹ ہے مائیکل"۔ لڑکی نے تجسس بھرے لہجے میں پوچھا۔

" مادام کامیابی کی رپورٹ ہے"...... مائیکل نے جواب دیا تو جسے مادام کہا گیا تھا بے اختیار مسکرا دی۔

" وہ تو تمہارے چہرے سے ہی معلوم ہو رہا تھا۔ بیٹھو اور تفصیل بتاؤ"...... لڑکی نے مسکراتے ہوئے کہا اور مائیکل سر ہلاتا ہوا ساتھ پڑی ہوئی کرسی پر بیٹھ گیا اور پھر اس سے پہلے کہ ان کے درمیان کوئی بات ہوتی پاس تپائی پر پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی اور

لڑکی نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ جین ہارٹ بول رہی ہوں"....... لڑکی کا لہجہ تحکمانہ تھا۔

"مادام۔ مائیکل آپ کے پاس پہنچ چکا ہے یا نہیں"....... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"ہاں ابھی آیا ہے۔ کیوں"....... لڑکی نے ساتھ بیٹھے ہوئے مائیکل کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"ان سے بات کرائیں ایک اطلاع دینی ہے"....... دوسری طرف سے کہا گیا اور لڑکی نے رسیور مائیکل کی طرف بڑھاتے ہوئے فون پیس میں موجود لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا۔

"ہیلو مائیکل بول رہا ہوں"....... مائیکل نے کہا۔

"باس میں انتھونی بول رہا ہوں۔ جیری نے اطلاع دی ہے کہ پروفیسر روگا واپس اپنی کوٹھی میں آ گیا ہے"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوہ اچھا۔ اس کی نگرانی جاری رکھو میں مادام سے بات کر کے پھر تمہیں کال کروں گا"....... مائیکل نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

"یہ پروفیسر روگا کون ہے"....... جین ہارٹ نے حیران ہو کر پوچھا۔

"مادام۔ عمران اپنے چار ساتھیوں سمیت جن میں ایک سوئس عورت بھی شامل ہے ایئر پورٹ سے ٹیکسیوں میں بیٹھ کر سیدھا جبہ

گیا ہے۔ ہم اسے یہاں دارالحکومت میں تلاش کرتے رہ گئے لیکن وہ یہاں نہیں ملے تو پھر ہم نے ٹیکسی ڈرائیوروں کی یونین سے رجوع کیا اور تھوڑی سی رقم خرچ کرنے پر ہمیں وہ ٹیکسی ڈرائیور مل گئے جنہوں نے انہیں ایئر پورٹ سے پک کیا تھا۔ انہیں بھی معقول رقم دی گئی تو انہوں نے بتایا کہ انہوں نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو جبہ کے پروفیسر روگا کی کوٹھی پر اتارا تھا۔ اس پر میں نے جیری کے گروپ کو وہاں بھیجا تو انہوں نے اطلاع دی کہ پروفیسر روگا کے گھر کی چیکنگ کی گئی ہے لیکن وہاں عمران یا اس کے ساتھی موجود نہیں ہیں البتہ پروفیسر کے ملازم نے بتایا ہے کہ وہ لوگ آئے تھے اور پروفیسر نے انہیں مشروب پلا کر اس کالونی کی ایک دوسری کوٹھی میں شفٹ کر دیا ہے۔ اس کوٹھی کی چیکنگ کی گئی تو وہاں وہ لوگ موجود تھے جبکہ پروفیسر روگا اپنی کوٹھی میں موجود نہ تھا اس لئے میں نے جیری کی ڈیوٹی لگائی تھی کہ جیسے ہی پروفیسر روگا واپس آئے وہ مجھے اطلاع کر دے اور یہی اطلاع کرنے کے لئے اس نے کال کی ہے"....... مائیکل نے جواب دیا۔

"لیکن یہ لوگ وہاں جبہ کیا کرنے گئے ہیں اور یہ پروفیسر روگا کون ہے"....... جین ہارٹ نے حیران ہو کر کہا۔

"میں نے جو کچھ اس پروفیسر روگا کے بارے میں معلوم کیا ہے اس سے یہی معلوم ہوا ہے کہ پروفیسر روگا کامرون کے چیف سیکرٹری سر گشاکا کا کزن ہے اور یہاں ایک کالج میں بیالوجی کا پروفیسر ہے۔

پروفیسر کو کبھی مشکوک سرگرمیوں میں شامل نہیں دیکھا گیا اور وہ سیدھا سادھا پڑھنے پڑھانے والا آدمی ہے اور آج کل وہ اپنے ایک ملازم کے ساتھ اکیلا اپنی کوٹھی میں رہتا ہے۔ اس کی بیوی اور بچے ان دنوں چھٹیاں گزارنے ملک سے باہر گئے ہوئے ہیں"۔۔۔۔۔۔۔ مائیکل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو پھر مجھے بتانے کی بجائے اس کوٹھی کو میزائلوں سے اڑا دینا تھا جس میں عمران اور اس کے ساتھی موجود ہیں۔ پروفیسر روگا کا ہم نے کیا کرنا ہے"۔ جین ہارٹ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"آپ کی اجازت ضروری تھی۔ میں نے سوچا کہ ہو سکتا ہے کہ آپ پہلے انہیں بے ہوش کرائیں اور پھر انہیں ہوش میں لا کر ان سے پوچھ گچھ کریں اس کے بعد انہیں ہلاک کیا جائے"۔۔۔۔۔۔۔ مائیکل نے کہا۔

"اوہ ہاں۔ واقعی تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔ میں نے پرانے حساب اس سے بے باق کرنے ہیں لیکن میں وہاں جب نہیں جانا چاہتی۔ تم ایسا کرو کہ جیری کو کہہ دو کہ وہ اس کوٹھی پر بے ہوش کرنے والی انتہائی زود اثر گیس فائر کر کے انہیں بے ہوش کرے اور پھر اسی بے ہوشی کی حالت میں انہیں وہاں سے یہاں دارالحکومت لے آئے۔ اسے یہ بھی کہہ دو کہ اس پروفیسر روگا کے ساتھ بھی یہی کارروائی کی جائے البتہ اس کے ملازم کو وہیں گولی مار دی جائے اور اس پروفیسر کو بھی ان لوگوں کے ساتھ یہاں لے آئے"۔۔۔۔۔۔۔ جین ہارٹ نے

کہا۔

"ٹھیک ہے۔ جیسے آپ کا حکم"۔۔۔۔۔۔۔ مائیکل نے جواب دیا اور پھر اس نے ہاتھ بڑھا کر فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس"۔۔۔۔۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی انتھونی کی آواز سنائی دی۔

"مائیکل بول رہا ہوں"۔۔۔۔۔۔۔ مائیکل نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس باس"۔۔۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے انتھونی کا لہجہ مؤدبانہ ہو گیا۔

"مادام کا حکم جیری تک پہنچا دو کہ وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کی رہائش گاہ پر انتہائی زود اثر بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کر کے انہیں بے ہوش کر دے پھر انہیں بے ہوشی کے عالم میں وہاں سے یہاں لا کر ہمارے ہیڈ کوارٹر کے تہہ خانے میں رکھے۔ یہی کارروائی پروفیسر روگا کے ساتھ کی جائے اور پروفیسر روگا کو بھی عمران اور اس کے ساتھیوں کے ساتھ ہی یہاں لے آیا جائے البتہ اس کے ملازم کو ہلاک کر دیا جائے"۔۔۔۔۔۔۔ مائیکل نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس باس۔ حکم کی تعمیل ہو گی"۔۔۔۔۔۔۔ انتھونی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"جیری کو کہہ دینا کہ تمام کارروائی انتہائی احتیاط سے کرے۔ عمران اور اس کے ساتھی عام لوگ نہیں ہیں۔ انتہائی خطرناک سیکرٹ ایجنٹ ہیں اگر انہیں معمولی سا بھی شبہ ہو گیا تو الٹا جیری ان کے ہاتھ آجائے گا"۔۔۔۔۔۔۔ مائیکل نے کہا۔

"آپ فکر نہ کریں باس۔ میں جیری کو اچھی طرح سمجھا دوں گا"۔ انتھونی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"جب یہ لوگ ہیڈ کوارٹر پہنچ جائیں تو تم نے فوراً اطلاع دینی ہے کہ تاکہ مادام وہاں پہنچ سکیں"....... مائیکل نے کہا۔

"یس باس۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور مائیکل نے رسیور رکھ دیا۔

"یہ لوگ وہاں جبہ کیوں گئے ہوں گے۔ وہ تو دارالحکومت سے بالکل ہٹ کر علاقہ ہے"....... جین ہارٹ نے کہا۔

"اسی بات کو معلوم کرنے کے لئے تو میں نے فوری ایکشن نہ لیا تھا ورنہ تو میں ان کی لاشیں آپ کے سامنے لا کر رکھ دیتا۔ مجھے خود تجسس تھا"....... مائیکل نے جواب دیا۔

"بہرحال اب معلوم ہو جائے گا"....... جین ہارٹ نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور مائیکل نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"مجھے اب اجازت دیجئے۔ میرا خیال ہے کہ میں ہیڈ کوارٹر میں ہی رہوں تاکہ یہ لوگ جب وہاں پہنچیں تو انہیں اچھی طرح باندھا جا سکے اور خیال رکھا جا سکے کہ یہ لوگ کوئی شرارت نہ کر سکیں"۔ مائیکل نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"تو پھر تم مجھے اطلاع کرنا"....... جین ہارٹ نے کہا تو مائیکل نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

عمران کی آنکھیں کھلیں تو چند لمحوں تک تو اس کے ذہن پر دھند سی چھائی رہی لیکن پھر یہ دھند آہستہ آہستہ صاف ہوتی چلی گئی اور عمران کا شعور بیدار ہو گیا۔ اس نے لاشعوری طور پر اٹھنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے جب اسے معلوم ہوا کہ وہ دیوار کے ساتھ زنجیروں سے جکڑا ہوا کھڑا ہے تو اس نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ اب اسے احساس ہوا تھا کہ اس کے بازوؤں میں درد کی شدید لہریں کیوں موجود ہیں اور شاید ان لہروں کی وجہ سے ہی اس کے ذہن سے بے ہوشی کا پردہ ہٹا تھا۔ اس کے بازوؤں میں درد کی تیز لہریں دوڑ رہی تھیں اس طرح کچھ تو اس کی ذہنی مشقوں نے کام دکھایا اور کچھ درد کی ان لہروں نے اور اسے ہوش آ گیا۔ ہوش میں آنے پر وہ سیدھا کھڑا ہو گیا تھا اس لئے اب اس کے بازوؤں میں ہونے والا درد کافی حد تک تھم گیا تھا۔ اس نے گردن گھمائی تو اس

کے منہ سے بے اختیار ایک طویل سانس نکل گیا کیونکہ اس کے
سارے ساتھی حتیٰ کہ پروفیسر روگا بھی بے ہوشی کے عالم میں اس کے
ساتھ دیوار سے زنجیروں میں جکڑے ہوئے موجود تھے۔ یہ کوئی بڑا سا
تہہ خانہ تھا جس کا دروازہ سامنے تھا۔ عمران کے ذہن میں فوراً ہی
بے ہوش ہونے سے پہلے کا منظر آگیا۔ وہ فون پر پروفیسر روگا سے
بات کر رہا تھا۔ پروفیسر روگا نے اسے بتایا تھا کہ اس نے تمالا سے ان
کی ملاقات کا وقت لے لیا ہے اور یہ ملاقات رات کو دس بجے طے
ہوئی تھی۔ ابھی اس نے فون بند کیا ہی تھا کہ یکلخت اس کا ذہن کسی
لٹو کی طرح گھومنے لگا تھا اور پھر اسے ہوش نہ رہا تھا اور اب ہوش آیا
تو وہ اس انداز میں اپنے ساتھیوں سمیت جکڑا ہوا یہاں موجود تھا۔

" کیا یہ کارروائی اس تمالا کے آدمیوں نے کی ہے"...... عمران
نے بڑبڑاتے ہوئے کہا لیکن دوسرے لمحے جب اسے دروازہ کھلنے کی
آواز سنائی دی تو وہ چونک کر ادھر دیکھنے لگا۔ دروازہ کھلا تو ایک
نوجوان ہاتھ میں ایک سرنج پکڑے اندر داخل ہوا۔

" ارے تمہیں ہوش آگیا"...... نوجوان نے عمران پر نظر پڑتے
ہی چونک کر انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" میرا ذہن زیادہ دیر تک بے ہوشی کو قبول نہیں کرتا اس لئے
میں مخصوص وقت کے بعد خود ہی ہوش میں آجاتا ہوں۔ لیکن تم
کون ہو اور یہاں ہم کس کی قید میں ہیں"...... عمران نے مسکراتے
ہوئے کہا۔

" حیرت ہے۔ عجیب دماغ ہے تمہارا۔ بہرحال تم یہاں مادام جین
ہارٹ کی قید میں ہو"...... اس نوجوان نے کہا تو عمران یہ نام سن کر
چونک پڑا۔

" مادام جین ہارٹ۔ وہ کون ہے۔ کیا بہت بوڑھی ہے"۔ عمران
نے کہا تو نوجوان بے اختیار ہنس پڑا۔

" وہ نوجوان اور خوبصورت عورت ہے۔ چونکہ وہ تنظیم کی چیف
ہے اس لئے احتراماً اسے مادام کہا جاتا ہے"...... نوجوان نے ہاتھ میں
پکڑی ہوئی سرنج کی سوئی عمران کے ساتھ ہی زنجیروں میں جکڑے
ہوئے کیپٹن شکیل کے بازو میں اتارتے ہوئے جواب دیا۔

" کیا وہ یہاں کامرون کی رہنے والی ہے"...... عمران نے کہا۔

" ارے نہیں۔ ہم سب ایکریمین ہیں اور یہاں خصوصی مشن پر
آئے ہوئے ہیں"...... نوجوان نے جواب دیا اور عمران نے اثبات
میں سر ہلا دیا اور ذہن پر زور دینے لگا کیونکہ جین ہارٹ کا نام اس کے
لاشعور میں تو موجود تھا۔ اسے احساس ہو رہا تھا کہ یہ نام اس نے سنا
ہوا ہے لیکن اس کا پورا حدود اربعہ اس کے شعور میں نہ آ رہا تھا۔

" کیا یہ تنظیم ایکریمیا کی کوئی سرکاری ایجنسی ہے"...... عمران
نے کہا۔

" نہیں۔ مادام کی ذاتی تنظیم ہے لیکن یہ اور بات ہے کہ اس
مشن کے لئے ہمیں ہائر حکومت ایکریمیا نے کیا ہے۔ جین ہارٹ کو
حکومت اکثر ہائر کرتی رہتی ہے"...... نوجوان نے صفدر کو انجکشن

لگاتے ہوئے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ
یہ کوئی پرائیویٹ تنظیم ہے اور یقیناً اسے عمران اور اس کے
ساتھیوں کے خلاف سیگر نے ہائر کیا ہو گا اور ہو سکتا ہے کہ یہ جین
ہارٹ پہلے کسی سرکاری ایجنسی سے متعلق رہی ہو اس لئے اسے
احساس ہو رہا تھا کہ اس کا نام اس کے لاشعور میں موجود ہے۔
نوجوان عمران کے علاوہ باقی سب کو انجکشن لگا کر واپس چلا گیا اور
اس نے دروازہ دوسری طرف سے بند کر دیا تھا۔ تھوڑی دیر بعد ایک
ایک کر کے سب کو ہوش آ گیا اور ظاہر ہے سب نے ہوش میں آتے
ہی مخصوص سوالات کئے کہ وہ کہاں ہیں اور کس کی قید میں ہیں۔
عمران نے وہ سب کچھ انہیں بتا دیا جو اس نے نوجوان سے پوچھا تھا۔

"یہ۔ یہ مجھے کیوں قید کیا گیا ہے۔ میں نے کیا کیا ہے"۔ پروفیسر
روگا نے انتہائی خوفزدہ لہجے میں کہا۔

"آپ کی وجہ سے تو ہم یہاں موجود ہیں پروفیسر۔ میرا خیال ہے
کہ یہ کارروائی ہتالا نے کرائی ہے"...... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ اسے تو میں نے آپ کی رہائش گاہ کے بارے میں نہیں
بتایا"...... پروفیسر روگا نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ اس کی بات کا
عمران جواب دیتا دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور ایک نوجوان
خوبصورت ایکریمی لڑکی مسکراتی ہوئی اندر داخل ہوئی۔ اس کے
جسم پر جینز کی پتلون اور براؤن چمڑے کی جیکٹ تھی اور عمران نے
جیسے ہی اس کا چہرہ دیکھا اس کے ذہن میں بے اختیار چھناکا سا ہوا اور

اب اسے یاد آ گیا کہ اسے جین ہارٹ کا نام سن کر کیوں یہ احساس
ہوا تھا کہ وہ اس نام سے آشنا ہے۔ اس لڑکی کو دیکھتے ہی وہ پہچان گیا
تھا۔ یہ واقعی جین ہارٹ تھی اور کچھ عرصہ پہلے اس کا تعلق ایک
ایکریمی ایجنسی کے بڑے سیکرٹ ایجنٹ پاؤل کے ساتھ تھی۔ یہ
پاؤل کی اسسٹنٹ تھی۔ عمران اور پاؤل کا بڑا خوفناک مقابلہ ہوا تھا
جس میں یہ جین ہارٹ بھی شامل تھی اور عمران نے پاؤل کا خاتمہ کر
دیا تھا جبکہ جین ہارٹ بھی زخمی ہو گئی تھی لیکن عمران نے اسے ہلاک
نہ کیا تھا اور زندہ چھوڑ دیا تھا کیونکہ اس کی نظروں میں اصل آدمی
پاؤل ہی تھا اور اب یہ جین ہارٹ مادام کے روپ میں اس کے سامنے
تھی۔ اس کے چہرے پر فاتحانہ مسکراہٹ تھی۔ وہ سامنے پڑی ہوئی
ایک کرسی پر بیٹھ گئی۔ اس کے پیچھے دو آدمی تھے وہ دونوں اس کے
ساتھ ہی کرسیوں پر بیٹھ گئے جبکہ وہ نوجوان جس نے اس کے
ساتھیوں کو انجکشن لگائے تھے ان کے پیچھے کھڑا ہو گیا تھا۔

"تم مجھے پہچان گئے ہو گے عمران"...... جین ہارٹ نے
مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم بھولنے والی چیز تو نہیں ہو مادام جین ہارٹ"...... عمران نے
مسکراتے ہوئے کہا تو جین ہارٹ بے اختیار ہنس پڑی۔

"میں تم سے پاؤل کا حساب بے باق کرنے کے لئے انتہائی بے
چین رہی تھی لیکن مجھے موقع نہ مل سکتا تھا۔ اب مجھے موقع مل گیا ہے
اب تم دیکھنا کہ میں تمہیں کس طرح تڑپا تڑپا کر ماروں گی"۔ جین

ہارٹ نے بڑے سفاک لہجے میں کہا۔

" پاؤل کا حساب تو پاؤل سے ہو چکا تھا تم اپنی بات کرو۔ تمہیں تو میں نے اس وقت چھوڑ دیا تھا حالانکہ میں چاہتا تو ایک گولی تمہارے دل میں بھی اتار دیتا۔ یہ بات میں اس لئے نہیں کر رہا کہ میں تم سے کسی قسم کی نرمی کا خواستگار ہوں بلکہ اس لئے کر رہا ہوں کہ تم نے خود ہی حساب کتاب کی بات کی ہے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" پاؤل میرا آدمی تھا۔ تم نے اسے مار کر مجھے زندگی کا سب سے بڑا دھچکا پہنچایا ہے۔ پاؤل کا انتقام میں نے لینا ہے اور اب میں جی بھر کر لوں گی"...... جین ہارٹ نے کہا۔

" لیکن آپ نے مجھے کیوں جکڑ رکھا ہے۔ میں تو کالج کا پروفیسر ہوں۔ میں تو کسی جرم میں ملوث نہیں ہوں"...... اچانک پروفیسر روگا نے روتے ہوئے لہجے میں کہا۔

" تم نے ان لوگوں کو پناہ دی ہے۔ تم ان سے بھی بڑے مجرم ہوں"...... جین ہارٹ نے یکلخت چیختے ہوئے کہا۔

" وہ تو میں نے سر گشاکا کے کہنے پر ایسا کیا تھا۔ میں تو انہیں جانتا تک نہیں"...... پروفیسر روگا نے کہا۔

" اسے گولی مار دو"...... جین ہارٹ نے غصے سے چیختے ہوئے اپنے ساتھ بیٹھے ہوئے آدمی سے کہا اور اس آدمی نے پلک جھپکنے میں جیب سے ریوالور نکالا اور پھر اس سے پہلے کہ عمران اسے روکتا اس نے

ٹریگر دبا دیا اور کمرہ خوفناک دھماکوں کے ساتھ ساتھ پروفیسر روگا کے حلق سے نکلنے والی چیخوں سے گونج اٹھا اور عمران کے چہرے پر یکلخت پتھریلی سنجیدگی ابھر آئی۔

" تم نے ایک بے گناہ اور معصوم آدمی کو جس سفاکی سے ہلاک کرایا ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ تم میں انسانیت کی معمولی سی رمق بھی نہیں ہے۔ تم انسان نہیں ہو سمجھی۔ اور اب تمہارا حشر عبرت ناک ہو گا"...... عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

" تم۔ تم مجھے دھمکیاں دے رہے ہو۔ مجھے اور اس حالت میں۔ تمہاری یہ جرأت"...... جین ہارٹ نے غصے سے چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنے ساتھ بیٹھے ہوئے اپنے ساتھی کے ہاتھ سے ریوالور جھپٹ لیا۔

" سنو۔ میری بات سنو"...... اچانک جولیا نے اونچی آواز میں کہا تو جین ہارٹ جولیا کی طرف متوجہ ہو گئی۔

" تم کون ہو۔ کیا عمران کی عورت ہو"...... جین ہارٹ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" عمران ہمارا ساتھی ہے اور بس۔ تم مجھ سے بات کرو تم کیا چاہتی ہو۔ میرا نام جولیا ہے اور میں اس ٹیم کی لیڈر ہوں"...... جولیا نے انتہائی باوقار لہجے میں کہا۔

" لیڈر۔ کیا مطلب۔ کیا تمہارا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے"...... جین ہارٹ نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"کسی بھی ملک کے حکام اس قدر احمق نہیں ہوا کرتے کہ غیر ملکیوں کو سیکرٹ سروس میں شامل کریں۔ میں سوئس ہوں پاکیشیائی نہیں ہوں اس لئے مجھے دیکھ کر تو تمہیں خود ہی سمجھ جانا چاہئے تھا کہ میرا پاکیشیا سیکرٹ سروس سے کوئی تعلق نہیں ہو سکتا"۔ جولیا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو پھر تم کون ہو اور کیوں ان لوگوں کے ساتھ شامل ہو"۔ جین ہارٹ نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"کیا تمہارا تعلق کسی سرکاری ایجنسی سے ہے"...... جولیا نے اس کی بات کا جواب دینے کی بجائے الٹا اس سے سوال کرتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ میری اپنی تنظیم ہے البتہ ہمیں ایک سرکاری ایجنسی نے تمہارے خلاف ہائر کیا ہے۔ تم لوگ ایکریمیا آنے کی بجائے گریٹ لینڈ ڈراپ ہو گئے اور پھر وہاں سے چارٹرڈ طیارے کے ذریعے زوالا پہنچے اور وہاں سے جبہ چلے گئے جبکہ مجھے تمہیں ختم کرنے کا کام دیا گیا تھا۔ میں نے تمہارا پیچھا کیا اور پھر تمہیں جبہ میں تلاش کر لیا اور پھر تمہیں بے ہوش کر کے یہاں میرے ایک سیکشن ہیڈ کوارٹر میں لایا گیا ہے۔ میں چاہتی تو تمہیں بے ہوشی کے دوران ہی ہلاک کر دیتی یا اس تمہاری رہائش گاہ کو ہی میزائلوں سے اڑا دیتی لیکن میں چاہتی تھی کہ مرنے سے پہلے اس عمران کو معلوم ہو سکے کہ اسے کس نے مارا ہے"...... جین ہارٹ جب بولنے پر آئی تو بولتی چلی گئی۔

"تمہیں ٹارگٹ تو عمران کو مارنے کا دیا گیا ہو گا"...... جولیا نے کہا۔

"ہاں۔ کیوں مگر تم بھی تو اس کے ساتھ ہو"...... جین ہارٹ نے ایک بار پھر چونک کر پوچھا۔

"یہی تو تمہیں غلط فہمی ہے۔ ہم عمران کے ساتھی نہیں ہیں بلکہ عمران ہمارے ساتھ ہے۔ ہم نے عمران کو ہائر کیا ہے۔ ہماری بھی تمہاری طرح پرائیویٹ تنظیم ہے۔ ہمیں بھی ہائر کر کے یہ ٹاسک دیا گیا ہے کہ ہم یہاں کامرون میں آئندہ ہونے والے انتخابات میں حزب اختلاف کے لیڈر تمالا کے لئے راستے ہموار کریں۔ ان کے مخالفوں کا خاتمہ کر دیں"...... جولیا نے بڑی ذہانت سے بات کا رخ موڑتے ہوئے کہا۔

"یہ کیا کہہ رہی ہو تم۔ کیا تم ہمیں احمق سمجھتی ہو۔ تمالا تو گشاکا اور صدر کے مخالف قبیلے کا ہے اور تم لوگ یہاں اس لئے آئے ہو تاکہ تمالا کو ہلاک کر دو اور گشاکا کے قبیلے کے سرپنچوں کو سیگر کے آدمیوں سے بچا لو"...... جین ہارٹ نے کہا۔

"تمہیں جس نے بھی یہ بات بتائی ہے غلط بتائی ہے۔ ہم پروفیسر روگا کے پاس آئے ہی اس لئے تھے اور ہمیں اس کی ٹپ سرگشاکا کی طرف سے ملی تھی۔ اس کے کہنے پر ہی پاکیشیائی حکام نے ہمیں ہائر کر کے یہاں بھیجا ہے۔ ہماری پروفیسر روگا کے ذریعے رات کو تمالا سے ملاقات طے تھی جس میں ہم نے خفیہ طور پر اس سے سارے کام کی

تکمیل کے لئے ہدایات لینی تھیں"...... جولیا نے کہا۔

"میں کیسے اس بات کو تسلیم کر لوں"...... جین ہارٹ نے کہا لیکن اس کا لہجہ بتا رہا تھا کہ وہ ذہنی طور پر واقعی الجھ گئی ہے۔

"پروفیسر روگا کو تم نے ہلاک کر دیا ہے حالانکہ تم اس سے آسانی سے اس بات کی تصدیق کر سکتی تھی۔ اب ایک ہی صورت ہے کہ تم تمالا سے بات کر کے اس سے پوچھ لو کہ کیا پروفیسر روگا نے اس سے ملاقات کی اجازت لی ہے یا نہیں"...... جولیا نے کہا۔

"لیکن تم نے اسے کیا بتایا ہے"...... جین ہارٹ نے کہا۔

"میں اور عمران نے اس کے پاس جانا تھا اور اس ملاقات کو خفیہ رکھنے کے لئے عمران میک اپ کر کے جاتا۔ میں نے بظاہر یہ ظاہر کرنا تھا کہ ہمارا تعلق ایک افریقی یونیورسٹی سے ہے اور ہم کامرون کے آئندہ انتخابات کے بارے میں سروے کرنا چاہتے ہیں اور اسی سلسلے میں حزب اختلاف کے لیڈر سے ملاقات کر رہے ہیں تاکہ تمالا کے مخالف صدر کو اصل بات کا علم نہ ہو سکے"...... جولیا نے جواب دیا۔ وہ واقعی بے پناہ ذہانت سے کام لے رہی تھی۔ عمران کے چہرے پر بھی اس کے لئے تحسین کے تاثرات نمایاں تھے۔

"فون لے آؤ"...... جین ہارٹ نے پیچھے کھڑے ہوئے نوجوان سے کہا تو نوجوان واپس مڑا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا کمرے سے باہر چلا گیا۔

"کچھ بھی ہو میں عمران کو زندہ نہیں چھوڑ سکتی"...... جین ہارٹ

نے عمران کی طرف دیکھتے ہوئے سخت لہجے میں کہا۔

"ہماری طرف سے تم عمران کے ساتھ جو چاہو سلوک کر سکتی ہو۔ ہم نے اسے ہائر کیا ہے اسے رقم دی ہے اب یہ زندہ رہتا ہے یا مر جاتا ہے اس سے ہمیں کوئی غرض نہیں ہے"...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"مس جولیا۔ بہرحال میں آپ کا ساتھی تو ہوں۔ کم از کم اس قدر سفاک لہجے میں تو بات نہ کریں"...... عمران نے اس بار جولیا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اگر تم اپنے آپ کو بچا سکتے ہو تو بچا لو لیکن ہم تمہاری خاطر خو مرنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ کیوں مادام جین ہارٹ۔ کون کسی کے لئے مرتا ہے"...... جولیا نے عمران کو جواب دیتے ہوئے جین ہارٹ سے تائید کراتے ہوئے کہا۔

"یہ بعد میں دیکھا جائے گا کہ کون زندہ بچتا ہے اور کون نہیں"۔ جین ہارٹ نے جواب دیا۔

"کیا سیگر کے پاس آدمی نہیں تھے جو اس نے ہمارے لئے تمہیں ہائر کیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"بڑی سرکاری ایجنسیاں اس طرح کا کام خود نہیں کیا کرتیں۔ رقم کی انہیں پرواہ نہیں ہوتی اور رقم دے کر جب ان کی مرضی کے مطابق کام ہو جائے تو انہیں کیا ضرورت ہے کہ وہ خود یہ کام کرتے پھریں"۔ جین ہارٹ نے جواب دیا اور عمران نے اس طرح سر ہلا دیا

جیسے وہ جین ہارٹ کی بات سے متفق ہو۔ اسی لمحے وہی نوجوان اندر داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں ایک کارڈلیس فون تھا اس نے بڑے مؤدبانہ انداز میں یہ فون جین ہارٹ کی طرف بڑھا دیا۔

" جین ہارٹ نے فون اس سے لیا اور اسے آن کر کے اس نے تیزی سے بٹن پریس کرنے شروع کر دیئے۔

" یس"....... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔ شاید جین ہارٹ نے انہیں سنانے کے لئے خاص طور پر لاؤڈر کا بٹن آن کر دیا تھا اس لئے دوسری طرف سے آنے والی آواز انہیں بخوبی سنائی دے رہی تھی۔ یہ آواز نسوانی تھی۔

" بروک سے بات کراؤ۔ میں جین ہارٹ بول رہی ہوں"۔ جین ہارٹ نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

" یس مادام ہولڈ آن کریں"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" ہیلو"....... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی اور عمران یہ آواز سنتے ہی پہچان گا کہ یہ سیگر کے چیف بروک کی آواز ہے۔ اسے معلوم تھا کہ جیسے ہی بروک کو علم ہوا کہ عمران جین ہارٹ کے قابو میں آگیا ہے تو اس نے جین ہارٹ کو اس کی فوری ہلاکت کا حکم دے دینا ہے اور جولیا نے ویسے تو انتہائی ذہانت سے جین ہارٹ کے خلاف جال بن لیا تھا لیکن عمران جانتا تھا کہ جین ہارٹ کسی بھی وقت اور کچھ نہیں تو اس پر فائر کھول سکتی ہے اس لئے وہ اس دوران مسلسل اپنی رہائی کے بارے میں سوچتا رہا تھا۔ اس نے اپنی کلائیوں

کے گرد موجود کڑوں کا جائزہ لے لیا تھا۔ یہ کڑے بٹنوں والے ضرور تھے لیکن ان کے بٹن ایسی جگہوں پر تھے کہ عمران کی انگلیاں مڑ کر بھی وہاں تک نہ پہنچ سکتی تھیں اس لئے عمران نے ضرورت پڑنے پر اپنی ٹانگوں کو استعمال کرنے کا پروگرام بنا لیا تھا لیکن اس کے باوجود اس نے اپنے بازوؤں کو غیر محسوس انداز میں موڑنا شروع کر دیا تھا تاکہ اگر اس کی انگلیاں کسی طرح ان بٹنوں تک پہنچ سکیں تو ظاہر ہے اسے انتہائی آسانی ہو جائے گی لیکن کلائیوں میں موجود کڑے اس قدر تنگ تھے کہ کوشش کے باوجود عمران اپنے مقصد کو حاصل نہ کر پا رہا تھا۔

" میں جین ہارٹ بول رہی ہوں"....... جین ہارٹ نے کہا۔

" کیا رپورٹ ہے جین ہارٹ"....... بروک کے لہجے میں اشتیاق تھا۔

" عمران اور اس کے ساتھی میری نظروں میں ہیں۔ کسی بھی وقت ان کا آسانی سے خاتمہ کر سکتی ہوں لیکن مجھے معلوم ہوا ہے کہ عمران اور اس کے ساتھی یہاں حزب اختلاف کے لیڈر تمالا کی امداد کے لئے آئے ہیں اور اس سلسلے میں انہوں نے سرگشاکا کے ایک آدمی پروفیسر روگا کی مدد سے تمالا سے ملاقات کا وقت بھی لے لیا ہے۔ میں چاہتی ہوں کہ آپ تمالا سے بات کر کے اس بات کی تصدیق کرا دیں"۔ جین ہارٹ نے کہا۔

" یہ تم کیا کر رہی ہو جین ہارٹ۔ تم انہیں ختم کر دو یہ لوگ

انتہائی خطرناک ہیں"۔ بروک نے کہا۔

" میں جانتی ہوں کہ وہ کتنے خطرناک ہیں۔ اس بات کی تم فکر نہ کرو۔ جین ہارٹ اپنا کام بہرحال مکمل کرے گی لیکن میں ان کی بات کی تصدیق کرنا چاہتی ہوں"۔ جین ہارٹ نے کہا۔

" تمہارا مطلب ہے کہ میں اس بات کی تصدیق کراؤں کہ کیا عمران اور اس کے ساتھیوں نے بتالا سے ملاقات طے کی ہے یا نہیں"...... بروک نے کہا۔

" ہاں۔ لیکن اس طرح نہیں۔ صرف یہ معلوم کرنا ہے کہ کیا پروفیسر روگا کے ذریعے بتالا سے آج رات کوئی ملاقات طے ہوئی ہے یا نہیں"...... جین ہارٹ نے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ تم کس نمبر پر بات کر رہی ہو"...... بروک نے پوچھا۔

" میں زوالا سے بول رہی ہوں۔ تم بات کر لو۔ میں پانچ منٹ بعد دوبارہ کال کر کے معلوم کر لوں گی"...... جین ہارٹ نے کہا۔

" او کے"...... بروک نے جواب دیتے ہوئے کہا اور جین ہارٹ نے اوکے کہہ کر فون آف کر دیا۔

" کچھ بھی ہو تم اب زندہ بچ کر نہیں جا سکتے۔ عمران"...... جین ہارٹ نے فون آف کرتے ہی عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

" تمہارے ہاتھوں بچ کر جانے کا دل کس کا چاہتا ہے۔ یہ تو میری خوش قسمتی ہے کہ کم از کم میری موت تمہارے ہاتھوں ہو گی"۔

عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ تمہاری یہ خواہش ضرور پوری ہو گی۔ ابھی اور اسی وقت"...... جین ہارٹ نے منہ بناتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے گود میں پڑا ہوا ریوالور بھی اٹھا لیا۔

" رک جاؤ جین ہارٹ۔ جلدی نہ کرو۔ تم نے پہلے بھی پروفیسر روگا کی ہلاکت میں جلدی کی ہے۔ ہم کہیں بھاگ تو نہیں سکتے۔ تمہارے سامنے زنجیروں میں جکڑے ہوئے ہیں پہلے یہ بات انجام تک پہنچنے دو اس کے بعد کوئی فیصلہ کرنا"...... جولیا نے کہا تو جین ہارٹ نے مسکراتے ہوئے ریوالور دوبارہ گود میں رکھ لیا۔

" یہ سن لو کہ اگر تم عمران کو بچانا چاہتی ہو تو ایسا ممکن نہیں ہے۔ تمہاری باتوں کا رزلٹ کچھ بھی نکلے عمران کو بہرحال مرنا پڑے گا یہ میرا آخری اور حتمی فیصلہ ہے"...... جین ہارٹ نے کہا۔

" جب جی چاہے مار دینا۔ تمہارا ہاتھ کون روک سکے گا لیکن جلدی کیوں کرتی ہو"...... جولیا نے کہا اور جین ہارٹ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ عمران خاموش کھڑا ہوا تھا۔ اس کے چہرے پر ایسے تاثرات تھے جیسے وہ اپنی زندگی سے مایوس ہو گیا ہو اور اس کے چہرے کے تاثرات دیکھ کر جین ہارٹ کے چہرے پر لمحہ بہ لمحہ فاتحانہ تاثرات زیادہ اجاگر ہوتے چلے جا رہے تھے۔ تھوڑی دیر بعد جین ہارٹ نے فون پیس اٹھایا اور اسے آن کر کے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

" یس"...... وہی نسوانی آواز سنائی دی۔

"بروک سے بات کراؤ۔ میں جین ہارٹ بول رہی ہوں"۔ جین ہارٹ نے کہا۔

"یس مادام"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو"...... چند لمحوں بعد بروک کی آواز سنائی دی۔

"کیا معلوم ہوا ہے بروک۔ بات ہوئی ہے تمالا سے"...... جین ہارٹ نے کہا۔

"ہاں۔ اس نے بتایا ہے کہ پروفیسر روگا اس کے پاس آیا تھا اس نے اسے بتایا کہ کسی یونیورسٹی کے دو غیر ملکی پروفیسر اس سے خفیہ طور پر ملنا چاہتے ہیں تاکہ آئندہ انتخابات کے سلسلے میں اس کے حق میں رپورٹ تیار کر سکیں۔ چنانچہ اس نے ملاقات کا وقت دے دیا لیکن ملاقات کا وقت گزر جانے کے باوجود وہ لوگ نہیں آئے اور تمالا نے جب پروفیسر روگا کی رہائش گاہ پر کال کی تو وہاں سے کسی نے کال اٹنڈ ہی نہیں کی"...... بروک نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ بس یہی معلوم کرنا تھا۔ کل تم خوشخبری سنو گے"۔ جین ہارٹ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں منتظر رہوں گا۔ پوری ہوشیار اور محتاط ہو کر کام کرنا"۔ بروک نے کہا تو جین ہارٹ اس طرح ہنس پڑی جیسے بروک نے کوئی لطیفہ سنا دیا ہو۔

"میں بچی نہیں ہوں بروک۔ میرا نام جین ہارٹ ہے۔ جین ہارٹ"۔ جین ہارٹ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"مجھے تمہاری صلاحیتوں کا پوری طرح علم ہے جین ہارٹ۔ اسی لئے تو پورے ایکریمیا میں تمہیں منتخب کیا ہے میں نے۔ لیکن تمہارے مقابل جو لوگ ہیں وہ بھی کسی طرح کم نہیں ہیں"۔ بروک نے جواب دیا۔

"بروک کچھ بھی ہو لیکن یہ بات طے ہے کہ یہ جین ہارٹ کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ کل ان کی لاشیں تمہارے دفتر میں پڑی ہوں گی۔ یہ میرا وعدہ رہا"...... جین ہارٹ نے کہا اور فون آف کر دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے فون پیس پیچھے کھڑے ہوئے آدمی کے ہاتھ میں دے دیا۔

"تم نے مجھے چکر دینے کی کوشش کی ہے لیکن میرا نام جین ہارٹ ہے"...... جین ہارٹ نے ریوالور پکڑ کر انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"کیسا چکر۔ اب جبکہ ہماری بات کی تصدیق ہو گئی ہے اب تم اسے چکر کہہ رہی ہو"...... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ تم چکر دے رہی ہو۔ تمہادا کیا خیال ہے کہ جین ہارٹ تم جیسی احمق عورتوں کے چکر میں آجائے گی۔ یہ درست ہے کہ تم نے تمالا سے ملاقات طے کی ہے لیکن تمہارا مقصد تمالا کو اغوا کر کے اس سے حالات معلوم کرنا تھا اس لئے تم نے اس ملاقات کو خفیہ رکھا تھا اور جو کچھ تم نے بتایا ہے اگر وہ سچ بھی ہو تب بھی مجھے جو ٹاسک ملا ہے وہ میں نے مکمل کرنا ہے۔ میری بلا سے حکومت کو تمہاری موت سے فائدہ پہنچتا ہے یا نقصان۔ اس لئے اب تم سب

مرنے کے لئے تیار ہو جاؤ"....... جین ہارٹ نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔ اس کے اٹھتے ہی اس کے دائیں بائیں بیٹھے ہوئے آدمی بھی اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔

" اس عمران کا خاتمہ میں کروں گی۔ باقی کا خاتمہ تم کر دینا"۔ جین ہارٹ نے کہا۔

" اس کا مطلب ہے کہ تم واقعی احمق عورت ہو"....... اچانک جولیا نے کہا اور جین ہارٹ تیزی سے جولیا کی طرف مڑی ہی تھی کہ یکلخت جولیا نے اپنے بازوؤں کو جھٹکا دیا اور اس کے ہاتھ کڑوں سے باہر نکل آئے۔ اسی لمحے عمران کا جسم فضا میں اچھلا اور جین ہارٹ کے ساتھ کھڑے ہوئے آدمی کے پہلو میں عمران کی جڑی ہوئی ٹانگوں کو بھرپور ضرب پڑی اور جین ہارٹ اور اس کے ساتھ کھڑے ہوئے دوسرے آدمی کو ساتھ لیتا ہوا نیچے فرش پر جا گرا۔ اچانک دھکا لگنے سے جین ہارٹ کے ہاتھ سے ریوالور نکلا تو سیدھی اس کی طرف بڑھتی ہوئی جولیا کے ہاتھوں میں کیچ ہو گیا اور اس کے ساتھ ہی کمرہ دھماکوں اور انسانی چیخوں سے گونج اٹھا۔ جولیا نے بغیر کوئی وقت ضائع کئے جین ہارٹ کے تینوں آدمیوں کو گولی مار دی تھی جبکہ جین ہارٹ اچھل کر کھڑی ہوئی ہی تھی کہ جولیا نے انتہائی برق رفتاری سے اس کی گردن پر کھڑی ہتھیلی کا بھرپور وار کیا اور جین ہارٹ چیختی ہوئی نیچے گری ہی تھی کہ جولیا کی لات حرکت میں آئی اور جین ہارٹ چیختی ہوئی کسی گیند کی طرح اچھل کر سائیڈ دیوار سے جا ٹکرائی اور

پھر نیچے گر کر اس طرح بے حس و حرکت ہو گئی جیسے مردہ چھپکلی۔ جولیا اس کی طرف بڑھنے لگی۔

" رک جاؤ جولیا۔ یہ ہوش میں ہے"....... عمران نے چیختے ہوئے کہا لیکن جولیا جوش میں کافی آگے بڑھ چکی تھی اور پھر اس سے پہلے کہ عمران کی بات مکمل ہوتی جین ہارٹ واقعی کسی گیند کی طرح اچھلی اور جولیا کو لیتی ہوئی فرش پر جا گری۔ نیچے گرتے ہی اس نے ایک بار پھر اچھل کر حملہ کرنا چاہا لیکن دوسرے لمحے وہ چیختی ہوئی فضا میں اٹھی اور قلابازی کھا کر واپس آنے ہی لگی تھی کہ جولیا کا جسم ہوا میں اٹھا اور اس کا ایک بازو ترچھے انداز میں گھوما اور اس کے ساتھ ہی ایک دھماکہ اور چیخ کی آواز اکٹھی سنائی دی اور جین ہارٹ اس بار واقعی کسی مردہ چھپکلی کی طرح دھماکے سے فرش پر گری اور ساکت ہو گئی۔ جولیا نے اٹھ کر زور زور سے سانس لینے شروع کر دیئے اس کا چہرہ پکے ہوئے ٹماٹر کی طرح سرخ ہو رہا تھا۔

" ویل ڈن جولیا۔ جلدی سے دروازہ اندر سے لاک کر دو اور مجھے کھولو"....... عمران نے کہا تو جولیا کے چہرے پر مسرت کے تاثرات کسی آبشار کی طرح نمودار ہو گئے۔ وہ تیزی سے آگے بڑھی اور اس نے کمرے کا دروازہ اندر سے لاک کر دیا اور پھر اس نے سب سے پہلے عمران کے دونوں ہاتھ کڑوں سے آزاد کئے اور پھر عمران نے اس کے ساتھ مل کر باقی ساتھیوں کو بھی زنجیروں سے آزاد کر دیا۔ البتہ پروفیسر روگا چونکہ لاش میں تبدیل ہو چکا تھا اس لئے عمران نے اس

کی جھولتی ہوئی لاش کو کھول کر نیچے زمین پر لٹا دیا تھا۔

" باہر جا کر چیک کرو اور جتنے لوگ بھی نظر آئیں سب کو اڑا دو"۔ عمران نے اپنے ساتھیوں سے کہا تو وہ جین ہارٹ کے ساتھیوں کے ریوالور لے کر باہر چلے گئے جبکہ عمران نے جولیا کی مدد سے بے ہوش پڑی ہوئی جین ہارٹ کو انہی زنجیروں میں جکڑ دیا جس میں اس جین ہارٹ نے جولیا کو جکڑا ہوا تھا۔

" اچھی طرح چیک کر لینا۔ ایسا نہ ہو کہ جس طرح تم نے اپنے دونوں ہاتھ کڑوں سے نکال لئے تھے اس طرح یہ بھی نکال لے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" اس کا انتظام میں نے پہلے ہی کر دیا ہے"...... یہ کڑے اس انداز میں بنے ہوئے ہیں کہ انہیں تنگ بھی کیا جا سکتا ہے اور کھلا بھی۔ اس کے لئے ایک خاص بٹن ہے میں نے بھی اس بٹن کو پریس کر کے انہیں کھلا کیا تھا۔ اب میں نے اس بٹن کو لاک کر دیا ہے"۔ جولیا نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد صفدر واپس آ گیا۔

" اوپر صرف دو آدمی موجود تھے ان دونوں کو ختم کر دیا گیا ہے"۔ صفدر نے کہا۔

" او کے۔ تم اوپر نگرانی کرو میں اس جین ہارٹ سے کچھ معلومات حاصل کر لوں"...... عمران نے کہا تو صفدر سر ہلاتا ہوا واپس چلا گیا۔

" اسے ہوش میں لے آؤ جولیا"...... عمران نے جولیا سے کہا تو جولیا نے آگے بڑھ کر جین ہارٹ کا ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد جب اس کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگے تو جولیا نے ہاتھ ہٹا لئے اور واپس آ کر عمران کے ساتھ کرسی پر بیٹھ گئی۔ چند لمحوں بعد جین ہارٹ نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔ پہلے چند لمحوں تک تو اس کی آنکھوں میں دھند سی چھائی رہی پھر آہستہ آہستہ شعور کی چمک ابھر آئی۔

" یہ۔ یہ کیا ہو گیا۔ تم لوگ کس طرح آزاد ہو گئے"...... جین ہارٹ نے بھنچے بھنچے لہجے میں کہا۔

" جو کچھ ہوا ہے تمہارے سامنے ہی ہوا ہے جین ہارٹ"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" تم واقعی میرے تصور سے بھی زیادہ ہوشیار ثابت ہوئے ہو۔ میرا خیال تھا کہ تم کسی صورت بھی ان زنجیروں سے آزاد نہ ہو سکو گے۔ بہرحال ٹھیک ہے مجھے اپنی شکست تسلیم ہے اب تم کیا چاہتے ہو"...... جین ہارٹ نے کہا۔

" اصل کارنامہ تو مس جولیا نے دکھایا ہے کہ اس نے کڑوں سے ہاتھ آزاد کر لئے۔ میں نے صرف انگلی پر خون لگا کر شہیدوں میں شمولیت کر لی ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" اگر تم عین وقت پر اس کے ساتھی کو ٹانگوں کی ضرب نہ لگاتے تو یہ عورت مجھے لازماً ہلاک کر ڈالتی اور اب تم نے اس سے جو کچھ

پوچھنا ہے پوچھ لو۔ میں اسے مزید زندہ رہنے کا موقع نہیں دینا چاہتی"...... جولیا نے کہا۔

"میں نے اس سے کیا پوچھنا ہے۔ اسے تو صرف ہماری ہلاکت کے لئے ہائر کیا گیا تھا اور بس"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں ریوالور لے آتی ہوں"...... جولیا نے کہا اور اٹھ کر تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔

"کیا تم مجھے بچا نہیں سکتے عمران"...... جولیا کے باہر جاتے ہی جین ہارٹ نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"بچا تو سکتا ہوں جین ہارٹ۔ مس جولیا میری بات نہیں ٹالے گی لیکن میں اس کی ضرورت محسوس نہیں کر رہا۔ جس وقت تم سے بات ہو رہی تھی تم اس وقت یہ حتمی فیصلہ کر چکی تھیں کہ ہم سب کو ہلاک کر دو گی اور تم نے جس سفاکی سے پروفیسر روگا پر گولیاں برسائی ہیں اس کے بعد تمہارا دوسروں سے کسی قسم کی توقع رکھنا حماقت نہیں تو اور کیا ہے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اگر تم میری جان بچا لو تو میرا وعدہ کہ میں آئندہ کبھی تمہارے یا تمہارے ساتھیوں کے مقابل نہ آؤں گی"...... جین ہارٹ نے کہا۔

"یہ کام تو تمہارے مرنے کے بعد زیادہ اچھی طرح ہو جائے گا"۔ عمران نے جواب دیا۔

"میں تمہیں ایک خاص راز بتا سکتی ہوں"...... جین ہارٹ نے کہا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔

"تم خاص راز یہی بتانا چاہتی ہو ناں کہ سیگر کا ہیڈ کوارٹر کہاں ہے۔ لیکن مجھے سیگر سے کوئی دلچسپی نہیں ہے وہ ایک سرکاری ایجنسی ہے اس کے آدمیوں کی ہلاکت یا اس کے ہیڈ کوارٹر کی تباہی سے ایکریمیا کو تو کوئی فرق نہیں پڑے گا۔ وہ ان لوگوں کی جگہ دوسرے لوگ لے آئیں گے اور ہیڈ کوارٹر کے لئے کسی دوسری عمارت کا انتخاب ہو جائے گا"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"میں تمہیں تمہارے فائدے میں ایک بات بتا سکتی ہوں"۔ جین ہارٹ نے کہا۔

"پہلے بتاؤ۔ اگر واقعی تم نے کوئی ایسی بات بتائی جو مس جولیا اور اس کے ساتھیوں کے لئے فائدہ مند ثابت ہوئی تو میں اس سے تمہاری سفارش کر دوں گا"...... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ پہلے تم وعدہ کرو کہ میری جان بچاؤ گے"...... جین ہارٹ نے کہا۔

"دیکھو جین ہارٹ جس طرح تمہارے ایجنٹوں کی پوزیشن تمہارے گروپ میں تھی اسی طرح میری پوزیشن اس گروپ میں ہے۔ مس جولیا اس گروپ کی چیف ہیں اور مجھے انہوں نے اس مشن پر کام کرنے کے لئے ہائر کیا ہوا ہے اور جس طرح بروک نے تمہیں ہمارے خلاف ہائر کیا تھا اس طرح پاکیشیا نے مس جولیا اور اس کے

گروپ کو ہائر کیا ہے۔ اب مس جولیا چیف ہیں وہ اپنی مرضی کی مالک ہیں میں تو اسے سفارش کر سکتا ہوں لیکن اگر تم نے واقعی کوئی فائدہ مند بات بتا دی تو میری سفارش کام دے جائے گی ورنہ نہیں"....... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" میں تمہیں بتا سکتی ہوں کہ سیگر گروپ کے کتنے آدمی سرگشا کا کے خلاف مشن پر کام کر رہے ہیں اور ان کا سربراہ کون ہے اور کہاں موجود ہے"....... جین ہارٹ نے کہا۔

" ہاں۔ یہ کام کی بات ہے"....... عمران نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے جولیا اندر داخل ہوئی تو اس کے ہاتھ میں ریوالور موجود تھا۔

" کیا کہہ رہی ہے یہ"....... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

" یہ ایک خاص بات بتانے جا رہی ہے مس جولیا اور میں نے اس سے وعدہ کر لیا ہے کہ میں تم سے اس کی زندگی کی سفارش کر دوں گا"....... عمران نے کہا۔

" کون سی بات"....... جولیا نے چونک کر پوچھا۔

" یہ سیگر گروپ کے آدمیوں کی تعداد اور ان کے سربراہ کا نام اور پتہ بتا رہی ہے جس کے خلاف کام کرنے کے لئے تمہیں اور تمہارے گروپ کو ہائر کیا گیا ہے"....... عمران نے کہا۔

" ٹھیک ہے بتاؤ۔ اگر تم نے درست بتا دیا تو ہو سکتا ہے کہ میں عمران کی سفارش مان لوں"....... جولیا نے کہا۔

" سیگر کا فیلڈ سیکشن اس مشن پر کام کر رہا ہے۔ اس فیلڈ سیکشن میں چار افراد جن میں ایک عورت اور تین مرد ہیں۔ ان کا سربراہ ٹیری ہے وہ ریڈ ایجنسی سے آیا ہوا ہے اور انتہائی تیز اور شاطر آدمی ہے۔ وہ اس وقت ہاسٹنگ کالونی کی کوٹھی نمبر اٹھارہ میں رہائش پذیر ہے۔ یہاں اس کا نام ڈگلس ہے"....... جین ہارٹ نے کہا۔

" تمہیں اس بارے میں کیسے معلوم ہوا"....... عمران نے پوچھا۔

" وہ میرا دوست ہے۔ اس نے مجھے خود بتایا تھا اور دعوت دی تھی کہ میں اس مشن کے دوران اس کے پاس اس کی کوٹھی میں ٹھہروں اس لئے مجھے معلوم ہے"....... جین ہارٹ نے کہا۔

" اوکے۔ پھر پہلے ہمیں اس بات کی تصدیق کرنا پڑے گی کہ تم نے جو کچھ بتایا ہے وہ درست ہے یا نہیں۔ اس کے بعد تمہارے متعلق فیصلہ ہو سکتا ہے۔ کیوں مس جولیا"....... عمران نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

" جو کچھ اس نے بتایا ہے اس کے بعد تو اس کے زندہ رہنے کا کوئی سکوپ ہی باقی نہیں رہتا۔ یہ تو یہاں سے رہا ہوتے ہی سیدھی اس کے پاس پہنچے گی اور پھر اسے ہمارے متعلق تمام تفصیلات بتا دے گی۔ اس لئے اس کی موت اب ہماری بقا کے لئے ضروری ہے"۔ جولیا نے سرد لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ریوالور کا رخ سیدھا کیا اور دوسرے لمحے ایک دھماکے کے ساتھ ہی جین ہارٹ کے حلق سے چیخ نکلی اور اس کا بندھا ہوا جسم بری طرح تڑپنے لگا۔

"تم نے جس سفاکی سے پروفیسر روگا کو ہلاک کیا تھا اس کے بعد تم کسی ہمدردی کی مستحق نہیں ہو"...... جولیا نے انتہائی سرد لہجے میں کہا اور ایک بار پھر ٹریگر دبا دیا۔ دوسرے دھماکے کے ساتھ ہی گولی سیدھی جین ہارٹ کی گردن میں پیوست ہو گئی اور اس کے ساتھ ہی اس کا پھڑکتا ہوا جسم ساکت ہو گیا۔

"آؤ اب یہاں سے نکل چلیں"...... جولیا نے مڑتے ہوئے کہا۔

"اب اتنی جلدی کیا ہے۔ اب یہ لاش تو تمہارے خلاف کوئی سازش نہیں کر سکتی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"زندہ رہ کر اس نے کیا کر لینا تھا"...... جولیا نے مصنوعی غصے بھرے لہجے میں کہا۔

"وہی جس کے خوف سے تم نے اسے ہلاک کیا ہے۔ میرا مطلب ہے جذبہ رقابت"...... عمران نے دروازے کی طرف مڑتے ہوئے کہا۔

"تمہیں نجانے اپنے متعلق کیا غلط فہمی پیدا ہو گئی ہے نانسنس"۔ جولیا نے کہا اور عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

سرگشاکا ایک کمرے میں کرسی پر بیٹھے ہوئے تھے۔ ان کے چہرے پر پریشانی کے تاثرات تھے چند لمحوں بعد کمرے کے دروازے پر دستک کی آواز سنائی دی تو سرگشاکا بے اختیار چونک پڑا۔

"یس کم ان"...... سرگشاکا نے کہا تو دروازہ کھلا اور ایک مقامی نوجوان اندر داخل ہوا۔ سرگشاکا اسے دیکھ کر چونک پڑے۔

"کیا بات ہے کاگوما۔ تم فون کرنے کی بجائے خود آئے ہو"۔ سرگشاکا نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"مجھے خدشہ تھا کہ کہیں آپ کا سپیشل فون بھی ٹیپ نہ کر لیا گیا ہو۔ میں آپ کو ایک افسوسناک اطلاع دینے آیا ہوں"...... آنے والے نوجوان نے سنجیدہ لہجے میں کہا تو سرگشاکا کے ہونٹ بھینچ گئے۔

"کیسی اطلاع"...... سرگشاکا نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

"سیگر نے جس پرائیوٹ گروپ کی خدمات عمران اور اس کے

ساتھیوں کی ہلاکت کے لئے ہائر کی تھیں وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو ٹریس کرنے میں کامیاب ہو گئے ہیں اور نہ صرف ٹریس کرنے میں کامیاب ہو گئے ہیں بلکہ شاید انہوں نے ان لوگوں کو پکڑ کر ہلاک کر دیا ہے"...... کاگوما نے کہا تو سرگشاکا کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"تمہارا مطلب اس جین ہارٹ گروپ سے ہے"...... سرگشاکا نے کہا۔

"یس سر"...... کاگوما نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تفصیل بتاؤ۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس اتنی تر نوالہ نہیں ہے کہ ایک عام سا گروپ اسے اس طرح پکڑ کر ہلاک کر دے"۔ سرگشاکا نے کہا۔

"آپ کو یہ تو معلوم ہے کہ عمران اور اس کے ساتھی پروفیسر روگا کے پاس پہنچے تھے اور پروفیسر روگا نے ان کی رہائش کا بندوبست کر لیا تھا پھر پروفیسر روگا نے آپ سے بات کی تھی کہ عمران اور اس کے ساتھی جناب تمالا سے خفیہ ملاقات کرنا چاہتے ہیں اور آپ نے انہیں اس بات کی اجازت دے دی تھی"...... کاگوما نے کہا۔

"ہاں مجھے معلوم ہے"...... سرگشاکا نے کہا۔

"عمران اور اس کے ساتھی جس کوٹھی میں موجود تھے وہ اب وہاں سے غائب ہیں اور پروفیسر روگا بھی اپنی رہائش گاہ سے غائب ہو چکے ہیں اور ان کا ملازم ہلاک ہو چکا ہے۔ ادھر مجھے ایکریمیا سے اطلاع

ملی ہے کہ سیگر کے چیف بروک کو جین ہارٹ کی کال ملی ہے جس میں اس نے بتایا ہے کہ اس نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو ٹریس کر لیا ہے اور اس کے مطابق عمران نے پروفیسر روگا کے ذریعے تمالا سے خفیہ ملاقات کا وقت لیا ہے۔ وہ اس بات کی تصدیق کرانا چاہتی تھی چنانچہ بروک نے جناب تمالا سے بات کی تو انہوں نے اس بات کی تصدیق کر دی اور پھر جین ہارٹ کی کال آئی تو بروک نے تصدیق کر دی جس پر جین ہارٹ نے بڑے حتمی لہجے میں کہا کہ وہ کل عمران اور اس کے ساتھیوں کی لاشیں ان کے سامنے رکھ دے گی"۔ کاگوما نے کہا۔

"اسے کیسے پتہ چلا کہ عمران اور اس کے ساتھی جبہ گئے ہیں اور وہاں انہوں نے پروفیسر روگا سے ملاقات کی ہے"...... سرگشاکا نے کہا۔

"اس جین ہارٹ نے بروک کو بتایا ہے کہ اس کے آدمیوں نے ٹیکسی ڈرائیوروں سے ملاقات کی تھی اور پھر پروفیسر روگا کے ملازم سے انہیں معلوم ہو گیا"...... کاگوما نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ۔ لیکن کیا عمران اور اس کے ساتھیوں کی لاشیں بروک کے پاس پہنچی ہیں یا نہیں"...... سرگشاکا نے کہا۔

"ابھی تک تو نہیں پہنچیں۔ ورنہ اطلاع آ جاتی"...... کاگوما نے جواب دیا۔

"سپیشل ٹرانسمیٹر نکالو الماری سے"...... سرگشاکا نے کچھ دیر

خاموش رہنے کے بعد کہا تو کاگوما اٹھا اور ایک طرف دیوار میں موجود الماری کھول کر اس نے ایک ٹرانسمیٹر نکالا جو کہ بالکل ریڈیو ٹرانسسٹر کی طرح کا تھا۔ اس نے ٹرانسمیٹر سرگشاکا کے سامنے میز پر رکھ دیا سرگشاکا نے اس پر مخصوص انداز میں فریکونسی ایڈجسٹ کی اور پھر اس کا بٹن آن کر دیا۔ ٹرانسمیٹر میں سے سیٹی کی تیز آواز نکلنے لگی اور اس پر ایک سرخ رنگ کا بلب تیزی سے جلنے بجھنے لگا۔ چند لمحوں بعد سیٹی کی آواز نکلنا بند ہو گئی اور بلب کا رنگ بھی سبز ہو گیا۔

" ہیلو۔ ون۔ ون کالنگ۔ اوور"...... سرگشاکا نے تیز اور تحکمانہ لہجے میں کہا۔

" یس سر۔ تھرٹی ون اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ لہجہ مؤدبانہ تھا۔

" جین ہارٹ اور اس کے گروپ کے بارے میں کیا رپورٹ ہے۔ اوور"...... سرگشاکا نے کہا۔

" سر۔ جین ہارٹ اور اس کے پورے گروپ کو ہلاک کر دیا گیا ہے۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو کاگوما بے اختیار اچھل پڑا جبکہ سرگشاکا کے چہرے پر مسرت کے تاثرات ابھر آئے۔

" وہ کیسے۔ تفصیل بتاؤ۔ اوور"...... سرگشاکا نے تیز لہجے میں پوچھا۔

" جین ہارٹ اور اس کا گروپ اچانک ہماری نظروں سے غائب ہو گیا۔ ہم اسے تلاش کرتے رہے۔ پھر مجھے اطلاع ملی کہ ان کا ایک

خفیہ ہیڈ کوارٹر زوالا میں موجود ہے۔ ہم نے اسے ٹریس کیا اور پھر وہاں جا کر جب معلومات حاصل کیں تو اندر لاشیں بکھری ہوئی ملیں۔ ہم اندر گئے تو پتہ چلا کہ اس ہیڈ کوارٹر کے نیچے ایک تہہ خانے میں جین ہارٹ کی لاش زنجیروں میں بندھی لٹک رہی تھی۔ پروفیسر روگا کی لاش بھی وہاں موجود تھی اوز جین ہارٹ کے دو اہم ساتھیوں کی لاشیں بھی وہاں موجود تھیں جبکہ دو آدمیوں کی لاشیں اوپر ایک کمرے میں پائی گئیں۔ وہاں جو حالات دیکھے گئے ہیں ان کے مطابق وہاں دو گروپوں میں خوفناک لڑائی ہوئی ہے جس میں جین ہارٹ اور اس کے ساتھی مارے گئے ہیں لیکن یہ کام کن لوگوں نے کیا ہے اس کا پتہ نہیں چل سکا۔ اوور"...... تھرٹی ون نے جواب دیا۔

" تم نے ابھی تک مجھے رپورٹ کیوں نہیں دی تھی۔ اوور"۔ سرگشاکا نے تیز لہجے میں کہا۔

" سر ہم اس گروپ کو تلاش کر رہے تھے۔ ہمارا خیال تھا کہ اس کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کے بعد آپ کو مکمل رپورٹ دی جائے۔ اوور"...... تھرٹی ون نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" لیکن تم تو کہہ رہے ہو کہ جین ہارٹ کا تمام گروپ مارا گیا ہے جبکہ تمہارے کہنے کے مطابق ہیڈ کوارٹر سے جین ہارٹ کے علاوہ اس کے چار ساتھیوں کی لاشیں ملی ہیں۔ تو کیا اس کا سارا گروپ انہی چار آدمیوں پر مشتمل تھا۔ اوور"...... سرگشاکا نے کہا۔

"اس کے گروپ کے اہم آدمی یہی چار ہی تھے جبکہ باقی تو عام لوگ ہیں جن کی کوئی اہمیت نہیں ہے۔ اوور"....... تھرٹی ون نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم اس گروپ کی تلاش بند کر دو کیونکہ مجھے رپورٹ مل چکی ہے کہ یہ کام پاکیشیا سیکرٹ سروس نے کیا ہے۔ تم نے ان لوگوں کے بارے میں ابھی تک کوئی رپورٹ نہیں دی جو میرے خلاف کام کر رہے ہیں۔ اوور"....... سرگشاکا نے کہا۔

"ہم پوری پوری کوشش کر رہے ہیں جناب۔ جیسے ہی ان میں سے کسی کے بارے میں کوئی اطلاع ملی ہم انہیں ٹریس کر کے ختم کر دیں گے۔ اوور"....... تھرٹی ون نے جواب دیا۔

"اوکے۔ اوور اینڈ آل"....... سرگشاکا نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"اب بتاؤ کاگوما۔ تم تو کہہ رہے تھے کہ جین ہارٹ اور اس کے ساتھیوں نے عمران اور اس کے ساتھیوں کا خاتمہ کر دیا ہے"۔ سرگشاکا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"سر مجھے جو رپورٹ ملی تھی وہ میں نے آپ تک پہنچا دی۔ ویسے بروک کو ابھی تک جین ہارٹ کی موت کے بارے میں بھی اطلاع نہیں ملی"....... کاگوما نے کہا۔

"جیسے ہی اسے اطلاع ملے گی وہ کوئی اور گروپ ہائر کر لے گا۔ اس لئے تم اس کی چیکنگ جاری رکھو اور جیسے ہی وہ کوئی گروپ ہائر

کرے مجھے فوراً اطلاع دینا"....... سرگشاکا نے کہا۔

"یس سر"....... کاگوما نے جواب دیا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"سر عمران اور اس کے ساتھیوں کو آپ نے کیوں کال کیا ہے جبکہ ان لوگوں کو تو ہمارے گروپ بھی ٹریس کر سکتے تھے"۔ کاگوما نے جھجکتے ہوئے پوچھا۔

"سیگر ایجنسی انتہائی تیز ایجنسی ہے۔ اس لئے مجھے اس کے مقابلے میں ان جیسے افراد کی خدمات حاصل کرنا پڑی ہیں۔ اب دیکھو تم اور تھرٹی ون گروپ ابھی تک ان لوگوں کا سراغ نہیں لگا سکے جبکہ مجھے یقین ہے کہ عمران اور اس کے ساتھی یقیناً ان تک پہنچ جائیں گے"....... سرگشاکا نے کہا۔

"یس سر"....... کاگوما نے جواب دیا اور مڑ کر کمرے سے باہر نکل گیا۔ اس کے جانے کے بعد سرگشاکا نے سامنے رکھے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"رافٹ کارپوریشن"....... ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"ون ون بول رہا ہوں۔ ون ٹو سے کہو کہ مجھ سے بات کرے"۔ سرگشاکا نے کہا۔

"یس سر"....... دوسری طرف سے کہا گیا اور سرگشاکا نے رسیور رکھ دیا۔ پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو سرگشاکا نے رسیور اٹھا لیا۔

"ہیلو ون ٹو بول رہا ہوں"....... ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ لہجہ

مؤدبانہ تھا۔

" ون ٹو میں اپنی جگہ تبدیل کرنا چاہتا ہوں۔ تم ایسا کرو کہ پوائنٹ تھری کو چیک کرو اور مجھے اطلاع دو تاکہ میں وہاں شفٹ ہو جاؤں"....... سرگشاکا نے کہا۔

" لیکن آپ یہاں ہر لحاظ سے محفوظ ہیں سر"....... ون ٹو نے جواب دیا۔ اس کے لہجے میں حیرت تھی۔

" نہیں۔ اس جگہ کے بارے میں پروفیسر روگا کو علم تھا اور پروفیسر روگا جین ہارٹ کے ہاتھوں گرفتار ہو چکا تھا اور جین ہارٹ نے سیگر کے چیف بروک سے بات چیت کی تھی اس لئے ہو سکتا ہے کہ انہیں میری اس رہائش گاہ کا علم ہو گیا ہو اس لئے احتیاط کا تقاضا یہی ہے کہ میں یہاں سے فوری طور پر شفٹ ہو جاؤں"....... سرگشاکا نے کہا۔

" یس سر۔ میں ابھی چیکنگ کر کے اطلاع بھجواتا ہوں"۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور سرگشاکا نے او کے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

بروک اپنے دفتر میں بے چینی کے عالم میں ٹہل رہا تھا۔ اسے جین ہارٹ کی طرف سے کال کا شدت سے انتظار تھا کیونکہ جین ہارٹ نے اسے بتایا تھا کہ وہ کل صبح عمران اور اس کے ساتھیوں کی لاشیں اس کے دفتر میں پہنچا دے گی لیکن اب دوپہر ہونے کے قریب آ گئی تھی لیکن لاشیں تو ایک طرف جین ہارٹ کی طرف سے کال تک نہ آئی تھی اس لئے اس نے ٹیری کو کال کر کے اسے کہہ دیا تھا کہ وہ جین ہارٹ سے رابطہ کر کے معلوم کرے کہ کیا ہوا ہے اور پھر اسے بتائے لیکن ٹیری کا ابھی تک کوئی جواب نہ آیا تھا۔ وہ اسی بے چینی کے عالم میں ٹہل رہا تھا کہ اچانک فون کی گھنٹی بج اٹھی اور بروک نے مڑ کر تیزی سے رسیور اٹھا لیا۔

" یس"....... بروک نے تیز لہجے میں کہا۔

" ٹیری کی کال ہے باس"....... دوسری طرف سے اس کی سیکرٹری

کی آواز سنائی دی۔

"جلدی بات کراؤ"....... بروک نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"ہیلو باس۔ میں ٹیری بول رہا ہوں"....... چند لمحوں بعد ٹیری کی آواز سنائی دی۔

"یس۔ کیا رپورٹ ہے۔ جین ہارٹ کیا کر رہی ہے"....... بروک نے تیز لہجے میں کہا۔

"باس۔ جین ہارٹ اپنے ساتھیوں سمیت ہلاک ہو چکی ہے"۔ دوسری طرف سے ٹیری کی آواز سنائی دی تو ایک لمحے کے لئے تو بروک کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کا ذہن بالکل بند ہو گیا ہو اس کے کان سائیں سائیں کرنے لگے تھے۔

"ہیلو باس۔ کیا آپ لائن پر ہیں"....... چند لمحوں بعد ٹیری کی آواز دوبارہ سنائی دی تو بروک بے اختیار اچھل پڑا۔ اسے یوں محسوس ہوا تھا جیسے اس کے ذہن میں دھماکہ سا ہوا ہو۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ یہ کیا کہہ رہے ہو"۔ بروک نے بے اختیار حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"میں درست کہہ رہا ہوں باس۔ میں نے خود جین ہارٹ اور اس کے چار خاص ساتھیوں کی لاشیں پولیس ہیڈ کوارٹر میں جا کر دیکھی ہیں اور مجھے ذاتی طور پر بھی جین ہارٹ کی موت کا بے حد صدمہ ہوا ہے کیونکہ جین ہارٹ میری بہترین دوست تھی۔ اس کے ساتھ ساتھ باس ہم بھی بچ گئے ہیں کیونکہ چند روز پہلے میں نے احتیاطاً ہاسٹنگ

کالونی والی کوٹھی چھوڑ دی تھی جس کا علم جین ہارٹ کو تھا اور میں نے اپنے آدمیوں کو بھیج کر جو معلومات کرائی ہیں ان سے پتہ چلا ہے کہ اس کوٹھی میں بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کی گئی تھی اور اس کا گیٹ بھی کھلا ہوا ملا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ عمران اور اس کے ساتھیوں نے یہاں ریڈ کیا تھا لیکن ہم یہ جگہ چھوڑ چکے تھے اس لئے ہم بچ گئے ورنہ ہم بھی مارے جاتے"....... ٹیری نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"کیا جین ہارٹ کو عمران اور اس کے ساتھیوں نے ہلاک کیا ہے"۔ بروک نے اس بار قدرے سنبھلے ہوئے لہجے میں کہا۔ وہ اب حیرت کے اچانک جھٹکے سے نکل آیا تھا۔

"یس باس۔ جو معلومات میں نے حاصل کی ہیں جین ہارٹ اور اس کے ساتھیوں کی لاشیں پولیس کو جس جگہ سے ملی ہیں وہ جگہ جین ہارٹ کا زولا میں خفیہ ہیڈ کوارٹر تھا۔ اس کے نیچے ایک بڑا تہہ خانہ ہے جسے ٹارچنگ روم کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ وہاں جین ہارٹ کی لاش زنجیروں سے بندھی ہوئی پولیس کو ملی ہے جبکہ اس کے ساتھیوں میں سے دو کی لاشیں اس تہہ خانے سے اور باقی دو کی لاشیں اوپر ہیڈ کوارٹر کے ایک کمرے میں ملی ہیں اور ان سب کو گولیاں مار کر ہلاک کیا گیا ہے اور پولیس کے مطابق جس کمرے میں جین ہارٹ اور اس کے دو ساتھیوں کی لاشیں ملی ہیں وہاں سے جبہ کے ایک کالج کے پروفیسر روگا کی بھی گولیوں سے چھلنی لاش ملی ہے

اور باس اس پروفیسر روگا کا تعلق سرگشاکا کے قبیلے سے ہے"۔ ٹیری نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ میں سمجھ گیا۔ اس کا مطلب ہے کہ اس احمق عورت نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو اغوا کیا اور انہیں اپنے اس ہیڈ کوارٹر میں لے آئی اور پھر وہ پوچھ گچھ کے چکر میں پڑ گئی اس لئے اس نے مجھے کال کر کے مجھ سے پوچھا تھا کہ میں جناب تمالا سے کنفرم کروں کہ کیا پروفیسر روگا کے ذریعے ان کی ملاقات طے ہوئی ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ عمران نے اسے چکر دے دیا تھا اور پھر انہوں نے اپنی کارکردگی سے سچوئیشن بدل دی اور جین ہارٹ اور اس کے ساتھی مارے گئے۔ پروفیسر کو یقیناً جین ہارٹ نے ہلاک کیا ہو گا اور تمہارا پتہ بھی عمران نے اس جین ہارٹ سے ہی معلوم کیا ہو گا۔ ویری بیڈ"...... بروک نے اپنے طور پر تجزیہ کرتے ہوئے کہا۔

"یس باس۔ آپ کی بات درست ہے۔ آپ ایسا کریں کہ مجھے اجازت دے دیں کہ میں عمران اور اس کے ساتھیوں کے لئے خلاف کام کروں۔ پھر دیکھیں کہ یہ لوگ کس طرح مارے نہیں جاتے"۔ ٹیری نے کہا۔

"تم ابھی تک سرگشاکا کو تلاش نہیں کر سکے تو اس عمران اور اس کے ساتھیوں کا کیا مقابلہ کرو گے اور سنو اب جبکہ عمران کو تمہارے متعلق علم ہو گیا ہے وہ اب بھوت کی طرح تمہارے پیچھے لگ جائے گا۔ تم آپریشن ملتوی کر کے اپنے ساتھیوں سمیت واپس آ

جاؤ۔ میں یہاں سے نیا گروپ بھیجتا ہوں"...... بروک نے تیز اور تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"باس۔ ہم نے کافی کام کر لیا ہے اور ہم سرگشاکا کے قریب پہنچ چکے ہیں"...... ٹیری نے احتجاج کرتے ہوئے کہا۔

"جو میں کہہ رہا ہوں اس پر عمل کرو سمجھے۔ میں احمق نہیں ہوں۔ مجھے معلوم ہے کہ تم اب تک کیا کر چکے ہو اور کیا نہیں۔ یہ انتہائی اہم ترین مشن ہے اس سے ایکریمیا کے۔ بے پناہ مفادات وابستہ ہیں جبکہ میں نے درخواست کر کے یہ مشن چیف سیکرٹری صاحب سے خود لیا ہے اور میں نہیں چاہتا کہ میں اس میں ناکام رہوں۔ تم فوراً ساتھیوں سمیت واپس آ جاؤ"...... بروک نے چیختے ہوئے لہجے میں کہا اور رسیور کریڈل پر پٹخ دیا۔

"ہونہہ۔ احمق عورت۔ خود اعتمادی کے چکر میں ماری گئی۔ نانسنس"...... بروک نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور میز کی دوسری طرف موجود کرسی پر جا کر بیٹھ گیا۔ ایک بار تو اس کا دل چاہا کہ وہ چیف سیکرٹری کو فون کر کے بتا دے کہ وہ یہ مشن کسی اور ایجنسی کے حوالے کر دے لیکن پھر اس نے اپنا ارادہ بدل دیا۔ کیونکہ اس طرح اس کی ناکامی ثابت ہو جاتی اور ہو سکتا ہے کہ اسے اس ایجنسی کی سربراہی سے ہی علیحدہ کر دیا جاتا۔

"لیکن اب کیا کروں۔ کسے اس مشن پر بھیجوں جو عمران اور اس کے ساتھیوں کا مقابلہ بھی کر سکے اور مشن بھی مکمل کر سکے"۔ بروک

نے سوچنے کے سے انداز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر اچانک اس
کے ذہن میں جھماکا سا ہوا تو وہ بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے چہرے
پر یکلخت مسرت کے تاثرات ابھر آئے۔

" یہ ہوئی نہ بات۔ اب میں دیکھوں گا کہ یہ عمران کیسے بچتا
ہے"۔ بروک نے مسرت بھرے لہجے میں کہا اور ساتھ پڑے ہوئے
فون کا رسیور اٹھا لیا اور فون پیس کے نیچے لگا ہوا بٹن پریس کر کے
اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

" یس۔ ہالنگ ورتھ شوٹنگ کلب"....... ایک نسوانی آواز سنائی
دی۔

" میں بروک بول رہا ہوں۔ نارفوک سے بات کراؤ"....... بروک
نے تیز لہجے میں کہا۔

" باس اس وقت میٹنگ میں مصروف ہیں جناب۔ آپ دس
منٹ بعد دوبارہ فون کریں"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" او کے"....... بروک نے کہا اور کریڈل دبا کر اس نے چند لمحوں
تک ہاتھ کریڈل پر رہنے دیا اور پھر ہاتھ اٹھا کر اس نے دوبارہ نمبر
پریس کرنے شروع کر دیئے۔

" یس ہالنگ ورتھ شوٹنگ کلب"....... وہی نسوانی آواز سنائی
دی۔

" بروک بول رہا ہوں۔ میری گھڑی درست وقت نہیں دے رہی
اس لئے تم خود مجھے وقت بتا دو جس وقت میں فون کروں"۔ بروک

نے کہا۔

" ہولڈ آن کریں"....... دوسری طرف سے کہا گیا اور بروک مسکرا
دیا کیونکہ یہ سب کچھ خصوصی کوڈ تھا۔

" ہیلو۔ نارفوک بول رہا ہوں"....... چند لمحوں بعد ایک نرم سی
آواز سنائی دی۔

" بروک بول رہا ہوں نارفوک۔ کیا تم ابھی اور اسی وقت میرے
ہیڈ کوارٹر آ سکتے ہو"....... بروک نے کہا۔

" کیوں نہیں آ سکتا۔ سر کے بل چل کر آ سکتا ہوں"....... دوسری
طرف سے اسی طرح نرم لہجے میں جواب دیا گیا۔

" تو پھر آ جاؤ۔ میں بے حد پریشان ہوں"....... بروک نے کہا اور
کریڈل دبا کر اس نے فون پیس کے نیچے والا بٹن پریس کر کے چھوڑا
تو بٹن جو پہلے اندر تھا باہر نکل آیا۔ اس کے ساتھ ہی بروک نے
کریڈل کو دو تین بار ٹیپ کیا۔

" یس باس"....... دوسری طرف سے اس کی سیکرٹری کی آواز
سنائی دی۔

" نارفوک آ رہا ہے اسے فوراً میرے آفس تک پہنچا دینا"۔ بروک
نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ تقریباً پندرہ منٹ بعد دروازے پر دستک
کی آواز سنائی دی۔

" یس کم ان"....... بروک نے کہا تو دروازہ کھلا اور ایک
درمیانے قد لیکن چوڑے جسم کا نوجوان اندر داخل ہوا۔ اس کے

جسم پر گہرے رنگ کا انتہائی قیمتی کپڑے کا سوٹ تھا۔ اس نے ہاتھ میں سرخ رنگ کے فریم اور سرخ شیشوں والی گاگل پکڑی ہوئی تھی۔

"آؤ نارفوک۔ میں بڑی شدت سے تمہارا انتظار کر رہا تھا"۔ بروک نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں تمہاری کال پر سارے کام چھوڑ کر آیا ہوں۔ خیریت ہے۔ تم کہہ رہے تھے کہ تم بے حد پریشان ہو۔ کیا بات ہو گئی ہے"۔ نارفوک نے میز کی دوسری طرف پڑی ہوئی کرسی پر بیٹھتے ہوئے انتہائی بے تکلفانہ لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ ایک بہت بڑی پریشانی کا سامنا ہے بلکہ یوں سمجھو کہ میری عزت داؤ پر لگ چکی ہے اور میں نے ہر طرف سے مایوس ہو کر تمہیں کال کیا ہے"...... بروک نے کہا۔

"اوہ۔ ایسی کیا بات ہوئی ہے۔ مجھے بتاؤ۔ میرے ہوتے ہوئے تمہیں پریشانی نہیں ہو سکتی"...... نارفوک نے چونک کر کہا تو بروک نے شروع سے لے کر ٹیری کی کال تک کے تمام واقعات تفصیل سے بتا دیئے۔

"جین ہارٹ ماری جا چکی ہے۔ اوہ ویری سیڈ"...... نارفوک نے افسوس بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ مجھے بھی اس کی موت پر بے حد افسوس ہوا ہے۔ میں نے اسے سمجھایا بھی تھا کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو کسی قسم کی

مہلت دینے کی ضرورت نہیں ہے جبکہ اس کی حد سے بڑھی ہوئی خود اعتمادی نے اسے مروا دیا۔ عمران کو تو بس تھوڑا سا موقع چاہئے ہوتا ہے اور وہ سچوئیشن بدل لیتا ہے"...... بروک نے کہا۔

"میں جانتا ہوں اسے۔ وہ واقعی انتہائی شاطر ذہن کا آدمی ہے۔ تو تم اب کیا چاہتے ہو"...... نارفوک نے کہا۔

"میں اس عمران اور اس کے ساتھیوں کا خاتمہ کرانا چاہتا ہوں"۔ بروک نے کہا۔

"اس سے تمہیں کیا فائدہ ہو گا۔ تمہیں تو چاہئے کہ اس سرگشا کا خاتمہ کراؤ تاکہ ایکریمیا کے مفادات پورے ہو سکیں"...... نارفوک نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"جب تک یہ عمران زندہ ہے سرگشا کا خاتمہ ممکن ہی نہیں۔ یہ شخص یقیناً اس کی حفاظت کر رہا ہو گا"...... بروک نے کہا۔

"اگر ایسا ہوتا تو جین ہارٹ اس تک پہنچ ہی نہ سکتی اور دوسری بات یہ کہ عمران جیسا شخص کسی ایک آدمی کی حفاظت کا کام اپنے ذمہ لے ہی نہیں سکتا۔ وہ یقیناً یہاں اس لئے آیا ہو گا کہ تمہارے گروپ کا خاتمہ ہو سکے اس لئے وہ لامحالہ تمہارے آدمیوں کو تلاش کر رہا ہو گا"...... نارفوک نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اصل مشن تو بہرحال یہی ہے کہ سرگشا کا کسی طرح خاتمہ کر دیا جائے لیکن مسئلہ یہ ہے کہ سرگشا کا غائب ہو چکا ہے اور اس کا پتہ کہیں سے بھی نہیں مل رہا۔ ٹیری اور اس کے

ساتھی اب تک باوجود کوشش کے اس کا سراغ نہیں لگا سکے"....... بروک نے کہا۔

" میں تمہارا یہ کام کرنے کے لئے تیار ہوں۔ بروک۔ ایک تو تمہاری پریشانی دیکھتے ہوئے اور دوسری بات یہ کہ یہ کام ایکریمیا کے عالمی مفاد میں ہے"....... نارفوک نے کہا تو بروک کا چہرہ فرط مسرت سے کھل اٹھا۔

" اوہ۔ اوہ۔ بہت بہت شکریہ نارفوک۔ بس اب مجھے پوری طرح اطمینان ہو گیا ہے کیونکہ تم صلاحیتوں کے لحاظ سے کسی طرح بھی اس عمران سے کم نہیں ہو"....... بروک نے کہا۔

" لیکن یہ کام میں اپنے انداز میں کروں گا۔ عمران میرا اچھا دوست ہے۔ میں اپنے آدمیوں کو سرگشاکا کی تلاش میں لگا دوں گا۔ جبکہ میں خود عمران سے ملوں گا اور اس پر ظاہر کروں گا کہ میں کسی اور مشن پر یہاں آیا ہوں۔ پھر میں عمران یا اس کے کسی ساتھی کے جسم میں اپنا ایک مخصوص آلہ فٹ کر دوں گا اس طرح عمران اور اس کے ساتھی جو کچھ کریں گے وہ بھی میرے نوٹس میں رہے گا اور اگر عمران اور سرگشاکا کے درمیان رابطہ ہوا تو اس کا بھی مجھے علم ہو جائے گا۔ میں عمران پر بہرحال یہ ظاہر نہیں کروں گا کہ میرا کوئی تعلق تم سے یا سیگر سے ہے اور نہ تم نے اس دوران مجھ سے کسی قسم کا کوئی رابطہ کرنا ہے"....... نارفوک نے کہا۔

" جیسے تم کہو گے ویسے ہی ہو گا لیکن مجھے بس کامیابی چاہئے"۔

بروک نے کہا۔

" دیکھو بروک۔ تمہارا یہ مشن مکمل ہو جائے گا اور تمہیں کیا چاہئے"۔ نارفوک نے کہا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔ بروک بھی اٹھا اور پھر اس نے ایک بار پھر نارفوک کا شکریہ ادا کیا اور نارفوک تیزی سے مڑ کر کمرے سے باہر نکل گیا تو بروک ایک طویل سانس لے کر دوبارہ کرسی پر بیٹھ گیا۔ اب اس کے چہرے پر گہرے اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے۔ اس سے پہلے نارفوک ہی اس ایجنسی کا سربراہ تھا اور نارفوک نے واقعی بے پناہ کارنامے سرانجام دیئے تھے۔ بروک تو صرف سربراہی کے فرائض سرانجام دیتا تھا جبکہ نارفوک فیلڈ میں خود بھی کام کرتا تھا۔ اس لئے ذاتی لحاظ سے بھی اس کے بے شمار کارنامے مشہور تھے۔ پھر ایجنسی سے ریٹائرڈ ہونے کے بعد نارفوک نے ایک شوٹنگ کلب کھول لیا تھا لیکن اس کا اصل کاروبار اب بھی یہی تھا کہ اس کے پاس انتہائی ٹرینڈ اور منجھے ہوئے لوگوں کا ایک پورا گروپ تھا جسے وہ نارفوک گروپ یا این جی کہتا تھا اور بڑے بڑے کیسز میں انتہائی بھاری معاوضہ لے کر کام کرتا تھا۔ اس کے متعلق مشہور تھا کہ انسان کا پیچھا موت کا فرشتہ تو چھوڑ سکتا ہے لیکن نارفوک جس کے پیچھے لگ جائے اسے اس کے ہاتھوں کوئی نہیں بچا سکتا۔ یہی وجہ تھی کہ جب بروک کو جین ہارٹ اور اس کے گروپ کے بارے میں رپورٹ ملی تو وہ سمجھ گیا کہ اس کا گروپ ٹیری اور اس کے ساتھی عمران کے صحیح مدمقابل نہیں ہیں کیونکہ وہ جین

ہارٹ کو عمران کا صحیح مدمقابل سمجھتا تھا لیکن جین ہارٹ کے اس
طرح مارے جانے کے بعد اس نے اس لئے ٹیری اور اس کے گروپ
کو واپس بلا لیا تھا کہ وہ سمجھتا تھا کہ اب ان کے میدان میں رہنے کا
مطلب سوائے ان کو موت کے منہ میں دھکیلنے کے اوز کچھ نہیں ہے
جبکہ نارفوک اس معاملے میں بہترین چوائس تھا اور نارفوک اس کا
گہرا دوست تھا لیکن بہرحال اتنا وہ بھی جانتا تھا کہ نارفوک کی ڈیمانڈ
اس قدر زیادہ ہوتی ہے کہ نہ ہی حکومت نے اسے پیمنٹ کرنا تھا اور
نہ وہ ذاتی طور پر اس قابل تھا کہ اسے پیمنٹ کر سکے۔ لیکن نارفوک
نے جس طرح بغیر کسی ڈیمانڈ کے کام کرنے کی حامی بھر لی تھی اس
سے اسے بے پناہ خوشی ہوئی تھی اور وہ نارفوک کے اس رویے سے
بے حد متاثر ہوا تھا کہ اس نے ایکریمیا کے مفادات کو اپنی خواہش پر
ترجیح دی تھی اور اب اسے مکمل یقین تھا کہ نارفوک کے ہاتھوں
سرگشا کا کسی صورت بھی نہ بچ سکے گا اور یہی اس کا اصل مشن بھی
تھا۔

ٹیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔
"یس"...... عمران نے کہا۔
"مسٹر مائیکل سے بات کرائیں۔ میں نارفوک بول رہا ہوں"۔
دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔
"مائیکل ہی بول رہا ہوں"...... عمران نے کہا۔
"لیکن تمہاری آواز تو سائیکل کی طرح ہے مسٹر مائیکل عرف
پرنس آف ڈھمپ"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران بے
اختیار مسکرا دیا۔ دوسری طرف سے آنے والی آواز اور نام سن کر
عمران کے ذہن پر ایک شباہت گونجی تو تھی لیکن وہ بہرحال کنفرم نہ
تھی کیونکہ یہ آواز اور نام اس نے کافی طویل عرصے بعد سنا تھا۔ یہ
شخص نارفوک ایکریمیا کی کسی خفیہ دفاعی ایجنسی سیگر کا چیف تھا اور
عمران سے اس کا کئی بار ٹکراؤ ہو چکا تھا۔ چونکہ یہ شخص طبیعت اور

مزاج کے مطابق کافی زندہ دل اور خوش باش تھا اس لئے عمران کی اس سے دوستی ہو گئی تھی لیکن پھر اس کے ایجنسی کی سربراہی سے ریٹائر ہونے کے بعد اس سے رابطہ ختم ہو گیا تھا اور اب کافی طویل عرصے بعد اس کی آواز عمران نے سنی تھی۔

" اچھا تو ریٹائرمنٹ کے بعد سائیکل کی آواز پہچاننے لگ گئے ہو ورنہ پہلے تو ٹرک کی آواز بھی تمہیں سنائی نہ دیتی تھی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے اس بار اپنے اصل لہجے میں کہ تو دوسری طرف سے نارفوک بے اختیار ہنس پڑا۔

" کیا کسی خاص مشن پر یہاں آئے ہوئے ہو جو اس طرح چھپ کر ہوٹل کے کمرے میں بیٹھے ہو"...... نارفوک نے ہنستے ہوئے کہا۔

" مشن تو واقعی بڑا خاص الخاص تھا لیکن اب تمہاری کال ملنے کے بعد عام العام ہو گیا ہے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا تو دوسری طرف سے نارفوک ایک بار پھر قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔

" ارے وہ کیوں۔ کیا کوئی خاص بات ہو گئی ہے۔ میں نے تو سوچا تھا چلو تجدید دوستی ہو جائے۔ میں بھی یہاں زوالا میں آیا ہوا تھا لیکن اگر میری کال سے تمہارے مشن میں کوئی گڑبڑ ہوتی ہے تو پھر مجھے واقعی مسٹر مائیکل سے ہی ملنا ہے"...... نارفوک نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

" گڑبڑ صرف اتنی ہوئی ہے کہ میں نے شترمرغ کی طرح گردن ریت میں دبائی ہوئی تھی اور یہ سمجھ رہا تھا کہ مجھے کوئی نہیں دیکھ رہا

لیکن تمہاری کال آنے کے بعد مجھے مجبوراً گردن باہر نکالنا پڑی ہے اور یہ اچھا ہوا ہے۔ ریت خاصی گرم تھی"...... عمران نے جواب دیا تو نارفوک بے اختیار کھل کھلا کر ہنس پڑا۔

" او کے۔ پھر میں آ رہا ہوں روسٹ مرغ کھانے"...... دوسری طرف سے ہنستے ہوئے کہا گیا اور عمران بھی اس کے اس خوبصورت جواب پر بے اختیار ہنس پڑا اور اس کے ساتھ ہی دوسری طرف سے رابطہ ختم ہو گیا۔ اسی لمحے کمرے کا دروازہ کھلا اور صفدر اور کیپٹن شکیل اندر داخل ہوئے۔

" عمران صاحب ٹیری اور اس کے ساتھی واپس ایکریمیا جا چکے ہیں۔ ہم نے کنفرمیشن کر لی ہے"...... صفدر نے ایک کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

" کیسے معلوم ہوا"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" جس کوٹھی کا پتہ جین ہارٹ نے بتایا تھا اس میں وہ لوگ واقعی رہتے تھے لیکن پھر ہمارے چھاپے سے پہلے ہی وہ اسے خالی کر گئے۔ اس کوٹھی کی تلاشی کے دوران ایک کمپنی کا کارڈ مل گیا جس سے انہوں نے یہ کوٹھی حاصل کی تھی۔ اس کمپنی سے معلوم ہوا کہ انہوں نے اچانک کوٹھی تبدیل کر لی ہے۔ چنانچہ نئی کوٹھی کا پتہ ہم نے ریکارڈ سے معلوم کر لیا لیکن جب ہم اس کوٹھی پر پہنچے تو پتہ چلا کہ وہ لوگ کچھ دیر پہلے ایئرپورٹ گئے ہیں اور سامان بھی ساتھ لے گئے ہیں۔ ہم ایئرپورٹ گئے تو آدھا گھنٹہ پہلے وہ ایکریمیا کی فلائٹ

میں بیٹھ کر جا چکے تھے۔ ریکارڈ سے کنفرم ہو گیا کہ ان کی تعداد آٹھ تھی اور ان میں ٹیری نام کا آدمی بھی تھا اور وہ واقعی ایکریمیا گئے ہیں۔ جس طرح وہ سامان ساتھ لے گئے ہیں اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ان کی واپسی مستقل طور پر ہوئی ہے"...... صفدر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد دروازے پر دستک کی آواز سنائی دی تو عمران کے لبوں پر مسکراہٹ ابھر آئی جبکہ صفدر اور کیپٹن شکیل دونوں چونک پڑے۔

" یس کم ان"...... عمران نے کہا تو دروازہ کھلا اور ایک درمیانے قد لیکن چوڑے جسم کا نوجوان اندر داخل ہوا۔ اس کے جسم پر نیلے رنگ کا انتہائی قیمتی کپڑوں اور جدید تراش کا سوٹ تھا۔ اس کی آنکھوں پر سرخ فریم اور سرخ شیشوں والی گاگل تھی۔ ہاتھ میں تمباکو کا ڈبہ اور سگار پکڑا ہوا تھا۔

" آؤ نارفوک۔ واقعی بڑے طویل عرصے بعد ملاقات ہو رہی ہے لیکن تم شاید کسی کیپسول میں رہے ہو کہ تم میں معمولی سی تبدیلی بھی نہیں آئی"...... عمران نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا تو صفدر اور کیپٹن شکیل بھی کھڑے ہو گئے۔

" اور تم تو کون سے بوڑھے ہو گئے ہو"...... نارفوک نے مسکراتے ہوئے کہا اور عمران اور نارفوک دونوں ہی بے اختیار ہنس پڑے۔ پھر ان دونوں نے بڑے گرمجوشانہ انداز میں مصافحہ کیا۔

" یہ میرے ساتھی ہیں مائیکل نمبر ایک اور مائیکل نمبر دو۔ اور یہ

نارفوک ہے سیگر کا ریٹائرڈ چیف"...... عمران نے کہا تو صفدر اور کیپٹن شکیل دونوں سیگر کا نام سن کر چونک پڑے۔

" سینئر جونیئر نام تو سنتا رہتا ہوں۔ آج تو ایک اور دو نمبر بھی سن لیا ہے۔ ویسے پھر تو تم مائیکل تھری بنتے ہو"...... نارفوک نے صفدر اور کیپٹن شکیل سے مصافحہ کرنے کے بعد عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

" میں بقول تمہارے واقعی سائیکل بن چکا ہوں اور سائیکل بھی وہ جس کی چین اتر گئی ہو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور نارفوک قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔

" نارفوک صاحب کے لئے جوس منگوا لو"...... عمران نے صفدر سے کہا۔

" آپ لوگ گپ شپ کریں۔ ہم آ رہے ہیں"...... صفدر نے دو گلاس جوس کا آرڈر انٹرکام پر دینے کے بعد عمران سے کہا اور پھر اٹھ کر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ کیپٹن شکیل اس کے پیچھے تھا۔

" یہاں اس پسماندہ افریقی ملک میں تو ایسا کوئی مشن میری سمجھ میں نہیں آ رہا جس میں تم جیسے بین الاقوامی جاسوس کو کشش محسوس ہوئی ہو اور تم اس طرح مائیکل بن کر یہاں ہوٹل میں بیٹھے نظر آ رہے ہو۔ اگر میں تمہیں لفٹ بوائے سے مذاق کرتے ہوئے نہ دیکھ لیتا تو میں تمہیں نہ پہچان سکتا۔ لیکن اتفاق ہے اس وقت تمہارے اس قدر قریب موجود تھا اور تمہارا مخصوص انداز میں مذاق

مجھے یاد تھا۔ چنانچہ جب میں نے تمہارا مذاق سنا تو میں نے کاؤنٹر سے معلوم کیا اور پھر تمہیں فون کیا"...... نارفوک نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اس دوران ویٹر جوس کے گلاس لے آیا تو عمران نے ایک گلاس نارفوک کے سامنے رکھا اور دوسرا خود اٹھا لیا۔

" آج کل کیا کر رہے ہو"...... عمران نے جوس کا گھونٹ لیتے ہوئے کہا۔

" چور بھلا چوری کی عادت چھوڑ سکتا ہے۔ جو ساری عمر کیا ہے وہ اب بھی کر رہا ہوں۔ بس فرق یہ ہے کہ پہلے سرکاری طور پر تنخواہ ملتی تھی اب معاوضہ ملتا ہے"...... نارفوک نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

" سیگر کے موجودہ چیف سے بھی کبھی ملے ہو"...... عمران نے کہا تو نارفوک بے اختیار ہنس پڑا۔

" ہاں کئی بار ملاقات ہوئی ہے۔ بروک ہے آج کل سیگر کا چیف۔ لیکن مجھ میں اور اس میں ایک واضح فرق ہے کہ میں اپنے گروپ کے ساتھ فیلڈ میں بھی کام کرتا تھا لیکن بروک نے سہل پسند بن کر کرسی سنبھالنے اور فون کرنے اور سننے تک اپنے آپ کو محدود کر لیا ہے۔ ویسے وہ خاصا ذہین اور تیز دماغ آدمی ہے"...... نارفوک نے جواب دیا۔

" پھر تو تم اس تک میرا ایک پیغام پہنچا سکتے ہو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" تمہارا پیغام۔ کیا مطلب۔ یہاں بیٹھے بیٹھے تم خود فون پر پیغام دے دو۔ نمبر میں بتا دیتا ہوں"...... نارفوک نے کہا۔

" نہیں۔ پھر وہ بھی تمہاری طرح میرے مخصوص انداز کے مذاق کو پہچاننا شروع کر دے گا"...... عمران نے جواب دیا تو نارفوک بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔

" اوہ۔ یہ بات ہے۔ ٹھیک ہے۔ بتاؤ کیا پیغام ہے"۔ نارفوک نے ہنستے ہوئے کہا۔

" صرف اتنا کہہ دینا کہ سیگر جس کا سربراہ کسی وقت نارفوک تھا اسے اس قدر نیچے نہ لے آؤ کہ جین ہارٹ جیسی تھرڈ کلاس عورت سیگر کا انتخاب بن جائے"...... عمران نے کہا تو نارفوک بے اختیار اچھل پڑا۔

" کیا کہہ رہے ہو۔ جین ہارٹ۔ کیا تم اسے جانتے ہو۔ کیا سیگر نے اسے کوئی مشن دیا ہے"...... نارفوک نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

" ہاں۔ اور اب تم خود بتاؤ کہ جین ہارٹ اس پائے کی عورت تھی کہ سیگر اسے مشن دیتی۔ اس لئے تو میں نے تم سے پوچھا تھا کہ بروک سے کبھی ملے ہو"...... عمران نے کہا۔

" ہونہہ۔ اب میں ساری بات سمجھ گیا ہوں۔ آئی ایم سوری عمران۔ میں اس چکر میں اب نہیں الجھنا چاہتا اس لئے تمہارا پیغام نہیں پہنچا سکتا"...... نارفوک نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"کیا سمجھ گئے ہو"....... عمران نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"تمہاری یہاں موجودگی سیگر کے خلاف کسی مشن کے سلسلے میں ہے اور سیگر نے تمہارے خلاف جین ہارٹ کی خدمات حاصل کی ہیں۔ ویسے یہ بات واقعی حیران کن ہے کہ بروک نے تمہارے خلاف جین ہارٹ کو ہائر کیا ہے حالانکہ میرا خیال ہے کہ وہ تمہیں اچھی طرح جانتا ہے۔ اب چونکہ یہ بات سامنے آگئی ہے اب میرا اس تک پیغام پہنچانے کا مطلب ہے کہ میں خود بھی اس میں ملوث سمجھا جاؤں اس لئے آئی ایم سوری"....... نارفوک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس نے اپنا گروپ بھی واپس منگوالیا ہے۔ جین ہارٹ اور اس کا گروپ بھی ختم ہو گیا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ اب کوئی نیا گروپ ہائر کر رہا ہو گا یا کر چکا ہو گا کیونکہ شروع سے اب تک نجانے اس نے کتنے گروپس یکے بعد دیگرے ہائر کئے ہیں۔ میں صرف اتنا چاہتا ہوں کہ وہ جو گروپ بھی ہائر کرے کم از کم سیگر کے معیار کا تو کرے"....... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"میرا تعلق چونکہ سیگر سے رہا ہے اور اب تمہارا سیگر سے کوئی سلسلہ ہو تو میں درمیان میں کیسے آ سکتا ہوں۔ مجھے اب سیگر سے کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ میرا اپنا کام ہے"....... نارفوک نے کہا۔

"تو پھر اپنی خدمات پیش کرو سیگر کو۔ کم از کم کام کرنے کا تو لطف آئے گا"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو نارفوک نے

بے اختیار دونوں کان پکڑ لئے۔

"میری توبہ کہ تمہارے مقابلے میں آؤں۔ میں جب سیگر کا انچارج تھا تو میری شعوری طور پر کوشش یہی ہوتی تھی کہ تمہارے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے مقابل میرے پاس کوئی کام نہ ہو۔ بے شمار بار ایسے مواقع آئے تو میں نے صاف انکار کر دیا اور اب جبکہ میں آزاد ہو چکا ہوں تو اب مجھے کیا ضرورت ہے شیر کی کچھار میں سر ڈالنے کی"....... نارفوک نے جواب دیا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"اوکے۔ بہرحال اچھا ہوا کہ تم سے ملاقات ہو گئی۔ میرے پاس بھی تمہارے لئے ایک کام موجود ہے"....... عمران نے کہا۔

"تمہارے پاس میرے لئے۔ کون سا کام"....... نارفوک نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں نے کامرون کے چیف سیکرٹری سرگشاکا کو تلاش کرنا ہے"۔ عمران نے جواب دیا تو نارفوک بے اختیار ہنس پڑا۔

"سوری عمران میں یہ کام نہیں کر سکتا۔ میرا ایک اصول ہے کہ میں سرکاری معاملات میں مداخلت نہیں کرتا"....... نارفوک نے صاف لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ اچھا اصول ہے"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اب مجھے اجازت۔ میرا خیال ہے اب تم سے اس وقت تک ملاقات نہیں ہونی چاہئے جب تک تم اپنے مشن سے فارغ نہ ہو جاؤ۔ ورنہ بروک کو اطلاع مل گئی تو اس نے یہی سمجھنا ہے کہ میں

تمہارے ساتھ شامل ہوں اور میں نے ایکریمیا میں بہرحال رہنا ہے اس لئے گڈ بائی"....... نارفوک نے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ جب وہ کمرے سے باہر چلا گیا تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر فون کا رسیور اٹھایا اور فون پیس کے نیچے لگا ہوا بٹن پریس کر کے فون ڈائریکٹ کیا اور پھر تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

" راک فیلر کارپوریشن"....... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

" پرنس آف ڈھمپ بول رہا ہوں۔ راک فیلر سے بات کراؤ"۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" یس سر۔ ہولڈ آن کریں"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" ہیلو۔ راک فیلر بول رہا ہوں"....... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

" پرنس آف ڈھمپ بول رہا ہوں"....... عمران نے اسی طرح سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" یس سر۔ حکم فرمائیں"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" تمہارے لئے ایک کام نکل آیا ہے راک فیلر"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" یہ میری خوش قسمتی ہے پرنس کہ آپ نے مجھے کام کے لئے منتخب کیا ہے"....... دوسری طرف سے راک فیلر نے کہا تو عمران

بے اختیار ہنس پڑا۔

" سیگر کے سابق چیف نارفوک کو تو تم جانتے ہو"....... عمران نے کہا۔

" ہاں۔ وہ آج کل یہاں زوالا میں ہی ہے"....... راک فیلر نے جواب دیا۔

" گڈ۔ اس کا مطلب ہے کہ واقعی تم اب کام کے آدمی بن چکے ہو۔ بہرحال نارفوک یہاں ہوٹل میں مجھ سے ملنے آیا تھا۔ تم ایسا کرو کہ اسے اس انداز میں چیک کرو کہ یہ معلوم ہو سکے کہ اس کا یہاں مشن کیا ہے"....... عمران نے کہا۔

" آپ سے ملاقات سے تو صاف ظاہر ہوتا ہے کہ لامحالہ وہ آپ کے خلاف کام نہیں کر رہا"....... راک فیلر نے کہا۔

" راک تمہارے نام کا حصہ ضرور ہے لیکن اس طرح راک یعنی چٹان پھلانگنا شروع نہ کرو۔ نارفوک بے حد ذہین اور جہاندیدہ آدمی ہے۔ لیکن اس کا جو بھی ٹاسک ہے وہ بہرحال ہمارے آڑے ضرور آئے گا اس لئے میں اس کے اصل ٹاسک کے بارے میں معلومات حاصل کرنا چاہتا ہوں"۔ عمران نے کہا۔

" پرنس۔ اگر وہ کسی بھی طرح آپ کے خلاف کام کر رہا ہوتا تو لامحالہ وہ آپ سے ملنے سے گریز کرتا کیونکہ وہ آپ سے اچھی طرح واقف ہے۔ اسے معلوم ہے کہ آپ سے ملاقات کے بعد آپ نے لامحالہ مشکوک ہو جانا ہے"....... راک فیلر نے کہا۔

"ہو سکتا ہے کہ وہ ایسا ہی کرنا چاہتا ہو۔ مطلب ہے کہ وہ ہمیں مشکوک کرنا چاہتا ہو اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس طرح وہ کھل کر کام کرنا چاہتا ہو۔ ویسے میرا ایک آئیڈیا ہے وہ یہ کہ یہاں ہمارے خلاف براہ راست کام کرنے کی بجائے سرگشاکا کو تلاش کرنے آیا ہو۔ کیونکہ اس سے پہلے یہ کام سیگر کا ٹیری گروپ کر رہا تھا جسے واپس ایکریمیا بلا لیا گیا ہے اور ان کے واپس جانے کے بعد اچانک نارفوک سامنے آ گیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"ایسا ہے تو پھر زیادہ آسانی سے معلوم ہو جائے گا۔ بہرحال آپ فکر نہ کریں۔ یہ کام میرے ذمہ رہا۔ میں جلد ہی آپ کو فائنل رپورٹ دوں گا"...... راک فیلر نے کہا تو عمران نے اس کا شکریہ ادا کیا اور رسیور رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا تو صفدر اور کیپٹن شکیل جولیا اور تنویر چاروں اندر داخل ہوئے۔

"صفدر بتا رہا تھا کہ سیگر کا سابق چیف یہاں آیا تھا"...... جولیا نے اندر داخل ہوتے ہوئے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہاں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"لیکن اس نے تمہیں پہچانا کیسے تھا۔ کیا تم نے اسے خود بلایا تھا"۔ جولیا نے کہا۔ وہ سب اب کرسیوں پر بیٹھ چکے تھے۔

"نہیں۔ بس اچانک اس کا فون آیا اور اس نے بتایا کہ وہ مجھے پہچان گیا ہے۔ میں خود حیران تھا کہ اسے کیسے علم ہو گیا لیکن پھر اس نے خود ہی بتا دیا کہ وہ یہاں ہوٹل میں موجود تھا کہ میں نے اپنی

عادت کے مطابق لفٹ بوائے کے ساتھ مذاق کیا تو وہ پہچان گیا کہ مائیکل کے روپ میں پرنس آف ڈھمپ چھپا ہوا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو جولیا کے ساتھ ساتھ دوسرے ساتھی بھی ہنس پڑے۔

"پھر اس میک اپ کا فائدہ۔ اگر تم مذاق کرنے سے باز نہیں آتے"۔ جولیا نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اب کیا کروں۔ عادت سی پڑ گئی ہے"...... عمران نے جواب دیا تو کمرہ قہقہوں سے گونج اٹھا۔

"عمران صاحب۔ اب ٹیری اور اس کے ساتھیوں کی واپسی کے بعد اب یہاں ہمارا کیا مشن ہے"...... صفدر نے کہا۔

"اصل مشن تو یہ ہے کہ ہم سیگر کے اس گروپ کا خاتمہ کر دیں جو سرگشاکا کے خلاف کام کر رہا ہے۔ اس لئے اب ہمیں اس گروپ کو تلاش کرنا ہو گا جو اس ٹیری اور اس کے ساتھیوں کی جگہ کام کر رہا ہو گا"...... عمران نے جواب دیا۔

"اس کے لئے آپ نے کیا لائحہ عمل سوچا ہے"...... صفدر نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ لائحہ عمل خود چل کر ہمارے پاس آ گیا ہے"۔ عمران نے جواب دیا تو سب ساتھی اس کی بات سن کر بے اختیار چونک پڑے۔

"کیا مطلب۔ کیا یہ نارفوک اب ہمارے خلاف کام کرے گا"۔

صفدر نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"ہمارے خلاف وہ کام نہیں کرے گا۔ ہمیں اس کے خلاف کرنا پڑے گا لیکن ابھی معاملات کنفرم نہیں ہیں۔ میں نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف کی ایک خاص ٹپ پر یہاں کے ایک گروپ کے ذمے یہ کام لگایا ہے اس کی کال آنے پر معاملات حتمی طور پر سامنے آئیں گے"....... عمران نے جواب دیا۔

"میرا خیال ہے کہ تم خود ابھی تک واضح نہیں ہو"....... جولیا نے کہا۔

"ظاہر ہے میں میک اپ میں ہوں۔ واضح کیسے ہو سکتا ہوں" عمران نے جواب دیا۔

"یہ آخر تمہیں کیا ہو جاتا ہے۔ اچھی بھلی گفتگو کرتے کرتے یکلخت پٹڑی سے اتر جاتے ہو"....... جولیا نے جھلا کر کہا۔

"پٹڑی ہی ٹیڑھی ہو جاتی ہے۔ اب بتاؤ میرا اس میں کیا قصور ہے"۔ عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں جواب دیا۔

"مس جولیا۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں واپس چلا جاؤں"۔ اچانک خاموش بیٹھا ہوا تنویر بے اختیار بول پڑا تو سب ساتھی بے اختیار چونک پڑے۔

"نیکی اور پوچھ پوچھ"....... جولیا کے بولنے سے پہلے ہی عمران بول پڑا اور سب ایک بار پھر بے اختیار ہنس پڑے۔

"میں تم سے بات نہیں کر رہا۔ مس جولیا سے بات کر رہا

ہوں"۔ تنویر نے بھنائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"کیا مطلب۔ یہ تمہیں واپس جانے کا خیال کیسے آ گیا"۔ جولیا نے حیران ہو کر کہا۔

"میرا خیال ہے کہ اب یہاں ہمارا کوئی کام نہیں رہا۔ وہ گروپ جو سر گشاکا کو ہلاک کرنا چاہتا تھا واپس چلا گیا اور سر گشاکا کا تو کوئی پتہ نہیں کہ وہ کہاں ہے اس لئے اب ہم نے کیا کرنا ہے یہاں بیٹھ کر"....... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"عمران بتا تو رہا ہے کہ شاید نارفوک اب ٹیری اور اس کے ساتھیوں کی جگہ کام کرے گا"....... جولیا نے کہا۔

"اگر اس نے کام کرنا ہوتا تو پھر وہ یوں یہاں آ کر عمران سے نہ ملتا۔ اگر واقعی ایسا ہے تو پھر اس جیسے احمق کے خلاف کام کرنا ہی حماقت ہے۔ یہاں کے کسی بھی گروپ کو ہائر کر کے اس کا اور اس کے ساتھیوں کا خاتمہ کیا جا سکتا ہے"....... تنویر نے جواب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی فون کی گھنٹی بج اٹھی اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"....... عمران نے بدلے ہوئے لہجے میں کہا۔

"راک فیلر بول رہا ہوں پرنس"....... دوسری طرف سے راک فیلر کی آواز سنائی دی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر فون کے لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا۔

"کیا ہوا۔ اتنی جلدی تو تمہاری کال آنے کی مجھے توقع نہ تھی۔

کوئی خاص بات ہو گئی ہے"...... عمران نے کہا۔

" اتفاقاً کام جلدی ہو گیا ہے۔ نارفوک کے شوٹنگ کلب میں ایک خاص آدمی سے رابطہ ہو گیا ہے اور اس سے حتمی طور پر معلومات مل گئی ہیں کہ نارفوک گروپ یہاں سرگشاکا کو ٹریس کر کے اسے ہلاک کرنے کے لئے آیا ہے"...... راک فیلر نے جواب دیا۔

"اس کی خدمات کس نے حاصل کی ہیں"...... عمران نے پوچھا۔

" سیگر کے چیف بروک نے۔ وہ اس کا گہرا دوست ہے۔ اسے بروک کی کال ملی تھی کہ وہ بے حد پریشان ہے جس پر نارفوک سارے کام چھوڑ کر اس کے پاس گیا اور پھر واپسی پر اس نے اپنے گروپ کو کال کر کے انہیں بتایا کہ انہوں نے کامرون کے دارالحکومت میں کامرون کے سرگشاکا کو ٹریس کر کے ختم کرنا ہے اور پھر وہ یہاں پہنچ گئے"...... راک فیلر نے جواب دیا۔

"کیا یہ حتمی معلومات ہیں"...... عمران نے کہا۔

" یس سر۔ سو فیصد حتمی"...... راک فیلر نے انتہائی اعتماد بھرے لہجے میں جواب دیا۔

"اور کچھ"...... عمران نے کہا۔

" میں نے اس اینگل پر بھی معلومات حاصل کی ہیں کہ نارفوک نے آپ کے متعلق اپنے گروپ کو کیا ہدایات دی ہیں اور جو معلومات ملی ہیں ان کے مطابق آپ اور آپ کے ساتھیوں کے متعلق

اس نے اپنے ساتھیوں سے کہا ہے کہ وہ آپ اور آپ کے ساتھیوں کی نہ نگرانی کریں گے اور نہ رابطہ کریں گے۔ صرف اپنا ٹارگٹ کور کریں گے اور واپس چلے جائیں گے البتہ نارفوک نے انہیں کہا ہے کہ وہ آپ سے جا کر مل آئے گا تاکہ اگر ان کی یہاں موجودگی کے بارے میں آپ کو معلومات ملیں تو آپ اسے مشکوک نہ سمجھیں"۔ راک فیلر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" تم نے علم نجوم تو نہیں سیکھ لیا کہ اپنے آفس میں بیٹھے بیٹھے ایسی ٹاپ معلومات اس قدر جلد اور اس قدر حتمی طور پر حاصل کر لیتے ہو"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے راک فیلر بے اختیار ہنس پڑا۔

" کم از کم آپ تو یہ بات نہ کریں۔ آپ کو تو معلوم ہے کہ میں کس انداز میں کام کرتا ہوں"...... راک فیلر نے ہنستے ہوئے کہا۔

" مجھے معلوم تو تھا لیکن یہ معلوم نہ تھا کہ تمہاری سپیڈ اس قدر تیز ہے۔ بہرحال اب یہ معلوم کرو کہ یہ لوگ اپنے ٹارگٹ کو کس طرح ٹریس کر رہے ہیں"...... عمران نے کہا۔

" یہ کام تقریباً مکمل ہو چکا ہے اور شاید آج رات وہ اپنے ٹارگٹ کو کور بھی کر لیں"...... راک فیلر نے جواب دیا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔

"کیا مطلب۔ کیا انہوں نے سرگشاکا کو ٹریس کر لیا ہے"۔ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ میرا اندازہ ہے کیونکہ یہ گروپ الناصر ہوٹل میں ٹھہرا ہوا ہے اور انہوں نے ہوٹل انتظامیہ کو کل صبح کمرے خالی کرنے کا نوٹس دے دیا ہے اور ساتھ ہی انہوں نے ایک طیارہ بھی چارٹرڈ کرایا ہے لیکن وقت نہیں دیا گیا بلکہ یہ کہا گیا ہے کہ رات کے پچھلے پہر یا صبح سویرے کسی بھی وقت وہ فلائی کر سکتے ہیں۔ میں نے اس سے اندازہ لگایا ہے کہ انہوں نے سرگشاکا کو ٹریس کر لیا ہے اور آج رات کسی بھی وقت یہ اپنا ٹارگٹ کور کر کے واپس چلے جائیں گے"۔ راک فیلر نے جواب دیا۔

"کیا ان کی نگرانی ہو سکتی ہے"...... عمران نے کہا۔

"اس کا کوئی فائدہ نہیں ہے پرنس۔ کیونکہ اتنا تو آپ بھی جانتے ہیں کہ نارفوک اور اس کے ساتھی کس قدر تیز لوگ ہیں وہ لامحالہ اپنی نگرانی کو چیک کر لیں گے اس کے بعد یقیناً وہ غائب ہو جائیں گے"...... راک فیلر نے جواب دیا۔

"گروپ میں کتنے افراد شامل ہیں"...... عمران نے پوچھا۔

"نارفوک سمیت دس"...... راک فیلر نے جواب دیا۔

"اوکے۔ تھینک یو"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"صفدر بیگ میں سپیشل ٹرانسمیٹر موجود ہے وہ نکال کر دو مجھے"۔ عمران نے صفدر سے کہا تو صفدر سر ہلاتا ہوا اٹھا اور الماری کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے الماری کھول کر اس کے خفیہ خانے سے ایک بیگ باہر نکالا اور زپ کھول کر اس میں سے ایک چھوٹا سا لیکن جدید

ساخت کا ٹرانسمیٹر نکال کر عمران کے ہاتھ میں دے دیا۔

"تنویر۔ ساتھ والے دونوں کمروں کی کیا پوزیشن ہے"۔ عمران نے تنویر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"دائیں طرف ایک ایکریمین عورت رہ رہی ہے۔ ٹانگ سے لنگڑی ہے۔ شکل سے لگتا ہے کہ کسی کاروباری ادارے کی مالکہ ہے۔ بائیں طرف کا کمرہ خالی ہے"...... تنویر نے جواب دیا۔

"کیپٹن شکیل۔ تم اس خالی کمرے کو جا کر چیک کرو۔ سپیشل گائیگر لے جاؤ اور تنویر تم اس عورت کا کمرہ چیک کرو۔ اگر یہ عورت موجود ہو تو اپنے کمرے سے چیکنگ کرنا اور اگر موجود نہ ہو تو اس کے کمرے میں جا کر چیکنگ کرو"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا اور تنویر اور کیپٹن شکیل دونوں اٹھ کر تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئے۔

"صفدر تم کمرے سے باہر کا خیال رکھو"...... عمران نے صفدر سے کہا تو صفدر بھی اٹھ کر کمرے کے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"جولیا تم عقبی کھڑکی کھول کر اس طرف کو چیک کرو"۔ عمران نے جواب دیا۔

"یہ سپیشل ٹرانسمیٹر ہے اس کی کال تو کچھ نہیں ہو سکتی۔ تو کیا تمہارا یہ خیال ہے کہ کوئی باہر کا آدمی تمہاری اور سرگشاکا کے درمیان ہونے والی بات چیت نہ سن سکے"...... جولیا نے حیران ہو کر کہا۔

" نارفوک بے حد تیز آدمی ہے۔ میری چھٹی حس کہہ رہی ہے کہ وہ ہمارے ذریعے سرگشاکا تک پہنچنا چاہتا ہے اس لئے ہو سکتا ہے کہ راک فیلر کو یہ ساری معلومات باقاعدہ فیڈ کی گئی ہوں"...... عمران نے کہا تو جولیا کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

" اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ ٹھیک ہے اب میں تمہارے خدشہ کو سمجھ گئی ہوں"...... جولیا نے کہا اور اٹھ کر عقبی کھڑکی کی طرف بڑھ گئی۔ اس نے کھڑکی کھولی اور پھر سر باہر نکال کر اس نے نہ صرف دائیں بائیں بلکہ اوپر نیچے بھی چیکنگ کی۔

" ایک منٹ۔ یہاں ایک تار موجود ہے"...... اچانک جولیا کی آواز سنائی دی تو عمران تیزی سے اٹھا اور کھڑکی کی طرف بڑھ گیا۔

" یہ دیکھو۔ یہ پانی کے پائپ کے ساتھ "...... جولیا نے سائیڈ میں پانی کے پائپ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

" ہاں۔ یہ واقعی چیکنگ لائن ہے۔ اوپر چھت پر جاؤ وہاں اس کا رسیور موجود ہو گا۔ تنویر کو ساتھ لے جاؤ"...... عمران نے کہا تو جولیا سر ہلاتی ہوئی تیزی سے مڑی اور بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ عمران نے کھڑکی بند کی اور واپس آکر کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس کے چہرے پر گہری سنجیدگی طاری تھی۔ پندرہ منٹ بعد دروازہ کھلا اور جولیا اور تنویر اندر داخل ہوئے۔

" رسیور واقعی موجود تھا اور اسے انتہائی مہارت سے چھپا کر رکھا گیا تھا"...... جولیا نے ایک چھوٹا سا بٹن جسے اس نے ہاتھ میں پکڑا

ہوا تھا عمران کے سامنے میز پر رکھ دیا۔ عمران نے اسے اٹھایا اور پھر اسے بغور دیکھنا شروع کر دیا۔ کافی دیر تک وہ اسے الٹ پلٹ کر دیکھتا رہا۔

" ٹھیک ہے۔ اسے لے جا کر دوبارہ جوائن کر دو"...... عمران نے بٹن کو واپس جولیا کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

" کیا مطلب۔ کیا یہ کام نہیں کر رہا"...... جولیا نے کہا۔

" نہیں۔ میں اس کی کارکردگی سمجھ گیا ہوں۔ میں اب نارفوک کی چال براہ راست اسی پر الٹنا چاہتا ہوں"...... عمران نے کہا اور جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

" مجھے دو۔ میں جا کر جوائن کر آتا ہوں"...... تنویر نے کہا اور جولیا کے ہاتھ سے وہ بٹن لے کر وہ تیزی سے مڑا اور دروازے سے باہر چلا گیا جبکہ جولیا کرسی پر بیٹھ گئی۔

" اس قدر سردردی کی کیا ضرورت ہے۔ اس نارفوک اور اس کے ساتھیوں کا خاتمہ کر دیتے ہیں"...... جولیا نے کہا۔

" نہیں اس طرح مسئلہ حل نہیں ہو گا۔ سگر کسی اور گروپ کو سامنے لے آئے گی اور انتخابات کے لئے نامزدگیوں کے اعلان میں ابھی دو ہفتے رہتے ہیں۔ ہمیں یہ دو ہفتے بھی گزارنے ہیں"۔ عمران نے کہا اور جولیا خاموش ہو گئی۔ تھوڑی دیر بعد تنویر بھی واپس آگیا۔

" میں نے اسے دوبارہ جوائن کر دیا ہے"...... تنویر نے کہا۔

" ہماری اس ہمسائی عورت کی کیا پوزیشن ہے"...... عمران نے

کہا۔

"وہ کمرے میں موجود ہے"....... تنویر نے جواب دیا۔

"تم نے اسے چیک کیا ہے۔ زیرو الیون سے چیک کرو"۔ عمران نے کہا۔

"کر لیا ہے۔ وہ کمرہ کلیئر ہے"....... تنویر نے جواب دیا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر ٹرانسمیٹر پر فریکونسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی۔ فریکونسی ایڈجسٹ کرنے کے بعد اس نے اس کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ پرنس آف ڈھمپ کالنگ۔ اوور"....... عمران نے بار بار کال دینی شروع کر دی۔

"یس بلیک اسٹون اٹنڈنگ یو۔ اوور"....... چند لمحوں بعد ایک ایسی آواز سنائی دی جیسے بولنے والے نے اپنے منہ میں سیٹی رکھی ہوئی ہو۔

"محکمہ موسمیات کی پیشنگوئی ہے کہ بارش ہو گی۔ اوور"۔ عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ سامان ہٹا لیا جائے گا۔ اوور"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوور اینڈ آل"....... عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"تو تم یہ کال نارفوک تک پہنچانا چاہتے ہو۔ اس سے کیا فائدہ ہو گا"....... جولیا نے کہا۔

"اس کا ٹارگٹ کم از کم آج رات کور نہ ہو سکے گا اور پھر وہ مجبوراً کھل کر سامنے آئے گا"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"گڈ۔ اچھا آئیڈیا ہے"....... جولیا نے کہا۔

"میری سمجھ میں تو کوئی بات نہیں آئی۔ کیا گڈ آئیڈیا ہے"۔ تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"عمران کا مطلب ہے کہ نارفوک کو معلوم ہو جائے گا کہ عمران کا رابطہ سرگشا کا یا اس کے آدمیوں سے ہے اور آج رات اس کا کام نہ ہو سکے گا کیونکہ اس کال کے بعد لامحالہ سرگشا کا اپنے پوائنٹ سے ہٹ جائے گا۔ اس کے بعد نارفوک لازماً کھل کر عمران سے سرگشا کا کی پناہ گاہ معلوم کرنے کی کوشش کرے گا اور اس طرح معاملات کھل جائیں گے"....... جولیا نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"وہ تو ویسے بھی کھلے ہوئے ہیں۔ ہمیں معلوم ہے کہ وہ الناصر ہوٹل میں اپنے ساتھیوں سمیت موجود ہے۔ ابھی چل کر معاملہ ختم کر دیتے ہیں"....... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اس وائس ریکارڈر کے معلوم ہو جانے کے بعد تم یہی سوچ رہے ہو کہ وہ الناصر ہوٹل میں ہی موجود ہوں گے۔ عمران کا خیال درست ہے۔ راک فیلر کو باقاعدہ معلومات فیڈ کی گئی ہیں"۔ جولیا نے کہا تو تنویر نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"حیرت ہے۔ تم بھی اب عمران کی طرح گہری باتیں سوچنے لگ

گئی ہو"...... تنویر نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔
"بڑی مشکل سے تو دعا منظور ہونے کا وقت قریب آ رہا ہے"۔
عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو جولیا بے اختیار ہنس پڑی۔
"منہ دھو رکھو"...... تنویر نے بے ساختہ کہا۔
"خالی منہ کہہ رہے ہو۔ میں نے تو وضو کر رکھا ہے"...... عمران
نے بھی اسی طرح بے ساختہ لہجے میں کہا تو اس بار جولیا کے ساتھ
ساتھ تنویر بھی بے اختیار ہنس پڑا۔

اس ہوٹل کی نچلی منزل کے ایک کمرے میں جس کی تیسری
منزل پر عمران کا کمرہ تھا نارفوک اپنے دو ساتھیوں سمیت موجود تھا۔
کمرے میں ایک مستطیل شکل کی مشین میز پر رکھی ہوئی تھی جس
کے سامنے کرسی پر نارفوک اور اس کے دو ساتھی موجود تھے۔ مشین
کے درمیان میں دو سکرینیں جن میں ایک بڑی اور ایک چھوٹی تھی۔
بڑی سکرین پر عمران کے کمرے کا منظر نظر آ رہا تھا جس میں عمران
کمرے میں اکیلا بیٹھا ہوا نظر آ رہا تھا۔ نارفوک عمران سے ملنے کے بعد
سیدھا اس کمرے میں آیا۔ اس وقت عمران کسی راک فیلر سے باتیں
کرنے میں مصروف تھا اور اس کی گفتگو اس مشین سے نہ صرف نشر
ہو رہی تھی بلکہ باقاعدہ ٹیپ بھی ہو رہی تھی۔ اس نے راک فیلر کو
نارفوک کا مشن معلوم کرنے کی ہدایت کی تھی۔
"باس۔ یہ راک فیلر کون ہے"...... نارفوک کے ایک ساتھی

نے نارفوک سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یہاں کا مشہور آدمی ہے۔ انتہائی بااثر ہے اور مخبری کا اونچے پیمانے پر دھندہ کرتا ہے۔ تمہاری طرح یہ ایکریمین ہے لیکن طویل عرصے سے یہاں سیٹ ہے"...... نارفوک نے جواب دیا۔

"وہ آپ کا مشن کیسے معلوم کرے گا باس"...... دوسرے آدمی نے کہا۔

"میں نے پہلے ہی اس بات کا بندوبست کر رکھا ہے۔ مجھے معلوم تھا کہ عمران اس انداز میں معلومات حاصل کرتا ہے"...... نارفوک نے جواب دیا۔

"لیکن ہمیں اس سے کیا فائدہ ہو گا باس"...... پہلے آدمی نے پوچھا۔

"عمران کا یقیناً سرگشاکا سے کسی نہ کسی انداز میں رابطہ ہو گا اور میں عمران کے ذریعے اس سرگشاکا کا سراغ لگانا چاہتا ہوں"۔ نارفوک نے جواب دیا اور اس کے ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے

"آپ نے کہا تھا کہ آپ عمران کو پوائنٹ زیرو لگائیں گے لیکن پھر شاید آپ نے ارادہ بدل دیا ہے"...... ایک ساتھی نے چند لمحوں کی خاموشی کے بعد کہا۔

"ہاں۔ جب میں عمران سے ملا تو میں نے محسوس کیا کہ وہ بہت زیادہ باخبر ہے۔ اسے معلوم تھا کہ ٹیری اور اس کے گروپ کو واپس

بلا لیا گیا ہے اور اس نے جس انداز میں مجھ سے باتیں کی ہیں اس سے میں سمجھ گیا کہ اس کے ذہن میں یہ خیال موجود ہے کہ اب ٹیری کی جگہ بروک نے میرے گروپ کو ہائر کیا ہے اس لئے میں نے اسے زیرو پوائنٹ لگانے کی ضرورت نہ سمجھی"...... نارفوک نے کہا۔ اسی لمحے وہ چونک پڑے جب انہوں نے عمران کے کمرے میں ایک عورت اور تین مرد داخل ہوتے دیکھا۔ ان میں دو مرد تو وہی تھے جن کا تعارف عمران نے مائیکل ون اور مائیکل ٹو کہہ کر کرایا تھا جبکہ عورت اور ایک مرد نئے تھے۔

"یہ یقیناً پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ارکان ہیں"...... نارفوک نے کہا تو اس کے ساتھی چونک کر اس طرح غور سے انہیں دیکھنے لگے جیسے وہ کسی غیر انسانی مخلوق کو دیکھ رہے ہوں اور پھر ان کے درمیان نارفوک کے بارے میں گفتگو ہونے لگی اور نارفوک یہ گفتگو سن کر مسکراتا رہا۔ پھر فون کی گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دی اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے فون پیس پر لگا ہوا ایک بٹن پریس کیا تو دوسری طرف سے بولنے والے کی آواز کمرے میں واضح طور پر سنائی دینے لگی اور پھر راک فیلر نے عمران کو جو کچھ بتایا وہ سن کر نارفوک کے چہرے پر بے اختیار مسکراہٹ سی دوڑنے لگی جبکہ اس کے ساتھیوں کے چہروں پر حیرت تھی۔ لیکن وہ خاموش بیٹھے گفتگو سنتے رہے۔ جب گفتگو ختم ہوئی تو عمران نے جس انداز میں اپنے ساتھیوں کی ڈیوٹیاں لگانا شروع کر دیں اسے

دیکھ کر نارفوک بے اختیار ہنس پڑا۔ لیکن چند لمحوں بعد جب اس کی ساتھی لڑکی نے عقبی کھڑکی میں سے تار کی نشاندہی کی تو نارفوک بے اختیار چونک پڑا۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ کام غلط ہو گیا ہے"....... نارفوک نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد مشین اچانک ایک جھماکے سے بند ہو گئی تو نارفوک نے ایک طویل سانس لیا۔

"ویری سیڈ۔ ساری پلاننگ ختم ہو گئی ہے"....... نارفوک نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"آپ اس کے کمرے میں سپیشل وی ٹی لگا آتے باس"۔ نارفوک کے ایک ساتھی نے کہا۔

"وہ اسے چیک کر لیتا۔ اب دیکھو رسیور چھت پر تھا پھر بھی اس نے چیک کر لیا۔ کمرے میں موجود بٹن کو وہ کیسے چیک نہ کرتا"۔ نارفوک نے جواب دیا۔

"پھر اب کیا پروگرام ہے باس"....... نارفوک کے ایک ساتھی نے کہا۔

"میں نے اسی مقصد کے لئے ہوٹل انتظامیہ کو کمرے چھوڑنے اور چارٹرڈ فلائٹ بک کرانے کی ساری پلاننگ کی تھی اور اس بات کا انتظام بھی کیا تھا کہ مخبری کرنے والے اداروں کو بھی اس پلاننگ کی باقاعدہ فیڈنگ کی جا سکے تاکہ عمران فوری طور پر سرگشا کا سے رابطہ قائم کرے۔ لیکن یہ تو میرے تصور میں بھی نہ تھا کہ

عمران چھت پر لگے ہوئے رسیور کو بھی چیک کر لے گا۔ ویسے ابھی ایک سکوپ موجود ہے۔ عمران اس رسیور کو صرف وائس چیکر سمجھے گا اس لئے ہو سکتا ہے کہ وہ اسے دوبارہ جوائن کر دے"۔ نارفوک نے کہا۔

"دوبارہ۔ کیوں ایسا کیوں کرے گا وہ"....... نارفوک کے ساتھی نے کہا۔

"وہ ایسا ہی آدمی ہے۔ وہ دوسروں کو اسی طرح ڈاج میں رکھتا ہے"....... نارفوک نے جواب دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد جب واقعی مشین ایک بار پھر جھماکے سے چل پڑی تو نارفوک کے ساتھی بے اختیار چونک پڑے۔ لیکن نارفوک کے چہرے پر مسکراہٹ سی پھیلتی چلی گئی۔ پھر عمران نے ٹرانسمیٹر پر فریکونسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی اور پھر تھوڑی سی گفتگو کے بعد اس نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ اس کے بعد عمران اور اس کے ساتھیوں کے درمیان گفتگو شروع ہو گئی۔ نارفوک تھوڑی دیر تک یہ گفتگو سنتا رہا پھر اس نے ہاتھ بڑھا کر مشین کے یکے بعد دیگرے کئی بٹن پریس کر دیئے تو سکرین پر کامرون کے دارالحکومت کا نقشہ ابھر آیا اور پھر نارفوک نے ایک بٹن دبا دیا تو اس نقشے کے درمیان میں ایک جگہ سرخ رنگ کا نقطہ جلنے بجھنے لگا۔ نارفوک آگے کی طرف جھک گیا۔

"دریائے سانگا کے قریب ٹومبے ہاؤس"....... نارفوک نے نقشے پر اس جگہ کو پڑھتے ہوئے کہا جہاں سرخ رنگ کا نقطہ جل بجھ رہا تھا۔

پھر اس نے مشین آف کی اور ہاتھ بڑھا کر سائیڈ کی تپائی پر رکھے ہوئے فون کا رسیور اٹھا لیا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس ڈومے کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"زیگوٹا بول رہا ہوں"...... نارفوک نے بدلے ہوئے لہجے میں کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"کربی سے کہو کہ مجھ سے بات کرے"...... نارفوک نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو نارفوک نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"زیگوٹا بول رہا ہوں"...... نارفوک نے اسی طرح بدلے ہوئے لہجے میں کہا اس کا لہجہ مقامی تھا اور زبان بھی مقامی ہی تھی۔

"کربی بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کربی۔ دریائے سانگا کے کنارے ٹومبے ہاؤس کو کور کرو۔ میں وہاں پہنچ رہا ہوں میرے وہاں پہنچنے تک وہاں سے کسی کو باہر نہیں جانا چاہیئے"...... نارفوک نے کہا۔

"آپ اسی وقت وہاں پہنچ رہے ہیں"...... دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

"ہاں"...... نارفوک نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"انتھونی تم میرے ساتھ آؤ گے اور راسٹن تم یہیں رکو گے۔ اگر کام ہو گیا تو میں تمہیں اطلاع کر دوں گا پھر تم سب کچھ سمیٹ لینا میں خود واپس آجاؤں گا"...... نارفوک نے کہا۔

"یس باس"...... ایک ساتھی نے کہا۔

"تھوڑی دیر کے لئے سائیڈ روم میں آجاؤ تاکہ میں اپنا اور تمہارا میک اپ بھی کر دوں"...... نارفوک نے اپنے اس ساتھی سے کہا جسے اس نے انتھونی کہہ کر پکارا تھا اور نارفوک بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ دونوں کار میں بیٹھے تیزی سے زوالاؤ کی معروف سڑک پر آگے بڑھے چلے جا رہے تھے۔ ڈرائیونگ سیٹ پر انتھونی تھا لیکن اس وقت وہ مقامی میک اپ میں تھا اس کے جسم پر سرخ رنگ کی ایک مخصوص یونیفارم تھی جبکہ عقبی سیٹ پر نارفوک تھا۔ وہ بھی مقامی میک اپ میں تھا اور اس کے جسم پر بھی سرخ رنگ کی ایک مخصوص ساخت کی یونیفارم تھی البتہ اس نے سر پر سرخ رنگ کی پی کیپ پہن رکھی تھی جس پر زرد رنگ کی پٹی لگی ہوئی تھی یہ کامرون کی سپیشل فورس کی یونیفارم تھی جو یہاں انتہائی با اختیار سمجھی جاتی تھی اور یہ براہ راست صدر کے تحت کام کرتی تھی۔ کیپ پر ایک زرد پٹی کا مطلب تھا کہ نارفوک سپیشل فورس میں کیپٹن کے عہدے پر فائز ہے اور یہ عہدہ اس قدر با اختیار تھا کہ سوائے حکومت کے اعلیٰ ترین چند گنے چنے افسروں کے باقی سب افسران اس کے ماتحت ہو جاتے تھے اور اس سے تعاون ان کی

ڈیوٹی بن جاتی تھی۔ کیپٹن زیگوٹا واقعی سپیشل فورس کا کیپٹن تھا لیکن اس وقت اس کی لاش کے ٹکڑے کسی گڑھ میں بہہ رہے ہوں گے اس لئے نارفوک پوری طرح مطمئن تھا۔ کار پر سپیشل فورس کا مخصوص نشان موجود تھا اور نارفوک کی جیب پر کیپٹن زیگوٹا کا خصوصی سرکاری نشان بھی موجود تھا۔ تھوڑی دیر بعد کار معروف سڑک سے گزر کر نواح میں جاتی ہوئی ایک اور سڑک پر مڑ گئی اور انتھونی نے اس کی سپیڈ تیز کر دی۔ تقریباً بیس منٹ کی مسلسل ڈرائیونگ کے بعد وہ دریائے سانگا پر پہنچ گئے۔ دریا پر پل موجود تھا۔ جیسے ہی کار وہاں پہنچی ایک طرف سفید رنگ کی کار سے ایک مقامی آدمی نکل کر سڑک کی طرف آیا اور اس نے مٹھی بنا کر ہوا میں ہرائی اور پھر سیدھا کھڑا ہو گیا۔ انتھونی نے کار اس آدمی کے قریب جا کر روکی تو وہ آدمی جلدی سے دروازہ کھول کر فرنٹ سیٹ پر بیٹھ گیا۔

"کیا رپورٹ ہے"...... نارفوک نے سخت لہجے میں پوچھا۔

"باس۔ ڈوے ہاؤس کلب ہے اور دارالحکومت کا اعلیٰ طبقہ اس کا مستقل ممبر ہے اس کا مینجر گڈوک ہے۔ وہ اس وقت بھی کلب میں موجود ہے"...... فرنٹ سیٹ پر بیٹھنے والے نے مڑ کر جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس کی آواز ٹیپ کی ہے تم نے"...... نارفوک نے پوچھا۔

"یس باس"...... فرنٹ سیٹ پر بیٹھنے والے نے جواب دیا۔

"سنواؤ"...... نارفوک نے کہا تو اس آدمی نے جیب سے ایک

چھوٹا سا ٹیپ ریکارڈ نکالا اور اس کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ گڈوک کالنگ"...... ایک مقامی آواز سنائی دی۔

"یس رالمبے بول رہا ہوں"...... ایک دوسری آواز سنائی دی۔

"آج سپلائی آجانی چاہئے فنکشن ہے کلب میں"...... گڈوک نے کہا۔

"یس سر۔ ہو جائے گی"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی آواز آنا بند ہو گئی۔

"ٹھیک ہے۔ یہی گڈوک ہی ہمارا مطلوبہ آدمی ہے"۔ نارفوک نے کہا۔

"باس اس کی رہائش گاہ بھی اس کلب کے عقبی حصے میں ہے۔ وہاں یہ اپنی بیوی کے ساتھ رہتا ہے"...... اس آدمی نے جو فرنٹ سیٹ پر بیٹھا ہوا تھا کہا۔

"او کے۔ ٹھیک ہے۔ تم باہر کا خیال رکھنا"...... نارفوک نے کہا تو وہ آدمی سر ہلاتا ہوا کار سے اترا اور انتھونی نے کار آگے بڑھا دی۔ پل کراس کرنے کے دوران ہی سفید رنگ کی کار جسے وہی آدمی ڈرائیو کر رہا تھا انہیں اوورٹیک کرتی ہوئی آگے بڑھ گئی اور انتھونی نے اپنی کار اس کے پیچھے لگا دی۔ پل کی دوسری طرف دریا کے کنارے کے ساتھ ساتھ سڑک آگے بڑھتی چلی جا رہی تھی اور پھر تھوڑی دیر بعد عمارتوں کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ ایک دو منزلہ وسیع عمارت پر کلب کا جہازی سائز کا نیون سائن دور سے ہی نظر آ رہا تھا۔ آگے جانے

والی سفید رنگ کی کار اس کلب کے گیٹ کے سامنے پہنچ کر ذرا سی آہستہ ہوئی اور پھر آگے بڑھ گئی جبکہ انتھونی نے کار اس عمارت کے کھلے پھاٹک میں موڑ دی اور پھر پارکنگ میں جانے کی بجائے اس نے کلب کے مین گیٹ کے سامنے کار روکی تو نارفوک عقبی دروازہ کھول کر نیچے اتر آیا۔ برآمدے میں موجود دو مسلح مقامی آدمیوں نے آگے بڑھ کر بڑے مؤدبانہ انداز میں نارفوک کو سلام کیا۔

"مینجر اپنے آفس میں موجود ہے"...... نارفوک نے مقامی لہجے میں ان سے کہا۔ اس نے سلام کا جواب صرف آہستہ سے سر ہلا کر دیا تھا۔

"یس سر۔ کیا انہیں اطلاع دی جائے"...... ایک دربان نے کہا۔

"ہاں"...... نارفوک نے جواب دیا تو وہ دربان تیزی سے اندرونی طرف کو بڑھ گیا۔ اسی لمحے انتھونی کار پارکنگ میں روک کر واپس برآمدے میں آ گیا تھا اور پھر وہ دونوں کلب میں داخل ہو گئے۔ تھوڑی دیر بعد وہ مینجر کے دروازے کے قریب پہنچ گئے۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور درمیانے قد اور قدرے فربہ جسم کا مقامی آدمی جس کے جسم پر سفید رنگ کا سوٹ تھا بوکھلائے ہوئے انداز میں باہر آ گیا اور پھر اس نے بڑے مؤدبانہ انداز میں نارفوک کو سلام کیا۔

"آئیے جناب۔ خوش آمدید"...... مینجر نے بڑے مؤدبانہ انداز میں کہا اور نارفوک نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ وہ مینجر کی کیفیت کو

سمجھتا تھا کیونکہ سپیشل فورس کے کیپٹن زیگوٹا کا اس طرح اچانک کلب میں آنا ظاہر ہے مینجر کے لئے انتہائی دھماکہ خیز بات تھی ورنہ کیپٹن زیگوٹا بڑے سے بڑے آفیسر کو اپنے دفتر میں کال کرنے کا عادی تھا اور پھر نارفوک اس کے آفس میں داخل ہوا۔ اس کے پیچھے مینجر اور اس کے پیچھے انتھونی اندر داخل ہوا۔

"تشریف رکھیں جناب۔ فرمائیں آپ کیا پینا پسند کریں گے"۔ مینجر نے کہا۔

"تمہاری رہائش گاہ کلب کے اندر ہی ہے"...... نارفوک نے آفس کو سر گھما کر دیکھتے ہوئے کہا۔

"یس کیپٹن"...... مینجر نے جواب دیا۔

"تو پھر وہیں چلو۔ میں نے تم سے کچھ ذاتی معاملات ڈسکس کرنے ہیں"...... نارفوک نے کہا۔

"ذاتی معاملات۔ مگر"...... مینجر نے حیران ہو کر کہا۔

"جو کہہ رہا ہوں وہ کرو۔ میرے پاس زیادہ وقت نہیں ہے اور اس میں تمہارا ہی فائدہ ہے"...... نارفوک نے کہا۔

"یس کیپٹن۔ آئیے"...... مینجر نے کہا اور پھر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ ظاہر ہے نارفوک اور انتھونی اس کے پیچھے کمرے سے باہر آ گئے اور پھر مختلف راہداریوں سے گزر کر وہ عمارت کے عقبی حصے میں آ گئے جہاں ایک طرف مڑ کر ایک چھوٹی سی رہائش گاہ بنی ہوئی تھی جس کے گیٹ پر ایک مسلح دربان موجود تھا۔ اس نے مینجر اور ان

دونوں کو آتے دیکھ کر بڑے مؤدبانہ انداز میں سلام کیا اور پھر پھاٹک کھول دیا۔ مینجر خاموشی سے چلتا ہوا اندر داخل ہوا اور پھر برآمدہ کراس کر کے وہ سب ایک ڈرائنگ روم میں آ گئے۔

" تشریف رکھیں"....... مینجر نے کہا اور ایک طرف رکھے ہوئے شراب کے ریک کی طرف بڑھنے لگا۔

" بیٹھو۔ ہمارے پاس اتنا وقت نہیں ہے کہ شراب پی سکیں"۔ نارفوک نے کہا تو مینجر خاموشی سے مڑا اور اس کے سامنے صوفے پر بیٹھ گیا۔

" تمہاری بیوی اندر ہو گی اسے بلالو"....... نارفوک نے کہا۔

" وہ ڈیوٹی پر ہے۔ ایک کارپوریشن میں وہ سیلز مینجر ہے شام کو واپس آئے گی"....... مینجر گڈوک نے جواب دیا۔

" او کے۔ اب بتاؤ کہ سرگشاکا کہاں چھپے ہوئے ہیں"۔ نارفوک نے کہا تو مینجر بے اختیار چونک پڑا۔

" سرگشاکا۔ کیا مطلب۔ میرا ان سے کیا تعلق سر"....... مینجر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" تم جانتے ہو کہ تم اس وقت کس کے سامنے موجود ہو۔ میں تمہیں آفس کی بجائے یہاں اس لئے لایا ہوں تاکہ تم کھل کر بات کر سکو۔ سرگشاکا کی جان شدید خطرے میں ہے اور ہم نے ان کی حفاظت کرنی ہے اور تمہیں معلوم ہے کہ وہ کہاں ہیں"۔ نارفوک نے سرد لہجے میں کہا۔

" میرا ان سے کسی قسم کا کوئی تعلق نہیں ہے کیپٹن۔ میں ایک چھوٹا سا آدمی ہوں جبکہ سرگشاکا تو بہت بڑے افسر ہیں۔ میرا ان سے کیا تعلق ہو سکتا ہے"....... مینجر گڈوک نے جواب دیا۔

" تم نے ایک ٹرانسمیٹر کال اٹنڈ کی ہے جو پرنس آف ڈھمپ کی طرف سے تھی اور تم نے بطور بلیک اسٹون یہ کال اٹنڈ کی ہے۔ اس کال میں کہا گیا ہے کہ محکمہ موسمیات کی پیشگوئی کے مطابق بارش ہو گی اور تم نے جواب دیا کہ سامان ہٹا لیا جائے گا اور تم سمجھتے ہو کہ سپیشل فورس کو اس سلسلے میں کسی چیز کا علم نہیں ہے حالانکہ میں جانتا ہوں کہ پرنس آف ڈھمپ پاکیشیائی ایجنٹ کا کوڈ نام ہے اور بارش ہونے کا مطلب ہے کہ سرگشاکا کی جان کو خطرہ ہے اور ہٹائے جانے کا مطلب ہے کہ انہیں کسی دوسری جگہ شفٹ کر دیا جائے گا جبکہ میں نے انہیں صدر صاحب کا ایک خصوصی پیغام ہر صورت میں پہنچانا ہے۔ تم ایسا کرو کہ میری ان سے ٹرانسمیٹر پر یا فون پر بات کرا دو"....... نارفوک نے کہا۔

" آپ کو شاید غلط فہمی ہوئی ہے جناب۔ نہ ہی میں نے اس قسم کی کوئی کال اٹنڈ کی ہے اور نہ ہی کسی پرنس آف ڈھمپ کو جانتا ہوں"....... مینجر گڈوک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" دیکھو گڈوک۔ تم جانتے ہو کہ اس انکار کا کیا مطلب ہو سکتا ہے جبکہ یہ کام سرکاری ہے میرا ذاتی نہیں ہے"....... نارفوک نے کہا۔

" میں درست کہہ رہا ہوں جناب۔ آپ کو جس نے بھی اطلاع دی ہے وہ غلط دی ہے "...... گڈوک نے کہا۔

" یہ کال میرے پاس ٹیپ شدہ ہے اور تمہاری مخصوص سیٹی بجاتی ہوئی آواز بھی فوری طور پر پہچانی جاتی ہے "...... نارفوک نے اس بار انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

" کسی نے میری آواز کی نقل کی ہو گی جناب۔ میں درست کہہ رہا ہوں "...... گڈوک نے کہا۔

" او کے۔ پھر تمہیں آفس بلانا ہی پڑ گیا "...... نارفوک نے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے اٹھتے ہی انتھونی بھی اٹھ کھڑا ہوا۔

" آپ مجھ پر یقین کریں جناب "...... گڈوک نے کہا۔

" او کے۔ میں مزید انکوائری کر لوں گا۔ پھر بات ہو گی "۔ نارفوک نے کہا اور پھر دروازے کی طرف بڑھنے ہی لگا تھا کہ یکلخت اس کا بازو گھوما اور مینجر گڈوک چیختا ہوا اچھل کر فرش پر جا گرا۔ اس کی چیخ سے کمرہ گونج اٹھا تھا۔ نیچے گرتے ہی اس نے اٹھنے کی کوشش کی تو انتھونی نے لات ماری اور کنپٹی پر پڑنے والی دوسری ضرب نے گڈوک کو ساکت کر دیا۔

" اسے کرسی سے باندھو اور مجھے خنجر دو "...... نارفوک نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا تو انتھونی نے جھک کر گڈوک کو اٹھایا اور صوفے پر لٹا دیا۔ پھر تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے سے باہر نکل گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا تو اس کے پاس رسی کا گچھا موجود تھا۔ اس

نے بڑے ماہرانہ انداز میں گڈوک کو صوفے کی کرسی سے باندھ دیا اور پھر جیب سے ایک تیز دھار خنجر نکال کر اس نے نارفوک کی طرف بڑھا دیا۔

" باہر گیٹ پر موجود دربان کو اندر بلا کر بے ہوش کر دو اور پھر باہر ہی رکنا تاکہ اچانک کوئی نہ آجائے "...... نارفوک نے انتھونی کے ہاتھ سے خنجر لیتے ہوئے کہا اور انتھونی خاموشی سے کمرے سے باہر چلا گیا۔ نارفوک نے خنجر سائیڈ تپائی پر رکھا اور پھر پوری قوت سے اس نے مینجر گڈوک کے گالوں پر تھپڑ مارنا شروع کر دیئے۔ چوتھے زوردار تھپڑ پر گڈوک چیختا ہوا ہوش میں آگیا اور اس نے لاشعوری طور پر اٹھنے کی کوشش کی لیکن ظاہر ہے بندھا ہونے کی وجہ سے وہ صرف کسمسا کر ہی رہ گیا جبکہ سامنے بیٹھے ہوئے نارفوک نے سائیڈ تپائی پر رکھا ہوا خنجر اٹھا لیا۔

" آخری بار کہہ رہا ہوں کہ میری سرگشاکا سے فون پر یا ٹرانسمیٹر پر بات کرا دو "...... نارفوک نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

" مجھے واقعی کچھ معلوم نہیں۔ آپ زیادتی کر رہے ہیں "۔ گڈوک نے کہا تو نارفوک کا ہاتھ حرکت میں آیا اور دوسرے لمحے گڈوک کے حلق سے ایک خوفناک چیخ نکلی۔ نارفوک نے خنجر کی نوک سے اس کی ایک آنکھ باہر اچھال دی تھی اور گڈوک کی گردن ایک طرف کو ڈھلک گئی۔ نارفوک نے بڑے اطمینان بھرے انداز میں خنجر کو واپس تپائی پر رکھا اور ایک ہاتھ سے گڈوک کے سر کے بال پکڑ کر

اس کا سر سیدھا کیا اور دوسرے ہاتھ سے پہلے کی طرح اس کے گال پر زوردار تھپڑ مارنے شروع کر دیئے۔ اس بار تیسرے تھپڑ پر گڈوک کو ہوش آگیا لیکن وہ مسلسل چیخ رہا تھا۔ نارفوک نے بغیر کچھ کہے اس کے بال چھوڑے اور پھر تپائی پر پڑا ہوا خنجر اٹھالیا۔

"اب تم ہمیشہ کے لئے اندھے ہو جاؤ گے اس لئے آخری بار میرا چہرہ دیکھ لو تاکہ ہمیشہ کے لئے تمہارے ذہن میں میرا چہرہ محفوظ ہو جائے"....... نارفوک نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"رک جاؤ۔ رک جاؤ۔ میں بات کراتا ہوں۔ رک جاؤ"۔ گڈوک نے یکلخت چیختے ہوئے کہا۔

"یہی کام تم پہلے کر دیتے تو خواہ مخواہ اپنی آنکھ تو ضائع نہ کراتے۔ میں نے صرف ایک پیغام دینا تھا اور بس"....... نارفوک نے خنجر واپس تپائی پر رکھتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب میں سے ایک چھوٹا سا ٹرانسمیٹر نکال لیا۔

"فریکونسی بتاؤ"....... نارفوک نے کہا تو گڈوک نے فریکونسی بتا دی۔ نارفوک نے فریکونسی ایڈجسٹ کی۔

"کیا کوئی کوڈ بھی ہے"....... نارفوک نے پوچھا۔

"ان کے محافظوں کے چیف توکامے سے میرا رابطہ ہے۔ میں اسے پیغام دے دیتا ہوں اور وہ مجھے۔ میری سرگشاکا سے کبھی براہ راست گفتگو نہیں ہوئی"....... گڈوک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن مجھے براہ راست سرگشاکا سے بات کرنی ہے"۔ نارفوک

نے کہا۔

"وہ کسی سے بات نہیں کرتے۔ کسی قیمت پر بھی نہیں"۔ گڈوک نے جواب دیا۔

"لیکن یہ سرکاری پیغام ہے۔ یہ غیر متعلقہ آدمی کو نہیں دیا جا سکتا"....... نارفوک نے کہا۔

"میں کیا کر سکتا ہوں"۔ گڈوک نے قدرے کراہتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ پھر کیا کیا جا سکتا ہے"....... نارفوک نے منہ بناتے ہوئے کہا اور ٹرانسمیٹر واپس جیب میں رکھ کر اس نے خنجر اٹھایا اور پھر اس سے پہلے کہ گڈوک کچھ سمجھتا نارفوک کا خنجر والا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آیا اور خنجر ٹھیک گڈوک کے سینے میں دستے تک اتر گیا۔ گڈوک کے حلق سے ایک تیز چیخ نکلی اور پھر اس کی گردن سائیڈ پر ڈھلک گئی۔ اس کا جسم ڈھیلا پڑ گیا۔ اس کی اکلوتی آنکھ بے نور ہو گئی۔ دل میں اتر جانے والے خنجر نے اسے تڑپنے کی بھی مہلت نہ دی تھی۔ نارفوک نے خنجر واپس کھینچا اور پھر اس کے لباس سے صاف کیا۔ پھر خنجر واپس تپائی پر رکھ کر اس نے جیب سے وہی ٹرانسمیٹر نکالا اور اس کے نیچے کے حصے پر موجود ایک بٹن پریس کر دیا۔ بٹن پریس ہوتے ہی اس کی عقبی سمت کا حصہ کسی ڈھکن کی طرح کھل گیا۔ دوسری طرف کامرون کے دارالحکومت کا نقشہ موجود تھا جس کی باریک باریک لائنیں اور ان پر تحریریں چمک رہی تھیں۔ نارفوک نے اس نقشے کے نیچے موجود ایک بٹن کو پریس کیا تو

نقشے کے ایک کونے میں ایک سرخ رنگ کا نقطہ جلنے بجھنے لگا اور نارفوک کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ تیرنے لگی۔ اس نے غور سے اس جگہ کو دیکھا۔

"بوکاڈوما۔ تو سرگشا کا بوکاڈوما میں چھپا ہوا ہے"۔ نارفوک نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر ٹرانسمیٹر کا وہ حصہ سامنے کیا جس پر فریکونسی ایڈجسٹ ہوئی تھی۔ اس نے فریکونسی ایڈجسٹ کرنے والی ناب کے نیچے موجود ایک ڈائل کے نیچے موجود اور ناب کو گھمانا شروع کر دیا۔ ڈائل پر موجود سوئی نے ناب کے گھومتے ہی تیزی سے حرکت کرنی شروع کر دی۔ جب سوئی ایک مخصوص ہندسے پر پہنچی تو نارفوک نے ہاتھ اٹھا لیا اور ٹرانسمیٹر کو پلٹ دیا۔ اب عقبی حصہ میں جس پر دارالحکومت کا نقشہ نظر آرہا تھا صاف ہو چکا تھا۔ چند لمحوں بعد ہلکی سی کٹک کی آواز کے ساتھ ہی وہاں ایک اور نقشہ ابھر آیا۔ نارفوک نے نقشے کے نیچے لگا ہوا ایک بٹن پریس کیا تو اس نقشے کے دائیں طرف تقریباً درمیان میں سرخ رنگ کا نقطہ تیزی سے جلنے بجھنے لگا اور نارفوک غور سے وہاں لکھی ہوئی تحریر کو پڑھنے لگا۔

"یوکو ہاؤس"...... نارفوک نے غور سے تحریر پڑھتے ہوئے کہا اور پھر اس نے دو تین بار اسے پڑھا اور پھر ایک طویل سانس لے کر اس نے بٹن آف کیا اور پھر وہ حصہ بند کر کے اس نے ٹرانسمیٹر کو جیب میں رکھا اور دوسری جیب سے ایک اور چھوٹا سا فکسڈ فریکونسی کا ٹرانسمیٹر نکال کر اس نے اس کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ زیگوٹا کالنگ۔ اوور"۔ نارفوک نے لہجہ بدل کر کہا۔

"یس۔ کربی اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... ایک آواز سنائی دی۔

"کربی ہمارا ٹارگٹ بوکاڈومے میں یوکو ہاؤس میں موجود ہے۔ اپنے آدمیوں کو لے کر وہاں پہنچو اور یوکو ہاؤس کو میزائلوں سے ہٹ کر کے ٹارگٹ کی لاش تلاش کرو اور پھر مجھے واپسی کال کرو۔ اوور"۔ نارفوک نے کہا۔

"بوکاڈومے کے یوکو ہاؤس میں۔ اوور"...... کربی نے الفاظ کو دوہراتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ اوور"...... نارفوک نے جواب دیا۔

"یس باس۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو نارفوک نے ٹرانسمیٹر آف کر کے اسے جیب میں رکھا اور پھر سائیڈ تپائی پر پڑا ہوا خنجر اٹھا کر وہ کرسی سے اٹھا اور تیز تیز قدم اٹھاتا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس کے چہرے پر گہرے اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے کیونکہ وہ اپنے مشن میں تقریباً کامیاب ہو چکا تھا۔ اسے سو فیصد یقین تھا کہ سرگشا کا اس یوکو ہاؤس میں ہی موجود ہوں گے اس لئے اس نے پڑتال کے چکر میں پڑنے کی ضرورت ہی نہ سمجھی تھی۔ اب اس نے صرف اتنا کرنا تھا کہ ہوٹل میں موجود راسٹن کو فون کر کے سامان سمیٹنے کا کہنا تھا اور بس۔

ٹیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی کمرے میں موجود عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھالیا۔

"یس"...... عمران نے بدلے ہوئے لہجے میں کہا۔

"کیا میں پرنس آف ڈھمپ سے مخاطب ہوں۔ میرا نام توکامہ ہے اور میں ایس جی کا چیف باڈی گارڈ ہوں۔ بلیک اسٹون نے مجھے ایمرجنسی کے لئے یہ نمبر دیا ہوا ہے"...... دوسری طرف سے ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"یس۔ پرنس آف ڈھمپ بول رہا ہوں"...... عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"آپ نے بلیک اسٹون کو موسمی پیشگوئی کے بارے میں کال کی تھی۔ اس نے آپ کی کال مجھ تک پہنچا دی اور آپ کی کال کی وجہ سے ایس جی خوفناک حملے سے بال بال بچ گئے ہیں۔ میں ایس جی کی

طرف سے آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں"...... توکامے نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"تفصیل بتاؤ۔ کیا ہوا ہے۔ یہ ضروری ہے"...... عمران نے کہا۔

"نواحی علاقے بوکاڈومے کے یوکو ہاؤس میں ایس جی موجود تھے لیکن آپ کی کال سنتے ہی وہ فوری طور پر دوسرے پوائنٹ پر شفٹ ہو گئے اور آپ کی کال کے مطابق ہم نے وہاں پکٹنگ شروع کر دی۔ اب سے نصف گھنٹہ پہلے دو کاریں وہاں پہنچیں جن میں مقامی آدمی سوار تھے۔ انہوں نے وہاں پہنچتے ہی یوکو ہاؤس پر زیرو تھری میزائل فائر کئے اور یوکو ہاؤس کے پرخچے اڑ گئے۔ ہم نے انہیں گھیرا تو وہ بے حد خطرناک اسلحہ سے لیس تھے اس لئے وہ گھیرا توڑ کر نکل گئے اور ہمارے آٹھ کے آٹھ آدمی انہوں نے ہلاک کر دیئے لیکن ایک میزائل ان کی کار پر فائر ہو گیا اور کار تباہ ہو گئی۔ دوسری کار نکل گئی۔ جب ہم وہاں پہنچے تو اس تباہ شدہ کار میں سے ایک آدمی کا سانس چل رہا تھا۔ ہم نے اسے چیک کیا تو وہ صرف اتنا بتا سکا کہ اس کا تعلق نارفوک گروپ سے ہے اور بس۔ اس کے بعد وہ بھی ہلاک ہو گیا۔ ہم نے ایس جی کو رپورٹ دی تو انہوں نے حکم دیا کہ آپ کو اس واقعہ کی رپورٹ دی جائے۔ چنانچہ میں نے بلیک اسٹون کو کال کیا تو معلوم ہوا کہ بلیک اسٹون یعنی گڈوک اور اس کے گھریلو محافظ دونوں کو رہائش گاہ پر ہلاک کر دیا گیا ہے۔ مزید معلومات کرنے پر معلوم ہوا کہ سپیشل فورس کے کیپٹن زیگوٹا اپنے ایک آدمی کے

ساتھ کلب آیا اور پھر وہ دونوں مینجر گڈوک کو ساتھ لے کر اس کی رہائش گاہ پر گئے اس کے بعد وہ واپس چلے گئے۔ کچھ دیر بعد جب ایک آدمی ان کا پتہ کرنے گیا تو وہاں ان کی لاشیں موجود تھیں۔ گڈوک پر انتہائی سفاکانہ تشدد کیا گیا تھا۔ اس کی صوفے پر بندھی ہوئی لاش ملی ہے۔ اس کے سینے میں خنجر مار کر اسے ہلاک کیا گیا جبکہ محافظ کو گردن توڑ کر ہلاک کیا گیا ہے۔ کیپٹن زیگوٹا اور اس کا نائب واپس چلے گئے اور یہ بات بھی معلوم ہوئی ہے کہ ان دونوں کو حملے سے تقریباً ایک گھنٹہ قبل ہلاک کیا گیا ہے۔ ان کی ہلاکت کی خبر ملنے کے بعد ہی ہم نے یہاں آپ کو کال کیا ہے"...... توکامے نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ آپ نے اچھا کیا کہ مجھے اطلاع کر دی کیونکہ اب میں اس گروپ کو آسانی سے ٹریس کر لوں گا لیکن گڈوک کے درمیان میں ہٹ جانے کے بعد اب کیا آپ سے براہ راست رابطہ رہے گا یا کوئی اور رابطہ ہو گا"...... عمران نے کہا۔

"براہ راست رابطے سے فریکونسی یا نمبر چیک ہو سکتا ہے۔ آپ کنگ ہوٹل کے مینجر زرگونا کو فون کر کے پیغام دے دیا کیجئے۔ اسے اطلاع کر دی جائے گی"...... توکامے نے کہا۔

"لیکن اس کے پاس بھی تو آپ کی فریکونسی یا فون نمبر ہو گا پھر وہ بھی تو چیک ہو سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"گڈوک کے پاس براہ راست فریکونسی تھی لیکن اب ہم نے

سیٹ اپ بدل دیا ہے۔ اب کئی واسطوں کے بعد پیغام ہم تک پہنچ سکے گا"...... توکامے نے کہا۔

"ایمرجنسی کے سلسلے میں کوئی سپیشل نمبر دے دیں"۔ عمران نے کہا۔

"ٹاپ ایمرجنسی کی صورت میں آپ رائل کلب فون کریں۔ اپنا نام پرنس آف ڈھمپ بتائیں اور بیگری سے بات کریں۔ جب بیگری سے بات ہو تو آپ دوبارہ اپنا نام پرنس آف ڈھمپ بتائیں اور کہیں کہ سپیشل نمبر ون پر انتہائی ضروری بات کرنی ہے نمبر بتائیے۔ جو نمبر وہ بتائے اس پر کال کریں تو رابرٹ میکملن سے بات ہو گی۔ اس کو اپنا نام پرنس آف ڈھمپ بتائیں اور پوچھیں کہ کیا یہ سپیشل نمبر ہے۔ جب وہ اسے اوکے کرے تو اسے پیغام دے دیں اور ایس جی کے لئے بگ ہیڈ کا کوڈ استعمال کریں"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے تھینک یو"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا اور پھر ساتھ پڑے ہوئے انٹرکام کا رسیور اٹھا کر اس نے اس پر دو نمبر پریس کر دیئے۔

"یس"...... دوسری طرف سے جولیا کی آواز سنائی دی۔

"پرنس بول رہا ہوں۔ اپنے ساتھیوں سمیت سپیشل پوائنٹ پر پہنچ جاؤ"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ اٹھا اور ملحقہ باتھ روم میں داخل ہو گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ باہر نکلا تو ماسک میک اپ کی

وجہ سے اس کا چہرہ اور بال مکمل طور پر تبدیل ہو چکے تھے۔ وہ اب مقامی میک اپ میں تھا۔ اس کے جسم پر لباس بھی تبدیل ہو چکا تھا۔ اس نے کمرے کا دروازہ کھولا اور سر باہر نکال کر جھانکا۔ راہداری میں کوئی آدمی نظر نہ آیا تو وہ کمرے سے باہر آ گیا اور اس نے کمرہ لاک کر دیا اور پھر اطمینان سے چلتا ہوا لفٹ کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ہوٹل سے باہر تھا اور سڑک کی سائیڈ پر موجود فٹ پاتھ پر پیدل چلتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا۔ سڑک پر اس وقت کاروں کا خاصا رش تھا جبکہ فٹ پاتھ پر زیادہ افراد نہ تھے۔ کچھ آگے بڑھنے کے بعد عمران نے ایک خالی ٹیکسی روکی اور دروازہ کھول کر عقبی سیٹ پر بیٹھ گیا۔

"ریالٹو کلب"...... عمران نے مقامی لہجے میں کہا تو ٹیکسی ڈرائیور نے اثبات میں سر ہلایا اور ٹیکسی ایک جھٹکے سے آگے بڑھا دی۔ تقریباً بیس منٹ کی ڈرائیونگ کے بعد وہ ایک وسیع و عریض عمارت کے گیٹ پر پہنچ کر رک گیا۔ عمارت پر ریالٹو کلب کا سائن بورڈ موجود تھا۔ عمران نیچے اترا اور اس نے میٹر دیکھ کر کرایہ ادا کیا اور پھر مڑ کر تیزی سے چلتا ہوا کلب کے کمپاؤنڈ گیٹ میں داخل ہوا اور پھر اسی طرح چلتا ہوا مین گیٹ کی طرف بڑھ گیا۔ شیشے کے بنے ہوئے مین گیٹ پر موجود دربان نے اسے سلام کیا اور پھر دروازہ کھول دیا۔ عمران سر ہلاتا ہوا اندر داخل ہوا۔ ہال اس وقت تقریباً بھرا ہوا تھا۔ عمران نے ایک نظر ہال کو دیکھا اور پھر ایک طرف بنے

ہوئے کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا لیکن کاؤنٹر پر رکنے کی بجائے وہ اس کی سائیڈ میں جاتی ہوئی راہداری کی طرف بڑھ گیا۔ راہداری میں سپیشل رومز کے دروازے تھے جن میں سے کئی پر سبز رنگ کے اور کئی پر سرخ رنگ کے بلب جل رہے تھے۔ عمران سب سے آخری دروازے پر رکا۔ اس دروازے پر سرخ رنگ کا بلب جل رہا تھا۔ عمران نے تین بار مخصوص انداز میں دستک دی تو سرخ رنگ کا بلب ایک جھماکے سے سبز ہو گیا اور عمران دروازے کو دھکیلتا ہوا اندر داخل ہو گیا۔ یہ ایک کافی بڑا کمرہ تھا جو مکمل طور پر ساؤنڈ پروف تھا۔ کمرے میں آمنے سامنے صوفے تھے جن پر ایک مقامی لڑکی کے ساتھ ساتھ تین مقامی مرد بیٹھے ہوئے تھے۔ عمران نے اندر داخل ہو کر دروازہ بند کیا اور پھر اسے لاک کر کے سائیڈ پر موجود سوئچ پینل کے نچلے حصے پر لگا ہوا ایک بٹن پریس کر دیا۔ پھر وہ صوفوں کی طرف بڑھ گیا اور اس لڑکی کے ساتھ والے صوفے پر بیٹھ گیا۔

"کیا کوئی خاص بات ہو گئی ہے جو یہاں میٹنگ کال کی ہے"۔ اس لڑکی نے کہا جو جولیا تھی۔

"ہاں۔ ہم نے ٹارگٹ ٹریس کر لیا ہے اور اب ہم نے اس ٹارگٹ کو ہٹ کرنا ہے"...... عمران نے اس بار اپنے اصل لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"کون سا ٹارگٹ"...... تنویر نے چونک کر پوچھا۔

"جس کے لئے تم بے چین ہو رہے تھے"...... عمران نے

مسکراتے ہوئے کہا۔

" تمہارا مطلب ہے ٹیری اور اس کے ساتھیوں کی جگہ لینے والا گروپ"...... تنویر نے کہا۔

"ہاں"...... عمران نے کہا۔

" کون ہے اس کا سرغنہ"...... صفدر نے پوچھا۔

" نارفوک"...... عمران نے جواب دیا تو سب بے اختیار چونک پڑے۔

" نارفوک۔ اوہ تو یہ بات ہے۔ لیکن پھر وہ تمہارے پاس کیوں آیا تھا"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" وہ بے حد ذہین تیز اور انتہائی جدید آلات کے استعمال کا ماہر ہے۔ سرگشاکا کو تلاش کرنا سب سے کٹھن مرحلہ تھا چنانچہ اس نے یہ کام میرے ذریعے کرانا چاہا۔ مجھے اس کی آمد پر شک ہو گیا تھا۔ پھر چیکنگ کے دوران چھت پر موجود رسیور سامنے آگیا تو میں نے بھی پلاننگ بنا لی۔ مجھے معلوم ہے کہ نارفوک شروع سے ہی انتہائی جدید ترین آلات کے استعمال کا عادی رہا ہے۔ چھت پر موجود رسیور اسی نے لگایا تھا۔ اس رسیور کے تحت اس بلڈنگ میں مشین پر وہ میرے کمرے کا منظر کسی سکرین پر دیکھ رہے ہوں گے اور کمرے میں پیدا ہونے والی آوازیں بھی یقیناً ان تک پہنچ رہی ہوں گی۔ پھر جب راک فیلر کی کال آئی اور اس نے جس قدر تیزی سے انتہائی حیرت انگیز معلومات حاصل کر لیں اس سے میں سمجھ گیا کہ یہ بھی

نارفوک کی طرف سے فیڈنگ ہے۔ وہ دراصل یہی چاہتا تھا کہ میں فون پر یا ٹرانسمیٹر پر سرگشاکا سے رابطہ کروں اور اس فون نمبر یا ٹرانسمیٹر فریکونسی سے وہ لوکیشن چیک کر کے سرگشاکا کو ختم کر دے اور ساتھ ہی اس نے ہوٹل چھوڑنے اور فلائٹ چارٹرڈ کرانے کا کام کر کے مجھ پر یہ ظاہر کرنے کی کوشش کی تھی کہ اسے سرگشاکا کی رہائش گاہ کا علم ہو گیا ہے اور وہ آج رات ان پر حملہ کرنے والا ہے۔ چنانچہ میں نے ٹرانسمیٹر کال کر کے سرگشاکا تک پیغام پہنچا دیا کہ وہ احتیاطاً اپنی جگہ بدل لیں۔ مجھے یقین تھا کہ نارفوک ٹرانسمیٹر فریکونسی کے ذریعے وہ جگہ ٹریس کرے گا اور پھر وہاں حملہ کرے گا۔ اس طرح وہ کھل کر سامنے آجائے گا اور وہی ہوا۔ اس نے ٹرانسمیٹر فریکونسی کے ذریعے وہ جگہ جہاں ٹرانسمیٹر کال والا رابطہ اور رابطے کے ذریعے جہاں کال وصول ہوئی تھی وہاں پر حملہ کر دیا اور اب سرگشاکا کے آدمی کی کال آئی ہے کہ ایک زخمی آدمی کے ذریعے معلوم ہوا ہے کہ اس کا تعلق نارفوک گروپ سے ہے اس لئے میں نے آپ سب کو یہاں کال کیا ہے تاکہ تمام معاملات کو حتمی طور پر طے کر لیا جائے کیونکہ نارفوک اور اس کا گروپ انتہائی تیز گروپ ہے اور اب چونکہ اسے معلوم ہو چکا ہو گا کہ اس کا حملہ ناکام رہا ہے اور اس کے آدمی مارے جا چکے ہیں اور اب مجھے بھی معلوم ہو گیا ہے کہ نارفوک ہمارے خلاف میدان میں ہے اس لئے اب وہ بیک وقت دو محاذوں پر لڑے گا۔ ایک تو وہ سرگشاکا کو ٹریس کر کے انہیں ختم کرنے کی

کوشش کرے گا اور دوسرا اب وہ ہمارا خاتمہ کرنا چاہے گا تاکہ ہم
اس کے مشن کے راستے میں رکاوٹ نہ بن سکیں"....... عمران نے
کہا۔

" اس کا تو مطلب ہے کہ ہم ہوٹل واپس نہیں جا سکتے۔ اگر تم
پہلے بتا دیتے تو ہم وہاں سے ضروری سامان تو اٹھا لیتے"....... جولیا نے
کہا۔

" اس کی فکر مت کرو۔ یہ کام پہلے ہی میرے ذہن میں تھا ابھی ہو
جائے گا"....... عمران نے کہا اور اس نے میز پر رکھے ہوئے فون کا
رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

" سبولا آرٹ گیلری"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز
سنائی دی۔

" لوڈیا سے بات کراؤ۔ میں کولاٹو بول رہا ہوں"...... عمران نے
بدلے ہوئے لہجے میں کہا۔

" یس سر۔ ہولڈ آن کریں"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" ہیلو۔ لوڈیا بول رہی ہوں"....... چند لمحوں بعد ایک اور نسوانی
آواز سنائی دی۔

" کولاٹو بول رہا ہوں لوڈیا۔ پرنس اور اس کے ساتھیوں کا
سامان ان کے ہوٹل کے کمروں سے اٹھا کر سپیشل پوائنٹ پر پہنچا دو
اور مجھے سپیشل روم نمبر الیون ریالٹو کلب کال کر کے تفصیلات
بتاؤ"۔ عمران نے کہا۔

" اوکے"....... دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران نے رسیور رکھ
دیا۔

" یہ یہاں اجنبی ملک اور شہر میں تمہارے اس قدر واقف کہاں
سے نکل آتے ہیں۔ مجھے تو یوں لگتا ہے جیسے تم پیدا ہی اس شہر میں
ہوئے ہو"....... جولیا نے حیران ہو کر کہا تو سب بے اختیار ہنس
پڑے۔

" اصل میں لیڈر ہونا سب سے مشکل کام ہے۔ میں نے تو ہزار
بار تمہارے اس پردہ نشین سے کہا ہے کہ مجھے اس لیڈری سے نجات
دلا دو یا پھر اس کا کوئی اضافی الاؤنس دو۔ اب دیکھو تمہیں کچھ نہیں
کرنا پڑتا بس جو ہدایات ملیں اس پر عمل کر دیا۔ اللہ اللہ خیر سلا اور
مجھے یہاں پر آنے والے وقت کے بارے میں سوچ سوچ کر پہلے سے
کئی قسم کے انتظامات کرنے پڑتے ہیں تاکہ عین موقعے پر ہمیں
بھاگ دوڑ نہ کرنی پڑے۔ لیکن تمہارا پردہ نشین میری بات ہی نہیں
مانتا"۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

" تم تو خوامخواہ زبردستی لیڈر بن جاتے ہو۔ ورنہ اصل میں تو لیڈر
مس جولیا ہیں۔ یہ ڈپٹی چیف ہیں اور چیف کے بعد یہی لیڈر
ہیں"....... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا تو عمران سمیت سب بے
اختیار مسکرا دیئے۔

" لیڈر میں لیڈری کی خصوصیات ہونا ضروری ہوتی ہیں اور یہ
خصوصیات تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ودیعت کی جاتی ہیں"۔ عمران

نے کہا۔

" کیا مطلب۔ تو کیا مس جولیا میں صلاحیتیں نہیں ہیں "۔ تنویر نے موقع غنیمت دیکھ کر جولیا کو اکساتے ہوئے کہا۔

" جولیا میں ڈپٹی چیف کی صلاحیتیں یقیناً ہوں گی اسی لئے تو چیف نے اسے اپنی ڈپٹی بنایا ہے البتہ لیڈر شپ کی صلاحیتوں کے بارے میں تو تم ہی بتا سکتے ہو۔ یہ میری تو نہیں تمہاری بہرحال لیڈر ہیں "۔ عمران نے جواب دیا۔

" یہ کیا بکواس شروع کر دی ہے تم نے۔ تنویر تم بھی خواہ مخواہ اس قدر اہم موضوع کے دوران الٹی سیدھی باتیں شروع کر دیتے ہو۔ اس وقت مسئلہ مشن کی تکمیل کا ہے لیڈر شپ کی صلاحیتوں کی جانچ پڑتال کا نہیں ہے "...... جولیا نے کھا جانے والے لہجے میں کہا تو تنویر بے اختیار ہونٹ بھینچ کر رہ گیا۔

" تم جیت گئے تنویر۔ کیونکہ تمہیں جس انداز میں جھاڑ پڑی ہے اور تم جس انداز میں سہم گئے ہو اس سے مجھے بھی یقین آگیا ہے کہ جولیا میں واقعی لیڈر شپ کی صلاحیتیں نہ صرف ہیں بلکہ بدرجہ اتم موجود ہیں "...... عمران نے جواب دیا۔

" تم بھی کام کی بات کرو۔ سمجھے "...... جولیا نے اس بار عمران کو بھی جھاڑ دیا۔

" کام کی بات تو تم سنتی ہی نہیں۔ ساری عمر گزر گئی ہے کوشش کرتے ہوئے کہ تم کام کی بات سن لو "...... عمران بھلا

کہاں آسانی سے باز آنے والا تھا۔

" عمران صاحب۔ اب ہم نے نارفوک اور اس کے ساتھیوں کو تلاش کرنا ہے یا آپ نے اس کا بھی بندوبست پہلے سے کر رکھا ہے "۔ یکلخت صفدر نے موضوع بدلتے ہوئے کہا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ عمران نے باز نہیں آنا اور جولیا کا پارہ لمحہ بہ لمحہ چڑھتے چلے جانا ہے۔

" نارفوک نے یقیناً اپنا ٹھکانہ بدل لیا ہو گا۔ اس لئے اسے اب نئے سرے سے ٹریس کرنا ہو گا "...... عمران نے کہا۔

" تو اب اسے ٹریس کرنے کے لئے آپ کے ذہن میں کیا لائحہ عمل ہے "...... صفدر نے کہا۔

" سرگشاکا کے آدمی نے ایک اشارہ تو دیا ہے کہ نارفوک مقامی سپیشل فورس کے کیپٹن کے روپ میں ہے لیکن ظاہر ہے کہ نارفوک جیسا آدمی مستقل طور پر کسی روپ کو نہیں اپنا سکتا۔ اس لئے اب اس کے لئے ہمیں کوئی ڈرامہ کھیلنا ہو گا "...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" کیسا ڈرامہ "...... سب نے چونک کر پوچھا۔

" ہمیں ایک نقلی سرگشاکا تیار کرنا پڑے گا اور اس کی حفاظت اصل کی طرح کرنا ہو گی اس طرح نارفوک لامحالہ اس پوائنٹ پر حملہ کرے گا اور اس طرح ہم اسے ٹریپ کر سکتے ہیں "...... عمران نے کہا۔

"لیکن اس کی اطلاع نارفوک کو کیسے پہنچے گی"...... صفدر نے حیران ہو کر کہا۔

"تم بتاؤ کہ کس طرح پہنچ سکتی ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں بتاتا ہوں۔ اس کی اطلاع سیگر کے چیف بروک تک پہنچا دی جائے تو بروک سے یہ اطلاع نارفوک تک پہنچ جائے گی"۔ خاموش بیٹھے ہوئے کیپٹن شکیل نے کہا تو عمران اس طرح آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر کیپٹن شکیل کو دیکھنے لگا جیسے اسے اچانک کوئی عجوبہ نظر آ گیا ہو۔

"کیا میں نے غلط کہا ہے"...... کیپٹن شکیل نے قدرے الجھے ہوئے سے لہجے میں کہا۔

"نہیں بلکہ تم سے مجھے اب حقیقتاً خوف آنے لگا ہے مجھے لگتا ہے کہ تم مجھے بیروزگار کر کے چھوڑو گے۔ جو چھوٹا موٹا چیک مل جاتا ہے میں اس سے بھی ہاتھ دھو بیٹھوں گا اور پھر مجھے مجبوراً کسی سکول کے سامنے ٹافیوں کا چھابہ لگانا پڑے گا"...... عمران نے جواب دیا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"ویسے کیپٹن شکیل تمہاری ذہانت کا واقعی جواب نہیں۔ لیکن تم خاموش کیوں رہتے ہو"...... تنویر نے کہا تو اس کے فقرے کے آخری حصے پر سب بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑے کیونکہ وہ اس کا مطلب سمجھ گئے تھے کہ خاموش رہنے کی بجائے بولا کرو تاکہ عمران کو

زیر کیا جا سکے۔

"عمران صاحب۔ کیا نارفوک جیسا ذہین آدمی آپ کے اس ڈرامے کو سمجھ نہیں جائے گا"...... صفدر نے کہا۔

"اس کے علاوہ میرے ذہن میں تو کوئی حل نہیں ہے۔ اگر تمہارے ذہن میں کوئی ہو تو بتاؤ"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"میرا خیال ہے کہ ہمیں اصل سرگشاکا کی حفاظت کرنا چاہئے تاکہ نارفوک جب بھی وہاں حملہ کرے تو اس کو روکا بھی جا سکے اور اس کا خاتمہ بھی کیا جا سکے"...... صفدر نے کہا۔

"لیکن صفدر۔ یہ کم از کم مجھ سے نہیں ہو سکے گا۔ ویسے بھی سیکرٹ سروس اب اتنی بھی بے وقعت نہیں ہو گئی کہ کسی چھوٹے سے ملک کے کسی افسر کی حفاظت کرتی پھرے"...... تنویر نے فوراً ہی کہا۔

"چلو جتنی بے وقعت ہو چکی ہے اتنی ہی کر لو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم پھر پٹڑی سے اتر رہے ہو۔ تنویر ٹھیک کہہ رہا ہے۔ یہ بھی کوئی کام ہے اس کی بجائے یہ زیادہ بہتر ہے کہ ہم اس نارفوک اور اس کے ساتھیوں کو تلاش کر کے ان کا خاتمہ کر دیں"...... جولیا نے تنویر کی حمایت کرتے ہوئے کہا اور تنویر کا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا۔

"تو پھر تمہارے ذہن میں کوئی پلاننگ ہے"...... عمران نے

جولیا سے مخاطب ہو کر کہا۔

" میرے خیال میں عمران اصل روپ میں سامنے رہے اور ہم میک اپ میں اس کی نگرانی کریں۔ لامحالہ نارفوک اور اس کے آدمی عمران کو تلاش کریں گے اور ہم اس کے کسی بھی آدمی کو پکڑ کر اس سے نارفوک اور اس کے اڈے کو ٹریس کر سکتے ہیں"...... جولیا نے کہا۔

" تم قربانی کا بکرا مجھے ہی بنانا چاہتی ہو۔ وہ مجھے دیکھتے ہی گولی مار دیں گے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" مس جولیا کی تجویز ٹھیک ہے عمران صاحب۔ آپ پر وہ آسانی سے ہاتھ نہیں ڈالے گا"...... صفدر نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھالیا۔

" یس کولاٹو بول رہا ہوں"...... عمران نے بدلے ہوئے لہجے اور مقامی زبان میں کہا۔

" لوڈیا بول رہی ہوں"...... دوسری طرف سے نسوانی آواز سنائی دی۔

" یس کیا رپورٹ ہے"...... عمران نے پوچھا۔

" مسٹر کولاٹو۔ آپ کے احکامات کی مکمل تعمیل ہو چکی ہے۔ بوا تو کالونی کی کوٹھی نمبر ایٹ ون اے بلاک۔ ضرورت کی ہر چیز وہاں موجود ہے۔ گیٹ پر تالا بھی اسی نمبر کا ہے"...... لوڈیا نے کہا۔

" تھینک یو"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

" اب تم نے ایک ایک کر کے یہاں سے نکلنا ہے اور اس کوٹھی میں پہنچنا ہے۔ گیٹ پر نمبروں والا تالا موجود ہے جولیا پہلے پہنچے گی۔ وہ اسے کھول لے گی"...... عمران نے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

" لیکن یہاں اکٹھے ہونے کا کیا فائدہ ہوا۔ ہمیں یہاں سے تمام پروگرام طے کر کے اٹھنا چاہئے"...... جولیا نے کہا۔

" یہاں صرف اس فون کال کی وجہ سے اکٹھے ہوئے تھے۔ ورنہ نارفوک نے یقیناً اس بلڈنگ میں کہیں نہ کہیں چیکنگ آلہ لگا رکھا ہو گا اور پروگرام وہی کہ ہم نے نقلی سرگشاکا کی حفاظت کرنی ہے اور بروک تک یہ اطلاع پہنچ جائے گی کہ سرگشاکا کہاں موجود ہے"۔ عمران نے کہا۔

" تو کیا نقلی سرگشاکا تیار ہو چکا ہے"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

" جب تک میں کوٹھی پر پہنچوں گا وہ تیار ہو جائے گا۔ ایک سر ہی تیار کرنا ہے چاہے تنویر کا ہو یا گشاکا کا"...... عمران نے جواب دیا اور سب بے اختیار ہنس پڑے جبکہ تنویر منہ سے تو کچھ نہ بولا البتہ اس نے گھور کر عمران کو ضرور دیکھا۔

" ارے ارے اس قدر غصہ۔ چلو سرگشاکا اور تم میں فرق رکھ دیتے ہیں۔ سرگشاکا کے سر میں کچھ نہ کچھ دماغ ہو گا تمہارے اندر تو

سوائے غصہ کے اور کچھ نہ ہو گا"...... عمران نے کہا اور اس بار تنویر بھی بے اختیار ہنس پڑا۔

" تمہارے اندر تو صرف بھس بھرا ہوا ہے"...... تنویر نے ہنستے ہوئے کہا تو سب اس کی بات پر ایک بار پھر ہنس پڑے۔

ٹیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی کرسی پر بیٹھے ہوئے نارفوک نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

" یس "...... نارفوک نے کہا۔

" جیکسن بول رہا ہوں باس۔ آپ کے حکم کی تعمیل ہو چکی ہے۔ یو کو ہاؤس کو میزائلوں سے اڑا دیا گیا ہے لیکن ہمارے چار افراد ہلاک ہو گئے ہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو نارفوک بے اختیار اچھل پڑا۔

" کیا کہہ رہے ہو۔ چار آدمی۔ یہ کیسے ہوا۔ کیا وہ لوگ وہاں پہلے سے ہوشیار تھے"...... نارفوک نے کہا۔

" یس باس۔ ایسا لگتا تھا کہ وہ پہلے سے ہمارے انتظار میں تھے اور ہماری تاک میں تھے۔ اگر ہم فوری میزائل فائر نہ کر دیتے تو یقیناً چند لمحوں بعد وہ ہمیں بھی ہلاک کر دیتے"...... جیکسن نے جواب دیا۔

"ویری بیڈ۔ اس کا تو مطلب یہ ہوا کہ ہم دھوکہ کھا گئے"۔ نارفوک نے کہا۔

"وہ کیسے باس"....... جیکسن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم نے معلومات کی ہیں سرگشا کا ہلاک ہوا ہے یا نہیں"۔ نارفوک نے اس کے سوال کا جواب دینے کی بجائے سرد لہجے میں پوچھا۔

"نو سر۔آپ کہیں تو میں معلوم کروں"....... جیکسن نے جواب دیا۔

"ہاں۔دہاں کے پولیس ہیڈ کوارٹر سے معلومات حاصل کرو۔ سر گشا کا ہلاک ہو گئے ہیں تو ان کی موت کو وہ آسانی سے چھپا نہ سکیں گے اور پھر مجھے کال کرو"....... نارفوک نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ عمران نے الٹا مجھے ٹریپ کیا ہے"۔ نارفوک نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر ہاتھ بڑھا کر اس نے رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس"....... دوسری طرف سے جیکسن کی ہی آواز سنائی دی۔

"نارفوک بول رہا ہوں جیکسن۔ہوٹل سے معلوم کرو کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کی کیا پوزیشن ہے اور اگر وہ وہاں موجود ہیں تو سیکشن تھری کو کال کر کے ان کی نگرانی پر لگا دو۔ سپیشل نگرانی پر اور پھر اس بارے میں بھی مجھے رپورٹ دو"....... نارفوک نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی اور

نارفوک نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"....... نارفوک نے کہا۔

"جیکسن بول رہا ہوں باس۔یو کو ہاؤس سے کوئی لاش نہیں ملی جس وقت اسے تباہ کیا گیا وہ خالی تھا"....... دوسری طرف سے جیکسن نے کہا۔

"مجھے اسی بات کا خطرہ تھا۔ عمران کے بارے میں کیا رپورٹ ہے"....... نارفوک نے کہا۔

"عمران اور اس کے ساتھی اچانک اپنے کمروں سے غائب ہو گئے ہیں اور ان کا سامان بھی موجود نہیں ہے البتہ ایک رپورٹ ملی ہے کہ عمران کے ساتھیوں کا سامان یہاں کے ایک مقامی گروپ بلاسٹرز کے ذریعے اٹھوایا گیا ہے"....... جیکسن نے کہا تو نارفوک بے اختیار چونک پڑا۔

"بلاسٹرز۔وہ کون ہیں"....... نارفوک نے پوچھا۔

"مقامی مجرموں کا گروپ ہے باس۔اس کی چیف کوئی عورت ہے لوڈیا اور اس کا ہیڈ کوارٹر سبولا آرٹ گیلری میں بنایا گیا ہے"۔ جیکسن نے جواب دیا۔

"کیسے معلوم ہوا کہ اس گروپ کے ذریعے سامان اٹھوایا گیا ہے"....... نارفوک نے پوچھا۔

"ایک ویٹر سے معلوم ہوا ہے۔وہ اس آرٹ گیلری میں کام کر چکا ہے"....... جیکسن نے جواب دیا۔

" کہاں ہے یہ آرٹ گیلری "....... نارفوک نے پوچھا۔

" مانکو روڈ پر ہے "....... جیکسن نے جواب دیا۔

" تم چار آدمیوں سمیت وہاں پہنچو۔ میں بھی وہاں پہنچ رہا ہوں نمبر تھری میک اپ میں "....... نارفوک نے کہا اور رسیور رکھ دیا اور پھر وہ ملحقہ کمرے کے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک کار میں بیٹھا کار کو تیزی سے دوڑاتا ہوا مانکو روڈ کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا۔ کار میں وہ اکیلا تھا اور خود ہی کار ڈرائیو کر رہا تھا وہ ایکریمین میک اپ میں تھا لیکن لباس اور چہرے مہرے سے وہ کوئی کاروباری آدمی لگ رہا تھا۔ مانکو روڈ پر پہنچ کر اس نے کار آہستہ کی اور پھر سائیڈ پر موجود عمارتوں کو چیک کرتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد اسے ایک منزلہ عمارت پر سبولا آرٹ گیلری کا بورڈ نظر آ گیا۔ اس نے کار اس کی سائیڈ میں لے جا کر روکی اور پھر نیچے اتر آیا اسی لمحے ایک ایکریمی نوجوان تیزی سے آگے بڑھا۔

" باس۔ لوڈیا اندر موجود ہے۔ وہ آرٹ گیلری کی مینجر ہے "۔ اس نوجوان نے کہا اس کی آواز بتا رہی تھی کہ وہ جیکسن ہے۔

" باقی آدمیوں کو باہر روکو اور تم میرے ساتھ آؤ "....... نارفوک نے کہا اور گیلری کے کمپاؤنڈ گیٹ کی طرف مڑ گیا۔ جب وہ گیلری کی مین عمارت کے قریب پہنچا تو جیکسن بھی پیچھے سے تیز تیز قدم اٹھاتا وہاں پہنچ گیا نارفوک اور جیکسن دونوں پہلے تو گیلری کے اندر گھومتے رہے گیلری میں قدیم افریقی دور کے مجسمے اور دوسری نوادرات موجود

تھیں اور ہر نوادر کے ساتھ انتہائی بھاری قیمت کی چٹ منسلک تھی۔ گیلری میں اور لوگ بھی موجود تھے جن میں اکثریت غیر ملکیوں کی ہی تھی ایک طرف مینجر آفس موجود تھا۔ جو شفاف شیشے کا بنا ہوا تھا اور اندر ایک مقامی عورت بیٹھی نظر آ رہی تھی۔ یہ عورت خاصی فربہ جسم کی تھی اور ادھیڑ عمر تھی لیکن اپنے لباس اور رکھ رکھاؤ سے وہ خوشحال طبقے کی نمائندگی کر رہی تھی۔

" تم نے تو بتایا تھا کہ یہ مقامی مجرموں کا گروپ ہے لیکن اس مینجر کو دیکھ کر اور یہاں کا ماحول دیکھ کر تو مجھے لگتا ہے کہ یہ لوگ خاصے اونچے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں "....... نارفوک نے جیکسن سے مخاطب ہو کر آہستہ سے کہا۔

" باس۔ اطلاع تو یہی ملی تھی "....... جیکسن نے بھی آہستہ سے جوب دیا اور نارفوک سر ہلاتا ہوا مڑا اور مینجر آفس کی طرف بڑھ گیا۔

" تشریف لائیے میرا نام لوڈیا ہے اور میں مینجر ہوں "....... ادھیڑ عمر عورت نے اٹھ کر مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔

" میرا نام تھامسن ہے اور میرا تعلق ناراک سے ہے۔ یہ میرا مینجر ہے جیکسن۔ ہم آپ سے نوادرات کے سلسلے میں کچھ معلومات حاصل کرنا چاہتے ہیں "....... نارفوک نے مصافحہ کرتے ہوئے کہا۔

" جی ضرور۔ میرا تو یہ فرض ہے پہلے فرمائیے کہ آپ کیا پینا پسند فرمائیں گے "....... لوڈیا نے مسکراتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس نے گھنٹی بجائی تو اندرونی دروازہ کھلا اور ایک مسلح نوجوان اندر

داخل ہوا۔

" معزز مہمانوں کے لئے سپیشل مشروب لے آؤ"....... لوڈیا نے کہا تو نوجوان سر ہلاتا ہوا واپس مڑا اور اسی دروازے میں غائب ہو گیا۔

" یہ آپ نے چپڑاسی بھی مسلح رکھے ہوئے ہیں کیا اس کی کوئی خاصہ وجہ ہے"....... نارفوک نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" جی ہاں۔یہاں انتہائی قیمتی ترین نوادرات موجود ہیں۔یہ تمام ملازمین آرٹ گیلری کے نہیں بلکہ انشورنس کمپنی کے ملازم ہیں لیکن ان کی کارکردگی اور رہائش چونکہ میرے ذمے ہے اس لئے بیچارے میرا حکم چپڑاسیوں کی طرح ماننے پر مجبور ہیں"....... لوڈیا نے ہنستے ہوئے کہا تو نارفوک بھی ہنس پڑا۔

" مجھے معلوم ہوا ہے کہ پاکیشیا کا پرنس آف ڈھمپ بھی آپ کی گیلری کا خریدار ہے"....... نارفوک نے اچانک کہا اور ساتھ ہی اس نے غور سے لوڈیا کا چہرہ دیکھا۔

" پرنس آف ڈھمپ پاکیشیا۔ نہیں جناب۔ پاکیشیا کا تو کوئی گاہک نہیں ہے۔ پاکیشیا کا نام تو میں نے سنا ہوا ہے لیکن آج تک کسی پاکیشیائی سے ملاقات نہیں ہوئی"....... لوڈیا نے جواب دیا اور اس کے لہجے اور انداز سے ہی نارفوک سمجھ گیا کہ اگر جیکسن کی رپورٹ درست ہے تب بھی عمران نے کسی نقلی نام اور قومیت سے اس گروپ سے رابطہ کیا ہو گا۔ اسی لمحے اندرونی دروازہ کھلا اور

وہی مسلح نوجوان ایک ٹرے اٹھائے اندر داخل ہوا۔ ٹرے میں مشروبات سے بھرے ہوئے دو گلاس موجود تھے۔

" یہ ہمارا مقامی مشروب ہے اور انتہائی لذیذ ہے"....... لوڈیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ملازم نے ایک ایک گلاس نارفوک اور جیکسن کے سامنے رکھ دیا۔

" آپ نہیں پیئں گی"....... نارفوک نے گلاس اٹھاتے ہوئے کہا۔

" سوری۔ مجھے ڈاکٹر نے منع کر رکھا ہے"....... لوڈیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" کنگ ہوٹل میں میرا دوست رہائش پذیر تھا جس کے ساتھ ایک خاتون اور چار مرد تھے انہوں نے اچانک ہوٹل چھوڑ دیا ہے۔ مجھے وہاں ایک ویٹر نے بتایا ہے کہ اس آرٹ گیلری کا ایک آدمی ان کا سامان وہاں سے لے گیا ہے کیا آپ بتانا پسند کریں گی کہ وہ اب کہاں ہیں"....... نارفوک نے گلاس خالی کر کے واپس میز پر رکھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

" ہماری آرٹ گیلری کا آدمی اور ہوٹل سے سامان لے گیا ہے۔یہ کیسے ممکن ہے۔ویٹر کو یقیناً غلط فہمی ہوئی ہے ہمارا ایسے کاموں سے کیا تعلق"....... لوڈیا نے کہا لیکن اس بار اس کے لہجے میں چونکنے والی کیفیت نارفوک نے آسانی سے محسوس کر لی تھی۔

" ٹھیک ہے۔یہاں کا ماحول دیکھ کر اور آپ سے ملاقات کر کے

واقعی مجھے بھی احساس ہو رہا ہے کہ یا تو ویٹر کو غلط فہمی ہوئی ہے یا پھر اس نے کسی اور آرٹ گیلری کا نام لیا ہو گا اور میں نے یہ سمجھ لیا ہو"...... نارفوک نے کہا۔

"یہاں اور کوئی پرائیویٹ آرٹ گیلری نہیں ہے۔ لیکن یہ بات بہرحال یقینی ہے کہ ہمارا اس قسم کے کاموں سے کوئی تعلق نہیں ہے"...... لوڈیا نے کہا۔

"اوکے۔ بے حد شکریہ۔ آپ کا قیمتی وقت لیا۔ پھر حاضر ہوں گے"...... نارفوک نے اٹھتے ہوئے کہا تو اس کے ساتھ ہی لوڈیا اور جیکسن بھی اٹھ کھڑے ہوئے۔ پھر وہ دونوں تیز تیز قدم اٹھاتے ہوئے گیلری سے باہر آ گئے لیکن کمپاؤنڈ گیٹ کی طرف جانے کی بجائے نارفوک سائیڈ پر عمارت کے ساتھ لگ کر کھڑا ہو گیا اس نے جیب سے ایک چھوٹا سا ریموٹ کنٹرول نما آلہ نکال کر اس کا بٹن دبایا تو اس پر سرخ رنگ کا بلب جلنے بجھنے لگا۔ نارفوک نے ایک اور بٹن پریس کیا تو بلب سبز رنگ کا ہو گیا اور مسلسل جلنے لگا۔ پھر دروازہ کھلنے کی آواز سنائی دی۔

"گلاس یہاں سے لے جاؤ ٹومے"...... لوڈیا کی آواز سنائی دی۔

"یس میڈیم۔ یہی لینے تو آیا ہوں"...... دوسری آواز سنائی دی اور پھر ایک بار پھر دروازہ کھلنے اور بند ہونے کی آواز سنائی دی لیکن پھر خاموشی طاری ہو گئی۔ کافی دیر تک خاموشی رہی تو نارفوک نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے آلے کا بٹن دبا کر اسے آف کر دیا۔

"یہ عورت بے حد گہری لگتی ہے۔ بہرحال میں نے یہ محسوس کر لیا ہے کہ تمہاری رپورٹ درست ہے۔ اس کے گروپ کے کسی خاص آدمی کو چیک کرو۔ اگر رقم سے کام بن جائے تو زیادہ بہتر ہے"۔ نارفوک نے کہا۔

"آپ کار میں بیٹھیں۔ میں معلوم کرتا ہوں"...... جیکسن نے کہا تو نارفوک اثبات میں سر ہلاتا ہوا کمپاؤنڈ گیٹ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ چند لمحوں بعد وہ کار کی ڈرائیونگ سیٹ پر جا کر بیٹھ گیا۔ تقریباً آدھے گھنٹے کے شدید انتظار کے بعد جیکسن کار کے قریب آیا اور سائیڈ سیٹ کا دروازہ کھول کر اندر بیٹھ گیا۔

"کسی کو کچھ معلوم نہیں ہے باس۔ میں نے ہر طرح کوشش کر لی ہے"...... جیکسن نے کہا تو نارفوک نے ایک طویل سانس لیا۔

"اب اس عورت سے زبردستی اگلوانا پڑے گا۔ میں واپس ہیڈ کوارٹر جا رہا ہوں تم اپنے ساتھیوں سمیت یہیں رکو جب یہ عورت آفس بند کر کے اپنی رہائش گاہ پر جائے تو اسے وہاں بے ہوش کر دو اور اس کے ملازموں کو آف کرنے کے بعد مجھے کال کرنا"۔ نارفوک نے کہا۔

"اسے اغوا کر کے ہیڈ کوارٹر نہ لایا جائے"...... جیکسن نے کہا۔

"نہیں۔ اس طرح عمران اور اس کے ساتھیوں کو فوری اطلاع مل جائے گی"...... نارفوک نے جواب دیا اور جیکسن نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ نارفوک نے کار سٹارٹ کی اور پھر وہ واپس اپنے ہیڈ کوارٹر

روانہ ہو گیا۔ ہیڈ کوارٹر پہنچ کر اس نے اپنے آفس کی کرسی پر بیٹھتے ہی سامنے رکھے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

" رابرٹ بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

" نارفوک بول رہا ہوں رابرٹ"...... نارفوک نے کہا۔

" اوہ۔ نارفوک تم۔ خیریت۔ کیسے فون کیا ہے"...... دوسری طرف سے قدرے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

" تمہاری ایجنسی کا کامردن کے دارالحکومت زوالا میں بھی سیٹ اپ ہے"...... نارفوک نے پوچھا۔

" ہاں۔ کیوں"...... دوسری طرف سے رابرٹ نے اور زیادہ حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" میں اس وقت زوالا سے ہی بول رہا ہوں۔ میں یہاں کے چیف سیکرٹری سر گشاکا کو تلاش کرنا چاہتا ہوں جو چھپے ہوئے ہیں اور ملک میں آئندہ الیکشن کے اعلان سے پہلے انہوں نے باہر نہیں آنا۔ جبکہ میں نے انہیں اس اعلان سے پہلے ٹھکانے لگانا ہے ان کی حفاظت کے لئے پاکیشیا سیکرٹ سروس یہاں پہنچی ہوئی ہے۔ میں نے پہلے اس سروس کے ذریعے سر گشاکا کو تلاش کرنا چاہا لیکن ان لوگوں نے الٹا مجھے ہی ٹریپ کر کے میرے بہترین آدمی ختم کرا دیئے ہیں۔ اب میرے آدمی پاکیشیا سیکرٹ سروس کو تلاش کر رہے ہیں اور وہ تو

کرتے رہیں گے لیکن میں فوری طور پر سر گشاکا کو ٹریس کرنا چاہتا ہوں مجھے یہ معلوم ہے کہ تمہاری ایجنسی حکومت کے اعلیٰ افسروں کے ساتھ ہمیشہ بہترین روابط رکھتی ہے اس لئے میرا خیال ہے کہ تمہارے زوالا کے سیٹ اپ کا انچارج ضرور سر گشاکا کو کسی نہ کسی انداز میں فوری ٹریس کر لے گا میں اس کے لئے تمہیں ہر سطح کا معاوضہ دینے کے لئے تیار ہوں"...... نارفوک نے کہا۔

" تم اپنا فون نمبر بتا دو۔ میں اپنے سیٹ اپ کے انچارج سے بات کر کے تم سے دوبارہ بات کرتا ہوں تاکہ معاملات کو فائنل کیا جا سکے"...... رابرٹ نے کہا۔

" میں ایک پبلک بوتھ سے بات کر رہا ہوں کیونکہ یہ گفتگو ٹیپ ہونے کا خطرہ ہے۔ میں ایک گھنٹے بعد تمہیں دوبارہ فون کر لوں گا"...... نارفوک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" ٹھیک ہے"...... رابرٹ نے کہا اور نارفوک نے رسیور رکھ دیا اور پھر تقریباً ایک گھنٹے سے کچھ زیادہ وقت گزرنے کے بعد اس نے ایک بار پھر رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

" رابرٹ بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے رابرٹ کی آواز سنائی دی۔

" نارفوک بول رہا ہوں"...... نارفوک نے کہا۔

" نارفوک۔ تمہارا کام ہو جائے گا۔ زوالا میں میری ایجنسی کا انچارج ایک مقامی آدمی کندور ہے۔ میری اس سے بات ہوئی ہے۔

وہ اس کام پر تیار ہو گیا ہے اور اس کا کہنا ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ
چوبیس گھنٹوں میں سر گشاکا کو ٹریس کر لے گا لیکن اس کے لئے
تمہیں معاوضہ دس لاکھ ڈالر دینا ہو گا"...... رابرٹ نے کہا۔
"اگر معلومات درست اور بروقت مل گئیں تو مجھے معاوضہ قبول
ہے"...... ناروک نے جواب دیا۔
"ایسا ہی ہو گا۔ کندور جو کہتا ہے ویسے ہی کرتا ہے اس کا شاندار
ریکارڈ ہے"...... رابرٹ نے کہا۔
"ٹھیک ہے۔ اسی لئے تو میں نے تمہیں کال کیا ہے"۔ نارفوک
نے کہا۔
"کندور کا بھی فون نمبر نوٹ کر لو اور میرا حوالہ دے کر اس سے
بات کر لو۔ معاوضہ آدھا اسے بھجوا دینا اور آدھا مجھے"...... رابرٹ
نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک فون نمبر بتا دیا۔
"کیا اس فون نمبر کندور سے براہ راست بات ہو گی"۔ نارفوک
نے پوچھا۔
"ہاں۔ یہ نمبر اسی کے لئے مخصوص ہے"...... رابرٹ نے جواب
دیا اور نارفوک نے او کے کہہ کر کریڈل دبایا اور پھر ہاتھ اٹھا کر اس
نے رابرٹ کا بتایا ہوا نمبر ڈائل کرنا شروع کر دیا۔
"کندور بول رہا ہوں"...... ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ لہجہ بے
حد نرم تھا۔
"نارفوک بول رہا ہوں۔ ابھی رابرٹ نے ایکریمیا سے تمہیں

کال کی تھی"...... نارفوک نے کہا۔
"یس سر۔ میں ویسے بھی آپ کو اچھی طرح جانتا ہوں۔ تو کیا
بات طے ہو گئی ہے"...... دوسری طرف سے پوچھا گیا۔
"ہاں"...... نارفوک نے جواب دیا۔
"تو آپ آدھا معاوضہ پانچ لاکھ ڈالر میرے اکاؤنٹ میں جمع کرا
دیں۔ جیسے ہی رقم جمع ہو گی میں کام شروع کر دوں گا۔ اپنا فون نمبر
بھی بتا دیں مجھے یقین ہے کہ چوبیس گھنٹوں سے پہلے آپ کو درست
معلومات مہیا کر دی جائیں گی"...... کندور نے بڑے بااعتماد لہجے
میں جواب دیتے ہوئے کہا۔
"ٹھیک ہے۔ اپنا اکاؤنٹ نمبر اور بینک کا نام بتاؤ"۔ نارفوک
نے کہا تو دوسری طرف سے اکاؤنٹ نمبر اور بینک کا نام اور شاخ بھی
بتا دی گئی۔
"او کے۔ میں پھر فون کروں گا"...... نارفوک نے کہا اور اس
نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر ڈائل
کرنے شروع کر دیئے۔
"تھاوز بینک سٹی برانچ پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک
نسوانی آواز سنائی دی۔
"مینجر جولیس سے بات کرائیں۔ میں نارفوک بول رہا ہوں"۔
نارفوک نے کہا۔
"یس سر۔ ہولڈ آن کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو مینجر جولیسس بول رہی ہوں"....... چند لمحوں بعد ایک دوسری نسوانی آواز سنائی دی۔

"جولیسس۔ میں نارفوک بول رہا ہوں"....... پانچ لاکھ ڈالر فوری طور پر زوالا کے ایک بینک کی شاخ کے مخصوص اکاؤنٹ نمبر میں منتقل کرانے ہیں"....... نارفوک نے کہا۔

"یس سر۔ تفصیلات نوٹ کرا دیجئے"....... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا اور نارفوک نے کندور کا دیا ہوا اکاؤنٹ نمبر بینک کا نام اور شاخ کا نام لکھ دیا۔

"اس بینک کو کہہ دینا کہ وہ اکاؤنٹ ہولڈر کو فوری طور پر اس رقم کی منتقلی کی اطلاع دے دے"....... نارفوک نے کہا۔

"یس سر۔ دس منٹ سے بھی پہلے اس اکاؤنٹ ہولڈر کو رقم کی منتقلی کی اطلاع مل جائے گی"....... دوسری طرف سے کہا گیا اور نارفوک نے او کے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔ پھر اس نے تقریباً پندرہ منٹ بعد رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"کندور بول رہا ہوں"....... رابطہ قائم ہوتے ہی کندور کی آواز سنائی دی۔

"نارفوک بول رہا ہوں۔ رقم کی منتقلی کی اطلاع مل گئی ہے"۔ نارفوک نے کہا۔

"یس سر۔ تھینک یو۔ آپ کا کام شروع ہو چکا ہے۔ آپ اپنا فون نمبر بتا دیں آپ کو اطلاع دے دی جائے گی"....... کندور نے جواب

دیا۔

"اطلاع درست اور حتمی ہونی چاہئے"....... نارفوک نے کہا۔

"کندور نے کبھی غلط کام نہیں کیا جناب آپ بے فکر رہیں۔ سرگشا کا چاہے چیونٹیوں کے بل میں کیوں نہ چھپ جائے کندور اسے بہرحال ڈھونڈ نکالے گا"....... دوسری طرف سے کندور نے کہا۔

"او کے۔ میں کل اسی وقت فون کروں گا"....... نارفوک نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو نارفوک نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"....... نارفوک نے کہا۔

"جیکسن بول رہا ہوں باس"....... دوسری طرف سے جیکسن کی آواز سنائی دی۔

"یس کیا رپورٹ ہے"....... نارفوک نے چونک کر پوچھا۔

"آرٹ گیلری کی مینجر لوڈیا کی رہائش گاہ گولڈن کالونی کوٹھی نمبر ون زیرو ون اے بلاک سے بول رہا ہوں۔ یہاں چھ مسلح محافظ تھے جنہیں آف کر دیا گیا ہے اور مینجر بے ہوش ہے"....... جیکسن نے کہا۔

"او کے میں آ رہا ہوں"....... نارفوک نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ کرسی سے اٹھا اور تیز تیز قدم اٹھاتا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار تیز رفتاری سے گولڈن کالونی کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ یہ کالونی شہر کے نواح میں تھی اور جدید تعمیر شدہ تھی۔ تقریباً بیس منٹ کی مسلسل ڈرائیونگ کے بعد اس کی کار

گولڈن کالونی میں داخل ہوئی اور پھر جلد ہی اس نے اپنی مطلوبہ
کوٹھی تلاش کر لی۔ کوٹھی کا گیٹ بند تھا۔ نارفوک نے کار کوٹھی
کے گیٹ پر روکی اور مخصوص انداز میں چار بار ہارن دیا تو کوٹھی کا
چھوٹا گیٹ کھلا اور جیکسن کا چہرہ ایک لمحے کے لئے نظر آیا اور پھر
غائب ہو گیا۔ چند لمحوں بعد بڑا پھاٹک کھل گیا اور نارفوک کار اندر
لے گیا۔ پورچ میں پہلے سے ہی ایک جدید ماڈل کی خوبصورت کار
موجود تھی۔ نارفوک نے کار اس کے پیچھے روکی اور پھر نیچے اتر آیا۔
اس دوران جیکسن بھی پھاٹک بند کر کے پورچ میں پہنچ گیا۔

"کیا تم اندر بیٹھے تھے"...... نارفوک نے کہا۔

"یس باس۔ باقی تمام باہر نگرانی کر رہے ہیں"...... جیکسن نے
کہا اور نارفوک نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ چند لمحوں بعد وہ جیکسن کی
رہنمائی میں ایک تہہ خانے میں پہنچا تو وہاں مینجر لوڈیا بے ہوشی کے
عالم میں ایک کرسی پر بندھی ہوئی بیٹھی تھی جبکہ اس کے سامنے والی
دیوار کی جڑ میں چھ مقامی افراد کی لاشیں ترتیب وار پڑی ہوئی تھیں۔
لوڈیا جس کرسی پر بندھی ہوئی تھی اس کے سامنے بھی ایک کرسی
رکھی ہوئی تھی۔

"اسے ہوش میں لے آؤ اور پھر تم بھی باہر کا خیال رکھو"۔
نارفوک نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا تو جیکسن نے جیب سے ایک
سرنج نکالی اس کی سوئی سے کیپ ہٹا کر اس نے سوئی بے ہوش لوڈیا
کے بازو میں اتار دی۔ چند لمحوں بعد سرنج میں موجود محلول لوڈیا کے

جسم میں اتر گیا تو جیکسن نے سوئی باہر نکال لی۔

"یہ سرنج مجھے دے دو"...... نارفوک نے کہا تو جیکسن نے خالی
سرنج اس کے ہاتھ میں دے دی اور پھر خاموشی سے تہہ خانے سے
باہر چلا گیا۔ نارفوک نے کرسی ذرا سی آگے کھسکائی اور پھر ہاتھ میں
سرنج پکڑے وہ خاموشی سے بیٹھ گیا۔ سرنج میں مٹیالے رنگ کا تھوڑا
سا محلول ابھی تک موجود تھا۔ چند لمحوں بعد لوڈیا نے کراہتے ہوئے
آنکھیں کھول دیں اور پھر اس نے سر اٹھایا اور حیرت سے سامنے بیٹھے
ہوئے نارفوک کو دیکھنے لگی۔ پھر اس نے حیرت سے ادھر ادھر دیکھا۔
اپنے بندھے ہوئے جسم کو دیکھا اور اس کے بعد اس کی نظریں سامنے
دیوار کی جڑ میں موجود لاشوں پر جم گئیں۔ اس کے ساتھ ہی اس کے
چہرے پر سختی کے تاثرات ابھر آئے۔

"یہ سب کیا ہے۔ آپ یہاں کیسے آئے۔ میرے ملازموں کو کس
نے ہلاک کیا اور مجھے کیوں اس طرح باندھ رکھا ہے مسٹر
تھامسن"۔ لوڈیا نے سخت لہجے میں کہا۔

"شکر ہے تمہیں میرا نام تو یاد رہا۔ بہرحال یہ سب کچھ میرے
ساتھیوں نے کیا ہے"...... نارفوک نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مگر کیوں"...... لوڈیا نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

"اس لئے کہ تم سے تفصیل سے بات چیت ہو سکے"۔ نارفوک
نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"کس قسم کی بات چیت"...... لوڈیا نے کہا۔

"تم بلاسٹرز کی چیف اور سبولا آرٹ گیلری کی مینجر بھی ہو۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس سے تعلق رکھنے والا ایک آدمی جس کا اصل نام علی عمران ہے لیکن وہ اپنے آپ کو پرنس آف ڈھمپ بھی کہلاتا ہے کنگ ہوٹل میں اپنے ساتھیوں سمیت موجود تھا پھر وہ اچانک وہاں سے غائب ہو گیا۔ ان لوگوں کا سامان بھی کمروں سے اٹھالیا گیا اور اس سلسلے میں جب انکوائری کی گئی تو یہ بات حتمی طور پر سامنے آگئی کہ سامان بلاسٹرز کے ایک آدمی نے اٹھایا ہے۔ مجھے ان لوگوں کا پتہ چاہئے جہاں یہ سامان پہنچایا گیا ہے"...... نارفوک نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"میں نے تمہیں وہیں آرٹ گیلری میں بتا دیا تھا کہ میں ایسا کوئی کام نہیں کرتی اور نہ میں کسی پاکیشیائی ایجنٹ یا آدمی سے واقف ہوں"...... لوڈیا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہو سکتا ہے اس شخص نے مقامی بن کر کسی بھی فرضی نام سے تمہارے گروپ کو ہائر کیا ہو۔ اس لئے میں پاکیشیائی کہہ رہا تھا"۔ نارفوک نے کہا۔

"جب میں نے بتایا کہ ہم یہ کام نہیں کرتے تو پھر تم کیوں خواہ مخواہ اس ضد پر اڑے ہوئے ہو کہ ہم نے ہی یہ کام کیا ہے"...... اس بار لوڈیا کا لہجہ سخت تھا۔

"دیکھو لوڈیا۔ مجھے تشدد کے ایک ہزار ایک انتہائی خوفناک طریقے آتے ہیں۔ یہ سرنج میرے ہاتھ میں دیکھ رہی ہو اس کے اندر

نیلے رنگ کا جو محلول تمہیں نظر آرہا ہے یہ تمہارے چہرے کو اس طرح بگاڑ دے گا کہ تمہارا چہرہ چڑیلوں سے بھی زیادہ خوفناک ہو جائے گا اور مجھے کچھ بھی نہیں کرنا ہوگا۔ صرف سوئی کی نوک سے تمہارے چہرے پر چند پھول بوٹے بنانے ہوں گے پھر اس باریک سوئی کو باری باری تمہاری ان خوبصورت آنکھوں میں اتارا جا سکتا ہے۔ تمہارا سر گنجا کر کے اس پر بھی ایسا کام کیا جا سکتا ہے کہ پھر کبھی تمہارے سر پر بال پیدا ہی نہ ہوں۔ تمہاری ناک اور کان کاٹے جا سکتے ہیں اور تمہارے ہاتھوں اور پیروں کی تمام انگلیاں کاٹی جا سکتی ہیں۔ تمہارے دونوں بازو اور تمہاری دونوں پنڈلیوں کی ہڈیاں کئی جگہوں سے توڑی جا سکتی ہیں اور اس ساری کارروائی کا نتیجہ تم اچھی طرح سمجھ سکتی ہو۔ ان سب کے باوجود تمہیں بہرحال زبان تو کھولنی ہی پڑے گی جبکہ میری اور تمہاری کوئی دشمنی نہیں ہے۔ تم نے یقیناً رقم لے کر یہ کام کیا ہوگا۔ اب مسئلہ تمہارے گروپ کی ساکھ کا ہوگا۔ اگر میں حلف دے کر کہہ دوں کہ تمہارا نام کسی بھی صورت میں سامنے نہیں آئے گا اور جتنی رقم تم نے اس سے لی ہے اس سے دوگنی رقم تمہیں مل سکتی ہے اور تم اس ہمیشہ ہمیشہ کے عذاب سے بھی بچ سکتی ہو۔ تو کیا یہ سودا مہنگا ہے۔ فیصلہ تم کر لو میرے پاس زیادہ وقت نہیں ہے"...... نارفوک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم واقعی یہ سب کچھ کر سکتے ہو اس لئے کہ میں بے بس اور بندھی ہوئی ہوں لیکن میرا پھر بھی یہی جواب ہے کہ میں نے یا

میرے گروپ نے پچھلے ایک ہفتے سے نہ ہی کسی ہوٹل سے سامان اٹھایا ہے اور نہ کہیں پہنچایا ہے اور نہ ہم ایسے کام کرتے ہیں۔ اس کے باوجود اگر تم میری بات تسلیم نہیں کرتے تو پھر تم خود بتاؤ کہ میں تمہیں کیا بتاؤں"....... لوڈیا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"او کے۔ پھر میں کام شروع کروں"....... نارفوک نے کہا۔

" تمہاری مرضی۔ میں مزید کچھ نہیں کہہ سکتی"....... لوڈیا نے جواب دیتے ہوئے کہا تو نارفوک نے سرنج کی سوئی کو اس کے چہرے کی طرف بڑھایا اور پھر چہرے کے قریب لے جا کر روک دیا۔

" صرف پانچ تک گنوں گا اور بس"....... نارفوک نے سرد لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے گنتی شروع کر دی۔ جب وہ چار پر پہنچا تو پہلی بار لوڈیا کا چہرہ متغیر ہوا۔

"رک جاؤ۔ کیا تم حلف دیتے ہو کہ مجھے زندہ چھوڑ دو گے"۔ لوڈیا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

" اب تم نے سمجھداری سے کام لینا شروع کر دیا ہے۔ دراصل میری ساری زندگی اسی کھیل میں گزری ہے اس لئے تمہاری اداکاری نے مجھے متاثر نہیں کیا۔ ورنہ میری جگہ کوئی اور آدمی ہوتا تو وہ تمہارے لہجے کی سچائی اور اعتماد سے متاثر ہو کر رک جاتا۔ بہرحال میری آفر موجود ہے۔ تمہیں رقم بھی ملے گی۔ تم زندہ بھی رہو گی اور تمہارا نام بھی کسی صورت میں سامنے نہیں آئے گا"....... نارفوک نے سرد لہجے میں کہا۔

" لیکن جیسے ہی تم اس جگہ ریڈ کرو گے یہ بات سامنے آجائے گی کہ یہ اطلاع میں نے دی ہے اور اس کے بعد میرے لئے زندہ رہنا ناممکن ہو جائے گا"....... لوڈیا نے کہا۔

" ہاں۔ یہ بات واقعی قابل غور ہے۔ ایسا ہو سکتا ہے کہ تم اسے فوری اطلاع کر دو کہ تمہارے کسی آدمی نے معلومات مہیا کی ہیں اس لئے تم انہیں اطلاع دے رہی ہو۔ اس طرح وہ وہاں سے فوری شفٹ ہو جائیں گے لیکن اس رہائش گاہ پر ہم ایسا آلہ نصب کر دیں گے کہ وہ جہاں بھی جائیں گے ہمیں اطلاع مل جائے گی اور پھر ہم اس رہائش گاہ پر ریڈ کر دیں گے۔ اس طرح تمہارا مسئلہ حل ہو جائے گا"....... نارفوک نے کہا۔

" اگر ایسا ہو جائے تو ٹھیک ہے۔ تم واقعی تجربہ کار آدمی لگتے ہو۔ بہرحال میں تم پر اعتماد کر رہی ہوں اس آدمی کا نام جس کا اور جس کے ساتھیوں کا سامان میرے آدمیوں نے کنگ ہوٹل سے اٹھایا تھا کولاٹو ہے وہ مقامی آدمی ہے۔ اس نے تقریباً ایک ہفتہ پہلے ایکریمیا میں میرے ایک گہرے دوست کی ٹپ پر مجھے ہائر کیا تھا اور رقم مجھے ایڈوانس ادا کر دی گئی تھی جبکہ طے یہ ہوا تھا کہ جب بھی اسے ضرورت پڑے گی وہ فون پر کہہ دے گا اور اس کے لئے رہائش گاہ کا فوری بندوبست کروں گی۔ چنانچہ اب اس کا فون آیا۔ اس لئے میں نے پہلے ہی انتظام کر رکھا تھا۔ بواتو کالونی کی کوٹھی نمبر ایٹ ون اے بلاک میں نے اسے اس کوٹھی کا نمبر دے دیا اور پھر اس کے کہنے

پر میرے آدمیوں نے ہوٹل سے اس کا اور اس کے ساتھیوں کا سامان اٹھایا اور وہ بھی وہاں پہنچا دیا اس کے بعد اس سے رابطہ نہیں ہوا"....... لوڈیا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا تم اپنی بات کنفرم کرا سکتی ہو"....... نارفوک نے کہا۔

"کس طرح"....... لوڈیا نے چونک کر کہا۔

"اسے فون کر کے چاہے اسے ابھی اطلاع دے دو جو تمہارے اور میرے درمیان طے ہوا ہے"....... نارفوک نے کہا۔

"ہاں"....... لوڈیا نے کہا۔

"او کے۔ میں اپنے آدمیوں کو وہاں بھجوا دوں تاکہ وہ آلہ نصب کر سکیں۔ پھر تم اسے کال کرنا اس طرح تمہاری بات بھی کنفرم ہو جائے گی اور ہمارا کام بھی ہو جائے گا اور تم پر کسی کو شک بھی نہ ہو گا"....... نارفوک نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اب میں کیا اعتراض کر سکتی ہوں۔ اب تو میں نے اپنے سارے پتے بہرحال کھول دیئے ہیں"....... لوڈیا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"بے فکر رہو۔ تمہارا فیصلہ تمہارے حق میں بہتر ہی رہے گا"۔ نارفوک نے کہا اور اٹھ کر تیزی سے مڑا اور تہہ خانے سے باہر آ گیا۔ باہر جیکسن موجود تھا۔

"کیا ہوا باس"....... جیکسن نے نارفوک کو آتے دیکھ کر چونک کر کہا۔

"تم اپنے آدمیوں کو کال کر کے کہہ دو کہ وہ فوراً بواتو کالونی کی کوٹھی نمبر ایٹ ون اے بلاک پہنچ جائیں۔ عمران اور اس کے ساتھی وہاں رہائش پذیر ہیں اس کوٹھی کے اندر الاسٹک سائیڈ فائر کر کے چیک کرو کہ اندر کتنے آدمی موجود ہیں۔ اگر چار مرد اور ایک عورت موجود ہو تو اندر بے ہوش کرنے والی گیس فائر کر کے انہیں بے ہوش کریں ورنہ صرف نگرانی کریں اور جو بھی صورت حال ہو اس کی اطلاع فوری طور پر سپیشل ٹرانسمیٹر پر کریں"....... نارفوک نے کہا۔

"یس باس۔ لیکن کیا آپ یہیں رہیں گے"....... جیکسن نے کہا۔

"ہاں۔ میں تہہ خانے میں موجود ہوں تم نے اطلاع ملتے ہی مجھے تہہ خانے میں اطلاع دینی ہے لیکن صرف دو آدمیوں کو وہاں بھیجنا۔ باقی یہیں کام کرتے رہیں گے اور تم نے بھی یہاں اسی طرح ڈیوٹی دینی ہے"....... نارفوک نے کہا تو جیکسن نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر اس نے جیب سے ایک چھوٹا سا ٹرانسمیٹر نکالا اور اس پر موجود ایک بٹن پریس کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ جیکسن کالنگ۔ اوور"....... جیکسن نے کہا۔

"یس۔ مارکر بول رہا ہوں باس۔ اوور"....... چند لمحوں بعد ٹرانسمیٹر سے ایک آواز سنائی دی۔

"مارکر اپنے ساتھ ایک آدمی لے کر فوراً بواتو کالونی کی کوٹھی نمبر ایٹ ون اے بلاک پر پہنچو۔ تمہاری کار میں الاسٹک سائیڈ اور فوری

بے ہوش کر دینے والی گیس فائر موجود ہو۔ پہلے اندر الاسٹک سائیڈ فائر کرو اور چیک کرو کہ اندر کتنے افراد موجود ہیں اگر وہاں چار مرد اور ایک عورت موجود ہو تو فوری طور پر بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کرو۔ ورنہ صرف نگرانی کرو اور جو بھی صورت حال ہو فوری طور پر مجھے اطلاع دو۔ اوور"...... جیکسن نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"کیا یہ عمران اور اس کے ساتھیوں کی نئی رہائش گاہ ہے۔ اوور"۔ مارکر نے پوچھا۔

"ہاں۔ اوور"...... جیکسن نے جواب دیا۔

"او کے۔ اوور"...... مارکر نے جواب دیا اور جیکسن نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر کا بٹن آف کر دیا تو نارفوک جو ساتھ کھڑا ٹرانسمیٹر پر ہونے والی بات چیت سن رہا تھا اطمینان بھرے انداز میں سر ہلاتا ہوا واپس تہہ خانے کی طرف چل پڑا۔

"میں نے اپنے آدمی بھیج دیئے ہیں ابھی اطلاع آ جائے گی"۔ نارفوک نے تہہ خانے میں پہنچ کر دوبارہ کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"تمہارا تعلق کس گروپ سے ہے"...... لوڈیا نے پوچھا۔

"میرا تعلق ایکریمیا سے ہے۔ میرا اصل نام نارفوک ہے اور میرا گروپ نارفوک گروپ کہلاتا ہے"...... نارفوک نے جواب دیا۔

"اوہ۔ اسی لئے تم نے مجھے زبان کھولنے پر مجبور کر دیا ہے ورنہ آج تک کوئی بھی شخص میری زبان نہیں کھلوا سکا۔ تمہارا نام میں نے

بہت سن رکھا ہے"...... لوڈیا نے کہا۔

"ویسے تم واقعی بہترین اداکارہ ہو اور تمہیں اپنے آپ پر واقعی بے مثال کنٹرول ہے۔ اگر تم کچھ دیر اور اپنی بات پر اڑ جاتی تو میں بھی تمہارے اعتماد اور تمہارے لہجے سے مار کھا گیا تھا"...... نارفوک نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم نے تشدد کی تصویریں ہی ایسی کھینچی تھیں کہ میرا دل بھی کانپ اٹھا تھا"...... لوڈیا نے کہا اور نارفوک بے اختیار ہنس دیا۔

"یہ حقیقت ہے کہ تشدد سے زیادہ تشدد کا منظر زیادہ خوف زدہ کر دیتا ہے بشرطیکہ یہ منظر اس طرح پیش کیا جائے کہ مقابل کو اپنی آنکھوں کے سامنے وہی منظر نظر آنے لگ جائے"...... نارفوک نے ہنستے ہوئے کہا اور لوڈیا بھی ہنس پڑی۔

"کیا یہ کولاٹو واقعی پاکیشیائی ہے حالانکہ وہ صحیح لہجے اور مقامی زبان میں بول رہا تھا"...... لوڈیا نے پوچھا۔

"ہاں۔ یہ دنیا کا خطرناک ترین سیکرٹ ایجنٹ سمجھا جاتا ہے"۔ نارفوک نے جواب دیا اور لوڈیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر تقریباً بیس منٹ بعد جیکسن کمرے میں داخل ہوا تو نارفوک بے اختیار چونک پڑا۔

"باس۔ وہاں ایک عورت اور چار مرد موجود تھے"...... جیکسن نے کہا۔

"اب کیا پوزیشن ہے"...... نارفوک نے اٹھ کر کھڑے ہوتے

ہوئے کہا۔

" وہ بے ہوش ہیں"....... جیکسن نے جواب دیا۔

" اوہ۔ ویری گڈ۔ سنو لوڈیا تمہاری زندگی واقعی بچ گئی ہے۔ جیکسن میں نے اسے معاف کر دیا ہے اور تم اسے کھول دو"۔ نارفوک نے کہا اور تیزی سے تہہ خانے کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

عمران کی آنکھیں کھلیں تو اسے اپنے سامنے کرسی پر بیٹھے ہوئے نارفوک کا چہرہ نظر آیا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔ اس نے ہوش میں آتے ہی دیکھ لیا تھا کہ وہ کرسی پر رسیوں سے بندھا ہوا بیٹھا تھا۔ اس نے گردن گھمائی اس کے ساتھ ہی اس کے ساتھی بھی اس طرح کرسیوں پر بندھے ہوئے بیٹھے تھے۔

" تمہارے ناخنوں میں موجود بلیڈ میں نے پہلے ہی نکال لئے ہیں عمران اس لئے نائلون کی یہ باریک رسی اب تم سے نہ کٹ سکے گی"....... نارفوک نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" میں بھی بڑے عرصے سے سوچ رہا تھا کہ ان ناخنوں کو تیز کراؤں لیکن فرصت ہی نہ ملتی تھی۔ چلو اب یہ کام زیادہ اچھے طریقے سے ہو جائے گا"....... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

" مجھے امید نہ تھی کہ تم اتنی آسانی سے قابو میں آجاؤ گے۔ ویسے

تم نے میرا پلان مجھ پر ہی الٹ کر میرے چار ساتھی ہلاک کرا دیئے
اور اب تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو اس خون کا بدلہ خون سے
دینا پڑے گا"...... نارفوک نے کہا۔

"وہ تو ہوتا رہے گا نارفوک۔ پہلے یہ بتاؤ کہ تم اب واقعی اس سطح
پر اتر آئے ہو کہ اتنے چھوٹے سے کام کے لئے بھی تمہیں ہائر کیا جا سکتا
ہے"...... عمران نے کہا۔

"یہ چھوٹا کام نہیں ہے۔ ایکریمیا کے بہترین مفاد اس میں ملوث
ہیں۔ مجھے اس سلسلے کی پوری تفصیل معلوم ہے کہ ٹریٹی کے ذریعے
مسلم ممالک کس طرح ایکریمیا اور اس کے مفادات کو ختم کر کے
ایکریمیا کو تباہ و برباد کرنے کے درپے ہیں اس لئے سرگشاکا کی موت
انتخابات سے قبل ہر صورت میں ضروری ہے اور چونکہ تم سرگشاکا کی
حفاظت کے لئے یہاں آئے ہو۔ پہلے میں نے کوشش کی تھی کہ تم
سے بالا بالا اپنا مشن مکمل کر لوں لیکن تم نے درمیان میں رکاوٹیں
ڈال کر مجھے ناکام بنا دیا اور یہ بات تو تم بھی جانتے ہو کہ میں انتقام
ضرور لیتا ہوں"...... نارفوک نے کہا۔

"اگر ہم سرگشاکا کی حفاظت کرنے کے لئے یہاں آئے ہوتے تو
یہاں نہ موجود ہوتے۔ سرگشاکا کے گرد موجود ہوتے"...... عمران
نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"سرگشاکا کا میں نے ایسا انتظام کیا ہے کہ زیادہ سے زیادہ چند
گھنٹوں بعد مجھے ان کے بارے میں حتمی اطلاع مل جائے گی چاہے وہ

چیونٹیوں کے بل میں کیوں نہ چھپ جائیں تب بھی وہ نہ بچ سکیں
گے"...... نارفوک نے کہا۔

"تو تم نے انہیں ٹریس کرنے کے لئے کندور کی خدمات حاصل
کی ہیں"...... عمران نے کہا تو نارفوک بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے
چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"تمہیں کیسے معلوم ہوا۔ تم نے مجھے واقعی حیران کر دیا ہے"۔
نارفوک نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس میں حیران ہونے والی کون سی بات ہے۔ یہ مخصوص فقرہ
تو کندور کا تکیہ کلام ہے کہ چیونٹیوں کے بل سے بھی وہ اپنا ٹارگٹ
نکال لاتا ہے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تم کندور سے کیسے واقف ہو"...... نارفوک نے کہا۔

"میں یہاں اس کیس سے پہلے بھی کئی بار کام کر چکا ہوں اور
کندور یہاں کافی عرصے سے کام کر رہا ہے۔ وہ ایکریمیا کے کسی گروپ
کا یہاں نمائندہ ہے۔ ویسے اپنے طور پر بھی وہ یہاں کام کرتا ہے"۔
عمران نے جواب دیا۔

"اب تمہارے اور تمہارے ساتھیوں کے بارے میں کیا فیصلہ
کیا جائے"...... چند لمحے خاموش رہنے کے بعد نارفوک نے کہا۔

"تو ابھی فیصلہ کرنا باقی ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے
کہا۔

"ہاں۔ میرے ذہن میں دو صورتیں ہیں۔ ایک تو یہ کہ تمہیں

اس وقت تک قید رکھا جائے جب تک میں اپنا مشن مکمل نہیں کر
لیتا۔ دوسری صورت یہ کہ تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو فوری طور
پر گولیوں سے اڑا دیا جائے۔ پہلی صورت میں قباحت یہ ہے کہ تم
جیسے آدمی کو قید میں رکھنا سلگتے ہوئے آتش فشاں کے دہانے پر بیٹھنے
کے برابر ہے۔ تم کسی بھی وقت کسی بھی انداز میں سچوئیشن کو پلٹ
سکتے ہو۔ رہی دوسری صورت تو تمہارے ساتھ پرانے تعلقات اس
میں آڑے آرہے ہیں کیونکہ یہ میرے لئے انتہائی معمولی سا مشن ہے
اور میں نہیں چاہتا کہ اس معمولی سے مشن میں تم جیسے آدمی کا خاتمہ
کر دیا جائے اس لئے تم بتاؤ کہ کیا فیصلہ کیا جائے"...... نارفوک
نے کہا۔

"پہلی بات تو یہ ہے کہ جو فیصلہ تم کرو گے مستقبل میں وہی
فیصلہ تمہارے ساتھ بھی کیا جائے گا۔ دوسری بات یہ کہ کیا تم
واقعی فیصلہ کرنے کی پوزیشن میں ہو"...... عمران نے کہا تو
نارفوک بے اختیار مسکرا دیا۔

"تم نے دونوں صورتیں عجیب انداز میں پیش کی ہیں۔ اگر میں
نے تمہیں گولی مار دی تو تم مستقبل میں میرے خلاف کیا فیصلہ کر
سکتے ہو اور دوسری بات تو پہلی سے بھی زیادہ مضحکہ خیز ہے۔ تم اور
تمہارے ساتھی اس وقت بندھے ہوئے اور بے بس ہو اور میرے
اور میرے ساتھیوں کے پاس اسلحہ بھی ہے اور ہم اسے چلانے کے
لئے آزاد بھی ہیں"...... نارفوک نے مسکراتے ہوئے کہا اور ساتھ

ہی اس نے جیب سے مشین پسٹل نکال لیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ تم دوسری صورت پر عمل کرنے کا فیصلہ
کر چکے ہو"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ میرا خیال ہے کہ رسک نہ ہی لیا جائے تو بہتر ہے"۔
نارفوک نے مشین پسٹل کا رخ عمران کی طرف کرتے ہوئے کہا۔

"تو پھر کیا خیال ہے اس ایک ایکٹ کے ڈرامے کا پردہ گرا نہ دیا
جائے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی
اس کی دونوں ٹانگیں بجلی کی سی تیزی سے اکٹھی ہو کر بلند ہوئیں تو
نارفوک کے ہاتھ سے مشین پسٹل اڑتا ہوا ایک دھماکے سے عقبی
دیوار سے جا ٹکرایا اور سرر کی تیز آواز کے ساتھ ہی چھت سے سرخ
رنگ کی گیس یکلخت پورے کمرے میں پھیلتی چلی گئی۔ عمران نے
حرکت میں آتے ہی اپنا سانس روک لیا تھا جبکہ اس کے ساتھی پہلے
ہی بے ہوش تھے۔ مشین پسٹل ہاتھ سے نکلتے ہی نارفوک بجلی کی سی
تیزی سے کرسی سے اٹھا تھا لیکن اسے سنبھلنے کا موقع ہی نہ ملا اور وہ
لہراتا ہوا نیچے فرش پر گر گیا۔ اس کے ساتھ ہی کمرے کے دروازے پر
سیاہ رنگ کی کسی دھات کی چادر سی آپڑی تھی۔ سرخ رنگ کی گیس
جس قدر تیزی سے پھیلی تھی اتنی ہی تیزی سے غائب ہو گئی لیکن
عمران سانس روکے بیٹھا رہا۔ کچھ دیر بعد اس نے آہستہ سے سانس
لینا شروع کیا اور پھر اس نے طویل سانس لیا اور اس کے ساتھ ہی
اس نے اپنی انگلیوں کو حرکت دینا شروع کر دی۔ اس کے ہاتھ اس

کے عقب میں رسی سے باندھے گئے تھے اور پھر اس کے جسم کو
رسیوں سے باندھا گیا تھا لیکن صرف اوپر والے جسم کو۔ اس کی
ٹانگوں کے گرد رسیاں موجود نہ تھیں۔ یہی وجہ تھی کہ اسے ٹانگیں
استعمال کرنے کا موقع مل گیا تھا۔ گو اس کے ناخنوں میں موجود بلیڈ
واقعی غائب ہو چکے تھے لیکن اس کی انگلیاں تیزی سے حرکت کر رہی
تھیں۔ اسے معلوم تھا کہ سیکرٹ ایجنٹ کس قسم کی گانٹھ کو زیادہ
محفوظ سمجھتے ہیں اور اسے اس گانٹھ کو کھولنے کا طریقہ آتا تھا۔ اس کی
انگلیوں کو اس رسی کے سرے کی تلاش تھی جس کو کھینچتے ہی گانٹھ
کھل جاتی تھی ورنہ اور کسی صورت میں یہ گانٹھ نہ کھل سکتی تھی اور
چند لمحوں بعد وہ رسی کا سرا تلاش کرنے میں کامیاب ہو گیا اور پھر دو
تین بار جھٹکے دینے سے اس کی کلائی پر بندھی ہوئی رسی کھل گئی اور
اس کے دونوں ہاتھ آزاد ہو گئے تو اس نے اپنے دونوں بازوؤں کو پورا
زور لگا کر عقب پر اپنے دونوں پہلوؤں پر کیا اور پھر انہیں موڑ کر اس
نے جسم کے گرد بندھی ہوئی رسیوں کو اوپر کی طرف اٹھانا شروع کر
دیا۔ ساتھ ہی وہ اپنے جسم کو بھی تیزی سے دائیں بائیں اور آگے پیچھے
حرکت دے رہا تھا اور ساتھ ہی اس نے اپنے جسم کو کرسی کی پشت
کے ساتھ پوری قوت سے لگانا شروع کر دیا۔ چند لمحوں بعد ہی وہ
رسیوں کو کھسکا کر اپنے سینے سے اوپر گردن تک لے جانے میں
کامیاب ہو گیا اور پھر اس کا جسم کرسی سے نیچے فرش کی طرف گھسٹنا
شروع ہو گیا اور چند لمحوں کی کوشش کے بعد اس کی گردن اور سر

کرسی کی رسیوں سے باہر آ گیا اور عمران ایک طویل سانس لے کر
کھڑا ہو گیا۔ پھر وہ تیزی سے دیوار کے ساتھ پڑے ہوئے مشین پسٹل
کی طرف بڑھا اور مشین پسٹل اٹھا کر وہ دروازے کے ساتھ موجود
سوئچ پینل کی طرف بڑھ گیا جس پر مشین پسٹل کی ضرب لگا کر اس
نے چھت پر موجود بے ہوش کر دینے والی گیس کے سسٹم کو آن کیا
تھا۔ ہوش میں آتے ہی اس نے نارفوک کے ساتھ باتیں کرنے کے
ساتھ ساتھ اپنے بچاؤ اور نارفوک کو بے بس کرنے کی تجویزوں پر غور
کرنا شروع کر دیا تھا۔ اس کوٹھی میں سائنسی آلات ہر جگہ نصب تھے
اور عمران نے لوڈیا سے بات طے کرتے ہوئے یہ بات بھی طے کی
تھی کہ وہ اسے ایسی رہائش گاہ مہیا کرے گی جس میں تہہ خانے کے
ساتھ ساتھ باہر نکلنے کا خفیہ راستہ بھی ہو اور جدید سائنسی آلات بھی
نصب ہوں اور جب عمران اس کوٹھی میں آیا تھا تو اس نے سب سے
پہلے ان سب چیزوں کا جائزہ لیا تھا اور یہاں کے سارے انتظامات اس
کی مرضی کے مطابق تھے۔ ہر کمرے میں خصوصی سائنسی آلات نصب
کئے گئے تھے جن میں انتہائی زود اثر بے ہوش کر دینے والی گیس کا
سسٹم بھی تھا۔ عمران نے دیکھ لیا تھا کہ نارفوک جس کرسی پر بیٹھا
ہوا ہے اس کے عین عقب میں سوئچ پینل موجود ہے جس پر اس
سسٹم کے خصوصی ساخت کے بٹن موجود ہیں۔ چنانچہ عمران نے
دونوں ٹانگوں کو ہوا میں اٹھاتے ہوئے اس انداز میں نارفوک کے
ہاتھ میں موجود مشین پسٹل پر ضرب لگائی تھی کہ مشین پسٹل اس

کے ہاتھ سے نکل کر ہوا میں اڑتا ہوا عقبی سوئچ پینل پر موجود حساس
بٹنوں سے جا ٹکرایا اور اس طرح بے ہوش کر دینے والی گیس بھی
آن ہو گئی اور دروازے پر حفاظتی چادر بھی آ گری۔ مشین پسٹل اٹھا
کر وہ تیزی سے سوئچ پینل کی طرف بڑھا اور اس نے سوئچ پینل پر
موجود ایک بٹن پریس کیا تو سرر کی آواز کے ساتھ ہی حفاظتی چادر اٹھ
کر چھت میں غائب ہو گئی اور عمران نے دروازہ کھولا اور دوسری
طرف راہداری میں آ گیا۔ لیکن پھر یہ دیکھ کر اس کے چہرے پر حیرت
کے تاثرات ابھر آئے کہ پوری کوٹھی میں اور کوئی آدمی بھی موجود نہ
تھا البتہ کوٹھی کا پھاٹک اندر سے بند نہ تھا۔ عمران نے آگے بڑھ کر
پھاٹک کو اندر سے بند کیا اور پھر تیزی سے واپس مڑ کر وہ برآمدے
میں آیا اور اس نے برآمدے میں موجود ایک سوئچ پینل پر موجود
ایک سرخ رنگ کا بڑا سا بٹن پریس کر دیا۔ یہ کوٹھی کے مجموعی
حفاظتی نظام کا آپریٹنگ سوئچ تھا۔ اب اس کوٹھی پر نہ باہر سے کوئی
چیز اندر پھینکی جا سکتی تھی اور نہ کوئی آدمی باہر سے اندر آ سکتا تھا۔
عمران واپس اس کمرے میں آیا جہاں نارفوک کے ساتھ ساتھ اس
کے ساتھی بھی موجود تھے۔ عمران نے سب سے پہلے نارفوک کی تلاشی
لینا شروع کر دی اور پھر نارفوک کی جیب سے ایک لمبی گردن والی
شیشی برآمد کرنے میں کامیاب ہو گیا جس پر باقاعدہ لیبل موجود تھا۔
عمران نے لیبل کو دیکھا اور پھر مسکراتا ہوا آگے بڑھا۔ یہ انٹی گیس
ایسی تھی جو ہر قسم کی بے ہوش کر دینے والی گیس کے اثرات ختم کر

دیتی تھی۔ اس نے شیشی کا ڈھکن ہٹایا اور شیشی صفدر کی ناک سے
لگا دی۔ ایک لمحے بعد اس نے شیشی ہٹائی اور پھر اسے کیپٹن شکیل
اور پھر تنویر اور سب سے آخر میں جولیا کی ناک سے لگا کر اس نے اس
کا ڈھکن بند کر کے اسے جیب میں ڈال لیا۔ پھر اس نے صفدر کے
لباس کی خفیہ جیب سے خنجر باہر نکالا اور اسے اپنی جیب میں رکھ لیا۔
جب تک اس کے ساتھی ہوش میں نہ آ جاتے وہ ان کی رسیاں کاٹنا نہ
چاہتا تھا کیونکہ اس طرح وہ لازماً کرسیوں سے نیچے فرش پر گر جاتے
اور چوٹ لگنے کا ڈر تھا۔ چند لمحوں بعد صفدر کے جسم میں حرکت کے
تاثرات نمودار ہونے لگ گئے اور پھر اس نے کراہتے ہوئے آنکھیں
کھول دیں۔ عمران خاموش کھڑا اس کے پوری طرح ہوش میں آنے کا
انتظار کرتا رہا۔

" عمران صاحب۔ یہ۔ یہ کیا ہے۔ یہ ہم سب بندھے ہوئے
ہیں"....... صفدر نے پوری طرح ہوش میں آتے ہوئے کہا تو عمران
نے جیب سے خنجر نکالا اور صفدر کی کرسی کے عقب میں آ کر اس نے
خنجر سے رسیاں کاٹنا شروع کر دیں اور ساتھ ہی اس نے مختصر طور پر
صفدر کو تمام واقعات بھی بتا دیئے۔

" اوہ۔ یہ تو آپ نے واقعی کارنامہ سرانجام دیا ہے ورنہ نارفوک
تو یقیناً آپ سمیت ہم سب کو ہلاک کر دیتا"....... صفدر نے کرسی
سے اٹھتے ہوئے کہا۔

" ہاں۔ وہ فیصلہ کر چکا تھا اس لئے مجھے حرکت میں آنا پڑا۔ لیکن

میری سمجھ میں یہ بات نہیں آرہی کہ نارفوک کے ساتھی یہاں کیسے موجود نہیں ہیں۔ بہرحال اب یہ باتیں نارفوک سے ہی معلوم ہوں گی"...... عمران نے کہا۔ اسی لمحے کیپٹن شکیل بھی ہوش میں آگیا اور پھر ایک ایک کر کے باقی ساتھی بھی ہوش میں آتے چلے گئے اور عمران اور صفدر نے ان کی رسیاں کاٹ دیں۔

"تم سب اسلحہ لے کر خفیہ راستے سے باہر جاؤ اور نارفوک کے ساتھیوں کو چیک کرو۔ ہو سکتا ہے کہ نارفوک کے ساتھی کوٹھی کے باہر نگرانی کے لئے تعینات ہوں۔ اگر ایسا ہو تو انہیں بے ہوش کر کے اندر لے آنا ہے۔ انہیں ہلاک نہیں کرنا"...... عمران نے صفدر کیپٹن شکیل اور تنویر سے کہا اور وہ تینوں سر ہلاتے ہوئے دروازے کی طرف بڑھ گئے۔

"جولیا تم نارفوک کو کرسی سے باندھنے میں میری مدد کرو"۔ عمران نے جولیا سے کہا اور جولیا سر ہلاتی ہوئی آگے بڑھی اور چند لمحوں بعد نارفوک کرسی پر رسی سے بندھا ہوا بیٹھا تھا۔ عمران نے اس کی دونوں ٹانگیں کرسی کے پایوں کے ساتھ رسی سے باندھ دی تھیں۔

"اسے گولی مار کر ختم کرو۔ اب کیوں کیس کو لمبا کر رہے ہو"۔ جولیا نے ایک کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"اس وقت چونکہ ساتھیوں میں سے کوئی بھی موجود نہیں ہے اس لئے میں تم سے ایک خاص بات کرنا چاہتا ہوں"...... عمران نے اس کے ساتھ والی کرسی پر بیٹھتے ہوئے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا

تو جولیا کے چہرے پر یکلخت مسرت کے تاثرات نمودار ہونے لگ گئے۔ اس کی آنکھوں میں یکلخت عجیب سا خمار چھانے لگا۔

"خاص بات۔ وہ کیا"...... جولیا نے قدرے جذباتی لہجے میں کہا۔

"تم سیکرٹ سروس کی ڈپٹی چیف ہو اور یہ اتنا بڑا عہدہ ہے کہ لوگ اس عہدے کے لئے ترستے ہیں لیکن تم نے شاید محسوس نہ کیا ہو لیکن میں نے محسوس کیا ہے کہ اب سیکرٹ سروس کے ممبروں کو یقین ہوتا چلا جا رہا ہے کہ چیف نے تمہیں صرف اس لئے یہ عہدہ دے رکھا ہے کہ تمہیں عزت دی جائے ورنہ تمہارے اندر اس عہدے کے لئے مخصوص صلاحیتیں نہیں ہیں حالانکہ چیف تو بہرحال چیف ہے۔ یہ بات میں بھی جانتا ہوں کہ تمہارے اندر مجھ سمیت سب ممبرز سے زیادہ صلاحیتیں ہیں لیکن نجانے کیا بات ہے کہ تم ہر وقت صرف جذباتی انداز میں سوچنے لگی ہو اور عقل سے کام لینا چھوڑ دیتی ہو اس لئے میرا مخلصانہ مشورہ ہے کہ یا تو تم یہ عہدہ چھوڑ دو یا پھر کم از کم مشن کے دوران اس عہدے کی لاج رکھ لیا کرو ورنہ ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ چیف یہ عہدہ کسی اور کو ٹرانسفر کر دے۔ وہ ایسا ہی آدمی ہے۔ شاید اسے ابھی تک یقین ہے کہ تم اپنے جذباتی پن پر قابو پا لو گی لیکن جب بھی اسے یقین آگیا کہ ایسا نہیں ہو سکتا تو وہ تمہارا عہدہ کسی دوسرے کو ٹرانسفر کرنے میں ایک لمحے کے لئے بھی نہیں ہچکچائے گا۔ اب دیکھو تم نے بغیر سوچے سمجھے یہ کہہ دیا کہ نارفوک کا خاتمہ کر دیا جائے لیکن تم نے یہ بات نہیں سوچی کہ ابھی

کامرون میں انتخابات کا اعلان ہونے میں ڈیڑھ ہفتہ باقی ہے۔ اگر نارفوک کو ختم کر دیا گیا تو ایکریمیا کسی اور گروپ کو سامنے لے آئے گا۔ جب تک نارفوک زندہ ہے ایکریمیا کو آخری لمحے تک یہ امید رہے گی کہ نارفوک اپنے مقصد میں کامیاب ہو جائے گا لیکن اس کے خاتمے کے ساتھ ہی وہ ایک نہیں دو تین گروپس بھی سامنے لے آسکتے ہیں۔ ان کے پاس نہ آدمیوں کی کمی ہے اور نہ ہی گروپوں کی اور ہم کب تک انہیں ٹریس کرتے رہیں گے اور ان سے لڑتے رہیں گے اس لئے جب تک انتخابات کا اعلان نہ ہو جائے نارفوک کا زندہ رہنا ہمارے مفاد میں ہے"...... عمران کا لہجہ انتہائی سنجیدہ تھا اور جیسے ہی عمران نے بات کا آغاز کیا تھا جولیا کے چہرے پر پہلے تو غصے کے تاثرات ابھر آئے تھے لیکن جیسے جیسے عمران کی بات آگے بڑھتی گئی جولیا کے چہرے پر گہری سنجیدگی کے تاثرات نمودار ہونے لگ گئے تھے۔

" تم ٹھیک کہتے ہو۔ بعض اوقات یہ باتیں مجھے بھی بے حد محسوس ہوتی ہیں لیکن میں کیا کروں۔ تمہاری موجودگی میں میرا ذہن کام کرنا چھوڑ دیتا ہے۔ مجھے یوں محسوس ہوتا ہے کہ جیسے سب کچھ جب تم سوچ لو گے تو میرے سوچنے کا کیا فائدہ"...... جولیا نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" اس کے لئے میں تمہارا مشکور ہوں کیونکہ اس کی نفسیاتی وجہ یہ ہے کہ تم مجھ پر مکمل اعتماد کرتی ہو لیکن میں چاہتا ہوں کہ تم ڈپٹی

چیف ہی رہو اور بن کر بھی دکھاؤ۔ اب تم دیکھو تمہارے علاوہ باقی ممبرز بھی مجھ پر اعتماد کرتے ہیں لیکن اس کے باوجود کیپٹن شکیل مسلسل سوچتا رہتا ہے۔ تجزیہ کرتا رہتا ہے۔ صفدر بھی اپنے طور پر سوچتا اور تجزیہ کرتا رہتا ہے اور جو بات اس کی سمجھ میں نہیں آتی وہ اس پر کھل کر سوال کرتا ہے۔ تنویر کی بات چھوڑو۔ اس کا مزاج اور سوچنے کا انداز مختلف ہے وہ سوچنے سے زیادہ ڈائریکٹ ایکشن کا قائل ہے اور ایسے لوگ کسی بھی ٹیم کا انتہائی قیمتی سرمایہ ہوتے ہیں لیکن یہ سب ممبرز ہیں۔ تم ڈپٹی چیف ہو تمہیں ان سب سے نمایاں اور معزز رہنا چاہئے"...... عمران نے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ تم نے واقعی میری آنکھیں کھول دی ہیں اب تمہیں شکایت کا موقع نہیں ملے گا"...... جولیا نے کہا۔

" ایک اور بات بھی بتا دوں۔ نجانے کیا بات ہے کہ میرا دل کہہ رہا کہ تم سے آج ساری باتیں کر ڈالوں۔ ہو سکتا ہے کہ میری موت کا وقت قریب آگیا ہو"...... عمران نے کہا۔

" موت کا وقت تو جب ہو گا سو ہو گا۔ تم بات کرو"۔ جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

" گڈ۔ میں نے یہی بات چیک کرنے کے لئے اپنی موت کی بات کی تھی تا کہ دیکھ سکوں کہ تمہارے لاشعور نے بھی میرا مشورہ قبول کیا ہے یا نہیں۔ اور مجھے خوشی ہے کہ ایسا ہوا ہے ورنہ تم لامحالہ جذباتی ہو کر مجھے جواب دیتی۔ بہرحال جو بات میں کہنا چاہتا تھا وہ یہ

ہے کہ تمہارے اندر جذباتی پن ختم ہو تو سنجیدگی کی بجائے تلخی آ
جاتی ہے اور تم مجھ سے لڑنا شروع کر دیتی ہو اس طرح ایک بار پھر
تم سوچنے کا درست عمل ترک کر دیتی ہو۔ تلخی اور غصے کا احساس
ذہن میں ہو تو ذہن کام کرنا بند کر دیتا ہے اس لئے اپنے آپ کو تلخی
اور غصے سے بھی بچائے رکھو اور اس کے ساتھ ساتھ انتہائی سنجیدگی
بھی سوچنے کے عمل میں مضر ثابت ہوتی ہے کیونکہ اس طرح ذہن پر
بے پناہ دباؤ پڑتا ہے۔ اپنے ذہن کو نارمل اور ہلکا پھلکا رکھو پھر دیکھو
کہ تمہارا ذہن کس طرح سوچتا ہے"....... عمران نے کہا۔

" او کے۔ اس لیکچر کا شکریہ لیکن ایک بات میں بھی تم سے کرنا
چاہتی ہوں اور وہ یہ کہ تم میرا دل جلانے والی باتیں نہ کیا کرو۔
تمہاری باتیں سن کر مجھے آگ لگ جاتی ہے"....... جولیا نے کہا۔

" میں تمہیں روشنی میں دیکھنا چاہتا ہوں۔ ایک شاعر نے کہا کہ
دل جلاؤ تو روشنی ہو گی"....... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا
تو جولیا بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور صفدر
اندر داخل ہوا۔

" اچھا تو خاصی راز دارانہ باتیں ہو رہی ہیں"....... صفدر نے
مسکراتے ہوئے کہا۔

" ہم تمہاری اور صالحہ کی شادی کا پروگرام بنا رہے ہیں۔ جولیا کا
کہنا ہے کہ وہ چیف کو رضامند کر سکتی ہے جبکہ میں کہہ رہا تھا کہ
چیف سے زیادہ صالحہ کی رضامندی ضروری ہے"....... عمران نے

جواب دیا۔

" تو آپ کا مطلب ہے کہ میری رضامندی کی کوئی ضرورت ہی
نہیں"....... صفدر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" تمہارا کیا ہے۔ تم تو ویسے بھی سہرا باندھنے کے لئے بے چین ہو
گے"....... عمران نے جواب دیا اور اس بار جولیا کے ساتھ ساتھ
صفدر بھی ہنس پڑا۔

" جی نہیں۔ میں بے چین نہیں ہو رہا"....... صفدر نے ہنستے
ہوئے کہا۔

" چلو بے چین نہیں ہو رہے تو چین سے باندھ لینا"....... جولیا
نے کہا اور عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

" آپ کا اپنے متعلق کیا خیال ہے"....... صفدر نے مسکراتے
ہوئے جولیا سے کہا۔

" میرا خیال تم نے پوچھ ہی لیا ہے تو سنو۔ میرا خیال ہے کہ تنویر
اچھا تابعدار شوہر بن سکتا ہے کیا خیال ہے"....... جولیا نے کن
انکھیوں سے عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

" یہ تابعدار قسم کے شوہر بڑے خطرناک ہوتے ہیں۔ ان کے
اندر نجانے کون کون سے لاوے پکتے رہتے ہیں اور پھر کسی روز
سوئے ہوئے آتش فشاں کی طرف پھٹ پڑتے ہیں۔ باقی بہرحال تم
عقلمند ہو"....... عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا تو صفدر بے
اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔

"آپ نے اب عمران صاحب کا ناطقہ بند کرنے کا صحیح طریقہ تلاش کر لیا ہے"...... صفدر نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اس کا تو اب میں ایسا ناطقہ بند کروں گی کہ ساری چوکڑی ہی بھول جائے گا"...... جولیا نے کہا تو صفدر حیرت سے جولیا کی طرف دیکھنے لگا۔

"لگتا ہے کہ آپ کی کایا پلٹ چکی ہے"...... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم ان باتوں کو چھوڑو۔ یہ بتاؤ کہ باہر کی کیا رپورٹ ہے"۔ جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"وہی بتانے تو آیا تھا۔ باہر کوئی آدمی موجود نہیں ہے"۔ صفدر نے کہا۔

"کیا اچھی طرح چیکنگ کر لی ہے"...... عمران نے کہا۔

"ہاں"...... صفدر نے جواب دیا۔

"اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ کندور کی طرف سے اسے کوئی خاص رپورٹ ملی ہے"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"کندور۔ وہ کون ہے"...... جولیا نے چونک کر پوچھا۔

"صفدر باہر سے کارڈلیس فون لے آؤ۔ جلدی کرو"...... عمران نے جولیا کی بات کا جواب دینے کی بجائے صفدر سے کہا تو صفدر سر ہلاتا ہوا واپس مڑ گیا۔

"کندور یہاں کے ایک مقامی گروپ کا انچارج ہے۔ یہ انتہائی

بااثر اور باخبر آدمی ہے۔ اس کا تعلق ایکریمیا کے ایک گروپ سے ہے۔ ہوش میں آنے کے بعد میری نارفوک سے جو گفتگو ہوئی تھی اس میں یہ بات سامنے آئی تھی کہ نارفوک نے سرگشاکا کو ٹریس کرنے کا کام کندور کے ذمے لگایا ہے اور کندور کے جس طرح اس ملک کے بااثر طبقے میں تعلقات ہیں اس میں مجھے خطرہ ہے کہ وہ واقعی سرگشاکا کو ٹریس کر لے گا اور نارفوک کے ساتھیوں کی یہاں عدم موجودگی کا مطلب ہے کہ اس نے انہیں وہاں مشن کی تکمیل کے لئے بھیجا ہو گا"...... عمرا ا نے کہا۔

"لیکن اگر ایسی کوئی بات ہوتی تو وہ خود وہاں موجود ہوتا"۔ جولیا نے کہا۔

"نہیں۔ یہ سیگر کا چیف رہا ہے اور گریٹ لینڈ میں بھی کام کرتا رہا ہے لیکن اس کی شروع سے ہی عادت رہی ہے کہ یہ مشن کی تکمیل اپنے آدمیوں کے ذریعے ہی کراتا ہے۔ خود فائنل ٹچ کے موقع پر پیچھے رہتا ہے"...... عمران نے جواب دیا اسی لمحے صفدر فون پیس اٹھائے کمرے میں پہنچ گیا۔

"کیا تم اس کندور کو جانتے ہو"...... جولیا نے پوچھا۔

"ہاں۔ میں اس سے پہلے بھی کئی بار یہاں آ چکا ہوں اور کندور سے بھی ایک دو بار رابطہ ہو چکا ہے"...... عمران نے کہا اور فون پیس لے کر اس نے اس کے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس کندور بول رہا ہوں"...... ایک آواز سنائی دی۔

"پرنس آف ڈھمپ بول رہا ہوں"....... عمران نے کہا۔

" اوہ۔ اوہ۔ پرنس آپ۔ کہاں سے بول رہے ہیں آپ"۔ کندور کی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

" فی الحال تو ایکریمیا سے بول رہا ہوں لیکن میرا پروگرام ہے زوالا آنے کا"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" اوہ۔ ضرور آئیے میرے لائق کوئی خدمت"....... کندور نے کہا۔

" مجھے آنے کا کوئی فائدہ نظر نہیں آرہا۔ کیونکہ جو کام میرے ذمے لگا تھا وہی کام ایک اور پارٹی نے ایک دوسرے گروپ کے ذمے لگا دیا ہے اور مجھے ابھی ابھی معلوم ہوا ہے کہ اس گروپ نے وہ کام تمہارے ذمے لگا دیا ہے اور تم نے یا تو اسے اب تک مکمل کر لیا ہو گا یا میرے ایکریمیا سے زوالا پہنچنے تک مکمل کر چکے ہو گے۔ پھر میرے آنے کا کوئی فائدہ نہیں ہو گا"....... عمران نے کہا۔

" آپ کس کام کی بات کر رہے ہیں"....... کندور نے چونک کر کہا۔

" سرگشاکا کی تلاش کا۔ دراصل ایکریمیا اور ایک اور ملک اس سلسلے میں مشترکہ مقاصد کے تحت کام کر رہے ہیں۔ ایکریمیا نے اپنی خاص ایجنسی سیگر کو اس کام پر مامور کیا ہے جبکہ دوسرے ملک نے اس سلسلے میں میری خدمات حاصل کی ہیں اور مجھے معلوم ہے کہ سیگر نے اس کام کے لئے نارفوک کو ہائر کیا ہے اور نارفوک نے تمہارے چیف باس رابرٹ کے ذریعے تمہیں ہائر کیا ہے۔ دراصل

میں بھی اسی کام کے لئے تمہاری خدمات حاصل کرنا چاہتا تھا لیکن ظاہر ہے اب تم کام لے چکے ہو اور تمہاری فطرت سے میں واقف ہوں کہ تم جس کا کام لیتے ہو اسی کا کرتے ہو اور مجھے اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے میں کوئی اور ذرائع بھی استعمال کر سکتا ہوں لیکن تم جس پراعتماد لہجے میں بات کر رہے ہو اس کو دیکھتے ہوئے مجھے خدشہ ہے کہ تم شاید اب تک کام مکمل بھی کر چکے ہو گئے یا میرے زوالا پہنچنے تک کام مکمل ہو جائے گا"....... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" یہ کام مجھے آج ہی ملا ہے اور ابھی مکمل تو نہیں ہوا لیکن یہ حقیقت ہے کہ آپ کے زوالا پہنچنے سے پہلے یہ کام بہرحال مکمل ہو جائے گا۔ میں کام کی تکمیل کے تقریباً قریب پہنچ چکا ہوں"۔ کندور نے جواب دیا۔

" اوکے۔ پھر میں اپنی پارٹی سے معذرت کر لوں گا۔ اوکے۔ گڈ بائی"....... عمران نے کہا اور فون آف کر دیا۔

" جولیا۔ تم تنویر کو ساتھ لو اور فوراً اس کندور کا خاتمہ کر دو۔ کندور کا آفس گریٹ روڈ پر ہے۔ پک ٹو لوڈ ٹریول ایجنسی کے نام سے۔ کندور اس کا جنرل مینجر ہے۔ مقامی آدمی ہے لیکن خیال رکھنا کہ یہ انتہائی ہوشیار آدمی ہے اور وہاں اس کے محافظ بھی کافی تعداد میں موجود ہوتے ہیں"....... عمران نے کہا تو جولیا ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

"ٹھیک ہے"...... جولیا نے کہا اور تیزی سے دروازے کی طرف مڑ گئی۔

"کیا میں بھی ساتھ جا سکتا ہوں"...... صفدر نے کہا۔

"نہیں۔ تم کیپٹن شکیل کے ساتھ یہیں رہو۔ ہو سکتا ہے کہ نارفوک کے ساتھی اچانک آجائیں تو تم دونوں پوری طرح ہوشیار رہنا"...... عمران نے کہا تو صفدر بھی سر ہلاتا ہوا دروازے سے باہر چلا گیا تو عمران نے جیب سے وہ شیشی نکالی جس سے بے ہوشی کے اثرات ختم کئے جاتے تھے اور اٹھ کر اس نے شیشی کا ڈھکن ہٹایا اور شیشی کو نارفوک کی ناک سے لگا دیا۔ چند لمحوں بعد اس نے شیشی ہٹائی اور اس کا ڈھکن بند کر کے اسے واپس جیب میں ڈال لیا اور پھر دوبارہ کرسی پر بیٹھ گیا۔ چند لمحوں بعد نارفوک کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگے اور پھر اس کی آنکھیں کھل گئیں۔ اس نے لاشعوری طور پر اٹھنے کی کوشش کی لیکن ظاہر ہے کہ بندھے ہونے کی وجہ سے وہ صرف کسمسا کر رہ گیا۔

"ارے یہ تو میں نے چیک ہی نہیں کیا کہ کہیں میرے ناخنوں سے بلیڈ اتار کر تم نے اپنے ناخنوں میں تو فٹ نہیں کر لئے"۔ عمران نے اچانک کہا تو نارفوک کی نظریں عمران کے چہرے پر جم سی گئیں۔

"میرا پہلا نظریہ درست ثابت ہوا کہ تم سچوئیشن بدل لیتے ہو۔ کاش میں اپنے دوسرے نظریے پر فوری عمل کر سکتا"...... نارفوک

نے کہا۔

"تم جیسے فعال اور ذہین ایجنٹ کے منہ سے کاش کا لفظ اچھا نہیں لگتا نارفوک۔ ہماری زندگی میں تو ایسا ہوتا ہی رہتا ہے جس روز ایسا نہ ہوا اس روز ہماری موت یقینی ہو جائے گی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تمہاری بات درست ہے۔ لیکن اب تم کیا چاہتے ہو"۔ نارفوک نے کہا۔

"صرف اتنا بتا دو کہ تم نے اپنے ساتھیوں کو یہاں سے کیوں بھجوا دیا ہے۔ نہ کوٹھی کے اندر تمہارے ساتھی موجود ہیں اور نہ کوٹھی سے باہر نظر آرہے ہیں کہیں انہوں نے تمہارے گروپ سے اجتماعی استعفیٰ تو نہیں دے دیا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو نارفوک بے اختیار ہنس پڑا۔

"میں نے اسی خدشے کے تحت انہیں واپس بھجوا دیا تھا کہ کہیں ہوش میں آتے ہی تم سچوئیشن بدل نہ دو اور میرے آدمی جو مجھے اس فیلڈ میں دیوتا سمجھتے ہیں مجھ پر طنز کریں گے"...... نارفوک نے کہا اور عمران مسکرا دیا۔

"لیکن کنڈور سے میری ہونے والی بات چیت تو کچھ اور بتا رہی ہے"...... عمران نے کہا تو نارفوک بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا مطلب۔ کیا کنڈور سے تمہاری بات ہوئی ہے"۔ نارفوک نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ تمہاری بے ہوشی کے دوران میں نے اسے فون کیا تھا اس کا کہنا ہے کہ وہ تمہارا کام کر چکا ہے کیونکہ میں نے اسے یہی کہا تھا کہ میں بھی وہی کام کرانا چاہتا ہوں جو نارفوک نے تمہیں دیا ہے"...... عمران نے کہا تو نارفوک بے اختیار مسکرا دیا۔

"تو اس سے تم یہ سمجھے ہو کہ میں نے اپنے ساتھیوں کو سرگشاکا کی ہلاکت کے لئے بھیجا ہوا ہے"...... نارفوک نے کہا۔

"کندور کی بات سے تو یہی معلوم ہوتا ہے۔ ویسے مجھے معلوم ہے کہ فائنل ٹچ کے موقع پر تم چیف کے انداز میں کام کرتے ہو کہ اطمینان سے اپنے آفس میں بیٹھ کر کامیابی کی خبر فون پر سنتے ہو"۔ عمران نے کہا تو نارفوک بے اختیار مسکرا دیا۔

"ایسی بات نہیں ہے۔ کندور کے ذمے میں نے کام تو واقعی لگایا ہوا ہے لیکن ظاہر ہے اتنی جلدی وہ کیسے کام کر سکتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ میں نے یہاں آنے کے بعد آدمیوں کو واپس بھجوا دیا تھا کیونکہ تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو ہلاک کرنے کے لئے میرا مشین پسٹل ہی کافی تھا اور اگر تم سچوئیشن بدل لیتے تو پھر کم از کم یہ کام میرے آدمیوں کے سامنے نہیں ہونا چاہئے تھا"...... نارفوک نے کہا۔

"حالانکہ تم اپنے آدمیوں کو یہاں کھڑا کر کے مجھے سچوئیشن بدلنے سے روک سکتے تھے"...... عمران نے کہا۔

"مجھے تو معلوم ہی نہ تھا کہ تم کیا کرو گے اس لئے میں دس آدمی

بھی کھڑے کر دیتا تو شاید سوائے ان کی موت کے اور کوئی نتیجہ نہ نکلتا۔ اب بھی مجھے نہیں معلوم ہو سکا کہ تم نے کیا کیا ہے۔ ویسے اب مجھے احساس ہو رہا ہے کہ میں نے تمہاری دونوں ٹانگیں کرسی کے پایوں سے نہ باندھ کر حماقت ہی کی ہے آئندہ بہرحال میں اس بارے میں بھی محتاط رہوں گا"...... نارفوک نے کہا۔

"یہی بات چیت میں نے کی تھی تو تم نے میرا مذاق اڑایا تھا کہ جب تمہارے پاس مشین پسٹل ہے اور میں بندھا ہوا ہوں تو مستقبل کی بات میں کیوں کر رہا ہوں اور اب تم خود وہی بات کر رہے ہو"۔ عمران نے کہا۔

"اس لئے کر رہا ہوں کہ مجھے تمہارے مزاج اور فطرت کا اندازہ ہے۔ تم کسی بندھے ہوئے آدمی پر کبھی فائر نہیں کھول سکتے"۔ نارفوک نے کہا۔

"یہی مزاج اور فطرت تو تمہاری بھی تھی لیکن تم تو یہ کام کرنے کے لئے تیار ہو گئے تھے"...... عمران نے کہا۔

"حقیقت یہی ہے کہ میرا یہ مقصد نہ تھا۔ بہرحال ٹھیک ہے۔ اب تمہارا کیا پروگرام ہے"...... نارفوک نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"میرے ساتھی کندور کو ہلاک کرنے کے لئے گئے ہوئے ہیں۔ اگر وہ کامیاب لوٹتے ہیں تو تم زندہ رہو گے اور اگر ناکام رہتے ہیں تو پھر تمہاری زندگی کی ضمانت میں نہیں دے سکوں گا"...... عمران

نے کہا تو نارفوک کے چہرے پر یکلخت انتہائی سنجیدگی سی طاری ہو گئی۔

"ہونہہ۔ میں تمہاری بات سمجھ گیا ہوں۔ تم ہر قیمت پر سرگشا کا تحفظ کرنا چاہتے ہو"...... نارفوک نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ظاہر ہے مسلم ممالک کے مفادات اسی میں ہیں کہ ٹریٹی کا صدر ایکریمیا کے ہاتھوں کھلونا نہ بن سکے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی اچانک صفدر کمرے میں داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں کارڈلیس فون پیس تھا۔

"ڈپٹی چیف کی کال ہے"...... صفدر نے نارفوک کی طرف دیکھتے ہوئے عمران سے کہا اور فون پیس عمران کی طرف بڑھا دیا۔

"یس۔ سر چیف بول رہا ہوں"...... عمران نے فون پیس لے کر کہا تو صفدر بے اختیار مسکرا دیا کیونکہ اس نے نارفوک کے سامنے جولیا کا نام لینے کی بجائے اسے ڈپٹی چیف کہا تھا جبکہ عمران جولیا کو چڑانے کے لئے اپنے آپ کو سر چیف کہہ رہا تھا۔

"کندور سے میری بات ہو چکی ہے۔ وہ اب نارفوک کا کام نہیں کرے گا"...... دوسری طرف سے جولیا کی آواز سنائی دی تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"بات ہو چکی ہے۔ کیا مطلب۔ تمہیں تو میں نے کچھ اور ہدایت دی تھی"...... عمران کے لہجے میں تلخی سی ابھر آئی۔

"تمہاری ہدایت مجھے معلوم تھی لیکن یہاں پہنچ کر میں نے جو ماحول دیکھا اس کے بعد مجھے تمہاری ہدایت کو نظر انداز کرنا پڑا کیونکہ کام تو ہو جاتا لیکن اس کا ہمیں کوئی فائدہ نہ مل سکتا تھا کیونکہ یہاں کا سیٹ اپ ایسا ہے کہ کندور کے بعد اس کا نائب اس سیٹ اپ کو سنبھال لیتا اور اس کے بعد اس کا نائب۔ یہ لوگ سائنٹیفک انداز میں کام کرتے ہیں اور اگر وہ کام کور کر لیتے ہیں اور نارفوک انہیں نہ ملتا تو وہ اپنے ایکریمین چیف کو اطلاع بھیج دیتے جہاں سے یہ اطلاع لامحالہ سیگر کے چیف بروک تک پہنچ جاتی اور اس کے بعد مشن کی تکمیل کے لئے کوئی نیا گروپ آ جاتا۔ اس لئے میں نے مناسب سمجھا کہ کندور سے کھل کر بات ہو جائے"...... جولیا نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"لیکن یہ شخص کام ہاتھ میں لے کر پیچھے ہٹنے والا نہیں ہے"۔ عمران نے سخت لہجے میں کہا۔

"میں نے اسے بتا دیا ہے کہ اس کا یہ کام کامرون اور پوری دنیا کے اسلامی ممالک کے مجموعی مفاد کے خلاف اور ایکریمیا اور یہودیوں کے حق میں جائے گا اور اسی پوائنٹ پر آ کر اس کا ذہن بدل گیا ہے۔ چنانچہ اس نے حلف دے دیا ہے کہ وہ یہ کام نہیں کرے گا اور رقم واپس کر دے گا"...... جولیا نے کہا۔

"کیا تم اس کے آفس سے بات کر رہی ہو"...... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ اس کے آفس کے باہر ایک پبلک فون بوتھ سے"۔

جولیا نے جواب دیا۔

" تم نے اس سے اپنا تعارف کیا کرایا ہے"....... عمران نے پوچھا۔

" تمہارا حوالہ دینا پڑا تھا۔ تب ہی ملاقات ہو سکی تھی کیونکہ تم نے میرے سامنے اس سے بات کی تھی"....... جولیا نے کہا۔

" گڈ۔ اب تم نے واقعی ڈپٹی چیف ہونے کا حق ادا کر دیا ہے۔ گڈ شو۔ تم واپس آجاؤ"....... عمران نے تحسین آمیز لہجے میں کہا۔

" مجھے واپس آنے کی ضرورت نہیں ہے چونکہ مجھے معلوم ہے کہ تم نے نارفوک کو زندہ چھوڑ دینا ہے اور نارفوک نے ہماری رہائش گاہ دیکھ لی ہے اس لئے میں نے کندور کے ذریعے دوسری رہائش گاہ کا بندوبست کر لیا ہے۔ اگر نارفوک تک آواز نہ پہنچ رہی ہے تو پتہ بتا دوں"....... دوسری طرف سے جولیا نے کہا تو عمران کے چہرے پر یکلخت انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

" ارے ارے میں نے یہ تو نہیں کہا تھا کہ تم ایکسیلیٹر پر اس حد تک دباؤ بڑھا دو۔ اگر یہی حال رہا تو مجھے تو چیف کی سیٹ خطرے میں نظر آنے لگ گئی ہے"....... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے جولیا بے اختیار ہنس پڑی۔

" تم نے واقعی میری آنکھیں کھول دی ہیں۔ اب بولو پتہ بتاؤں یا نہیں"....... جولیا نے کہا۔

" بتا دو"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" ٹرانس کالونی۔ نمبر الیون الیون۔ سی بلاک"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" او کے"....... عمران نے کہا اور فون آف کر کے اس نے فون پیس صفدر کی طرف بڑھا دیا اور خود کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔ نارفوک خاموش بیٹھا ہوا تھا۔

" نارفوک کی رسیاں کھول دو"....... عمران نے صفدر سے مخاطب ہو کر کہا تو صفدر سر ہلاتا ہوا نارفوک کی کرسی کے عقب کی طرف بڑھ گیا۔

" اب تم آزاد ہو نارفوک۔ گو مجھے معلوم ہے کہ تمہیں اندازہ ہو گیا ہو گا کہ مجھے کیا رپورٹ ملی ہے لیکن مجھے یہ بھی معلوم ہے کہ تم نے اپنا مشن بہرحال مکمل کرنا ہے لیکن اب یہ بتا دوں کہ اس بار تمہارے حق میں بہتر یہی رہے گا کہ تم میرے اور میرے ساتھیوں کے مقابل نہ آنا۔ ورنہ یہ دوستی مجھ سے نہ نبھ سکے گی"....... عمران نے کہا تو نارفوک بے اختیار مسکرا دیا۔

" ٹھیک ہے۔ میرا بھی یہی خیال تھا۔ بہرحال مجھے کندور سے بھی ملاقات کرنی پڑے گی"....... نارفوک نے کہا۔

" ہاں ضرور کر لینا۔ یہ تمہاری اپنی سردردی ہے"....... عمران نے کہا اور پھر وہ اکٹھے ہی اس کمرے سے باہر آگئے۔

" اب مجھے یہاں سے ٹیکسی میں واپس جانا ہو گا"....... نارفوک نے کہا۔

"میرا آدمی تمہیں جہاں تم کہو ڈراپ کر دے گا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ نہیں۔ شکریہ۔ گڈ بائی"...... نارفوک نے کہا اور تیزی سے پھاٹک کی طرف بڑھ گیا۔ پھر اس نے چھوٹا پھاٹک کھولا اور باہر نکل گیا۔

"اس کا تعاقب نہ کیا جائے عمران صاحب۔ تاکہ اس کے ساتھیوں تک پہنچا جاسکے"...... صفدر نے کہا۔

"یہ اتنا تر نوالہ نہیں ہے اور نہ فی الحال ہمیں اس کی ضرورت ہے البتہ تم اس کا تعاقب اس وقت تک کرو جب تک یہ ٹیکسی میں بیٹھ کر آگے نہ بڑھ جائے کیونکہ ہو سکتا ہے کہ وہ یہیں کہیں قریب ہی پبلک فون بوتھ سے اپنے ساتھیوں کو کال کر لے اور پھر یہ ہمارے نئے ٹھکانے کی تلاش شروع کر دے"...... عمران نے کہا تو صفدر سر ہلاتا ہوا تیزی سے پھاٹک کی طرف بڑھ گیا۔ جبکہ عمران اس کمرے کی طرف بڑھ گیا جس میں آتے ہوئے صفدر نے فون پیس رکھ دیا تھا۔ فون پیس اٹھا کر اس نے اسے آن کیا اور پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس۔ کندور بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی کندور کی آواز سنائی دی۔

"پرنس آف ڈھمپ بول رہا ہوں۔ میں نے تمہارا شکریہ ادا کرنا تھا کہ تم نے بہرحال مسلم ممالک کے مفادات کو اپنے ذاتی

مفادات پر ترجیح دی ہے"...... عمران نے کہا۔

"زندگی میں پہلی بار مجھے اپنا فیصلہ بدلنا پڑا ہے پرنس۔ آپ کی ساتھی خاتون گو تھی تو غیر ملکی لیکن اس نے جس انداز میں مجھ سے بات کی ہے اس سے واقعی مجھے احساس ہونے لگا کہ میں یہ کام کر کے اس دنیا کا حقیر ترین انسان بن رہا ہوں۔ ایسی مؤثر اور مدلل گفتگو میں نے اپنی زندگی میں پہلے کبھی نہیں سنی۔ ویسے آپ کم از کم مجھے تو بتا دیتے کہ آپ یہاں موجود ہیں اور اسی مقصد کے لئے کام کر رہے ہیں"۔ کندور نے کہا۔

"میں اس وقت اس پوزیشن میں نہیں تھا۔ بہرحال یہ بتا دوں کہ نارفوک کو یہ اطلاع مل چکی ہے اس لئے تم اس کی طرف سے محتاط رہنا"...... عمران نے کہا۔

"اس کی آپ فکر نہ کریں۔ میں نے اپنے چیف سے بات کر لی ہے اور میں نے اسے بھی قائل کر لیا ہے کہ یہ کام میری فطرت کے خلاف ہے۔ نارفوک نے اگر میرے خلاف کوئی کام کیا تو میں اس سے نمٹنا بھی جانتا ہوں"...... کندور نے جواب دیا۔

"اوکے۔ باقی بات چیت ملاقات پر ہو گی"...... عمران نے کہا اور فون آف کر دیا۔ اسی لمحے چھوٹا پھاٹک کھلنے کی آواز سنائی دی تو عمران فون آف کر کے تیزی سے برآمدے کی طرف بڑھا۔ اس نے پھاٹک سے صفدر اور کیپٹن شکیل کو اندر آتے دیکھا تو وہ رک گیا۔

"وہ ٹیکسی پر بیٹھ کر چلا گیا ہے"...... صفدر نے برآمدے میں پہنچ

کر کہا۔

" اندر میک اپ کا سامان بھی موجود ہے۔ لباس بھی بدل لو اور میک اپ بھی کر لو۔ تم نے ٹرانس کالونی کی کوٹھی نمبر الیون الیون۔ سی بلاک پہنچنا ہے۔ جولیا اور تنویر وہاں پہنچ چکے ہوں گے۔ یہاں سے ضروری سامان بھی لے جانا۔ لیکن یہاں کی کار استعمال نہ کرنا۔ ہو سکتا ہے کہ نارفوک نے اس میں کوئی خصوصی آلہ نصب کر رکھا ہوا۔ وہ ایسے کھیل کھیلنے کا بے حد شوقین ہے"...... عمران نے کہا۔

" یہ مس جولیا کو اچانک کیا ہو گیا ہے۔ وہ تو واقعی ڈپٹی چیف بن گئی ہے"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" میں نے اسے صرف اتنا کہہ دیا تھا کہ چیف اس سے مایوس ہوتا جا رہا ہے اور ایسا نہ ہو کہ وہ ڈپٹی چیف صالحہ کو بنا دے اس لئے وہ اپنے ذہن کو استعمال کرنا شروع کر دے اور جولیا نے واقعی سرپٹ دوڑنا شروع کر دیا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔ جبکہ کیپٹن شکیل کے لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ تیرنے لگی تھی۔

"آپ کہیں اور جا رہے ہیں"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

" ہاں۔ میں نے ایک ضروری ملاقات کرنی ہے۔ اس کے بعد میں وہیں پہنچ جاؤں گا"...... عمران نے جواب دیا۔

" لیکن کیا آپ میک اپ نہیں کریں گے"...... صفدر نے کہا۔

" میرے پاس ماسک موجود ہے اور یہی کافی ہے"...... عمران نے کہا اور صفدر اور کیپٹن شکیل دونوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور عمران آگے بڑھ گیا۔

ٹیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی کرسی پر بیٹھے ہوئے بروک نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھالیا۔

"یس"....... بروک نے کہا۔

"چیف سیکرٹری صاحب سے بات کریں جناب"....... دوسری طرف سے اس کے پی اے کی آواز سنائی دی۔

"ہیلو۔ بروک بول رہا ہوں"....... بروک نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"بروک میرے آفس آ جاؤ۔ فوراً۔ دوسری طرف سے چیف سیکرٹری کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ بروک نے رسیور رکھا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار چیف سیکرٹری کے آفس کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ بروک عقبی سیٹ پر بیٹھا ہوا تھا اس کا ذہن چیف سیکرٹری کی کال کے

بارے میں ہی سوچ رہا تھا کہ اس طرح اچانک کال کی کیا وجہ ہو سکتی ہے لیکن بظاہر اسے کوئی وجہ سمجھ نہ آ رہی تھی اور پھر اسی ادھیڑ بن میں وہ آفس پہنچ گیا۔ اسے سپیشل میٹنگ ہال میں پہنچا دیا گیا اور بروک وہاں جا کر بیٹھ گیا۔ چند لمحوں بعد اندرونی دروازہ کھلا اور چیف سیکرٹری اندر داخل ہوئے تو بروک اٹھ کھڑا ہوا اور اس نے بڑے مؤدبانہ انداز میں سلام کیا۔

"بیٹھو بروک"....... چیف سیکرٹری نے کہا اور خود وہ اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھ گئے۔ بروک بھی بیٹھ گیا لیکن اس کے ذہن میں خطرے کی گھنٹیاں بجنے لگیں تھیں کیونکہ چیف سیکرٹری کا رویہ بے حد سرد تھا۔

"سرگشا کا والے مشن کا کیا ہوا"....... چیف سیکرٹری نے کہا۔

"اس پر کام ہو رہا ہے۔ کسی بھی لمحے کامیابی کی اطلاع مل سکتی ہے"....... بروک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم نے اس کام کے لئے نارفوک کو ہائر کیا ہے"....... چیف سیکرٹری نے کہا تو بروک بے اختیار چونک پڑا۔

"جی ہاں۔ مگر آپ کو کس نے اطلاع دی ہے"....... بروک نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"نارفوک نے مجھے فون کیا تھا۔ وہ مجھ سے وہاں ایکریمیا کے سفارت خانے میں کچھ عرصہ سے تعینات کلچرل اتاشی مس روز میری کا موجودہ ایڈریس معلوم کرنا چاہتا تھا جب میں نے ان معلومات کی

وجہ اس سے پوچھی تو اس نے بتایا کہ تم نے اسے سرگشاکا کے مشن
پر ہائر کر رکھا ہے۔ اس نے سرگشاکا کو ٹریس کرنے کے لئے وہاں کے
ایک مقامی گروپ کے چیف کو ہائر کیا تھا اور اسے یقین تھا کہ وہ
چند گھنٹوں میں ہی سرگشاکا کو ٹریس کر لے گا لیکن اچانک اس
گروپ نے کام کرنے سے انکار کر دیا۔ اس نے جو تحقیقات کی اس
سے معلوم ہوا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس والوں کو یہ معلوم ہو گیا تھا
کہ مقامی آدمی کام کرے گا چنانچہ انہوں نے اسے مذہبی بنیادوں پر
کور کر لیا جبکہ اب وہ روز میری کی مدد سے سرگشاکا کو ٹریس کرنا چاہتا
ہے کیونکہ اسے معلوم ہوا ہے کہ روز میری جتنا عرصہ کامرون میں
تعینات رہی ہے اس کے سرگشاکا سے انتہائی قریبی تعلقات رہے ہیں
اس لئے وہ اس کے تمام خفیہ ٹھکانوں سے بھی واقف ہے اور اس
کے ایسے خاص آدمیوں سے بھی اچھی طرح واقف ہے جو یقیناً یہ
جانتے ہوں گے کہ سرگشاکا کہاں چھپا ہوا ہے اس پر میں نے اسے کہا
کہ اگر وہ چاہے تو میں روز میری کو جو ان دونوں ساؤان میں تعینات
ہے فوری طور پر کامرون شفٹ کر دوں تا کہ وہ اس کے ساتھ مل کر
یہ اہم کام کر سکے۔ اس نے اس بات پر اتفاق کیا تو میں نے فوری
آرڈر کرا دیئے اور روز میری کو ذاتی طور پر بھی کہہ دیا ہے کہ وہ فوری
طور پر کامرون پہنچ کر نارفوک سے مکمل تعاون کرے"۔ چیف
سیکرٹری نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" وہ انتہائی تیز آدمی ہے اس لئے مجھے یقین ہے کہ وہ اپنا مشن ہر

صورت میں مکمل کر لے گا"...... بروک نے کہا۔

" میں نے تمہیں اس لئے کال کیا ہے کہ صورت حال دن بدن
حکومت ایکریمیا کے لئے ناقابل برداشت ہوتی جا رہی ہے ابھی تک
تمہاری ایجنسی سرگشاکا کو ٹریس کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکی تو
مشن کب مکمل ہو گا اور تم نے ایک پرائیویٹ گروپ کو ہائر کر کے
دراصل اس بات کا بالواسطہ طور پر اعتراف کر لیا ہے کہ یہ مشن
تمہاری ایجنسی کے بس کا روگ نہیں ہے اور انتخابات کے اعلان میں
اب صرف ڈیڑھ ہفتہ باقی رہ گیا ہے"...... چیف سیکرٹری کا لہجہ سخت
ہو گیا تھا۔

" مشن کی تکمیل کے لئے تو اکثر ایسا ہوتا رہتا ہے۔ مختلف
گروپوں سے کام لینا پڑتا ہے۔ مقصد تو یہ ہوتا ہے کہ مشن مکمل ہو
جائے۔ نارفوک سے پہلے میری ایجنسی کا گروپ وہاں کام کر رہا تھا
لیکن جب مجھے رپورٹ ملی کہ وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کی نظروں میں
آ گیا ہے تو میں نے اسے فوری واپس بلوا لیا اور اس کی جگہ نارفوک
کو ہائر کر لیا۔ جہاں تک سرگشاکا کو ٹریس کرنے کا تعلق ہے تو ظاہر
ہے اس وقت سرگشاکا مسلم ورلڈ کی بقا اور ایکریمیا کے مفادات کے
خلاف بنیادی کردار بن چکے ہیں اور پھر وہ اپنے ملک کے اہم ترین
آدمی ہیں اور افریقہ ایسا ملک ہے جہاں لاکھ ایسی جگہیں ہو سکتی ہیں
جہاں آدمی چھپ جائے۔ اس لئے بہرحال وقت تو لگے گا لیکن مجھے
یقین ہے کہ آخری فتح بہرحال ایکریمیا کو ہی ملے گی"...... بروک نے

کہا۔

" او کے۔ بہر حال کام ہر حالت میں مکمل ہونا چاہئے اور جلد از جلد"۔چیف سیکرٹری نے کہا اور اٹھ کھڑے ہوئے۔

"میں سمجھتا ہوں سر"...... بروک نے کہا اور وہ بھی اٹھ کھڑا ہوا۔

عمران نے ٹیکسی لوگاش کلب کے مین گیٹ پر رکوائی اور پھر نیچے اتر کر اس نے میٹر دیکھ کر کرایہ ادا کیا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا کلب کے کمپاؤنڈ کی طرف بڑھ گیا۔ لیکن اندر داخل ہو کر وہ کلب کے مین گیٹ کی طرف بڑھنے کی بجائے اس کی دائیں سائیڈ کی طرف بڑھ گیا۔ سائیڈ سے ہو کر وہ عقبی طرف پہنچ گیا۔ یہاں سیڑھیاں اوپر جا رہی تھیں۔ عمران اطمینان سے سیڑھیاں چڑھتا ہوا اوپر ایک راہداری میں پہنچ گیا۔ یہاں ایک مسلح آدمی موجود تھا جو عمران کو دیکھ کر چونک پڑا۔

" آپ کون ہیں اور اوپر کیسے آ گئے ہیں۔ یہ پرائیویٹ پورشن ہے"...... اس مسلح آدمی نے قدرے تلخ لہجے میں کہا۔

" لوگاش سے کہو کہ ایکریمیا سے جان وائٹ آیا ہے"...... عمران نے اسی طرح اطمینان بھرے لہجے میں کہا تو چند لمحوں تک تو وہ محافظ

خاموش کھڑا رہا پھر اس نے جیب سے ایک چھوٹا سا ریموٹ کنٹرول جیسا آلہ نکالا اور اس پر موجود ایک بٹن پریس کر دیا۔

" جیری بول رہا ہوں باس۔ ایکریمیا سے ایک صاحب جان وائٹ سپیشل پورشن میں آ گئے ہیں۔ کیا انہیں آپ کے پاس بھیجا جائے"...... محافظ نے کہا۔

" ایکریمیا سے جان وائٹ اور یہاں۔ اوہ۔ اوہ۔ جلدی لے کر آؤ اسے فوراً"...... دوسری طرف سے چیختے ہوئے لہجے میں کہا گیا تو محافظ کے چہرے پر شدید حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔ اس نے لیں باس کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کیا اور اسے جیب میں ڈال لیا۔

" تشریف لے جائیں۔ دائیں طرف مڑنے پر دروازہ آئے گا۔ اندر باس موجود ہیں"...... محافظ نے اس بار قدرے مؤدبانہ لہجے میں کہا تو عمران مسکراتا ہوا آگے بڑھا۔ وہ اس وقت ماسک میک اپ میں تھا۔ پھر دروازے پر پہنچ کر اس نے دروازے کو دبایا تو دروازہ کھلتا چلا گیا۔ عمران اندر داخل ہوا تو سامنے ہی صوفے پر بیٹھا ہوا ایک مقامی آدمی ایک جھٹکے سے کھڑا ہو گیا۔ اس کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات تھے۔

" کون ہو تم"...... اس نے جیب میں ہاتھ ڈالتے ہوئے کہا۔

" جان وائٹ کا نام سننے کے باوجود پوچھ رہے ہو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

" لیکن تم جان وائٹ تو نہیں ہو"...... مقامی آدمی نے ہونٹ

چباتے ہوئے کہا۔

" واقعی میں وہ نہیں ہوں کیونکہ جان وائٹ لنگڑا کر چلتا ہے۔ اس کا قد مجھ سے لمبا اور وہ بانس کی طرح دبلا پتلا ہے۔ سر سے گنجا ہے۔ طوطے جیسی اس کی ناک ہے۔ ہر وقت سوں سوں کرتا رہتا ہے۔ میلا کچیلا سا لباس پہنتا ہے۔ اب بتاؤ کیا میں تمہیں ایسا لگ رہا ہوں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" تو پھر تم کون ہو"...... اس مقامی آدمی نے کہا۔

" اگر تم اجازت دو تو جیب سے اس کا خط نکال کر تمہیں دے دوں"۔ عمران نے کہا۔

" نکالو۔ لیکن خیال رکھنا میرا ہاتھ بجلی سے بھی زیادہ رفتار سے کام کرتا ہے"...... مقامی آدمی نے جو لوگاش تھا بگڑے ہوئے لہجے میں کہا۔

" کرتا ہو گا بلکہ بجلی بھی تمہارے ہاتھ کی رفتار سے شرمندہ رہتی ہو گی۔ مجھے تسلیم ہے۔ آخر جان وائٹ جیسا آدمی کسی سست رفتار آدمی کی سفارش تو نہیں کر سکتا"...... عمران نے کہا اور جیب سے ایک کارڈ نکال کر اس نے لوگاش کی طرف بڑھا دیا۔

" اس پر جان وائٹ کا ذاتی اور مخصوص نشان بھی موجود ہے اور اس کے ساتھ ہی اس کا موجودہ ذاتی فون نمبر بھی۔ اسے فون کرو اور اسے کہو کہ پرنس آف ڈھمپ کے بارے میں اس کے کیا خیالات ہیں"...... عمران نے کہا تو لوگاش نے کارڈ لے کر اسے غور سے دیکھا

اور پھر اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے۔ اس نے ہاتھ
جیب سے باہر نکال لیا۔
" بیٹھو"...... لوگاش نے کہا اور خود بھی صوفے پر بیٹھ گیا۔
عمران سامنے والے صوفے پر اطمینان سے بیٹھ گیا۔ لوگاش نے ساتھ
ہی تپائی پر پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور پھر کارڈ کو دیکھ کر اس
نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔
" جان وائٹ بول رہا ہوں"...... ایک چیختی ہوئی آواز سنائی
دی۔
" زوالا سے لوگاش بول رہا ہوں۔ تمہارا سپیشل کارڈ لے کر ایک
آدمی میرے پاس آیا ہے۔ اپنا نام پرنس آف ڈھمپ بتا رہا ہے۔ کیا
تم اسے کنفرم کرتے ہو"...... لوگاش نے کہا۔
" کیا پرنس اس وقت تمہارے پاس موجود ہے"...... دوسری
طرف سے جان وائٹ نے چونک کر کہا۔
" ہاں۔ کیوں"...... لوگاش نے چونک کر کہا۔
" اسے رسیور دو"...... دوسری طرف سے جان وائٹ نے کہا تو
لوگاش نے رسیور عمران کی طرف بڑھا دیا۔ عمران سامنے کے صوفے
سے اٹھ کر اس کے قریب آ کر بیٹھ گیا اور اس نے رسیور اس کے
ہاتھ سے لے لیا جبکہ لوگاش نے ہاتھ بڑھا کر فون پر موجود لاؤڈر کا بٹن
پریس کر دیا۔
" ہیلو پرنس آف ڈھمپ بول رہا ہوں اور یہ بھی سن لو کہ بڑی

مشکل سے بول رہا ہوں کیونکہ تمہارے لوگاش صاحب کا کہنا ہے کہ
اس کا ہاتھ بجلی کی تیزی سے بھی زیادہ حرکت میں آتا ہے اور میں اس
وقت لوگاش صاحب کے ساتھ بیٹھا ہوں۔ اب بتاؤ کہ کتنے وولٹیج کے
خطرے میں گھرا بول رہا ہوں"...... عمران کی زبان رواں ہو گئی تو
لوگاش نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ دوسری طرف سے جان
وائٹ کے ہنسنے کی آواز سنائی دی۔
" پرنس۔ مجھے لوگاش پر ترس آ رہا ہے۔ وہ تمہیں جانتا نہیں اور
میرے پاس اتنا وقت نہیں ہے کہ میں اسے تمہارے بارے میں
تفصیلات بتاؤں اور مجھے معلوم ہے کہ اس نے کوئی نہ کوئی ایسی
حرکت کر دینی ہے کہ اس کے بعد اس کا حشر عبرت ناک ہو جائے
گا"۔ جان وائٹ نے ہنستے ہوئے کہا۔
" ارے ارے ایسی کوئی بات نہیں۔ لوگاش مجھے اچھا اور بھلے
مانس آدمی نظر آ رہا ہے۔ بس ابھی وہ ذرا مجھ سے مشکوک ہے۔ جب
اس کا شک دور ہو گیا تو پھر وہ ہر لحاظ سے اوکے ہو جائے گا۔ ویسے تم
نے کہا تھا کہ لوگاش بڑے بڑے کام کرنے میں ماہر ہے۔ اب بھی بتا
دو تاکہ میں کسی اور طرف کا رخ کر لوں"...... عمران نے مسکراتے
ہوئے کہا۔
" ارے نہیں۔ لوگاش سے زیادہ اچھا کام کرنے والا تمہیں
کامرون میں اور کوئی نہیں مل سکتا اور انتہائی بااعتماد آدمی ہے۔
آنکھیں بند کر کے اس پر اعتماد کر لو۔ رسیور اسے دو تاکہ میں اسے

بریف کر دوں"...... جان وائٹ نے کہا۔

"اتنا بریف نہ کر دینا کہ اسے دیکھنے کے لئے مجھے خوردبین خریدنی پڑے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور رسیور لوگاش کی طرف بڑھا دیا تو دوسری طرف سے جان وائٹ نے اپنے مخصوص انداز میں قہقہہ لگایا۔

"ہیلو۔ لوگاش بول رہا ہوں"...... لوگاش نے کہا۔

"لوگاش۔ پرنس کے بارے میں صرف اتنا کہنا چاہتا ہوں کہ اگر پرنس چاہے تو جان وائٹ کو بھی گلیوں میں چیختے پھرنے پر مجبور کر دے اور اگر چاہے تو جان وائٹ اس کے پیر چاٹنے پر مجبور ہو جائے۔ اس سے تم سمجھ سکتے ہو کہ پرنس کی کیا حیثیت ہے۔ مجھے یقین ہے کہ تم پرنس کا کام کر دو گے اور یقین رکھو کہ پرنس دوستوں کا دوست ہے"...... دوسری طرف سے جان وائٹ نے کہا تو لوگاش کی آنکھیں حیرت کی شدت سے پھیلتی ہوئی اس کے کانوں تک جا پہنچیں۔

"اگر ایسی بات ہے تو میں پرنس کا خادم ہوں جان وائٹ"۔ لوگاش نے کہا۔

"شکریہ۔ مجھ تک شکایت نہیں آنی چاہئے میں نے بڑے اعتماد سے تمہاری ٹپ دی ہے پرنس کو"...... جان وائٹ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو لوگاش نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"جان وائٹ جیسا آدمی اگر آپ کے متعلق اس طرح کی بات کر

سکتا ہے پرنس تو میں تو آپ کے سامنے تنکے جیسی حیثیت بھی نہیں رکھتا۔ مجھے معاف کر دیں"...... لوگاش نے عمران سے مخاطب ہو کر انتہائی منت بھرے لہجے میں کہا۔

"ارے ارے جان وائٹ تو ہے ہی ایسا آدمی۔ جس کی تعریف کرنے پر آ جائے اسے بانس پر چڑھا دیتا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ میں اسے جانتا ہوں۔ بہرحال حکم فرمائیں میں آپ کی کیا خدمت کر سکتا ہوں"...... لوگاش نے کہا۔

"سیگر کا بروک سے پہلے ایک چیف تھا جس کا نام نارفوک ہے کیا تم اسے جانتے ہو"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ وہ ریٹائر ہو چکا ہے اور اس نے ایکریمیا میں اپنا علیحدہ گروپ بنا لیا ہے۔ وہ تو اب بڑے اونچے پیمانے پر کام کرتا ہے"۔ لوگاش نے جواب دیا۔

"اس وقت وہ یہاں زوالا میں سرگشاکا کو قتل کرنے کے مشن پر آیا ہوا ہے۔ کیا اس کے گروپ میں کوئی ایسا آدمی ہے جو اس کے یہاں کے موجودہ پتے کے بارے میں کچھ اشارہ کر سکے کیونکہ جو پتہ مجھے معلوم تھا وہ اسے چھوڑ گیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"یہ کام تو میں انتہائی آسانی سے کر سکتا ہوں"...... لوگاش نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے سامنے رکھے ہوئے کارڈلیس فون پیس کو اٹھایا۔ اسے آن کر کے اس کے نمبر پریس کرنے شروع کر

دیئے

" ہاؤجی سپیکنگ "...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔ چونکہ لاؤڈر کا بٹن پہلے ہی آن تھا اس لئے دوسری طرف سے آنے والی آواز عمران کو بخوبی سنائی دے رہی تھی۔

" لوگاش بول رہا ہوں۔ ہاؤجی "...... لوگاش نے قدرے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

" اوہ۔ حکم باس "...... دوسری طرف سے اس بار مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

" مجھے اطلاع ملی ہے کہ ایکریمیا کا نارفوک زوالا میں موجود ہے۔ کیا تمہارے پاس اس بارے میں کوئی اطلاع ہے "...... لوگاش نے پوچھا۔

" یس باس۔ لیکن وہ یہاں ایکریمیا کے کسی کام کے سلسلے میں آیا ہوا ہے۔ اس لئے میں نے آپ کو اس کی آمد کی اطلاع نہ دی تھی "...... ہاؤجی نے جواب دیا۔

" جو کام وہ کرنا چاہتا ہے اس میں ایکریمیا کا مفاد ضرور ہے لیکن اس میں کامرون کا بین الاقوامی سطح پر زبردست نقصان بھی چھپا ہوا ہے اس لئے مجھے اس کے بارے میں تازہ ترین اطلاعات چاہئیں "۔ لوگاش نے سرد لہجے میں کہا۔

" میں ابھی معلوم کر کے آپ کو اطلاع دیتی ہوں۔ آپ ہیڈ کوارٹر سے ہی بات کر رہے ہیں ناں "...... ہاؤجی نے کہا۔

" ہاں۔ جلدی معلوم کرو اور پوری تفصیل کے ساتھ "۔ لوگاش نے کہا اور فون آف کر کے اس نے اسے واپس میز پر رکھ دیا۔

" ابھی تھوڑی دیر تک اطلاع مل جائے گی "...... لوگاش نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" کیا ہاؤجی اتنی جلدی معلوم کر بھی لے گی "...... عمران نے یقین نہ آنے والے لہجے میں کہا۔

" ہاؤجی ایکریمین سیکشن کی انچارج ہے۔ ایکریمیا سے یہاں آنے والے ہر آدمی کو چاہے اس کا تعلق کسی سرکاری یا کسی بھی ملک سے ہو اس کی چیکنگ ہاؤجی اور اس کے آدمیوں کے ذمے ہے۔ خاص طور پر مشہور آدمیوں کو وہ مسلسل نگرانی میں رکھتے ہیں اور ہر خاص آدمی کی اطلاع مجھے دیتے ہیں۔ نارفوک چاہے کسی بھی روپ میں ہو اگر وہ ایکریمیا سے یہاں پہنچا ہے تو ہاؤجی نے اسے بہرحال چیک کرنا ہے اور ہاؤجی کے پاس ایسے آلات ہیں کہ وہ میک اپ کے باوجود آدمی کی اصلیت جان جاتی ہے "...... لوگاش نے کہا۔

" اس لئے جان وائٹ نے مجھے بتایا تھا کہ لوگاش کامرون کا آکٹوپس ہے۔ اس کے پنجے پورے کامرون پر گڑے ہوئے ہیں "۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" ایسی بھی کوئی بات نہیں۔ بہرحال ہم بیرونی لوگوں کو ضرور چیک کرتے ہیں اس کا باقاعدہ ریکارڈ رکھا جاتا ہے اس طرح بعض اوقات ایک معمولی سی بات کا اتنا بڑا معاوضہ مل جاتا ہے کہ شاید

آدھے ایکریمیا کو قتل کرنے سے بھی نہ ملتا ہوگا"۔ لوگاش نے جواب دیا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو لوگاش نے ہاتھ بڑھا کر فون پیس اٹھایا اور اسے آن کر دیا۔

"ہیلو۔ ہاوَجی کالنگ"...... ہاوَجی کی آواز سنائی دی۔

"لوگاش بول رہا ہوں۔ کیا رپورٹ ہے"...... لوگاش نے پوچھا۔

"باس۔ نارفوک اپنے چار ساتھیوں سمیت سلاگا کالونی کی کوٹھی نمبر بارہ بی بلاک میں رہائش پذیر ہے وہ اور اس کے چاروں ساتھی میک اپ میں ہیں اور یہ لوگ ساڈان بندرگاہ جانے کا پروگرام بنا رہے ہیں۔ ان کا ٹارگٹ ایک جزیرہ کوہوٹو ہے"...... ہاوَجی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیسے اتنی جلدی معلوم کر لیا اتنی تفصیل سے"...... لوگاش نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"چونکہ مجھ سے غلطی ہو گئی تھی باس کہ میں نارفوک کے سلسلے میں آپ کو رپورٹ نہ دے سکی تھی اس لئے میں نے اپنے گروپ کو حکم دیا کہ فوری طور پر رپورٹ دیں اور آپ جانتے ہیں کہ گروپ کے پاس ہر وقت کراس گلاس موجود ہوتا ہے چنانچہ انہوں نے کراس گلاس کی مدد سے یہ معلومات حاصل کر لی ہیں"...... ہاوَجی نے جواب دیا۔

"او کے۔ لیکن خیال رکھنا کہ نارفوک انتہائی شاطر اور تیز ایجنٹ

ہے اگر اسے معمولی سا بھی شبہ ہو گیا کہ اس کی نگرانی ہو رہی ہے تو تمہارا اسیکشن موت کے گھاٹ اتر سکتا ہے"...... لوگاش نے کہا۔

"مجھے معلوم ہے باس اسی لئے تو میں نے کراس گلاس کے استعمال کا کہا تھا ورنہ میں ٹی ایس سی استعمال کرتی جس سے ان کی تفصیلی گفتگو تک ٹیپ ہو جاتی"...... ہاوَجی نے جواب دیا۔

"او کے"...... لوگاش نے کہا اور فون آف کر کے اس نے واپس میز پر رکھ دیا۔

"یہ کوہوٹو جزیرہ کہاں ہے اور اس کی کیا تفصیل ہے"۔ عمران نے پوچھا۔

"کوہوٹو جزیرہ ساڈان بندرگاہ سے تقریباً ڈیڑھ سو بحری میل دور بین الاقوامی سمندر کے اندر ہے۔ اس پر ایکریمیا کا کوئی اڈہ ہے۔ وہاں وہ کسی کو داخل نہیں ہونے دیتے اس لئے آج تک یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ وہاں کیا ہے البتہ وہاں ایکریمین فوجیوں کی کافی بڑی تعداد ہر وقت موجود رہتی ہے"...... لوگاش نے جواب دیا۔

"ایکریمین اڈہ۔ اگر ایسا ہے تو پھر نارفوک وہاں کیا کرنے جا رہا ہے"...... عمران نے سوچنے کے انداز میں کہا۔

"اب میں کیا کہہ سکتا ہوں"...... لوگاش نے جواب دیا۔

"اس اڈے کے انچارج کے بارے میں معلوم ہو سکتا ہے"۔ عمران نے کہا۔

"ہاں۔ ہو تو سکتا ہے میں کوشش کرتا ہوں۔ بحریہ میں میرا

ایک خاص آدمی ہے شاید اسے معلوم ہو گا"...... لوگاش نے کہا اور ایک بار پھر اس نے فون پیس اٹھایا اور اسے آن کر کے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس پی اے ٹو اسسٹنٹ ڈائریکٹر گارڈز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"لوگاش بول رہا ہوں۔ ڈنگ سے بات کراؤ"۔ لوگاش نے کہا۔

"ہولڈ آن کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو ڈنگ بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"لوگاش بول رہا ہوں۔ کیا یہ فون محفوظ ہے"۔ لوگاش نے کہا

"اوہ۔ ایک منٹ"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر لائن پر خاموشی طاری ہو گئی۔

"ہیلو۔ اب او کے ہے"...... چند لمحوں بعد دوبارہ ڈنگ کی آواز سنائی دی۔

"ڈنگ کو ہوٹو جزیرے پر ایکریمین اڈے کا انچارج کون ہے۔ کیا تمہیں معلوم ہے"...... لوگاش نے پوچھا۔

"اس کا نام کمانڈر کرنل گراہم ہے"...... ڈنگ نے جواب دیا تو عمران نے لوگاش کے ہاتھ سے فون پیس لے لیا۔

"یہ کس قسم کا اڈہ ہے"...... عمران نے لوگاش کی آواز اور لہجے میں کہا تو لوگاش کے چہرے پر شدید حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

لیکن وہ خاموش رہا۔

"سنا تو یہی ہے کہ وہاں انتہائی جدید قسم کا راڈار نصب ہے لیکن اس جزیرے کے اندر کسی کا جانا ممنوع ہے اور کمانڈر گراہم ان معاملات میں انتہائی سخت ہے۔ میں نے تو یہاں تک سنا ہے کہ انہوں نے جزیرے سے دو میل کے فاصلے پر خصوصی حد بندی کر رکھی ہے۔ آنے والے کو روکا جاتا ہے اگر وہ رک جائے تو اسے واپس بھجوا دیا جاتا ہے ورنہ اسے گولی سے اڑا دیا جاتا ہے"...... دوسری طرف سے ڈنگ نے جواب دیا۔

"اس کمانڈر سے رابطہ کیسے کیا جا سکتا ہے۔ کیا وہاں فون ہے"۔ عمران نے لوگاش کے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ فون نمبر تو سب کو معلوم ہے لیکن سوائے خاص لوگوں کے اور کسی کی فون پر کسی سے بات نہیں کرائی جاتی"...... ڈنگ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"نمبر بتاؤ"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا۔

"شکریہ"...... عمران نے کہا اور فون آف کر کے اس نے وہی نمبر پریس کرنا شروع کر دیا جو ڈنگ نے بتایا تھا۔

"یس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"راڈار ہیڈ کوارٹر جنرل میگاس آفس کمانڈر گراہم سے بات کراؤ"...... عمران نے خالصتاً ایکریمی لہجے اور زبان میں بات کرتے

ہوئے کہا اور لوگاش اس طرح عمران کو دیکھ رہا تھا جیسے وہ انسان کی
بجائے کسی مافوق الفطرت چیز کو دیکھ رہا ہو۔

"آپ کون ہیں"....... دوسری طرف سے قدرے مؤدبانہ لہجے میں
کہا گیا۔

"اسسٹنٹ ڈائریکٹر ایلن بول رہا ہوں"۔ عمران نے جواب دیا

"اوہ یس سر۔ ہولڈ آن کیجئے"....... دوسری طرف سے اس بار
قدرے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

"ہیلو۔ کرنل گراہم بول رہا ہوں"....... چند لمحوں بعد ایک
بھاری سی آواز سنائی دی لیکن لہجے مؤدبانہ ہی تھا۔

"ہمیں اطلاع ملی ہے کہ ایک سرکاری ایجنسی سیگر کے سابق
چیف نارفوک کا تم سے رابطہ ہے۔ نارفوک جس نے اب اپنا
پرائیویٹ گروپ بنایا ہوا ہے وہ کوہوٹو آتا جاتا رہتا ہے۔ کیا یہ
اطلاع درست ہے"....... عمران نے کہا۔

"نارفوک۔ نو سر۔ میں تو کسی نارفوک کو نہیں جانتا۔ میں تو یہ
نام ہی پہلی بار سن رہا ہوں"....... کرنل گراہم نے کہا۔

"جبکہ نارفوک اپنے چار ساتھیوں کے ساتھ آج جزیرہ کوہوٹو
پہنچنے والا ہے اور یہ اطلاع حتمی ہے"....... عمران نے کہا۔

"نو سر۔ آپ کو ملنے والی اطلاع غلط ہے۔ ایسا تو ممکن ہی نہیں
ہے"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"بہرحال آپ محتاط رہیں وہ اب سرکاری آدمی نہیں ہے اس لئے

ہو سکتا ہے کہ کسی دشمن نے اس کی خدمات ہائر کی ہوں"۔ عمران
نے کہا۔

"یس سر"....... دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران نے او کے کہہ
کر فون آف کر دیا۔

"یہ آپ فوراً لہجہ اور آواز کیسے بدل لیتے ہیں"۔ لوگاش نے حیران
ہوتے ہوئے کہا۔

"بڑی جان ماری ہے لوگاش پھر جا کر یہ صلاحیت حاصل ہوئی
ہے۔ بہرحال تمہارا بے حد شکریہ تم نے میری واقعی مدد کی ہے۔ اب
بولو کتنا معاوضہ دوں تمہیں"....... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"صرف ایک لاکھ ڈالر دے دیں"....... لوگاش نے بغیر کسی
ہچکچاہٹ کے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"گڈ۔ تم واقعی بزنس مین ہو کہ تم نے معاوضے کے بارے میں
کوئی تکلف تک نہیں کیا"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بزنس از بزنس۔ ویسے میں نے رعایت کر دی ہے اور جتنا وقت
میں نے دیا ہے دس لاکھ ڈالر سے کم معاوضہ نہ لیتا لیکن آپ سے مل
کر یقیناً مجھے بے حد خوشی ہوئی ہے اس لئے صرف ٹوکن معاوضہ لے
رہا ہوں"....... لوگاش نے بھی اٹھتے ہوئے کہا۔

"او کے۔ پہنچ جائے گا"....... عمران نے کہا اور بیرونی دروازے کی
طرف مڑ گیا۔

ساران کامرون کی بے حد مشہور بندرگاہ بھی تھی اور اس کے ساتھ ہی اس کا ساحل بھی بین الاقوامی شہرت رکھتا تھا کیونکہ دور دور تک پھیلے ہوئے سبزہ زار اور صاف ستھرے ساحل پر بے شمار ہٹس بنے ہوئے تھے۔ تفریح گاہیں اور ہوٹل موجود تھے۔ اس لئے مقامی افراد کے ساتھ ساتھ بے شمار سیاح یہاں ہر وقت موجود رہتے تھے البتہ اس ساحل کا جنوبی حصہ ویران رہتا تھا کیونکہ وہاں کا ساحل بے حد کٹا پھٹا تھا اور وہاں تفریح کے مواقع بے حد کم تھے البتہ مچھلیوں کے شکاری کہیں کہیں بیٹھے ہوئے ضرور دکھائی دیتے تھے۔ ایک سیاہ رنگ کی جیپ خاصی تیز رفتاری سے ریت پر چلتی ہوئی آگے میدانی علاقے کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ جیپ کی سائیڈ سیٹ پر نارفوک بیٹھا ہوا تھا جبکہ ڈرائیونگ سیٹ پر اس کا ساتھی مائیکل موجود تھا اور عقبی سیٹوں پر مزید دو ساتھی بیٹھے ہوئے تھے۔

" باس اس جزیرے پر سرگشاکا کیسے موجود ہو سکتے ہیں۔ یہی بات اب تک میری سمجھ میں نہیں آ رہی "...... مائیکل نے کہا تو نارفوک بے اختیار ہنس پڑا۔

" یہی تو اصل گیم ہے۔ واقعی سرگشاکا بے حد ہوشیار اور سمجھدار آدمی ہے۔ اس نے ایسی جگہ ٹھکانہ بنایا ہے کہ جس کی طرف شک تو ایک طرف معلوم ہونے کے باوجود کسی کو یقین نہ آسکے جبکہ وہ وہاں واقعی موجود ہے "...... نارفوک نے کہا۔

" لیکن آپ اس قدر یقین سے کیسے کہہ رہے ہیں جبکہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپ کو یہ بات ان کی آفس سیکرٹری نے بتائی ہے۔ کیا وہ آفس سیکرٹری جھوٹ نہیں بول سکتی "...... مائیکل نے کہا۔

" آفس سیکرٹری میتھی سرگشاکا کی انتہائی رازدار ہے۔ مجھے دراصل حیرت اس وقت ہوئی جب مجھے معلوم ہوا کہ سرگشاکا کے آفس میں کام باقاعدگی سے ہو رہا ہے۔ پہلے تو میں سمجھا کہ شاید سرگشاکا کا صرف نام ہی استعمال ہو رہا ہو گا لیکن پھر جب میں نے تحقیقات کی تو مجھے پتہ چلا کہ ہر تیسرے روز سرگشاکا کی دستخط شدہ فائلیں خفیہ طور پر دفتر آتی ہیں لیکن کسی کو بھی یہ معلوم نہیں کہ یہ فائلیں کون لے جاتا ہے اور کون دے جاتا ہے کیونکہ فائلیں آفس میں ہی ہوتی ہیں۔ آفس کے گرد انتہائی سخت حفاظتی انتظامات ہوتے ہیں۔ آفس بند ہوتا ہے لیکن دوسرے تیسرے روز جب صبح کو عملہ آتا ہے تو فائلوں پر سرگشاکا کے دستخط بھی موجود ہوتے ہیں اور نوٹس بھی۔ اس کے

ساتھ ساتھ تحریری ہدایات بھی۔ چنانچہ میں نے اس کا کھوج لگانے کا
فیصلہ کیا اس کے لئے میں نے یہاں کے ایک مقامی گروپ کی
خدمات حاصل کیں لیکن یہ گروپ سب کچھ معلوم نہ کر سکا البتہ اس
نے یہ اطلاع دی کہ سرگشاکا کی آفس سیکرٹری میتھی جو روزانہ رات
کو آفیسر کلب میں ہوتی ہے اچانک چند گھنٹوں کے لئے کلب سے
غائب ہو جاتی ہے اور کسی کو نہیں معلوم کہ وہ کہاں جاتی ہے جس
پر مجھے شک پڑا اور پھر میں نے اس میتھی کی رہائش گاہ معلوم کر کے
وہاں اسے جا پکڑا اس کے بعد میرے خصوصی حربوں کی وجہ سے اسے
اصل بات اگلنا پڑی۔ اس نے بتایا کہ سرگشاکا کو ہوٹو جزیرے پر
موجود ہیں اور میتھی خفیہ راستے سے آفس کے اندر جا کر انتہائی اہم
فائلیں لے کر ایک خصوصی آبدوز کے ذریعے کوہوٹو جزیرے سے
تقریباً دس بحری میل دور ایک چھوٹے سے ٹاپو پر جاتی ہے جہاں
سرگشاکا موجود ہوتے ہیں۔ وہ سارا کام کرتے ہیں اور پھر وہ فائلیں
واپس لے آتی ہے اور ان فائلوں کو اسی خفیہ راستے سے واپس آفس
میں رکھ کر کلب آ جاتی ہے۔ اس ساری کارروائی میں اسے صرف چند
گھنٹے لگتے ہیں۔ اسے یہ معلوم نہیں ہے کہ سرگشاکا وہاں کوہوٹو میں
کس حیثیت سے ہے۔ بہرحال اس ٹاپو پر اس کی ملاقات سرگشاکا سے
بھی ہوتی ہے۔ وہ اسے فون کر کے بتاتے ہیں کہ وہ ضروری فائلیں
لے کر پہنچ جائے اور پھر وہ کام کرتی ہے۔ آج شام کو بھی میتھی فائلیں
لے کر اس ٹاپو پر پہنچے گی اس لئے میں نے فیصلہ کیا ہے کہ ہم اس

ٹاپو پر پہلے سے موجود ہوں گے"....... نارفوک نے تفصیل بتاتے
ہوئے کہا اور مائیکل نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ جیپ مسلسل چل
رہی تھی۔ اس وقت جس علاقے سے جیپ گزر رہی تھی وہ علاقہ دور
دور تک ویران تھا۔ پھر دور سے کنارے پر موجود ایک لانچ نظر آنے
لگی تو مائیکل نے جیپ کی رفتار آہستہ کر دی۔ نارفوک نے جیب سے
ایک فکسڈ فریکونسی کا ٹرانسمیٹر نکالا اور اس کا بٹن آن کر دیا۔
"ہیلو ہیلو۔ این اے کالنگ۔ اوور"....... نارفوک نے کہا۔
"یس بی ایم اٹنڈنگ۔ اوور"....... ایک مردانہ آواز سنائی دی۔
"کیا رپورٹ ہے۔ اوور"....... نارفوک نے پوچھا۔
"آل از کلیئر۔ اوور"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔
"او کے۔ اوور اینڈ آل"....... نارفوک نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر
کے اس نے اسے واپس جیب میں ڈال لیا۔ تھوڑی دیر بعد جیپ اس
جگہ پہنچ گئی جہاں لانچ موجود تھی۔ کنارے پر دو مقامی نوجوان
کھڑے تھے۔ جیپ رکتے ہی نارفوک اپنے ساتھیوں سمیت نیچے اترا تو
ان دونوں مقامی نوجوانوں نے آگے بڑھ کر نارفوک کو بڑے
مودبانہ انداز میں سلام کیا۔
"تساکی تم مجھے چھوڑنے جاؤ گے جبکہ ہانس جیپ لے جائے گا"۔
نارفوک نے ان دونوں سے مخاطب ہو کر کہا۔
"ہم نے ابھی تو واپس آنا ہے اس لئے تب تک جیپ یہیں کھڑی
رہے۔ یہاں کس نے آنا ہے"....... ایک نوجوان نے کہا۔

"نہیں۔ جیپ کی یہاں موجودگی کسی بھی لمحے معاملات کو بگاڑ سکتی ہے اس لئے جیپ کو یہاں سے ہٹ جانا چاہئے"۔ نارفوک نے کہا۔

"ٹھیک ہے جیسے آپ کا حکم"....... ایک نوجوان نے کہا اور جیپ کی طرف بڑھ گیا جبکہ دوسرا نوجوان وہیں کھڑا رہا۔ نارفوک اور اس کے ساتھی لانچ میں سوار ہو گئے تو دوسرے مقامی نوجوان نے لانچ کے انجن کا کنٹرول سنبھال لیا اور لانچ سٹارٹ ہو کر تیزی سے سمندر کی طرف بڑھنے لگی۔

"کوسٹ گارڈز کی چیکنگ تو نہیں ہوتی"....... نارفوک نے اس مقامی نوجوان جس کا نام تساکی تھا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اوہ نہیں جناب۔ اس کا بندوبست بھی کر لیا گیا ہے۔ آپ کو تو معلوم ہے کہ ہمارا باس کوئی پہلو نظروں سے اوجھل نہیں ہونے دیتا"....... تساکی نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور نارفوک نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ لانچ مسلسل تقریباً تین گھنٹوں تک سمندر میں سفر کرتی رہی اور پھر انہیں دور سے ایک چھوٹا سا ٹاپو نظر آنے لگ گیا۔

"اس ٹاپو پر کوئی عمارت بھی ہے"....... نارفوک نے پوچھا۔

"وہاں لکڑی کے دو ہٹس ہیں اور بس"....... تساکی نے جواب دیا اور نارفوک نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد لانچ ٹاپو کے قریب پہنچ کر رک گئی تو نارفوک اٹھا اور ٹاپو پر چڑھ گیا۔ اس کے

پیچھے اس کے ساتھی بھی ٹاپو پر چڑھ گئے۔

"اب تم جاؤ۔ جب میں کال کروں گا پھر آنا"....... نارفوک نے تساکی سے کہا اور تساکی نے سلام کر کے لانچ موڑی اور اسے واپس لے گیا۔ نارفوک اور اس کے ساتھی اس وقت تک وہیں کھڑے رہے جب تک لانچ انہیں نظر آتی رہی۔ پھر وہ ٹاپو کی اندرونی طرف کو مڑ گئے۔

"پہلے پورے ٹاپو کو چیک کرو۔ سرگشاکا کی یہاں آمد میں ابھی دو گھنٹے باقی ہیں۔ اب دو گھنٹوں میں ہم نے تمام انتظامات مکمل کرنے ہیں"....... نارفوک نے کہا۔

"کیسے انتظامات باس"....... مائیکل نے حیران ہو کر پوچھا تو نارفوک بے اختیار ہنس پڑا۔

"تو تمہارا کیا خیال ہے کہ سرگشاکا یہاں ویسے ہی منہ اٹھائے آ جائے گا۔ ایسی بات نہیں۔ یقیناً اس کے آدمی پہلے یہاں آئیں گے اور یہاں کی صورت حال دیکھ کر ہی اسے بلائیں گے اور ہو سکتا ہے کہ وہ لوگ یہاں پہنچنے سے پہلے سائنسی آلات کی مدد سے یہاں کی چیکنگ بھی کرتے ہوں کیونکہ سرگشاکا کو معلوم ہے کہ انتخابات کے اعلان سے پہلے بہرحال ایکریمیا ان کی جان لینا چاہتا ہے اور ایکریمیا کے وسائل کو سرگشاکا اچھی طرح جانتے ہیں"....... نارفوک نے جواب دیا اور مائیکل نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

کار خاصی تیز رفتاری سے شہر کے نواح میں واقع ایک نو آباد کالونی سلاگا کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ ڈرائیونگ سیٹ پر عمران تھا جبکہ سائیڈ سیٹ پر جولیا بیٹھی ہوئی تھی۔ عقبی سیٹ پر تنویر، کیپٹن شکیل اور صفدر تینوں بیٹھے ہوئے تھے۔ جولیا سمیت سب ایکریمین میک اپ میں تھے۔ سلاگا کالونی میں داخل ہوتے ہی عمران نے کار کی رفتار آہستہ کی اور پھر اسی رفتار سے وہ آگے بڑھتا چلا گیا۔ کالونی کی مختلف سڑکوں سے گزرنے کے بعد اس نے کار ایک ریستوران کی سائیڈ میں بنی ہوئی پارکنگ میں روک دی۔

"آؤ یہاں سے ہمیں پیدل جانا ہو گا"...... عمران نے کہا اور کار کا دروازہ کھول کر نیچے اتر آیا۔ جولیا سمیت باقی ساتھی بھی نیچے اتر آئے۔

"کیا یہاں نارفوک رہائش پذیر ہے"...... جولیا نے عمران سے مخاطب ہو کر پوچھا تو عمران چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے

تاثرات ابھر آئے۔

"تم نے کیسے اندازہ لگایا"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔ کیونکہ اس نے اب تک اپنے ساتھیوں کو کچھ نہیں بتایا تھا۔ وہ لوگاش سے ملنے کے بعد اس کوٹھی میں پہنچا جو جولیا نے کندور سے مل کر حاصل کی تھی اور پھر وہاں اس نے اپنا اور اپنے ساتھیوں کا میک اپ کیا اور اس کوٹھی میں موجود کار میں سوار ہو کر وہ کوٹھی سے نکل کر روانہ ہو گئے۔ گو کوٹھی میں اور باہر نکلتے ہوئے صفدر اور جولیا نے باری باری عمران سے اپنی منزل مقصود اور کام کے بارے میں پوچھا لیکن عمران نے اپنی عادت کے مطابق ان کے سوالوں کے جواب دینے کی بجائے آئیں بائیں شائیں کرتے ہوئے انہیں ٹال دیا تھا اسی لئے وہ بھی خاموش ہو گئے تھے اور اب کار سے نکلنے کے بعد جولیا نے بجائے پوچھنے کے براہ راست بات کر دی تھی اس لئے عمران حیران ہوا تھا۔

"تو تمہارا کیا خیال ہے کہ میں احمق ہوں"...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"احمق ہونا تو اس دور میں کریڈٹ ہے۔ عقل مند کو تو سوائے رونے دھونے کے اور کچھ نہیں ملتا۔ بے شک کیپٹن شکیل سے پوچھ لو جبکہ احمق بغیر سوچے سمجھے زندگی گزارتا ہے اور خوب مزے کرتا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ سڑک کراس کرتا ہوا دوسری طرف بڑھتا چلا جا رہا تھا۔ جولیا اور

دوسرے ساتھی بھی اس کے ساتھ اور پیچھے چل رہے تھے۔

"مجھے معلوم ہے کہ اس وقت تمہارا ٹارگٹ نارفوک ہے اور تم یقیناً کوٹھی پہنچنے سے پہلے اس کو تلاش کرتے رہے ہو اور اب جبکہ تم نے کوٹھی سے روانہ ہونے سے پہلے جس قسم کا اسلحہ اپنی جیبوں میں رکھا اس سے بھی یہی ظاہر ہوتا ہے کہ تم کسی ریڈ پر جا رہے ہو اور پھر رہائشی کالونی میں آنے سے بھی یہی ظاہر ہوتا ہے کہ یہاں نارفوک اور اس کے ساتھی رہتے ہیں"...... جولیا نے ساتھ چلتے ہوئے باقاعدہ تجزیہ کرتے ہوئے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ اب تم بھی کیپٹن شکیل کی طرح خطرناک ہوتی جا رہی ہو۔ اگر تم نے اس انداز میں کام کرنا شروع کر دیا تو مجھے یقین ہے کہ میں جلد ہی بیروزگار ہو جاؤں گا"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"خود ہی تو تم نے کہا ہے کہ میں جذباتی پن چھوڑ کر ذہن استعمال کیا کروں اور اب خود ہی تمہیں فکر لاحق ہو گئی ہے"۔ جولیا نے ہنستے ہوئے کہا۔

"میں نے یہ تو نہیں کہا تھا کہ تم سرپٹ دوڑنا شروع کر دو اور سب کو پیچھے چھوڑ جاؤ۔ کچھ ساتھیوں کے روزگار کا بھی خیال رکھنا پڑتا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اب سمجھ میں بات آئی ہے کہ مس جولیا کی کایا پلٹ کیوں ہو گئی ہے۔ میں بھی حیران ہو رہا تھا کہ اچانک مس جولیا نے کیسے اتنے بڑے بڑے فیصلے خود کرنے شروع کر دیئے ہیں"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بڑے فیصلوں کے ساتھ کاش یہ ایک چھوٹا سا فیصلہ بھی کر لے"۔ عمران نے بڑے حسرت بھرے لہجے میں ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"اب جذباتی پن نہیں چلے گا۔ سمجھے"...... جولیا نے فوراً ہی جواب دیا اور سوائے تنویر کے سب ساتھی ہنس پڑے۔ اس وقت وہ کوٹھیوں کے درمیانی سڑک پر چلتے ہوئے آگے بڑھتے چلے جا رہے تھے اور پھر ایک موڑ کاٹ کر وہ ایک درمیانے درجے کی کوٹھی کے سامنے پہنچ گئے جس کے ستون پر بارہ کا ہندسہ درج تھا۔

"اس کوٹھی میں نارفوک اپنے ساتھیوں سمیت رہائش پذیر ہے لیکن اس وقت یا تو یہ کوٹھی خالی ہو گی یا اندر ایک آدمی ہو گا اور اگر کوٹھی خالی ہوئی تو ہم نے اس کی تلاشی لینی ہے اور اگر کوئی آدمی ہوا تو پھر اس سے پوچھ گچھ کرنی ہے"...... عمران نے اپنے ساتھیوں سے کہا اور آگے بڑھ کر اس نے کال بیل کا بٹن پریس کر دیا۔ چونکہ کوٹھی کے دونوں بڑے اور چھوٹے پھاٹک اندر سے بند تھے اس لئے عمران کا اندازہ تھا کہ کوئی نہ کوئی آدمی اندر ہو گا۔ ویسے یہ بھی ہوتا تھا کہ اندر سے پھاٹک بند کر کے کسی عقبی راستے سے لوگ باہر چلے جاتے تھے تاکہ کسی کو یہ معلوم نہ ہو سکے کہ کوٹھی خالی ہے اس لئے عمران نے کال بیل کا بٹن پریس کیا تھا کہ اندر کوئی موجود ہوا تو ظاہر ہے

باہر آ جائے گا ورنہ یہ سمجھا جائے گا کہ کوٹھی کو اندر سے بند کر کے کسی عقبی راستے کو استعمال کیا گیا ہے لیکن تھوڑی دیر بعد چھوٹا پھاٹک کھلنے لگا تو عمران ایک قدم آگے بڑھ گیا اور پھر جیسے ہی پھاٹک کھلا اور ایک ایکریمی نوجوان سامنے آیا تو عمران اسے دھکیلتا ہوا اندر لے گیا اور پھر اس سے پہلے کہ نوجوان اس اچانک افتاد پر سنبھلتا عمران کا بازو بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور نوجوان کی کنپٹی پر اس کی مڑی ہوئی انگلی کا ہک پوری قوت سے پڑا اور نوجوان چیختا ہوا اچھل کر نیچے گرا۔ اسی لمحے عمران کی لات حرکت میں آئی اور نیچے گر کر اٹھنے کی لاشعوری کوشش کرتا ہوا نوجوان ایک بار پھر کنپٹی پر بوٹ کی ٹو کی بھرپور ضرب کھا کر نیچے گرا اور ساکت ہو گیا۔ اس دوران عمران کے ساتھی اندر آ گئے تھے اور صفدر نے پھاٹک بند کر دیا تھا۔

" تنویر اور کیپٹن شکیل تم دونوں اندر چیک کرو کوئی اور تو نہیں ہے "...... عمران نے کہا تو تنویر اور کیپٹن شکیل تیزی سے کوٹھی کی اندرونی طرف بڑھتے چلے گئے۔

" صفدر تم اسے اٹھا لو۔ میرا اندازہ تو یہی ہے کہ کوٹھی میں یہ اکیلا ہی ہو گا "...... عمران نے کہا تو صفدر نے سر ہلاتے ہوئے آگے بڑھ کر بے ہوش پڑے ہوئے اس ایکریمی نوجوان کو اٹھا کر کاندھے پر لادا اور پھر عمران جولیا اور صفدر اکٹھے کوٹھی کی طرف بڑھنے لگے جب وہ پورچ میں پہنچے تو تنویر اور کیپٹن شکیل دونوں واپس آ گئے۔

" کوٹھی خالی ہے "...... تنویر نے کہا۔

" کوئی تہہ خانہ ہے یہاں "...... عمران نے کہا۔

" ہاں۔ میں نے دیکھا ہے آخری کمرے کے نیچے ہے "...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

" تنویر عقبی طرف اور کیپٹن شکیل سامنے کی طرف نگرانی کریں گے۔ جولیا اور صفدر کوٹھی کی تلاشی لیں گے۔ اس تلاشی کے دوران ہم نے یہ معلوم کرنا ہے کہ نارفوک اور اس کے ساتھیوں کو ایسی کیا اطلاع ملی ہے کہ انہوں نے ایکریمین فوج کے قبضے میں جزیرہ کوہوٹو پر چھاپہ مارنا ہے "...... عمران نے کہا۔

" جزیرہ کوہوٹو "...... صفدر نے چونک کر پوچھا۔

" ہاں۔ مجھے اطلاع ملی ہے کہ نارفوک کا ٹارگٹ جزیرہ کوہوٹو ہے۔ میں نے جو معلومات کی ہیں ان کے مطابق اس جزیرے پر انتہائی حساس راڈار نصب ہے اور وہاں ایکریمین فوج کا مکمل قبضہ اور کنٹرول ہے اور یہی بات میرے لئے الجھن کا باعث بن گئی کیونکہ نارفوک سرگشاکا کے خلاف کام کر رہا ہے اور ظاہر ہے سرگشاکا اس ایکریمین کنٹرول والے جزیرے پر تو نہیں چھپ سکتے جبکہ ایکریمیا ہی ان کی ہلاکت کے درپے ہو۔ اس لئے مجھے کسی کلیو کی تلاش ہے جس سے میری الجھن دور ہو سکے "...... عمران نے کہا۔

" تو نارفوک اس وقت اس جزیرے پر گیا ہوا ہے "...... صفدر نے کہا۔

"ہاں ظاہر ہے وہیں گیا ہو گا"...... عمران نے جواب دیا۔

"تو پھر ہمیں وہاں جانا چاہیئے تھا۔ یہاں آکر بھلا کیا ملنا ہے"۔ تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"بتایا تو ہے کہ وہ جزیرہ ایکریمین فوج کے کنٹرول میں ہے اس لئے وہاں سرگشاکا نہیں ہو سکتے۔ پھر نارفوک کو ایسی کیا اطلاع ملی ہے کہ وہ وہاں جانے پر مجبور ہو گیا ہے۔ ویسے بھی ہم وہاں جا کر کیا کرتے"...... عمران نے جواب دیا۔

"کیا اس آدمی سے یہ معلومات نہ مل سکیں گے"...... جولیا نے کہا۔

"ہو سکتا ہے کہ یہ اس قدر اہم آدمی نہ ہو کہ اسے اصل حالات کا علم ہو"...... عمران نے کہا اور سب ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

"میں اسے تہہ خانے میں چھوڑ آتا ہوں"...... صفدر نے کہا اور آگے بڑھ گیا۔

"میں نے سٹور میں رسی کا بنڈل دیکھا ہے میں لے آتا ہوں"۔ کیپٹن شکیل نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ تہہ خانے میں پہنچ گئے۔ تہہ خانے میں سوائے کاٹھ کباڑ کے اور کچھ نہ تھا البتہ دو تین پرانی کرسیاں بھی وہاں موجود تھیں جنہیں بے کار سمجھ کر یہاں پھینک دیا گیا ہو گا۔ صفدر نے نوجوان کو ایک کرسی پر بٹھایا۔ چند لمحوں بعد کیپٹن شکیل ہاتھ میں رسی کا بنڈل اٹھائے اندر داخل

ہوا اور پھر صفدر اور کیپٹن شکیل نے مل کر اس نوجوان کو رسی کی مدد سے کرسی سے اچھی طرح باندھ دیا۔ پھر وہ سب واپس چلے گئے تو عمران آگے بڑھا اور اس نے اس نوجوان کی ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد جب اس کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگے تو عمران نے ہاتھ ہٹائے اور پھر ایک کرسی گھسیٹ کر اس نے جیب سے رومال نکال کر پہلے اسے صاف کیا اور پھر اس نوجوان کی کرسی کے سامنے اسے رکھ کر اس پر بیٹھ گیا۔

اسی لمحے اس نوجون نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔

"تم۔ تم۔ تم کون ہو۔ یہ تم نے مجھے کیوں باندھ رکھا ہے"۔ نوجوان کے لہجے میں حیرت تھی لیکن عمران اس کا لہجہ اور انداز دیکھ کر سمجھ گیا کہ یہ نوجوان باقاعدہ ٹرینڈ ایجنٹ ہے کیونکہ عام آدمی اس انداز میں بے ہوش ہونے کے بعد ہوش میں آتے ہی اس طرح فوری طور پر اپنے آپ کو نہیں سنبھال سکتا۔ چنانچہ اس نے اس نوجوان کو جواب دیئے بغیر کوٹ کی اندرونی جیب سے ایک تیز دھار پتلا سا خنجر نکالا کر ہاتھ میں پکڑ لیا۔

"تمہارا نام کیا ہے"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"پہلے تم میرے سوال کا جواب دو۔ تم کون ہو"...... نوجوان نے خنجر دیکھنے کے باوجود منہ بناتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"نارفوک کے ساتھی کو واقعی اسی طرح مضبوط اعصاب کا مالک

ہونا چاہیئے "....... عمران نے کہا تو اس بار نوجوان بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر یکلخت انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"تم۔ تم کون ہو"....... اس نوجوان نے چونک کر کہا۔

"میرا نام علی عمران ہے"....... عمران نے کہا تو نوجوان کا منہ حیرت سے کھلے کا کھلا رہ گیا۔ اس کی آنکھوں میں ایسے تاثرات تھے جیسے اس نے کوئی عجوبہ دیکھ لیا ہو۔

"تم۔ تم علی عمران ہو۔ مگر"....... نوجوان نے حیرت بھرے لہجے میں اٹک اٹک کر کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"میں نے تمہیں اس لئے اپنا اصل نام بتا دیا ہے کہ تمہیں معلوم ہو جائے کہ تم کس کے سامنے بیٹھے ہو۔ اب میری بات غور سے سنو۔ مجھے معلوم ہے کہ تمہارا باس نارفوک اپنے ساتھیوں کے ساتھ جزیرہ کوہوتو گیا ہوا ہے جبکہ مجھے یہ بھی معلوم ہے کہ جزیرہ کوہوتو ایکریمین فوج کے قبضے اور تحویل میں ہے۔ میں تم سے صرف یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ نارفوک وہاں کیوں گیا ہے"....... عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"مجھے نہیں معلوم۔ میں تو صرف ان کے ساتھ ان کے ملازم کے طور پر کام کرتا ہوں۔ مجھے تو یہ بھی نہیں معلوم کہ وہ کسی جزیرے پر گئے ہیں یا نہیں اور ظاہر ہے ملازم کو یہ باتیں کوئی نہیں بتاتا"۔ نوجوان نے کہا۔

"پھر تم میرے نام پر کیوں چونکے تھے"....... عمران نے کہا۔

"اس لئے کہ نارفوک اور اس کے ساتھیوں کے درمیان تمہارا ذکر اکثر آتا رہتا تھا"....... نوجوان نے جواب دیا۔

"تمہارا نام کیا ہے"....... عمران نے کہا۔

"میرا نام جنگیر ہے"....... نوجوان نے جواب دیا۔

"جب میں نے تمہیں اپنا نام بتا دیا ہے تو تمہیں کم از کم یہ بات سمجھ جانی چاہیئے تھی کہ میرے اندر اتنا شعور بہرحال موجود ہے کہ میں ایک عام ملازم اور ایک ٹرینڈ ایجنٹ کے درمیان فرق محسوس کر سکوں"....... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"میں سچ کہہ رہا ہوں"....... جنگیر نے کہا۔

"اوکے"....... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کا وہ ہاتھ حرکت میں آیا جس میں خنجر موجود تھا اور دوسرے لمحے جنگیر کے حلق سے نکلنے والی چیخ سے تہہ خانہ گونج اٹھا۔ اس کا ایک نتھنا آدھے سے زیادہ کٹ چکا تھا اور اس کی چیخ ابھی گونج ہی رہی تھی کہ عمران کا ہاتھ ایک بار پھر حرکت میں آیا اور جنگیر کا دوسرا نتھنا بھی کٹ گیا۔ جنگیر کے حلق سے اب مسلسل اور پے در پے چیخیں نکل رہی تھیں وہ اب تیزی سے دائیں بائیں سر مار رہا تھا لیکن عمران نے بڑے اطمینان سے اس کے لباس سے خنجر پر لگے ہوئے خون کو صاف کیا اور خنجر کو واپس کوٹ کے اندرونی حصے میں بنی ہوئی خصوصی جیب میں ڈال لیا۔

"پپ۔ پپ۔ پانی"....... جنگیر نے اپنے آپ کو سنبھالنے کی

کوشش کرتے ہوئے کہا۔

" سوری جیگر۔ میں صرف ایک بار موقع دیتا ہوں اور تم نے وہ موقع خود اپنی حرکت سے ضائع کر دیا ہے اس لئے اب اس وقت تک تمہیں کچھ نہیں ملے گا جب تک تم سچ نہیں اگل دو گے"....... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

" مم۔ میں سچ کہہ رہا ہوں۔ پپ۔ پپ۔ پانی دو۔ پانی "۔ جیگر نے ڈوبتے ہوئے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کی گردن ایک طرف ڈھلک گئی۔ اسی لمحے جولیا اور صفدر اندر داخل ہوئے۔

" عمران صاحب۔ تلاشی میں کچھ نہیں ملا۔یہاں سوائے اسلحہ اور لباس کے اور کچھ نہیں ہے"...... صفدر نے کہا۔

" پانی کی بوتل لے آؤ"....... عمران نے کہا اور صفدر واپس مڑ گیا۔

" کچھ بتایا اس نے"....... جولیا نے ایک کرسی اٹھا کر عمران کے ساتھ رکھتے ہوئے کہا۔

" نہیں اب بتائے گا۔ یہ ٹرینڈ آدمی ہے"....... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے رومال نکال کر جولیا کی طرف بڑھا دیا جو کرسی صاف کرنے کے لئے ادھر ادھر کسی کپڑے کی تلاش میں دیکھ رہی تھی۔ جولیا نے رومال لیا اور اس سے کرسی صاف کر کے وہ اس پر بیٹھ گئی۔ اسی لمحے صفدر اندر داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں پانی کی بوتل تھی۔

" اس کے سر پر پانی ڈال کر اسے ہوش میں لے آؤ اور پھر اسے پانی پلاؤ"....... عمران نے صفدر سے کہا اور صفدر سر ہلاتا ہوا آگے بڑھا۔ اس نے بوتل میں موجود آدھا پانی جیگر کے سر پر انڈیلا تو جیگر کراہتے ہوئے ہوش میں آگیا اور صفدر نے بوتل اس کے منہ سے لگا دی اور جیگر پیاسے اونٹ کی طرح غٹاغٹ پانی پینے لگا۔ جب بوتل خالی ہو گئی تو صفدر نے اسے ہٹا لیا۔

" میں باہر جا رہا ہوں"....... صفدر نے خالی بوتل ایک طرف پھینکتے ہوئے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ جیگر کا تکلیف کی شدت سے بگڑا ہوا چہرہ اب کافی حد تک نارمل ہو چکا تھا اور اس کے نتھنوں سے رسنے والا خون بھی اب رسنا بند ہو گیا تھا۔

" اب تم سب کچھ بتا دو جیگر۔ کیونکہ اب جو عذاب تم بھگتو کے اس کا شاید تمہیں اس سے پہلے کبھی تجربہ نہ ہوا ہو گا"....... عمران نے سرد لہجے میں کہا اور مڑی ہوئی انگلی کا ہک اس نے جیگر کی پیشانی کے درمیان ابھرنے والی رگ پر مار دیا۔ جیگر کے حلق سے فلک شگاف چیخ نکلی اور اس کا بندھا ہوا جسم بے اختیار کانپنے لگ گیا۔ اس کا چہرہ تکلیف کی شدت سے پھر بگڑ سا گیا تھا۔

" یہ تو ابتدا ہے جیگر۔ دوسری ضرب نے تمہاری روح کو بھی زخمی کر دینا ہے"....... عمران نے اسی طرح سرد لہجے میں کہا اور پھر اپنا ہاتھ اٹھایا۔

" مم۔ مم۔ میں سچ کہہ رہا ہوں"....... جیگر کے منہ سے ٹوٹ

ٹوٹ کر الفاظ نکلے تو عمران نے دوسری ضرب لگا دی اور اس بار جیگر
کا منہ ضرور کھلا لیکن بے پناہ تکلیف کی وجہ سے اس کے منہ سے آواز
نہ نکل سکی تھی۔ اس کی آنکھیں ابل کر باہر آ گئی تھیں اور جسم ڈھیلا
سا پڑ گیا تھا۔ چند لمحوں بعد اس کے منہ سے اس طرح سانس نکلا جیسے
ڈھول سا پھٹتا ہے اور اس کے ساتھ ہی ایک کربناک چیخ نکلی اور
اس کے چہرے پر پسینہ آبشار کی طرح بہنے لگا۔

"کچھ پتہ چلا کہ تکلیف کسے کہتے ہیں۔ اب خود ہی اندازہ کر لو کہ
تیسری اور چوتھی ضرب پر کیا حال ہو گا"...... عمران نے سرد لہجے میں
کہا۔

"مم۔ مم۔ مت مارو۔ یہ۔ یہ ہولناک ہے۔ مت مارو۔ مم۔ میں
بتا دیتا ہوں۔ وہ ٹاپو گئے ہیں۔ ٹاپو گئے ہیں"...... عمران کا فقرہ مکمل
ہوتے ہی جیگر کے منہ سے ایسے الفاظ نکلے جیسے خود بخود زبان سے
پھسل پھسل کر باہر آ رہے ہوں۔ اس کی آنکھیں اسی طرح پھٹی
ہوئی تھیں اور چہرہ بری طرح بگڑا ہوا تھا۔

"جولیا پانی لے آؤ"...... عمران نے جولیا سے کہا تو جولیا تیزی سے
اٹھی اور دروازے کی طرف بڑھ گئی کیونکہ اس نے بھی محسوس کر لیا
تھا کہ اگر فوری طور پر اس آدمی کو پانی نہ پلایا گیا تو یہ مر بھی سکتا ہے
اور پھر اس کی واپسی بھی اس طرح تیزی سے ہوئی تھی۔ اس نے
جلدی سے پانی کی بوتل کا منہ کھول کر بوتل جیگر کے منہ سے لگا دی
اور جیگر کے حلق سے پانی تیزی سے اترنے لگ گیا۔ جب کچھ پانی اس

کے حلق سے نیچے اتر گیا تو جولیا نے بوتل ہٹا لی اور باقی پانی اس کے
چہرے پر اچھال دیا اور جیگر کا بری طرح بگڑا ہوا چہرہ قدرے نارمل
ہونے لگ گیا اور اس کا سانس بھی ہموار ہوتا چلا گیا۔

"دیکھو جیگر۔ تمہیں کم از کم اتنا احساس تو ہو گیا ہو گا کہ ہم بغیر
اصل بات معلوم کئے یہاں سے واپس نہیں جائیں گے اور میں نے
تمہیں اس لئے اپنا اصل نام بتا دیا تھا تاکہ تمہیں معلوم ہو جائے کہ
مجھ جیسا آدمی خواہ مخواہ کسی کو تکلیف میں مبتلا کرنے اور ہلاک کرنے
کا خواہش مند نہیں ہوتا۔ لیکن تمہیں اپنے اعصاب پر بھروسہ تھا۔
اس کا حشر تم نے دیکھ لیا اس لئے ابھی تمہارے پاس وقت ہے اگر
تم سچ سچ بتا دو تو ہم تمہیں زندہ چھوڑ کر چلے جائیں گے البتہ تم اس
طرح بندھے رہو گے۔ ظاہر ہے نارفوک جب واپس آئے گا تو وہ
تمہیں کھول دے گا اور تم اسے کہہ سکتے ہو کہ تم نے تشدد برداشت
کر لیا لیکن بتایا کچھ نہیں"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"مم۔ میں بتا دیتا ہوں۔ نارفوک زیادہ سے زیادہ مجھے گولی مار
دے گا۔ مار دے لیکن اب یہ تکلیف مجھ سے مزید برداشت نہیں ہو
سکتی۔ باس کو اطلاع ملی ہے کہ سرگشاکا کوہوٹو جزیرے پر چھپے
ہوئے ہیں۔ کوہوٹو جزیرے پر ایکریمیا کا جو فوجی گروپ ہے وہ
سرگشاکا کا خاص گروپ ہے اس لئے اس نے انہیں چھپایا ہوا ہے۔
لیکن سرگشاکا اپنے آفس کی فائلوں پر باقاعدہ کام کرتے رہتے ہیں اور
ان کی آفس سیکرٹری ایک آبدوز پر کوہوٹو سے کچھ فاصلے پر موجود

ایک ٹاپو پر جاتی ہے جہاں سر گشاکا پہنچ جاتے ہیں اور پھر وہاں فائلوں
پر کام کر کے اسے واپس بھجوا دیتے ہیں۔ یہ ساری معلومات باس کو
ان کے آفس سے ہی ملی تھیں اور پھر باس نے انہیں کنفرم کر لیا۔
سر گشاکا آج شام کو اس ٹاپو پر پہنچیں گے اس لئے باس اپنے
ساتھیوں سمیت پہلے وہاں پہنچ گیا ہے تاکہ سر گشاکا جیسے ہی آئیں وہ
انہیں ہلاک کر کے واپس آجائے"...... جیگر نے کہا۔

"یہ ٹاپو جزیرے کے کس طرف ہے اور کتنے فاصلے پر ہے"۔
عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"یہ کوہوٹو جزیرے سے شمال کی طرف تقریباً دس بحری میل دور
ہے"...... جیگر نے جواب دیا۔

"نارفوک کے ساتھ کتنے آدمی ہیں"...... عمران نے پوچھا۔

"اس کے ساتھ تین آدمی ہیں۔ مائیکل رانسن اور انتھونی"۔ جیگر
نے جواب دیا اور عمران سر ہلاتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔

"او کے۔ چونکہ تم نے سب کچھ بتا دیا ہے اس لئے اپنا وعدہ پورا
کر رہا ہوں۔ آؤ جولیا"...... عمران نے کہا اور تہہ خانے کے دروازے
کی طرف مڑ گیا۔

"کیا اسے زندہ رہنے دو گے"...... جولیا نے باہر آکر کہا۔

"یہ کام تنویر کرے گا۔ میں نے وعدہ کیا ہوا ہے"...... عمران
نے کہا اور جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"یہاں فون ہو گا۔ میں ایک فون کر لوں۔ تم اس دوران تنویر

کو کہہ دو کہ وہ اس جیگر کا خاتمہ کر دے۔ وہ واقعی انتہائی ٹرینڈ ایجنٹ
ہے اگر وہ زندہ رہا تو پھر اپنے آپ کو چھڑوا بھی سکتا ہے اور نارفوک
تک اطلاع بھی پہنچا سکتا ہے"...... عمران نے کہا اور جولیا سر ہلاتی
ہوئی آگے بڑھ گئی۔ عمران نے ایک کمرے میں فون پڑا دیکھا تھا۔ وہ
اس فون کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے
نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"رائل کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی
دی۔

"پرنس آف ڈھمپ۔ بیگری سے بات کراؤ"...... عمران نے
انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ ہولڈ آن کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو بیگری بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی
مردانہ آواز سنائی دی۔

"پرنس آف ڈھمپ بول رہا ہوں۔ سپیشل نمبر ون پر انتہائی
ضروری بات کرنی ہے۔ نمبر بتاؤ"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف
سے نمبر بتا دیئے گئے۔ عمران نے بغیر کچھ کہے کریڈل دبایا اور پھر ٹون
آنے پر اس نے وہ نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے جو بیگری نے
بتائے تھے۔

"رابرٹ میکملن بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک
مردانہ آواز سنائی دی۔

"پرنس آف ڈھمپ بول رہا ہوں۔ کیا یہ سپیشل نمبر ہے"۔ عمران نے کہا۔

"یس سر۔ فرمائیے"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"بگ ہیڈ تک یہ پیغام ابھی اور اسی وقت پہنچا دو کہ وہ آج شام ٹاپو نہ جائیں۔ وہاں پکٹنگ موجود ہے"....... عمران نے کہا۔

"یس سر۔ پیغام پہنچ جائے گا"....... دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران نے رسیور رکھ دیا۔ اسی لمحے جولیا کمرے میں داخل ہوئی۔

"ہو گیا ہے کام"....... عمران کہا اور جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"باقی ساتھیوں کو بلاؤ۔ ہم نے واپس رہائش گاہ چلنا ہے اور وہاں سے ضروری انتظامات کر کے اس ٹاپو پر جانا ہے اور میں اب اس نارفوک کا قصہ ختم ہی کر دینا چاہتا ہوں"....... عمران نے کہا اور جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

نارفوک دوربین آنکھوں سے لگائے جزیرے کے ایک اونچے درخت پر بیٹھا ہوا تھا۔ یہ درخت اس ٹاپو کے تقریباً درمیان میں تھا اور وہ جس انداز میں بیٹھا تھا اس سے وہ چاروں طرف آسانی سے گھوم کر دیکھ سکتا تھا لیکن اس وقت اس کا رخ جزیرہ کوہوٹو کی طرف تھا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ سرگشاکا جزیرہ کوہوٹو کی طرف سے ہی آئیں گے۔ اس نے اپنے ساتھیوں کو ٹاپو کے چاروں طرف اس انداز میں چھپا دیا تھا کہ اگر سرگشاکا یہاں آنے کے لئے کسی آبدوز کا سہارا لیتے ہوں تو وہ آسانی سے اسے چیک کر سکیں کیونکہ یہ بات اسے معلوم تھی کہ سرگشاکا کی آفس سیکرٹری یہاں آنے کے لئے باقاعدہ سرکاری آبدوز استعمال کرتی تھی۔ ظاہر ہے سرگشاکا کامرون کے چیف سیکرٹری تھے اور اس وقت بھی وہ اپنے عہدے پر تھے اور کامرون کا صدر بھی ان کا حمایتی تھا اس لئے وہ سرکاری آبدوز استعمال

کر سکتے تھے۔ نارفوک کو یہاں پہنچے ہوئے تقریباً ایک گھنٹہ ہو چکا تھا۔ ابھی شام ہونے میں تو بہت دیر تھی اور اسے یہی بتایا گیا تھا کہ آفس سیکرٹری شام کے قریب یہاں آتی ہے لیکن اسے یقین تھا کہ سرگشاکا بہرحال شام سے پہلے یہاں آتے ہوں گے اور پھر وہ بے اختیار چونک پڑا جب اس نے دور سے ایک لانچ کو تیزی سے ٹاپو کی طرف بڑھتے ہوئے دیکھا۔ لانچ اچانک نمودار ہوئی تھی اور اس کی رفتار خاصی تیز تھی۔ وہ جس طرف سے آ رہی تھا اس طرف ہی جزیرہ کوہوٹو تھا۔ نارفوک نے زور سے مخصوص انداز میں سیٹی بجائی تاکہ اس کے ساتھی سنبھل جائیں۔ لانچ اب کافی قریب آ چکی تھی اور پھر نارفوک کا دل یہ دیکھ کر فرط مسرت سے اچھلنے لگا کہ لانچ میں ڈرائیور کے علاوہ سرگشاکا بذات خود موجود تھے۔ ان کے جسم پر سوٹ تھا۔ نارفوک کو چونکہ ان کا قدوقامت اور حلیہ معلوم تھا اس لئے وہ انہیں دیکھتے ہی دور سے پہچان گیا تھا۔ ویسے بھی سرگشاکا کا بیٹھنے کا انداز بتا رہا تھا کہ وہ واقعی سرگشاکا ہیں۔ ان کے ہاتھوں میں ایک فائل بھی موجود تھی۔ لانچ ٹاپو سے تقریباً آٹھ نو سو میٹر دور رک گئی اور پھر لانچ چلانے والے نے جیب سے ایک چھوٹا سا ریموٹ کنٹرول جیسا آلہ نکالا اور اس کا رخ ٹاپو کی طرف کر دیا اور پھر اس نے بٹن پریس کرنے شروع کر دیئے۔ نارفوک کے لبوں پر طنزیہ مسکراہٹ ابھر آئی کیونکہ وہ اس آلے کو دیکھتے ہی سمجھ گیا تھا کہ یہ ٹی ایم ہاک ہے جس سے نکلنے والی ریز ایک مخصوص دائرے میں گھوم کر واپس اس آلے

میں جاتی ہے اور اگر اس دائرے کے اندر کوئی زندہ انسانی جسم موجود ہو تو اس آلے کے ذریعے معلوم ہو جاتا ہے۔ اس کا اپنا اندازہ بھی یہی تھا کہ سرگشاکا اس ٹائپ کا آلہ استعمال کرتے ہوں گے لیکن اس کے باوجود اس نے یہاں جو انتظام کیا تھا وہ اس آلے سے بھی کہیں زیادہ طاقتور ریز کا بھی توڑ کر دیتا تھا اس لئے اسے معلوم تھا کہ ٹی ایم ہاک ان کی یہاں موجودگی کے باوجود ان کی یہاں موجودگی کا کاشن نہیں دے گا اور پھر وہی ہوا۔ چند لمحوں بعد لانچ چلانے والے نے آلہ بند کر کے واپس جیب میں ڈالا اور لانچ کو ٹاپو کی طرف بڑھانا شروع کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد لانچ ٹاپو کے ساتھ آ کر رک گئی اور سرگشاکا جن کے ایک ہاتھ میں فائل تھی اٹھے اور ٹاپو پر آ گئے اور اس کے ساتھ ہی لانچ نے موڑ کاٹا اور پھر گھوم کر واپس اسی طرف کو بڑھتی چلی گئی جدھر سے آئی تھی۔ سرگشاکا کچھ دیر وہاں کھڑے رہے پھر آہستہ آہستہ آگے بڑھنے لگے۔ ان کا رخ اس طرف تھا جدھر ساتھ ساتھ دو کیبن موجود تھے۔ ان کے آگے بڑھتے ہی نارفوک تیزی سے درخت سے نیچے اترا اور اس نے اپنا ہاتھ سر سے اوپر اٹھایا تو اس کے ساتھی جو ادھر ادھر چھپے ہوئے تھے اوٹوں سے نکل آئے۔

"سرگشاکا کوئی غلط حرکت نہ کریں"....... اچانک نارفوک نے کہا تو سرگشاکا اس طرح اچھل کر مڑے جیسے ان کے جسم کو لاکھوں وولٹیج کا کرنٹ لگ گیا ہو اور پھر سامنے موجود نارفوک اور سائیڈوں میں اس کے مسلح ساتھیوں کو دیکھ کر ان کا چہرہ بے اختیار تاریک

پڑتا چلا گیا۔

"تم۔ تم کون ہو"....... سر گشاکا نے چند لمحوں بعد اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے کہا۔

"میرا نام نارفوک ہے۔ تم نے سمجھ لیا تھا کہ تم ایکریمیا کے مفادات کو نقصان پہنچا سکو گے لیکن تم نے دیکھ لیا کہ ایکریمیا اپنے دشمنوں کو قبر تک نہیں چھوڑتا۔ تم یہ سمجھ رہے تھے کہ تم ایکریمین فوج کے جزیرے کوہوٹو میں چھپ کر اپنے آپ کو بچا لو گے لیکن تم اپنی بے پناہ ذہانت کے باوجود اس وقت موت کے گھیرے میں آچکے ہو"....... نارفوک نے سرد لہجے میں کہا۔

"تمہیں یہاں کے بارے میں کیسے علم ہو گیا ہے"....... سر گشاکا نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

"ہمارا تو کام ہی ناممکن کو ممکن بنانا ہوتا ہے۔ تمہارا کیا خیال تھا کہ تم انڈر گراؤنڈ رہنے کے ساتھ ساتھ آفس ورک بھی کرتے رہو گے اور اس کے باوجود کسی کو اس بارے میں علم نہ ہو سکے گا"۔ نارفوک نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"سنو۔ کیا ایسا ہو سکتا ہے کہ تم مجھے ہلاک نہ کرو اور میں اس کے بدلے میں تمہاری شرائط تسلیم کر لوں"....... سر گشاکا نے کہا۔

"سوری سر گشاکا۔ ایکریمیا یہ رسک نہیں لے سکتا"۔ نارفوک نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے مشین پسٹل نکال کر اپنے ہاتھ میں لے لیا۔ اس کے چہرے پر سفاکی کے تاثرات

ابھر آئے تھے۔

"تو تمہارا کیا خیال ہے کہ مجھے ہلاک کر دینے سے تمہارا مسئلہ حل ہو جائے گا۔ میرے بعد میرے قبیلے کا دوسرا سردار منتخب کر لیا جائے گا اور پھر وہ سردار وہی کام کر دے گا جس سے روکنے کے لئے تم مجھے ہلاک کرنا چاہتے ہو جبکہ میں تمہیں گارنٹی دے سکتا ہوں کہ اگر تم مجھ سے معاہدہ کر لو تو میں وہ کام نہیں کروں گا جس سے ایکریمیا کو نقصان پہنچ سکتا ہے"....... سر گشاکا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن اس بات کی کیا ضمانت ہو سکتی ہے کہ تم واقعی ایسا کرو گے"....... نارفوک نے کہا۔

"تم جس طرح کی چاہو ضمانت لے سکتے ہو"....... سر گشاکا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا تم صرف اپنی زندگی بچانے کے لئے یہ کام کرنے پر آمادہ ہو گئے ہو"....... نارفوک نے کہا۔

"ہاں۔ میں بہرحال مرنا نہیں چاہتا ایک بات اور دوسری بات یہ ہے کہ اس کام میں مجموعی طور پر مسلم ممالک کا فائدہ ہے۔ کامرون کو براہ راست کوئی فائدہ نہیں ہے اس لئے میں مجموعی مسلم ممالک کی خاطر اپنی جان کیوں گنواؤں۔ جہاں اب تک ٹریٹی میں ایکریمین سرپرستی میں کام ہوتا رہا ہے وہاں اب بھی ہوتا رہے گا۔ اس سے مسلم ممالک پر قیامت تو نہ ٹوٹ پڑے گی"....... سر گشاکا نے جواب دیا۔

"لیکن آج سے پہلے تمہیں یہ خیال کیوں نہ آیا تھا"...... نارفوک نے کہا۔

"آج سے پہلے میرا خیال تھا کہ تم لوگ مجھے کسی صورت بھی ٹریس نہ کر سکو گے"...... سرگشاکا نے کہا۔

"تمہاری بات واقعی انسانی فطرت کے عین مطابق ہے سرگشاکا۔ لیکن اصل مسئلہ اس میں گارنٹی کا ہے۔ اگر تم عین موقع پر اپنی بات سے مکر جاؤ تو پھر"...... نارفوک نے کہا۔

"تم ایکریمین چیف سیکرٹری سے میری بات کرا دو۔ وہ جیسی گارنٹی بھی کہیں گے میں دے دوں گا چاہے تحریری گارنٹی ہو چاہے انتخابات سے پہلے کسی قسم کا اعلان کرانا ہو"...... سرگشاکا نے کہا۔

"ہونہہ۔ ٹھیک ہے آؤ کیبن میں چلیں۔ لیکن یہ خیال رکھنا کہ کسی قسم کی غلط حرکت کرنے کی کوشش نہ کرنا"...... نارفوک نے کہا۔

"مجھ میں بہرحال اتنی سمجھ ہے کہ غلط حرکت کر کے میں اپنی جان ہی گنوا سکتا ہوں اور کیا کر سکتا ہوں۔ ویسے بھی میں بہرحال فیلڈ کا آدمی نہیں ہوں اس لئے نہ تمہارا مقابلہ کر سکتا ہوں اور نہ یہاں میری کوئی مدد کر سکتا ہے"...... سرگشاکا نے جواب دیا۔

"میں اس لئے قدرے ڈھیلا پڑ گیا ہوں سرگشاکا کہ میری آپ سے کوئی ذاتی دشمنی نہیں ہے۔ مسئلہ تو ایکریمین مفادات کا ہے اگر وہ آپ کے زندہ رہنے سے بچ سکتے ہیں تو مجھے آپ کو ہلاک کر کے کیا

حاصل ہو گا۔ بہرحال میں چیف سیکرٹری سے ٹرانسمیٹر پر آپ کی بات کرا دیتا ہوں اس کے بعد جو فیصلہ ہو گا ویسے ہی عمل کر دیا جائے گا"...... نارفوک نے کہا اور پھر وہ سرگشاکا کو لے کر ایک کیبن میں آیا اور وہاں ایک طرف رکھے ہوئے تھیلے میں سے ایک لانگ رینج ٹرانسمیٹر نکالا اور اس کا بٹن آن کر کے اس نے اس پر فریکونسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی۔

"ہیلو ہیلو۔ نارفوک کالنگ چیف سیکرٹری۔ اوور"۔ نارفوک نے بٹن آن کر کے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس۔ چیف سیکرٹری اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... کچھ دیر بعد چیف سیکرٹری کی قدرے حیرت بھری آواز سنائی دی۔

"سر اس وقت میں ایک چھوٹے سے ٹاپو پر موجود ہوں۔ سرگشاکا یہاں خفیہ طور پر آتے رہتے تھے۔ میں نے ان کی آمد سے پہلے ہی یہاں اپنے ساتھیوں سمیت پکٹنگ کر لی تھی اور پھر سرگشاکا یہاں آئے اور اس وقت وہ ہمارے پاس موجود ہیں اور بے بس ہیں۔ ہم جس وقت چاہیں انہیں ہلاک کر سکتے ہیں لیکن انہوں نے ایک ایسی بات کر دی ہے کہ مجھے آپ سے رابطہ کرنا پڑا ہے۔ اوور"۔ نارفوک نے کہا۔

"کون سی بات۔ اوور"...... دوسری طرف سے چیف سیکرٹری کی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

"انہوں نے کہا ہے کہ وہ ایکریمیا کا کام کرنے پر تیار ہیں۔ اگر انہیں ہلاک کر دیا گیا تو ایکریمیا کو کوئی فائدہ نہیں ہو گا کیونکہ قبیلے

والے نیا سردار چن لیں گے اور نیا سردار وہی کام کرے گا جس کے لئے انہیں ہلاک کیا جا رہا ہے جبکہ وہ ہر قسم کی گارنٹی دینے کے لئے تیار ہیں۔ ویسے اگر آپ چاہیں تو سرگشاکا سے خود بات کر لیں۔ اوور"۔ نارفوک نے کہا۔

"ہاں۔ بات کراؤ۔ اوور"...... چیف سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

"ہیلو۔ سرگشاکا بول رہا ہوں۔ اوور"...... سرگشاکا نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"سرگشاکا مجھے آپ سے یہ امید نہ تھی آپ اس طرح ایکریمیا کے مفادات کے خلاف کام شروع کر دیں گے جبکہ اب تک ہم آپ کو ایکریمیا کا خاص آدمی سمجھتے رہے ہیں۔ اوور"...... چیف سیکرٹری نے انتہائی طنزیہ لہجے میں کہا۔

"آپ کی بات درست ہے۔ انسان بعض اوقات ایسے فیصلے کر گزرتا ہے جس پر اسے بعد میں پچھتانا پڑتا ہے۔ یہ بھی ایسا ہی فیصلہ تھا اس وقت میرا خیال تھا کہ میں کامیاب ہو جاؤں گا لیکن اب جبکہ معاملات میرے ذہن سے برعکس ثابت ہوئے ہیں تو میں نے اپنے فیصلے پر نظرثانی کر لی ہے۔ اگر میری زندگی ہی نہ رہی تو کیا مسلم مفاد اور کیا ایکریمین مفاد۔ جبکہ میری اس طرح موت سے حقیقتاً آپ کو بھی کوئی فائدہ نہیں پہنچ سکتا جبکہ اب میں زندہ رہ کر ایکریمیا کے مفادات کو فائدہ پہنچا سکتا ہوں۔ اوور"...... سرگشاکا نے کہا۔

"ایک بات آپ سن لیں۔ ہم کبھی ایک سمت میں کام نہیں کیا

کرتے اس لئے یہ بات آپ ذہن سے نکال دیں کہ آپ کی موت کے بعد آپ کے قبیلے کا نیا بننے والا سردار ایکریمیا کے مفادات کے خلاف فیصلہ کرے گا۔ آپ کی موت کے احکامات جاری کرنے سے پہلے ہی ان سارے پہلوؤں پر کام مکمل کر لیا گیا تھا اس لئے نہ صرف یہ کہ آپ کی جگہ یوشو قبیلے کا جو سردار بنے گا وہ ایکریمیا کے مفاد میں کام کرے گا بلکہ آپ کی کونسل کے باقی چاروں سرداروں کے سلسلے میں بھی انتظامات کر لئے گئے ہیں۔ وہ سب ہی ایکریمیا کے مفادات میں کام کریں گے لیکن اس کے باوجود اگر آپ ایسا کرنے پر تیار ہیں تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن اصل بات اب یہ ہے کہ آپ پر ہمارا اعتماد ختم ہو چکا ہے۔ اوور"...... چیف سیکرٹری نے کہا۔

"میں آپ کی پوزیشن سمجھتا ہوں۔ آپ کی جگہ میں ہوتا تو میں بھی یہی بات کرتا لیکن اگر میں آپ کو آپ کی مرضی کی گارنٹی دے دوں تو۔ اوور"...... سرگشاکا نے کہا۔

"کیا آپ ایسی تحریر دے سکتے ہیں کہ جس پر آپ کے دستخطوں کے ساتھ ساتھ آپ کے قبیلے کے چاروں سرداروں کے بھی دستخط ہوں کہ آپ کا قبیلہ کامرون کے صدر کے قبیلے سے انتخابی اتحاد نہیں کرے گا۔ اوور"...... چیف سیکرٹری نے کہا۔

"بالکل دے سکتا ہوں لیکن ایک بات آپ بھی سن لیں کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس بھی یہاں کامرون میں کام کر رہی ہے اور وہ بھی کسی لحاظ سے کم نہیں ہے۔ اگر اس تک یہ خبر پہنچ گئی تو پھر

صورت حال تحریر کے باوجود تبدیل ہو سکتی ہے اس لئے میری ایک
تجویز ہے وہ آپ سن لیں۔ ماننا نہ ماننا آپ کا اپنا کام ہے۔ اوور"۔
سرگشاکا نے کہا۔

" بتائیں کیا تجویز ہے آپ کے ذہن میں۔ اوور"....... چیف
سیکرٹری نے کہا۔

" میں اسی طرح چھپا رہتا ہوں تاکہ آپ کے لوگ اسی طرح کام
کرتے رہیں اور پاکیشیا سیکرٹ سروس مطمئن رہے لیکن انتخابات کی
تاریخ سے ایک روز قبل میں آپ کے سفارت خانے میں پہنچ جاؤں گا
اور وہاں سے آپ کی مرضی کا اعلان جاری کر دوں گا۔ اوور"۔ سرگشاکا
نے کہا۔

" لیکن اگر آپ ایک روز قبل وہاں نہ پہنچے پھر۔ اوور"....... چیف
سیکرٹری نے کہا۔

" میرے ذہن میں تو یہی تجویز تھی اگر اس کے علاوہ آپ کے ذہن
میں جو بھی تجویز ہے میں اس پر عمل کرنے کے لئے تیار ہوں باقی
حالات کو آپ خود بہتر سمجھ سکتے ہیں"....... سرگشاکا نے جواب دیتے
ہوئے کہا۔

" نارفوک۔ سرگشاکا کو آپ نے کہاں سے ٹریس کیا ہے۔ اوور"۔
چیف سیکرٹری نے اس بار نارفوک سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا۔

" سر ہمیں ان کے آفس سے اطلاع ملی کہ سرگشاکا باقاعدہ آفس
ورک کرتے ہیں لیکن کسی کو معلوم نہ تھا کہ یہ سب کچھ کیسے ہو رہا

ہے۔ بس آفس میں سرگشاکا کی طرف سے دستخط شدہ فائلیں پہنچ جاتی
تھیں۔ اس اطلاع پر میں نے کام شروع کیا تو میں نے ان کی آفس
سیکرٹری کو ٹریس کر لیا جو شام کو آفیسرز کلب سے غائب ہو جاتی
تھی۔ ان کے آفس کے اندر ایک خفیہ راستے سے جا کر فائلیں لیتی
اور پھر وہ خاص مقام پر پہنچ کر سرکاری آبدوز کے ذریعے سرگشاکا تک
پہنچتی اور جب سرگشاکا فائل ورک مکمل کر لیتے تو وہ ان فائلوں کو
اسی طرح واپس لے آتی اور خفیہ راستے سے واپس آفس میں پہنچا کر
خود آفیسر کلب پہنچ جاتی۔ اس طرح کسی کو بھی علم نہ ہوتا تھا لیکن
میں نے معاملات کو اپنے انداز میں ڈیل کیا تو مجھے پتہ چلا کہ سرگشاکا
ہفتے میں دو روز جزیرہ کوہوٹو کے قریب ایک ویران ٹاپو میں پہنچ
جاتے ہیں جبکہ آفس سیکرٹری بھی وہیں پہنچتی تھی۔ پہلے تو ہم سمجھے کہ
سرگشاکا کوہوٹو جزیرے پر چھپے ہوئے ہیں لیکن پھر تحقیقات کرنے پر
معلوم ہوا کہ وہ جزیرہ ایکریمین فوج کے قبضے میں ہے اس لئے
سرگشاکا کی وہاں موجودگی ناممکن ہے اور ہم تحقیقات کر ہی رہے تھے
کہ سرگشاکا کہاں چھپے ہوئے ہیں کہ ہمیں اطلاع مل گئی کہ آج
سرگشاکا اس ٹاپو پر آئیں گے۔ چونکہ ہمار ٹارگٹ سرگشاکا ہی تھے اس
لئے ہم نے یہاں پلاننگ کر لی اور سرگشاکا جیسے ہی یہاں پہنچے انہیں
کور کر لیا گیا۔ اوور"....... نارفوک نے پوری تفصیل سے بتاتے
ہوئے کہا۔

" ان کی آفس سیکرٹری کا کیا ہوا۔ اوور"....... چیف سیکرٹری نے

کہا۔

" اس کا بندوبست ہم نے کر لیا ہے۔ اسے آفیسر کلب میں ہی گولی مار دی جائے گی اور شاید اب تک مار دی گئی ہو تاکہ کسی کو معلوم ہی نہ ہو سکے کہ ہم نے سرگشاکا کا سراغ لگا لیا ہے اور ان کے قبیلے میں کام مکمل ہونے کے بعد ان کی موت کا اعلان کیا جا سکے۔ اوور "۔ نارفوک نے جواب دیا۔

" سرگشاکا آپ کہاں چھپے رہے ہیں۔ اوور "...... چیف سیکرٹری نے کہا۔

" کوہوٹو سے شمال مشرق کی طرف ایک اور چھوٹا سا جزیرہ ہے جس پر برما ماہی گیروں کا قبضہ ہے اس کو ویمپین جزیرہ کہا جاتا ہے میں وہاں تھا۔ اوور "...... سرگشاکا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" وہاں کتنے ماہی گیر ہیں۔ اوور "...... چیف سیکرٹری نے پوچھا۔

" تقریباً بیس خاندان رہتے ہیں۔ اوور "...... سرگشاکا نے جواب دیا۔

" پاکیشیا سیکرٹ سروس کا تو آپ سے رابطہ ہو گا۔ اوور "۔ چیف سیکرٹری نے پوچھا۔

" مجھ سے براہ راست نہیں ہے بلکہ میرے خاص آدمیوں سے ہے جو اس ویمپین جزیرے پر میرے خاص آدمی ہوتو کو کوڈ پیغام پہنچا دیتے ہیں اور پھر یہ پیغام مجھ تک پہنچتا ہے۔ یہ سیٹ اپ اس لئے کیا گیا تھا تاکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ذریعے کہیں آپ لوگ مجھ تک

نہ پہنچ جائیں۔ اوور "...... سرگشاکا نے کہا۔

" سرگشاکا اگر آپ زندہ رہنا چاہتے ہیں اور ایکریمیا سے مخلص ہیں تو پھر اس کی ایک ہی صورت ہے کہ آپ ٹرانسمیٹر پر اپنے آدمیوں کو کہہ دیں کہ آپ اپنی مرضی سے کسی خفیہ مقام پر چلے گئے ہیں اور اب جب تک انتخابات کا اعلان نہیں ہو جاتا آپ اس خفیہ مقام سے منظر عام پر نہیں آئیں گے اور اپنے آدمیوں سے آپ خود ٹرانسمیٹر پر رابطہ کریں گے۔ وہ آپ سے کسی طرح بھی رابطہ نہ کر سکیں گے اس طرح سب مطمئن رہیں گے لیکن آپ نارفوک کے ساتھ ایکریمیا پہنچ جائیں اور یہاں ہماری تحویل میں رہیں اور جب انتخابات کا اعلان ہو تو یہیں سے آپ ہماری مرضی کے اتحاد کا اعلان کر دیں تو پھر آپ کو نہ صرف واپس کامرون پہنچا دیا جائے گا بلکہ آپ کو ایکریمیا کے مفادات میں تعاون کرنے پر وہ کچھ مراعات بھی دی جائیں گی جن کا شاید آپ تصور بھی نہ کر سکیں۔ اگر آپ کو یہ صورت قبول ہو تو ٹھیک۔ ورنہ دوسری صورت میں آپ کو ہلاک کر دیا جائے گا اور آپ کی جگہ ہم اپنا آدمی یوشو قبیلے کا سردار بنا دیں گے اور اپنا کام مکمل کر لیں گے۔ اب آپ ہاں یا نہ میں جواب دیں۔ اوور "...... چیف سیکرٹری نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔

" مجھے آپ کا یہ سیٹ اپ منظور ہے۔ آپ یقین کریں کہ میں پورے خلوص کے ساتھ آپ سے تعاون کرنا چاہتا ہوں۔ اوور "۔ سرگشاکا نے فوراً ہی جواب دیا۔

"نارفوک۔ اوور"....... چیف سیکرٹری نے نارفوک سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس سر۔ اوور"....... نارفوک نے جواب دیا۔

"سر گشاکا جس فریکونسی پر بات کرنا چاہتے ہیں ان کی بات ان کے آدمی سے کرا دیں اور پھر مجھے کال کریں۔ میں کوہوٹو جزیرے سے ہیلی کاپٹر بھجوا دوں گا آپ سر گشاکا سمیت اس پر سوار ہو کر کوہوٹو پہنچ جائیں۔ وہاں سے آپ کو سر گشاکا سمیت خفیہ طور پر ایکریمیا لایا جائے گا۔ اس دوران میرے فیصلے کے مطابق آپ نے کام کرنا ہے جب سر گشاکا یہاں پہنچ جائیں گے تو پھر آپ واپس کامرون چلے جائیں گے اور وہاں انتخابات کے اعلان تک بالکل ویسے ہی کام کریں گے جیسے اب کر رہے تھے تاکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کو ڈاج دیا جا سکے۔ اوور"....... چیف سیکرٹری نے کہا۔

"سر پھر ایسا ہے کہ کوہوٹو کے ہیلی کاپٹر پر کسی فوجی آفیسر کی ڈیوٹی لگا دیں وہ سر گشاکا کو ساتھ لے جائے گا جبکہ میں اپنے ساتھیوں سمیت یہیں سے واپس اس انداز میں چلا جاؤں گا جیسے میری پکٹنگ ناکام ہو رہی ہے۔ سر گشاکا جس لانچ پر آئے ہیں اسے سر گشاکا دوبارہ آنے سے ٹرانسمیٹر کال کے ذریعے منع کر دیں گے اس طرح کسی کو بھی معلوم نہ ہو گا کہ سر گشاکا کہاں چلے گئے ہیں۔ اوور"۔ نارفوک نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تم تمام انتظامات کر کے مجھے کال کرنا۔ میں اس

دوران جزیرے کوہوٹو کے انچارج سے بات کر لوں گا پھر باقی بندوبست ہو جائے گا۔ اوور اینڈ آل"....... دوسری طرف سے کہا گیا اور نارفوک نے بھی اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ اس کے چہرے پر کامیابی کے تاثرات نمایاں تھے کیونکہ ایک لحاظ سے اس نے اپنے مشن میں نہ صرف شاندار کامیابی حاصل کر لی تھی بلکہ ایکریمیا کے مفادات کا بھی پورا پورا تحفظ کر لیا تھا اور یہ اس کے نقطہ نظر سے بہت بڑی کامیابی تھی۔ اس طرح وہ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کو ایسی شکست دینے میں کامیاب ہو گیا تھا جسے شاید وہ مدتوں فراموش نہ کر سکیں گے۔

ختم شد

عمران سیریز میں عالمی سطح پر ہونے والی پس پردہ جدوجہد کی دلچسپ اور ہنگامہ خیز کہانی

ٹریٹی

حصہ دوم

مصنف
مظہر کلیم ایم اے

- کیا سرگشاکا واقعی ایکریمی حکومت سے مل گئے تھے اور ٹریٹی پر ایکریمیا کا قبضہ ہو گیا ——— یا ——— ؟
- کیا عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس ٹریٹی کو ایکریمیا کے قبضے سے نکالنے کی جدوجہد میں ناکام رہے ——— یا ——— ؟
- وہ لمحہ۔ جب عمران نے حیرت انگیز انداز میں سرگشاکا کو ایکریمیا کی گرفت سے نکال لیا لیکن کیا اب وہ سرگشاکا پر اعتماد کر سکتا تھا یا نہیں ——— ؟
- کیا عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس جو پوری دنیا کے مسلم بلاک کی نمائندگی کر رہی تھی اپنی یہ عظیم ذمہ داری نبھا بھی سکی ——— یا ——— ؟
- آخری فتح کسے حاصل ہوئی اور کیسے ——— ؟

انتہائی حیرت انگیز، دلچسپ اور خوفناک جدوجہد
پس پردہ بین الاقوامی سازشوں کی حیرت انگیز کہانی

شائع ہو گیا ہے

یوسف برادرز۔ پاک گیٹ ملتان

عمران فریدی سیریز میں ایک دلچسپ اور انتہائی منفرد کہانی

گرین ڈیتھ

مصنف:۔ مظہر کلیم ایم اے

گرین ڈیتھ ——— دنیا بھر کے مسلمانوں کو ہلاک کرنے کی انتہائی خوفناک اور بھیانک یہودی سازش۔

گرین ڈیتھ ——— ایک ایسی لیبارٹری جسے ہر لحاظ سے ناقابل تسخیر بنا دیا گیا تھا۔

گرین ڈیتھ ——— ایک ایسی لیبارٹری جسے تباہ کرنے میں علی عمران اور کرنل فریدی دونوں بری طرح ناکام رہے۔

گرین ڈیتھ ——— جس کی خاطر علی عمران اور کرنل فریدی دونوں خود یقینی موت کے پنجے میں پھنس گئے۔

- وہ لمحہ ——— جب کرنل فریدی اور علی عمران دونوں ہی ایک دوسرے کی راہ میں رکاوٹ بن گئے۔ کیوں اور کیسے ——— ؟
- وہ لمحہ ——— جب کرنل فریدی نے عمران کو اور عمران نے کرنل فریدی کو لیبارٹری تباہ کرنے سے روک دیا ——— پھر کیا ہوا ——— ؟
- تیز رفتار ایکشن، بے پناہ سسپنس پر مشتمل ایک دلچسپ اور منفرد انداز کی کہانی۔

یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان

عمران سیریز
ٹریٹی
مظہر کلیم
ایم اے

عمران سیریز

ٹریٹی

حصّہ دوم

مظہر کلیم ایم اے

یوسف برادرز
پاک گیٹ
ملتان

ناشران ----- اشرف قریشی
--------- یوسف قریشی
پرنٹر ------- محمد یونس
طابع ------ ندیم یونس پرنٹرز لاہور
قیمت ----- 80 روپے

چند باتیں

محترم قارئین۔ سلام مسنون۔ "ٹریٹی" کا دوسرا اور آخری حصہ آپ کے ہاتھوں میں ہے اور آپ یقیناً اسے پڑھنے کے لئے بے چین ہو رہے ہوں گے لیکن اس سے پہلے چند خطوط اور ان کے جواب ملاحظہ کر لیجئے۔ یہ بھی کسی لحاظ سے کم دلچسپ نہیں ہیں۔

لاہور سے محمد اعجاز لکھتے ہیں۔ "آپ کے ناول ہر لحاظ سے بیحد پسند ہیں لیکن آپ بین الاقوامی سطح کی سازشوں پر کم ناول لکھتے ہیں۔ اس لئے میری گزارش ہے کہ آپ ایک ایسا ناول لکھیں جس میں بین الاقوامی سطح کی سازشوں کا پردہ چاک ہو سکے تاکہ ہمارے نوجوانوں کو معلوم ہو سکے کہ یہودی اور نصاریٰ عالم اسلام کے خلاف کیسی کیسی سازشیں کرتے ہیں۔ امید ہے آپ ضرور میری گزارش پر غور کریں گے"۔

محترم محمد اعجاز صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بیحد شکریہ۔ اسے حسن اتفاق ہی کہا جا سکتا ہے کہ آپ نے اپنے خط میں جو فرمائش کی ہے وہ اسی ناول میں ہی پوری ہو رہی ہے جس میں آپ کا یہ خط شائع ہو رہا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ آپ جو کچھ چاہتے تھے وہ اسی ناول میں موجود ہو گا۔ اپنی رائے سے ضرور مطلع کیجئے گا۔

راولپنڈی سے احتشام الحق صاحب لکھتے ہیں۔ "آپ کے ناول

مجھے بیحد پسند ہیں۔ میں نے آپ کے ناول اپنے والد صاحب کو پڑھائے تو انہوں نے بھی بیحد پسند کیا۔ البتہ ان کی فرمائش ہے کہ آپ ابن صفی کے پرانے کردار تھریسیا، سنگ ہی، ظفرالملک اور جیمسن وغیرہ پر بھی ضرور لکھیں۔ امید ہے آپ اس بارے میں ضرور توجہ کریں گے"۔

محترم احتشام الحق صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کے لئے آپ کا اور آپ کے والد صاحب کا بیحد مشکور ہوں۔ جہاں تک ابن صفی صاحب کے پرانے مجرم کرداروں کا تعلق ہے تو میں نے پہلے بھی کئی بار لکھا ہے کہ ابن صفی صاحب کے اس دور کے مجرم کردار موجودہ دور میں شاید نہ چل سکیں کیونکہ اب عمران اور اس کے ساتھی بھی پہلے سے بہت مختلف ہو چکے ہیں اور دنیا بھی بہت آگے بڑھ چکی ہے اور اگر ان پرانے مجرم کرداروں کو موجودہ دور کے مطابق لکھا گیا تو پھر وہ لوگ جن کے ذہنوں میں وہ پرانے کردار موجود ہیں انہیں ان کا تبدیل شدہ روپ پسند نہیں آئے گا۔ اس لئے ان پر نہ لکھنا ہی بہتر ہے۔

شہر کا نام لکھے بغیر نسیم عباس صاحب لکھتے ہیں۔ "میں آپ کا طویل عرصے سے خاموش قاری تھا لیکن اب سپیکنگ قاریوں میں شامل ہو رہا ہوں۔ "روزی راسکل" ناول بیحد پسند آیا۔ ایک درخواست ہے کہ اگر آپ مارشل آرٹ پر علیحدہ ایک کتاب لکھ دیں تو اس موضوع پر یقیناً یہ بہترین تصنیف ہو گی"۔

محترم نسیم عباس صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بیحد شکریہ۔ آپ تو سپیکنگ قاریوں میں شامل ہو گئے ہیں لیکن آپ نے اپنے شہر کو ابھی تک خاموش صف میں رکھا ہوا ہے اس لئے آئندہ خط میں شہر کا نام ضرور لکھئے گا۔ جہاں تک مارشل آرٹ پر علیحدہ کتاب لکھنے کا تعلق ہے مارکیٹ میں اس موضوع پر اچھی کتب کافی تعداد میں موجود ہیں اور مزید بھی لکھی جا رہی ہیں۔ اصل میں مارشل آرٹ کا تعلق تھیوری سے کم اور عمل سے زیادہ ہے اور یہ کام عمران بہرحال کرتا ہی رہتا ہے۔

ساہیوال سے عامر شہزاد صاحب لکھتے ہیں۔ "آپ چند باتوں میں صرف وہ خط شائع کرتے ہیں جن میں تعریف ہوتی ہے۔ تنقیدی خط شائع نہیں کرتے ورنہ آپ ہمارے خط ضرور شائع کرتے۔ ویسے بھی جن قارئین کے خطوط شائع ہوتے ہیں ان کی فرمائشیں آپ بیحد صفائی سے گول کر جاتے ہیں۔ تنقیدی خط زیادہ شائع کریں کیونکہ تنقید ہی انسان کی ادبی صلاحیتوں کو اجاگر کرنے میں معاون ثابت ہوتی ہے"۔

محترم عامر شہزاد صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بیحد شکریہ۔ جہاں تک تعریفی خطوط شائع کرنے اور تنقیدی خطوط شائع نہ کرنے کی بات ہے تو ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ میں نے ہمیشہ تنقیدی خطوط کو زیادہ اہمیت دی ہے بلکہ میرے قارئین کو ہمیشہ یہ گلہ رہتا ہے کہ میں تعریفی خطوط کو گول کر جاتا ہوں۔ جہاں تک

فرمائشیں گول کر جانے کا تعلق ہے تو آپ بہر حال جانتے ہیں کہ اس مہنگائی کے دور میں فرمائشوں کو مجبوراً گول کرنا ہی پڑتا ہے۔ امید ہے آپ بات سمجھ گئے ہوں گے اور آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

اب اجازت دیجئے

والسلام

آپ کا مخلص

مظہر کلیم ایم اے

کوسٹ گارڈز کی مخصوص لانچ خاصی تیز رفتاری سے ٹاپو کی طرف اڑی چلی جا رہی تھی۔ اس پر کامرون کا جھنڈا بھی لہرا رہا تھا۔ عمران اپنے ساتھیوں سمیت لانچ کے اندر بنے ہوئے بڑے سے کیبن میں موجود تھا۔ سوائے جولیا کے باقی سب کے جسموں پر کوسٹ گارڈز کی مخصوص یونیفارم موجود تھیں جبکہ جولیا ایکریمین میک اپ میں اور ایکریمین لباس میں ہی تھی۔ لانچ پر کوسٹ گارڈز کے دو آفیسرز بھی موجود تھے لیکن وہ کیبن سے باہر تھے۔

" عمران صاحب کہیں سرگشا کا تو وہاں نہ پہنچ گئے ہوں گے"۔ صفدر نے کہا۔

" نہیں۔ میں نے انہیں پیغام بھجوا دیا ہے وہ آج وہاں نہیں جائیں گے"...... عمران نے مطمئن لہجے میں جواب دیا اور صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اس وقت شام ہونے کے قریب ہے۔ ایسا نہ ہو کہ نارفوک اپنے ساتھیوں سمیت انتظار کر کے اور سر گشاکا کے وہاں نہ پہنچنے پر واپس چلا گیا ہو"....... جولیا نے کہا۔

"اس کا امکان تب ہو گا جو سر گشاکا کی آفس سیکرٹری وہاں پہنچ جاتی اور سر گشاکا وہاں نہ پہنچتے جبکہ اب وہ سیکرٹری بھی نہ پہنچے گی کیونکہ ظاہر ہے جب سر گشاکا وہاں نہیں جائیں گے تو وہ لامحالہ اپنی سیکرٹری کو بھی اطلاع کر دیں گے اس طرح نارفوک اپنے ساتھیوں سمیت وہاں انتظار کر رہا ہو گا"....... عمران نے جواب دیا اور جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد کوسٹ گارڈز آفیسر کیبن میں داخل ہوا۔

"سر ٹاپو قریب آ رہا ہے لیکن وہاں کوئی آدمی نظر نہیں آ رہا۔ میں نے خصوصی دور بین سے چیک کیا ہے"....... آفیسر نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔ عمران نے یہ ساری کارروائی کامرون کے اعلیٰ حکام سے مل کر کی تھی۔ وہ دراصل اس انداز میں ٹاپو پر نہیں جانا چاہتا تھا کہ نارفوک اور اس کے ساتھیوں کو یہ شک بھی نہ ہو سکے کہ آنے والے اس کے مخالف ہیں۔ کوسٹ گارڈز تو بہرحال سمندر میں گشت کرتے ہی رہتے ہیں اور نارفوک بڑی آسانی سے یہ کہہ سکتا تھا کہ وہ اپنے ساتھیوں سمیت یہاں ٹاپو پر تفریح کرنے آیا ہوا ہے اور ظاہر ہے کوسٹ گارڈز زیادہ سے زیادہ اس کی تلاشی لے کر واپس چلے جاتے اس لئے اس نے یہ سارا کھیل کھیلا تھا ورنہ اسے معلوم تھا کہ اگر

نارفوک کو معمولی سا بھی شک پڑ گیا تو پھر وہاں خاصا خون خرابہ ہو سکتا ہے اور عمران اس خون خرابے سے بچنا چاہتا تھا۔ دوسری بات یہ تھی کہ نارفوک اور اس کے ساتھی بہرحال محفوظ جگہ پر تھے اس لئے اس صورت میں زیادہ نقصان کا احتمال عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہی تھا۔

"تو آپ کا کیا خیال ہے کہ وہ لوگ وہاں اپنی نمائش کر رہے ہوں گے"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔ آفیسر بھی اس کی بات سن کر بے اختیار مسکرا دیا۔ اس کے چہرے پر ہلکی سی شرمندگی کے تاثرات بہرحال ابھر آئے تھے۔ عمران کے اٹھتے ہی سوائے جولیا کے باقی سب ساتھی بھی کھڑے ہو گئے جبکہ جولیا چونکہ کوسٹ گارڈز کی یونیفارم میں نہ تھی اس لئے اسے کیبن کے اندر ہی رہنا تھا۔ عمران باہر آیا تو واقعی چھوٹا سا ٹاپو کافی قریب آ چکا تھا۔ عمران نے وہاں موجود دوسرے آفیسر سے دور بین لے کر آنکھوں سے لگائی اور ٹاپو کو غور سے دیکھنے لگا لیکن وہاں کسی قسم کی کوئی نقل و حرکت نظر نہ آ رہی تھی۔

"پہلے ہم نے ٹاپو کے چاروں طرف چکر لگانا ہے پھر اوپر جانا ہے"۔ عمران نے دور بین ہٹاتے ہوئے آفیسر سے کہا۔

"یس سر"....... آفیسر نے کہا اور مڑ کر انجن روم کی طرف بڑھ گیا۔ عمران نے دوبارہ دور بین آنکھوں سے لگائی۔ لانچ کی رفتار اب کافی آہستہ کر دی گئی تھی اور پھر تھوڑی دیر بعد لانچ ٹاپو کے قریب پہنچ

گئی۔ عمران نے دوربین آنکھوں سے ہٹا دی کیونکہ اب ٹاپو بغیر دوربین کے بھی واضح طور پر نظر آ رہا تھا۔ لانچ نے ٹاپو کے گرد چکر لگایا اور پھر مناسب جگہ پر لانچ کو روک دیا گیا۔

"آؤ"....... عمران نے اپنے ساتھیوں سے کہا اور پھر وہ ٹاپو پر پہنچ گئے۔ وہ پوری طرح چوکنا تھے۔ عمران کے ہونٹ بھینچے ہوئے تھے کیونکہ اسے اوپر پہنچتے ہی احساس ہو گیا تھا کہ ٹاپو خالی ہے۔ لیکن ظاہر ہے جب تک اچھی طرح چیکنگ نہ کر لی جاتی اس وقت تک کچھ نہیں کہا جا سکتا تھا۔

"ادھر ادھر پھیل جاؤ لیکن محتاط رہنا۔ خاص طور پر درختوں کو بھی چیک کرنا ہے"....... عمران نے اپنے ساتھیوں سے کہا اور خود وہ ان دونوں کیبنوں کی طرف بڑھنے لگا جبکہ باقی ساتھی ادھر ادھر پھیل کر آگے بڑھنے لگے۔ تھوڑی دیر بعد وہ سب دوبارہ اکٹھے ہو گئے۔ ٹاپو واقعی خالی پڑا ہوا تھا۔ وہاں کوئی آدمی موجود نہ تھا۔ کیبن بھی خالی پڑے ہوئے تھے۔

"یہاں ایک جگہ ہیلی کاپٹر اترا ہے"....... صفدر نے کہا تو عمران چونک پڑا۔

"کہاں"....... عمران نے کہا تو صفدر نے ایک طرف اشارہ کر دیا۔ عمران تیزی سے آگے بڑھا اور پھر وہ اس جگہ پہنچ گیا جہاں ہیلی کاپٹر کے پیڈز کے نشانات موجود تھے۔

"یہ نشانات بتا رہے ہیں کہ ہیلی کاپٹر کو یہاں سے روانہ ہوئے

زیادہ دیر نہیں ہوئی۔ اگر زیادہ وقت گزر جاتا تو یہ نشانات مدھم پڑ جاتے"....... عمران نے نشانات کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"اور یہ ہیلی کاپٹر فوجی ہے"....... کیپٹن شکیل نے کہا تو عمران چونک پڑا۔

"یہ اندازہ تم نے کیسے لگایا"....... عمران نے کہا۔

"یہ دیکھیں یہ فوجی بوٹوں کے نشانات"....... کیپٹن شکیل نے ایک طرف موجود نشانات کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ ان کے ساتھ عام بوٹوں کے نشانات بھی ہیں"۔ عمران نے کہا۔

"عمران صاحب یہاں سے ایک آدمی ایک فوجی کے ساتھ ہیلی کاپٹر میں گیا ہے باقی لوگ یہیں رہے ہیں"....... کیپٹن شکیل نے کہا اور عمران ایک بار پھر چونک پڑا۔

"کیا مزید نشانات ہیں"....... عمران نے کہا۔

"ہاں یہ دیکھیں۔ یہ چار افراد کے قدموں کے نشانات۔ یہ دوسرے کنارے کی طرف جا رہے ہیں جبکہ وہاں چھ افراد کے قدموں کے نشانات ہیں جہاں ہیلی کاپٹر موجود تھا"....... کیپٹن شکیل نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ سب ان نشانات کو تلاش کرتے ہوئے آگے بڑھتے چلے گئے۔ آگے چونکہ جھاڑیاں تھیں اس لئے نشانات کہیں کہیں اس انداز میں نظر آ رہے تھے کہ جھاڑیاں قدموں تلے آ کر قدرے دب گئی تھیں اور پھر وہ کنارے پر پہنچ گئے۔

اچانک جولیا نے جھک کر ایک چٹان کے ساتھ پڑی ہوئی کوئی چیز اٹھائی۔

"کیا ہے"....... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"کوئی پرزہ ہے الیکٹرانک مشین کا"....... جولیا نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی چیز کو الٹ پلٹ کر دیکھتے ہوئے کہا۔

"دکھاؤ مجھے"....... عمران نے کہا اور جولیا کے ہاتھ سے وہ چھوٹا سا پرزہ لے لیا۔

"اوہ۔ یہ تو سرزوم مشین کا کلپ ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ یہاں نارفوک آیا ضرور تھا لیکن وہ واپس چلا گیا ہے"....... عمران نے کہا۔

"سرزوم کیا ہوتی ہے"....... صفدر نے پوچھا۔

"یہ ہر قسم کی ریز کو کلیئر کرنے کی مشین ہوتی ہے۔ میرا مطلب چیکنگ ریز سے ہے۔ یہ اس مشین کا مخصوص کلپ ہے کسی طرح گر گیا"۔ عمران نے کہا اور اس نے پرزہ جیب میں ڈال لیا۔

"پھر اب کیا کرنا ہے"....... صفدر نے کہا۔

"کچھ نہیں۔ واپس چلیں یہاں نارفوک اپنے ساتھیوں سمیت آیا ضرور ہے لیکن یہاں کسی فوجی کا آنا اور ہیلی کاپٹر کی موجودگی اور پھر ان کا یہاں سے واپس جانا۔ اس کا مطلب ہے کہ یہاں کوئی خاص کھیل کھیلا گیا ہے"....... عمران نے کہا اور اس طرف کو بڑھنے لگا جدھر کوسٹ گارڈز کی لانچ موجود تھی۔ تھوڑی دیر بعد وہ لانچ میں پہنچ

گئے۔ عمران نے آفیسر کو واپسی کا کہہ دیا اور پھر لانچ تیزی سے مڑ کر واپس اپنے ہیڈ کوارٹر کی طرف بڑھنے لگی۔

"کیا ہوا ہے"....... جولیا نے عمران اور اپنے ساتھیوں سے پوچھا تو صفدر نے اسے تفصیل بتا دی۔

"اس کا مطلب ہے کہ سرگشا کا یہاں آئے تھے اور انہیں اغوا کر لیا گیا ہے"....... جولیا نے کہا اور عمران بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"کیا بات ہے۔ آج کل تم بڑے حتمی انداز میں اندازے لگا لیتی ہو"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"صفدر نے جو کچھ بتایا ہے فوجی ہیلی کاپٹر کی آمد اور پھر فوجی اور ایک سول آدمی کا اس ہیلی کاپٹر میں سوار ہونا جبکہ نارفوک اور اس کے ساتھیوں کی لانچ سے واپسی۔ اس سے تو یہی معلوم ہوتا ہے ورنہ ہیلی کاپٹر وہاں کیوں لے جایا جاتا"۔ جولیا نے کہا۔

"سرگشا کا تو پیغام ملنے کے بعد ٹاپو جا ہی نہیں سکتے۔ یہ کوئی اور چکر چل گیا۔ بہرحال معلوم ہو جائے گا"....... عمران نے کہا اور پھر کوسٹ گارڈ ہیڈ کوارٹر پہنچ کر عمران اور اس کے ساتھیوں نے یونیفارم اتار کر اپنے لباس پہنے اور اپنے چہروں پر موجود ماسک میک اپ ختم کر کے وہ سب وہاں موجود اپنی کار میں سوار ہو کر اپنی رہائش گاہ کی طرف روانہ ہو گئے۔ عمران کی پیشانی پر شکنیں موجود تھیں اور اس کے چہرے پر گہری سنجیدگی طاری تھی۔ اپنی رہائش گاہ پر پہنچ کر

اس نے الماری میں موجود لانگ رینج ٹرانسمیٹر نکالا اور پھر اسے میز پر رکھ کر اس نے فریکونسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی۔

" ہیلو ہیلو۔ پرنس آف ڈھمپ کالنگ۔ اوور"....... عمران نے فریکونسی ایڈجسٹ کرنے کے بعد ٹرانسمیٹر آن کر کے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

" یس بلیو سکائی اٹنڈنگ یو۔ اوور"....... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

" معلوم کر کے بتاؤ کہ کیا ایس جی تک میرا پیغام پہنچا تھا کہ وہ آج ٹاپو جزیرے پر نہ جائیں۔ اوور"....... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

" جی نہیں۔ آپ کا کوئی پیغام ایس جی تک نہیں پہنچا۔ ورنہ مجھے لازماً علم ہوتا۔ آپ نے کسے پیغام دیا تھا۔ اوور"۔ دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

" رابرٹ میکملن کے ذریعے میں نے فون پر اس کا سپیشل نمبر لیا تھا اور پھر اسے پیغام دیا تھا۔ اس وقت دوپہر تھی۔ اوور"....... عمران نے کہا۔

" رابرٹ میکملن نے آپ کا پیغام نہیں پہنچایا۔ آپ دس منٹ بعد دوبارہ کال کریں میں معلوم کرتا ہوں کہ اس نے کیوں پیغام نہیں پہنچایا۔ اوور اینڈ آل "....... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

" اس کا مطلب ہے کہ جولیا کا اندازہ درست تھا۔ ویری بیڈ۔ لیکن

نارفوک انہیں لازماً ہلاک کر دیتا پھر انہیں فوجی ہیلی کاپٹر پر کسی فوجی کے ساتھ بھیجنے کا کیا مطلب ہوا"....... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" عمران صاحب میرا خیال ہے کہ سرگشاکا اپنی جان بچانے کے لئے نارفوک کے ساتھ مل گئے ہوں گے۔ ظاہر ہے وہ وہاں اکیلے ہوں گے اور وہ فیلڈ کے آدمی نہیں ہیں اس لئے ان کے پاس اس کے علاوہ اور کوئی راستہ نہ ہو گا کہ وہ انہیں اپنے تعاون کا یقین دلا دیں"۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

" لیکن اب وہ سرگشاکا پر کیسے یقین کر سکتے ہیں"....... عمران نے کہا۔

" ہو سکتا ہے کہ سرگشاکا کو وہ اس لئے ساتھ لے گئے ہوں کہ ان سے اپنی مرضی کا اعلان کرا دیں"....... اس بار صفدر نے کہا۔

" انتخابات کے اعلان سے پہلے سرگشاکا کسی اتحاد کا اعلان نہیں کر سکتے۔ یہاں قبائلی نظام میں فیصلے آخری وقت پر ہوتے ہیں اور ان پر فوری عمل کر دیا جاتا ہے کیونکہ اگر فوری عمل درآمد نہ ہو تو پھر مخالفین سازشیں شروع کر دیتے ہیں اور سردار کی سرداری خطرے میں پڑ جاتی ہے"....... عمران نے جواب دیا۔

" یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ سرگشاکا کو ایکریمیا نے اپنی تحویل میں لے لیا ہو تاکہ جب انتخابات کا اعلان ہو تو وہ ان سے اپنی مرضی کا اعلان کرا دیں"....... جولیا نے کہا۔

"ہاں ایسا ہو سکتا ہے۔ بہر حال ان کے آدمیوں کے لہجے سے تو ایسی کسی بات کا احساس نہیں ہوا بہر حال ابھی معلوم ہو جائے گا"۔ عمران نے کہا اور پھر دس منٹ گزرنے کے بعد عمران نے ٹرانسمیٹر کا بٹن دبایا اور کال دینا شروع کر دی۔

"یس بلیو سکائی اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... تھوڑی دیر بعد دوسری طرف سے رابطہ ہو گیا۔

"کیا رپورٹ ملی ہے۔ اوور"...... عمران نے پوچھا۔

"رابرٹ میکملن کو ہلاک کر دیا گیا ہے۔ اسے اس کے دفتر میں گولی مار دی گئی ہے اور گولی مارنے والا اس کا نمبر ٹو ہے۔ اسے بھی ہلاک کر دیا گیا ہے۔ ان کا اندرونی جھگڑا تھا۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ایس جی اب کہاں ہیں۔ اوور"...... عمران نے پوچھا۔

"وہ کسی خفیہ مقام پر شفٹ ہو گئے ہیں۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"خفیہ مقام۔ کیا مطلب۔ کیا وہ پہلے خفیہ مقام پر نہیں تھے۔ اوور"۔ عمران نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

"خفیہ سے مطلب ہے کہ اب اس مقام کا کسی کو بھی علم نہیں ہے۔ ایس جی ٹاپو پر گئے تھے پھر ان کی ٹرانسمیٹر کال آ گئی کہ ان کے علم میں ایسے حالات آئے ہیں کہ انہیں فوری طور پر انتہائی خفیہ مقام پر شفٹ ہونا پڑ رہا ہے اس لئے انہیں واپس لینے کے لئے لانچ نہ

بھیجی جائے اور پھر انہوں نے کہا کہ وہ خود ٹرانسمیٹر پر رابطہ کرتے رہیں گے۔ ہمارے پوچھنے پر کہ کیا ہم اس جگہ پر رہیں یا یہاں سے واپس چلے جائیں تو انہوں نے کہا کہ تمام سیٹ اپ اسی طرح رہے گا اس لئے اب ہمیں یہ معلوم نہیں کہ وہ کہاں ہیں۔ اوور"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"بغیر لانچ کے وہ اس ٹاپو سے کہاں جا سکتے ہیں۔ اوور"۔ عمران نے کہا۔

"میرا خیال ہے پرنس کہ وہ اپنی آفس سیکرٹری میتھی کے ساتھ آبدوز پر چلے گئے ہیں۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کیا آپ اپنے خیال کو کنفرم کر سکتے ہیں۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"آپ کا لہجہ بتا رہا ہے کہ ایس جی کسی خطرے سے دوچار ہو گئے ہیں اور شاید آپ نے اس خطرے کو روکنے کے لئے ایس جی کو وہاں جانے سے روکنے کا پیغام دیا تھا۔ اگر ایسی بات ہے تو پلیز کھل کر بات کریں۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"مجھے اطلاع ملی تھی کہ ایکریمین ایجنٹ نارفوک اور اس کے ساتھیوں کو اس بات کا علم ہو گیا ہے کہ ایس جی آج ٹاپو پر جانے والے ہیں اس لئے میں نے انہیں ٹاپو پر جانے سے روکنے کا پیغام دیا تھا اس کے بعد میں اپنے ساتھیوں سمیت وہاں گیا تو وہاں نہ نارفوک اور نہ ہی اس کے ساتھی موجود تھے اور نہ ہی ایس جی۔ البتہ وہاں

ایسے نشانات نظر آئے ہیں جن سے پتہ چلتا ہے کہ وہاں کوئی ہیلی کاپٹر اترا تھا اور ایک فوجی بوٹوں کے مخصوص نشانات بھی نظر آئے ہیں اور ایسا کلیو بھی ملا ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ نارفوک اور اس کے ساتھی بہرحال وہاں پہنچے ضرور تھے۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

" اوہ۔ اگر ایسی بات ہے تو پھر ہمیں کنفرمیشن کرنا پڑے گی۔ ان کی کال تو آئی تھی اور وہ بات بھی خود ہی کر رہے تھے اور ان کا لہجہ بھی نارمل تھا اس لئے ہم مطمئن تھے لیکن اب آپ کی بات سننے کے بعد ہمیں واقعی خطرے کا احساس ہو رہا ہے۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" میں دس منٹ بعد پھر کال کروں گا۔ آپ کنفرم کریں کہ ایس جی ٹاپو سے کہاں گئے ہیں اور کس کے ساتھ گئے ہیں۔ اوور اینڈ آل"۔ عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

" کیپٹن شکیل کی بات درست ہے۔ سرگشاکا نے اپنی جان بچانے کے لئے مسلم بلاک سے غداری کی ہے"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

" عمران صاحب اگر ایسا ہے بھی ہی تو اس کا توڑ کیا ہو گا"۔ صفدر نے کہا۔

"پہلے کنفرمیشن ہو جائے پھر اس بارے میں سوچیں گے"۔ عمران نے جواب دیا اور سب ساتھیوں نے اثبات میں سرہلا دیئے پھر دس

منٹ بعد عمران نے دوبارہ ٹرانسمیٹر آن کیا اور اپنے نام کی کال دی۔

" یس بلیو سکائی اٹنڈنگ یو پرنس۔ آپ کی بات درست ثابت ہوئی ہے۔ ایس جی کسی چکر میں پھنس گئے ہیں کیونکہ ان کی آفس سیکرٹری جس نے ٹاپو پر پہنچا تھا اسے آفیسر کلب میں گولی مار دی گئی ہے اور گولی مارنے والا ایکریمین تھا اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اسے وہاں جانے سے روکنے کے لئے ایسا کیا گیا ہے اور اس کے نہ پہنچنے کی وجہ سے آبدوز بھی ٹاپو پر نہیں گئی اس کے باوجود بگ باس وہاں سے چلے گئے ہیں تو اس سے یہی ظاہر ہوتا ہے کہ وہ کسی چکر میں پھنس گئے ہیں۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" تو پھر اب آپ لوگ کیا کریں گے۔ اوور"...... عمران نے پوچھا۔

" ہم نے اپنے چیف کو اطلاع دے دی ہے۔ وہ جیسے ہمیں حکم دیں گے ہم ویسے ہی کریں گے۔ فی الحال انہوں نے ہمیں اس سیٹ اپ کو قائم رکھنے کا حکم دیا ہے۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"چیف کون ہے۔ اوور"...... عمران نے پوچھا۔

" سوری پرنس۔ یہ بتانے کی مجھے اجازت نہیں ہے۔ اوور اینڈ آل"۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ عمران نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا اور پھر ہاتھ بڑھا کر سامنے رکھے ہوئے ٹیلی فون کا رسیور اٹھا لیا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع

کر دیئے۔

" سلطان بول رہا ہوں"....... دوسری طرف سے سر سلطان کی آواز سنائی دی۔

" عمران بول رہا ہوں کامرون کے دارالحکومت زوالا سے"۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے مختصر طور پر سر گشاکا کی وفاداری بدلنے کے بارے میں بتا دیا۔

" اوہ۔ ویری سیڈ۔ اس کا تو مطلب ہے کہ ٹریٹی پر پھر ایکریمیا کا قبضہ ہو جائے گا اور مسلم بلاک کے مفادات ختم ہو جائیں گے"۔ سر سلطان نے انتہائی تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

" آپ کامرون کے صدر یا ان کے خاص آدمی سے بات کر کے ان کے نوٹس میں یہ بات لے آئیں اور ان سے پوچھیں کہ ایسی صورت میں کیا توڑ کیا جا سکتا ہے"....... عمران نے کہا۔

" ٹھیک ہے میں ان کے ملٹری سیکرٹری کے ذریعے ان سے بات کرتا ہوں۔ تم مجھے پندرہ منٹ بعد پھر کال کر لینا"....... سر سلطان نے جواب دیا اور عمران نے او کے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

" اس کا مطلب ہے کہ نارفوک نے ہمیں شکست فاش دے دی ہے"۔ صفدر نے کہا۔

" ہاں۔ اس وقت واقعی یہی پوزیشن ہے لیکن اصل مسئلہ ہماری شکست کا نہیں ہے۔ اصل مسئلہ پوری دنیا کے مسلم ممالک کے مفادات کا ہے۔ سر گشاکا نے صرف اپنی جان بچانے کے لئے پورے

مسلم بلاک کے مفادات کا سودا کر لیا ہے اور یہ ناقابل برداشت ہے"۔ عمران نے جواب دیا۔

" کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ ان کے قبیلے میں بغاوت کرا دی جائے اور نیا سردار بنا دیا جائے"....... جولیا نے کہا۔

" نہیں۔ اب اس کا وقت ہی نہیں رہا اور یہ بات اتنی آسان بھی نہیں ہے۔ سیاسی پارٹیوں میں تو ایسا ہو جاتا ہے لیکن قبائلی سسٹم میں ایسا نہیں ہوتا"....... عمران نے جواب دیا۔

" یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ سر گشاکا نے غداری نہ کی ہو بلکہ وقتی طور پر اپنی جان بچانے کے لئے چال کھیلی ہو اور عین موقع پر وہ پہلے والا ہی اعلان کر دیں تو پھر ایکریمیا کیا کرے گا"....... صفدر نے کہا۔

" ایکریمیا کے عالمی مفادات داؤ پر لگے ہوئے ہیں۔ وہ اتنی آسانی سے مار نہیں کھا سکتے"....... عمران نے جواب دیا اور پھر پندرہ منٹ تک وہ اسی موضوع پر بات چیت کرتے رہے لیکن کوئی ٹھوس بات سامنے نہ آئی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

" لاؤڈر کا بٹن آن کر دیں عمران صاحب"....... صفدر نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے آخر میں لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا۔

" عمران بول رہا ہوں سر سلطان۔ کیا کوئی رابطہ ہوا ہے"۔ عمران نے کہا۔

"ہاں براہ راست صدر سے بات ہوئی ہے۔ وہ بھی یہ سن کر بے حد پریشان ہوئے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ سر گشاکا کو ہر صورت میں انتخابات کے اعلان سے پہلے ایکریمیا کی تحویل سے برآمد کیا جائے ورنہ اگر ایکریمیا کے دباؤ پر انہوں نے ان کے قبیلے سے اتحاد کا اعلان نہ کیا تو پھر انتخابات میں ایکریمین گروپ برسر اقتدار آجائے گا اور اس کے بعد سارا معاملہ ہی فنش ہو جائے گا"....... سر سلطان نے کہا۔

"اس کے علاوہ اور کوئی توڑ"....... عمران نے کہا۔

"میں نے اس پر بھی بات کی ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ اس کے علاوہ اور کوئی حل نہیں ہے"....... سر سلطان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا ایسا ممکن ہے کہ سر گشاکا کو ہلاک کر دیا جائے اور ان کی جگہ جو آدمی لے وہ مسلم ممالک کے مفادات میں کام کرے"۔ عمران نے کہا۔

"اس پوائنٹ پر تو بات نہیں ہوئی اور نہ ہو سکتی ہے۔ لیکن میرا خیال ہے کہ ایسا نہیں ہو گا کیونکہ ایکریمیا سر گشاکا کو ہلاک کرنے کے درپے تھا تو اس کا یہی مطلب نکلتا ہے کہ ایکریمیا نے ان کی جگہ لینے والے کو پہلے ہی خرید رکھا ہو گا ورنہ تو انہیں سر گشاکا کی ہلاکت سے کوئی فائدہ نہ ہوتا"....... سر سلطان نے کہا۔

"کیا آپ ان کے قبیلے کے کسی ایسے آدمی سے میرا رابطہ کرا سکتے ہیں جس سے اس موضوع پر تفصیلی بات چیت ہو سکے یا یہاں کا

کوئی ایسا آدمی جو درمیانی رابطے کا کام دے سکے"....... عمران نے کہا۔

"مجھے تو معلوم نہیں ہے البتہ یہاں پاکیشیا میں کامرون کا سفیر بھی سر گشاکا کے قبیلے سے ہی تعلق رکھتا ہے میں اس سے بات کر کے معلوم کرتا ہوں"....... سر سلطان نے کہا۔

"آپ ان سے بات کر کے معلوم کریں میں پھر آپ کو فون کرتا ہوں"۔ عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"اس وقت وہاں پاکیشیا میں تو شاید دفتر کا وقت ہو گا"۔ صفدر نے کہا۔

"ہاں لیکن آج وہاں سرکاری چھٹی ہے۔ قومی شاعر ڈے کے سلسلے میں اس لئے میں نے ان کی رہائش گاہ پر ان کے خصوصی نمبر پر فون کیا تھا"....... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا اور صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"آپ کے ذہن میں کیا توڑ آرہا ہے عمران صاحب"....... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"فی الحال تو کوئی بات سمجھ میں نہیں آرہی"....... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ ہمیں سر گشاکا کو ٹریس کرنا چاہئے ان سے رابطے کے بعد پھر کسی دوسرے قسم کے بارے میں سوچا جائے"۔ جولیا نے کہا۔

" نارفوک کو یقیناً علم ہو گا کہ سرگشا کا کہاں ہے اور نلڈوفوک کی رہائش گاہ کا ہمیں علم ہے"....... صفدر نے کہا۔

" وہ ہم سے پہلے واپس پہنچا ہو گا اور جب وہاں انہوں نے اپنے آدمی کی لاش دیکھی ہو گی تو لامحالہ انہوں نے رہائش گاہ بدل لی ہو گی اور ویسے بھی ان کا یہاں اب کوئی کام نہیں ہے اس لئے یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ چارٹرڈ طیارے سے ایکریمیا روانہ بھی ہو چکے ہوں۔ بہرحال میں چیک کر لیتا ہوں۔ اس کوٹھی کا فون نمبر میں نے چیک کر لیا تھا"....... عمران نے کہا اور رسیور اٹھا کر اس نے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے لیکن دوسری طرف مسلسل گھنٹی بجتی رہی لیکن کسی نے رسیور نہ اٹھایا تو عمران نے رسیور واپس رکھ دیا۔

" آپ نے پہلے اس کوٹھی کا سراغ کس کے ذریعے لگایا تھا"۔ صفدر نے کہا۔

" اوہ ہاں۔ شاید اس ذریعے سے دوبارہ معلومات مل جائیں"۔ عمران نے چونک کر کہا اور ہاتھ بڑھا کر ایک بار پھر رسیور اٹھا لیا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

" لوگاش کلب"....... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

" پرنس آف ڈھمپ بول رہا ہوں۔ لوگاش سے بات کراؤ"۔ عمران نے کہا۔

" کیا آپ کی باس سے ملاقات طے ہے"....... دوسری طرف سے

کہا گیا۔

" نہیں۔ تم میرا نام ان تک پہنچا دو پھر وہ خود ہی بات کر لیں گے"۔ عمران نے کہا۔

" ہولڈ آن کریں"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" ہیلو لوگاش بول رہا ہوں پرنس"....... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

" لوگاش۔ وہ تمہاری ہاؤ جی کیا دوبارہ نارفوک کا پتہ چلا سکتی ہے"....... عمران نے کہا۔

" لیکن آپ نے تو خود کہہ دیا تھا کہ نگرانی ختم کر دی جائے۔ شاید آپ وہاں ریڈ کرنا چاہتے تھے"....... لوگاش نے کہا۔

" ہاں۔ لیکن اب مجھے فوری طور پر نارفوک کو تلاش کرنا ہے"۔ عمران نے کہا۔

" میں معلوم کرتا ہوں لیکن ہے مشکل کیونکہ ایک بار اگر نگرانی کا سلسلہ ختم کر دیا جائے تو پھر اس کا سرا تلاش کرنا تقریباً ناممکن ہو جاتا ہے۔ آپ اپنا فون نمبر بتا دیں یا پھر مجھے پانچ منٹ بعد دوبارہ کال کر لیں"....... لوگاش نے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ میں دوبارہ کال کر لوں گا"....... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ پھر پانچ منٹ بعد اس نے رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

" لوگاش کلب"....... رابطہ قائم ہوتے ہی نسوانی آواز سنائی دی۔

"پرنس آف ڈھمپ بول رہا ہوں۔ لوگاش سے بات کراؤ"۔ عمران نے کہا۔

"ہولڈ آن کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ لوگاش بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد لوگاش کی آواز سنائی دی۔

"کیا رپورٹ ہے لوگاش"...... عمران نے پوچھا۔

"نارفوک اپنے چار ساتھیوں سمیت واپس ایکریمیا چلا گیا ہے پرنس۔ جس کوٹھی میں وہ رہائش پذیر تھے وہاں آپ نے ریڈ کیا اور پھر جب آپ وہاں سے گئے تو ایک لاش آپ وہاں چھوڑ گئے۔ نارفوک اپنے ساتھیوں سمیت واپس آیا اور پھر لاش دیکھتے ہی وہ فوری طور پر ایئرپورٹ پہنچے اور وہاں سے چارٹرڈ طیارے کے ذریعے ایکریمیا روانہ ہو گئے۔ اب اس کوٹھی میں پولیس موجود ہے"...... لوگاش نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اچھا ایک اہم بات معلوم کرنی ہے۔ تم نے بتایا تھا کہ تمہارا تعلق اس قبیلے سے ہے جس سے سرگشاکا کا تعلق ہے۔ کیا واقعی ایسا ہی ہے"...... عمران نے کہا۔

"یس پرنس۔ لیکن آپ کیوں پوچھ رہے ہیں"...... لوگاش نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"کیا تمہیں معلوم ہے کہ تمہارے قبیلے کا سیٹ اپ کیا ہے۔ میرا مطلب ہے کہ سردار تو سرگشاکا ہیں اس کے علاوہ کیا سیٹ اپ

ہے"۔ عمران نے کہا۔

"ہاں۔ میں خود اس قبیلے کی ایک کونسل کا رکن ہوں۔ سرگشاکا چیف سردار ہیں ان کے بعد ایک نائب سردار ہے جن کا نام شاماس ہے۔ عملی طور پر وہی سردار ہیں لیکن آخری اور حتمی فیصلہ چیف سردار کا ہی ہوتا ہے اس کے بعد چار سردار ہیں جو سردار کونسل کہلاتی ہے۔ یہ چاروں سردار اہم معاملات میں نائب سردار اور چیف سردار کو مشورہ دیتے ہیں اس کے بعد علاقہ کونسلیں ہوتی ہیں جو چھوٹے علاقوں کا فیصلہ کرتی ہیں۔ ایسی ہی ایک کونسل کا رکن میں بھی ہوں لیکن مسئلہ کیا ہے آپ کیا معلوم کرنا چاہتے ہیں"۔ لوگاش نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"کیا تمہارا فون پوری طرح محفوظ ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"ایک منٹ"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر لائن پر خاموشی طاری ہو گئی۔

"ہاں اب کہیں۔ اب فون مکمل طور پر محفوظ ہے"...... لوگاش کی آواز دوبارہ سنائی دی۔

"جیسا کہ میں نے تمہیں پہلے بتایا تھا کہ اقوام متحدہ کی اہم ترین ٹریٹی کا طویل عرصے سے چیئرمین ایکریمیا چلا آ رہا تھا لیکن اس بار مسلم ممالک نے مل کر اس کمیٹی کی چیئرمین شپ حاصل کرنے کی کوشش کی کیونکہ اس کمیٹی کی وجہ سے ایکریمیا مسلم ممالک کے درمیان اتحاد نہ ہونے دیتا تھا۔ کامرون ایکریمیا کا اتحادی ملک سمجھا

جاتا تھا چنانچہ جب مسلم ممالک کا دباؤ بڑھا تو ایکریمین حکام نے ایک گیم کھیلی اور کامرون حکام سے یہ عندیہ مل گیا کہ اگر کامرون کے نمائندے کو ٹریٹی کا صدر بنا دیا جائے تو نمائندہ وہی کچھ کرے گا جو ایکریمیا کے مفاد میں ہو گا اس طرح مسلم ممالک کا دباؤ بھی ختم ہو جائے گا اور ایکریمیا کے مفادات بھی پہلے کی طرح محفوظ ہی رہیں گے۔ چنانچہ کامرون کے نمائندے کو خفیہ طور پر ٹریٹی کا صدر منتخب کر لیا گیا۔ ایکریمیا اپنی جگہ مطمئن تھا کہ گو بظاہر صدر کامرون جو کہ مسلم ملک کا نمائندہ صدر ہے لیکن دراصل صدارت پھر بھی اس کے ہاتھ میں ہی ہے لیکن سرگشاکا اور کامرون کے صدر نے درپردہ دوسری گیم کھیل دی اور ایک اہم ترین معاہدے کی منظوری کامرون کے نمائندے نے ایکریمیا کی مرضی کے خلاف دے دی جس سے ایکریمیا کو معلوم ہو گیا کہ اس کی بازی پلٹ گئی ہے۔ چونکہ کامرون کے انتخابات قریب آگئے ہیں اس لئے انہوں نے ان انتخابات کو ہائی جیک کرنے کی سکیم بنائی تاکہ اپنی مرضی کی حکومت قائم کر کے ٹریٹی کے صدر کو اپنے حق میں کرا سکیں اور اس طرح ٹریٹی پر دوبارہ اپنا قبضہ بحال کیا جا سکے۔ کامرون میں چونکہ قبائلی سسٹم ہے اس لئے انتخابات کے دوران مختلف قبیلوں کے باہمی اتحاد سے حکومتیں بنتی اور بگڑتی ہیں اس وقت سرگشاکا کا قبیلہ اور ملک کے صدر کا قبیلہ متحد ہے۔ یہ دونوں حضرات مسلم ممالک کی برتری کے خواہاں ہیں جبکہ ملکی فائدے کے لئے ایکریمیا کے حلیف ہیں لیکن حزب اختلاف

کے قائد اور فوج کے سپہ سالار کے قبیلے قطعی ایکریمیا کے حامی ہیں۔ چنانچہ ایکریمیا نے کوشش کی۔ سرگشاکا کا قبیلہ جو کامرون میں سب سے زیادہ طاقتور اور بااثر قبیلہ ہے کو قائد حزب اختلاف کے قبیلے سے اتحاد کرا کر حکومت بدل دی جائے اور ایکریمیا کے مفادات محفوظ کر لئے جائیں۔ سرگشاکا نے ایسا کرنے سے صاف انکار کر دیا۔ اتحاد کا اعلان چونکہ یہاں کے قانون کے مطابق اس وقت کیا جا سکتا ہے جب انتخابات کی تاریخ کا اعلان ہو جائے اس لئے سرگشاکا اس وقت تک روپوش ہو گئے تاکہ ایکریمیا ان پر دباؤ نہ ڈال سکے لیکن ایکریمین ایجنسیاں جن میں نارفوک گروپ شامل ہے اس کے خلاف حرکت میں آگئیں۔ وہ سرگشاکا کو انتخابات کے اعلان سے قبل ہلاک کرنا چاہتے تھے۔ انہیں ایسا کرنے سے روکنے کے لئے سرگشاکا نے ہماری خدمات حاصل کیں لیکن نارفوک نے سرگشاکا کا سراغ لگا لیا۔ سرگشاکا ایک ویران جزیرے میں آفس ورک کے لئے جاتے تھے۔ مجھے اس کا علم ہوا تو میں نے سرگشاکا تک پیغام بھجوا دیا کہ وہ اس ویران جزیرے میں نہ جائیں۔ میں سمجھا کہ میرا پیغام پہنچ گیا ہو گا اس لئے میں مطمئن ہو گیا لیکن بعد میں پتہ چلا کہ میرا پیغام سرگشاکا تک نہیں پہنچا اور سرگشاکا وہاں پہنچ گئے اور نارفوک اور اس کے گروپ کے ہاتھ لگ گئے۔ سرگشاکا نے اپنی جان بچانے کے لئے ایکریمیا سے اتحاد کر لیا اور اب تمہاری یہ رپورٹ کہ نارفوک اپنے گروپ کے ساتھ نارفوک واپس ایکریمیا چلا گیا ہے۔ ظاہر ہوتا ہے کہ سرگشاکا کو

بھی انہوں نے ایکریمیا منتقل کر لیا ہو گا اور اب جیسے ہی انتخابات کا اعلان ہو گا ایکریمیا سرگشاکا سے اپنی مرضی کے اتحاد کا اعلان کرا دے گا اور اس طرح آئندہ حکومت ایکریمیا کی مرضی کی آ جائے گی اور ٹریٹی کی صدارت ایک بار پھر بالواسطہ طور پر ایکریمیا کے تحت چلی جائے گی اور مسلم ممالک کے مفادات کو ایک بار پھر شدید نقصان پہنچے گا۔ میں نے تم سے تفصیل اس لئے پوچھی تھی کہ سرگشاکا کو ہلاک کرنے کا مقصد تو یہی ہو سکتا تھا کہ سرگشاکا کے بعد جس نے اس قبیلے کا سردار بننا ہے وہ لامحالہ ایکریمیا کا اپنا خاص آدمی ہو گا ورنہ تو سرگشاکا کو ہلاک کرنے کا کوئی فائدہ ایکریمیا کو نہ ہو سکتا تھا"۔ عمران نے کہا۔

"آپ نے مہربانی کی ہے پرنس کہ اس قدر تفصیل مجھے بتا دی ہے۔ آپ کی بات واقعی درست ہے۔ سردار شاماس ایکریمیا کے زبردست حامی ہیں اور قبیلے کے اس طبقے کے نمائندے ہیں جو ایکریمیا کا حامی ہے جبکہ کونسل کے چاروں سردار اور سرگشاکا مسلم ممالک کے حامی ہیں اور قبیلے میں ایسے لوگوں کی تعداد بہرحال زیادہ ہے جو ایکریمیا کے مقابلے میں مسلم ممالک کی حمایت کرتے ہیں۔ قبیلے کی روایات کے مطابق چیف سردار جو فیصلہ کر دے اس کی پابندی قبیلے کے ہر فرد پر لازمی ہوتی ہے چاہے وہ اس فیصلے کو ذاتی طور پر پسند کرے چاہے نہ کرے وہ اس سے بغاوت نہیں کر سکتا۔ چیف سردار کی موجودگی میں نائب سردار کونسل کے سردار چیف سردار کے

خلاف کوئی فیصلہ نہیں کر سکتے۔ ہاں چیف سردار اگر وفات پا جائے یا ہلاک ہو جائے تو اس کی باقاعدہ رسومات ہوں گی اور رسومات جب تک نہ ہوں تب تک چیف سردار کو زندہ سمجھا جاتا ہے۔ جب رسومات مکمل ہو جاتی ہیں تو پھر نائب سردار خودبخود چیف سردار بن جاتا ہے اور کونسل کے چار ارکان میں سے کسی ایک کو انتخابات کے ذریعے نائب سردار اور کونسل کے چوتھے رکن کا انتخاب باقی کونسلوں سے کیا جاتا ہے"..... لوگاش نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"لیکن اگر چیف سردار اور نائب سردار دونوں وفات پا جائیں پھر"....... عمران نے کہا۔

"پھر اس کی رسومات کے بعد پورے قبیلے میں سے نیا چیف سردار منتخب کیا جاتا ہے اور اس وقت کونسل کے چاروں ارکان باہمی مشورے سے فیصلے کرتے ہیں اور ان کے فیصلے کو پورے قبیلے کا حتمی اور آخری فیصلہ سمجھا جاتا ہے"....... لوگاش نے جواب دیا۔

"نائب سردار شاماس کہاں رہتے ہیں"....... عمران نے پوچھا۔

"یوشو قبیلے کا مرکزی ہیڈ کوارٹر زوالا کے شمال مغرب میں ایک پرانی قلعہ نما عمارت کے اندر ہے۔ نائب سردار کی رہائش بھی اس قلعے کے اندر ہے۔ کونسل کے چاروں ارکان بھی وہیں رہتے ہیں"۔ لوگاش نے جواب دیا۔

"اوکے۔ بے حد شکریہ"....... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

" اس کا مطلب ہے کہ جب تک سرگشاکا زندہ ہے تب تک اس کا فیصلہ حتمی ہو گا"....... صفدر نے کہا۔

" ہاں۔ اس لئے نائب سردار یا کونسل کے اراکین کسی کو بھی کچھ کہنا فضول ہے اور اب ہر صورت میں سرگشاکا کو تلاش کرنا پڑے گا۔ میرا ذاتی خیال ہے کہ وہ صرف اپنی جان بچانے کے لئے ایکریمیا کے ساتھ ملے ہیں۔ اگر انہیں ایکریمیا کی تحویل سے نکال لیا جائے تو پھر وہ یقیناً مسلم ممالک کے مفادات کی بات ہی کریں گے"۔ عمران نے کہا۔

" لیکن انہیں کہاں اور کیسے تلاش کیا جائے"....... صفدر نے کہا۔

"ہاں۔ یہ اصل بات ہے"....... عمران نے سرہلاتے ہوئے کہا۔

" کیا میں ٹرائی کروں"....... جولیا نے کہا تو عمران نے چونک کر جولیا کی طرف دیکھا۔

" اس میں اجازت لینے کی کیا ضرورت ہے۔ ہم سب کی مشترکہ ذمہ داری ہے کہ مشن کو ہر صورت میں کامیاب کیا جائے۔ لیکن تم کیا کرنا چاہتی ہو"....... عمران نے کہا۔

" پہلے میں ٹرائی کر لوں پھر بتاتی ہوں"....... جولیا نے کہا اور رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

" بون بون کلب"....... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

" لیڈی گراہم سے بات کرائیں۔ میں جولیانا فنر واٹر بول رہی ہوں"۔ جولیا نے قدرے سخت لہجے میں کہا۔

"ہولڈ آن کریں"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" ہیلو مس جولیانا۔ کیا آپ لائن پر ہیں"....... چند لمحوں بعد وہی نسوانی آواز سنائی دی۔

" یس"....... جولیا نے جواب دیا۔

" لیڈی صاحبہ سے بات کریں"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" ہیلو جولیا نافنر واٹر بول رہی ہوں"....... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" لیڈی گراہم بول رہی ہوں جولیانا۔ کہاں سے بول رہی ہو۔ بڑے طویل عرصے بعد تمہیں میری یاد آئی ہے"....... دوسری طرف سے انتہائی بے تکلفانہ لہجے میں کہا گیا۔

" تمہاری یاد تو ہر وقت آتی رہتی ہے لیکن مصروفیت کی وجہ سے رابطہ نہیں ہو سکا۔ اب بھی میں ایک افریقی ملک سے بول رہی ہوں۔ تمہارے ذمہ ایک کام لگانا ہے معاوضہ تمہاری مرضی اور کام میری مرضی کا ہو گا"....... جولیا نے کہا۔

" تم معاوضے کی بات چھوڑو کام بتاؤ۔ تمہیں معلوم تو ہے کہ میں صرف وہ کام کرتی ہوں جو میرے معیار کا ہو"....... لیڈی گراہم نے کہا۔

" ایکریمیا کے چیف سیکرٹری نے ایک سرکاری ایجنسی سیگر کے

سابق چیف نارفوک کے ذریعے افریقی ملک کامرون کے چیف سیکرٹری سر گشاکا کو کامرون سے اغوا کرایا ہے وہ ان سے اپنی مرضی کا کوئی سیاسی اعلان کرانا چاہتے ہیں مجھے سر گشاکا کا موجودہ پتہ چاہئے"۔ جولیا نے کہا۔

"ہاں۔ یہ کام واقعی میرے معیار کا ہے۔ معاوضہ پچاس لاکھ ڈالر ہو گا"....... لیڈی گراہم نے کہا۔

"صرف دس لاکھ ڈالر۔ اس سے ایک ڈالر زیادہ نہ کم"....... جولیا نے جواب دیا تو عمران اور دوسرے ساتھی بے اختیار مسکرا دیئے۔

"بس یہی ایک عادت تم میں خراب ہے کہ تم سودے بازی پر اتر آتی ہو۔ ابھی تو تم کہہ رہی تھی کہ معاوضہ میری مرضی کا ہو گا اور اب جب میں نے معاوضہ بتایا ہے تو تم نے اسے بہت کم کر دیا"....... لیڈی گراہم نے کہا۔

"اس وقت تم نے خود یہ آفر قبول نہ کی تھی اور کہا تھا کہ معاوضے کو چھوڑو۔ کام میرے معیار کا ہو تو کروں گی"....... جولیا نے کہا۔

"اوکے ٹھیک ہے۔ پندرہ لاکھ ڈالر لوں گی اور بس۔ اگر منظور ہو تو بتا دو ورنہ کام چھوڑو اور میری ذاتی دعوت قبول کر لو"۔ لیڈی گراہم نے کہا۔

"چلو تم خوش رہو لیڈی گراہم"....... جولیا نے کہا۔

"اوکے۔ تم ایسا کرو کہ ایک گھنٹے بعد مجھے فون کرنا۔ میں بتا

دوں گی"....... لیڈی گراہم نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

"گڈ۔ لیڈی گراہم سے تمہاری دوستی واقعی میرے لئے حیران کن ہے کیونکہ لیڈی گراہم تو ناک پر مکھی نہیں بیٹھنے دیتی"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم جو مکھی کی طرح چپک جاتے ہو۔ پھر کیوں بیٹھنے دے"۔ تنویر نے جو اب تک خاموش بیٹھا عمران کے خلاف بولنے کا موقع ملتے ہی بول پڑا اور اس کے اس خوبصورت فقرے پر کمرہ بے اختیار قہقہوں سے گونج اٹھا۔ عمران خود بھی ہنس پڑا تھا کیونکہ تنویر کا فقرہ واقعی خوبصورت تھا۔

"شہد کی مکھی تو گلاب کے پھول پر بیٹھتی ہی رہتی ہے تم اپنی بات کرو"....... عمران نے جواب دیا۔

"بس بس۔ یہ غلیظ باتیں بند کرو اور تنویر تم بھی مکروہ چیزوں کے نام مت لیا کرو"....... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"ویسے مس جولیا یہ لیڈی گراہم کون ہے۔ اس کا حدود اربعہ کیا ہے اور آپ کی اس سے اس طرح کی دوستی کب سے ہو گئی"۔ صفدر نے کہا تو جولیا ہنس پڑی۔

"یہ دوستی عمران کی وجہ سے ہوئی ہے۔ کافی عرصہ پہلے عمران کو لیڈی گراہم سے معلومات حاصل کرنی تھیں لیکن وہ خود سامنے نہیں آنا چاہتا تھا اس لئے اس نے مجھے اس کے پاس بھیجا اور پھر تب سے

میری اس سے دوستی ہو گئی۔ اب اچانک مجھے اس کا خیال آگیا تو میں نے سوچا کہ میں بھی عمران کی طرح پرانے تعلقات سے فائدہ اٹھاؤں"...... جولیا نے جواب دیا۔

"ویسے مس جولیا مجھے آپ کی کارکردگی دیکھ کر حقیقی خوشی ہوئی ہے۔ اب آپ واقعی جذباتی خول سے نکل کر کام کرنے کے موڈ میں آ گئی ہیں"...... صفدر نے کہا۔

"اس کا سہرا بھی عمران کے سر ہے۔ اس نے مجھے انتہائی سنجیدگی سے سمجھا دیا ہے کہ اگر میں نے کام نہ کیا تو چیف کسی بھی لمحے مجھے ڈپٹی چیف کے عہدے سے تو ایک طرف سیکرٹ سروس سے بھی علیحدہ کر سکتا ہے اور مجھے معلوم ہے کہ عمران چیف کے بے حد قریب ہے اس لئے لامحالہ چیف نے ایسی کوئی بات کی ہو گی یا کوئی ایسا اظہار کیا ہو گا اور میں نہیں چاہتی کہ آپ سب ساتھیوں سے علیحدہ ہو جاؤں اس لئے میں نے کام کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے"۔ جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب کیا آپ واقعی چیف کے قریب ہیں"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"فی الحال تو ڈپٹی چیف کے قریب ہوں"...... عمران نے جواب دیا اور سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"عمران صاحب کیا آپ کے ذہن میں کبھی تجسس پیدا نہیں ہوا کہ آپ یہ معلوم کر سکیں کہ چیف کون ہے"...... صفدر نے کہا تو

سب چونک کر عمران کی طرف دیکھنے لگے۔

"تجسس تو اسے ہو جو اسے نہ جانتا ہو۔ مجھے تو معلوم ہے پھر تجسس کیسا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو سب بے اختیار چونک پڑے۔

"تم جانتے ہو۔ کیا مطلب۔ کیسے جانتے ہو"...... جولیا نے حیران ہو کر پوچھا۔

"جس طرح میں تمہیں جانتا ہوں۔ تنویر کو جانتا ہوں۔ صفدر کو جانتا ہوں اسی طرح میں چیف کو بھی جانتا ہوں"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کیا آپ نے اسے نقاب کے بغیر بھی دیکھا ہوا ہے"...... صفدر نے پوچھا۔

"سینکڑوں ہزاروں بار"...... عمران نے بڑے مطمئن لہجے میں جواب دیا تو سب بے اختیار اچھل پڑے۔ ان سب کے چہروں پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"کیسا ہے چیف۔ حلیہ تو بتاؤ"...... جولیا نے سرسراتے ہوئے لہجے میں پوچھا۔

"نہ ہی پوچھو تو اچھا ہے۔ اسی لئے تو نقاب ڈالے رکھتا ہے"۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب۔ وہ بدصورت ہے۔ نہیں ایسا نہیں ہو سکتا"۔ جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"ارے میں نے کب کہا ہے کہ وہ بدصورت ہے۔ تم نے خواہ مخواہ مجھ پر آنکھیں نکالنا شروع کر دیں۔ مجھ سے نہ سہی بہرحال تنویر سے تو زیادہ خوبصورت ہے"....... عمران نے جواب دیا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"یہ ویسے ہی گپ مار رہا ہے اپنی اہمیت جتانے کے لئے"۔ تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کیا حلیہ ہے چیف کا"....... جولیا نے بے چین ہو کر پوچھا۔

"طوطے جیسی ناک۔ مینڈک کی طرح باہر کو نکلی ہوئی بڑی بڑی آنکھیں۔ مٹکے جیسا سر۔ امچور کی طرح سوکھا ہوا چہرہ۔ ڈریکولا کی طرح نوکدار اور مڑے ہوئے دانت۔ سر سے گنجا۔ داڑھی مونچھیں تو ایک طرف بھنوں اور پلکوں کے بال بھی غائب۔ آگے کو نکلی ہوئی چونچ دار ٹھوڑی۔ دھاگے کی طرح پتلی گردن۔ دبلا پتلا جسم جیسے انسان نہ ہو بلکہ بانس پر کپڑے چڑھا دیئے گئے ہوں"....... عمران نے فوراً ہی حلیہ بتانا شروع کر دیا۔

"بس بس۔ بکواس مت کرو۔ تنویر درست کہہ رہا ہے تم خواہ مخواہ اپنی اہمیت جتانے کے لئے بکواس کر رہے ہو"....... جولیا نے کاٹ کھانے والے لہجے میں کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"کیا مطلب۔ کیا میں غلط کہہ رہا ہوں۔ چلو اٹھاؤ رسیور اور کرو اپنے چیف کو فون اور پوچھو اس سے"....... عمران نے بھی غصیلے لہجے میں کہا۔

"تمہاری طرح میرا دماغ خراب نہیں ہے۔ خواہ مخواہ وقت ضائع کر دیا۔ نانسنس"....... جولیا نے پھنکارتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"چلو اگر تمہیں یہ حلیہ پسند نہیں ہے تو تنویر کا حلیہ بتا دیتا ہوں۔ دبلی پتلی شاعرانہ طرز کی ناک۔ کرنچی آنکھیں۔ مینڈک کی طرح چوڑے اور پھولتے پچکتے نتھنے"....... عمران کی زبان ایک بار پھر رواں ہو گئی اور کمرہ بے اختیار قہقہوں سے گونج اٹھا۔

"اب مجھے یقین آگیا ہے کہ تم سو فیصد جھوٹ بول رہے ہو۔ جب تنویر سامنے موجود ہے تو تم اس کا حلیہ یہ بتا رہے ہو تو چیف کا حلیہ تم صحیح بتا ہی نہیں سکتے"....... جولیا نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ارے میں تو اصل حلیہ بتا رہا تھا اگر تمہیں حلیے چاہئیں جو بظاہر نظر آتے ہیں تو وہ بھی بتا دیتا ہوں"....... عمران نے کہا تو جولیا بے اختیار چونک پڑی۔

"کیا مطلب۔ بظاہر نظر آنے کا کیا مطلب"....... جولیا نے حیران ہو کر کہا۔

"تنویر اور چیف دونوں نے پلاسٹک سرجری کرا رکھی ہے۔ یقین نہ آئے تو تنویر سے پوچھ لو مجھے یقین ہے یہ تمہارے سامنے جھوٹ نہیں بولے گا"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا واقعی تنویر"....... جولیا نے چونکتے ہوئے کہا۔

"تمہیں کیسے معلوم ہوا ہے کہ میں نے پلاسٹک سرجری کرائی ہوئی ہے"....... تنویر نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں عمران سے مخاطب ہو

کر کہا تو سب ساتھی بے اختیار چونک پڑے۔ ان سب کے چہروں پر حیرت کے تاثرات نمایاں تھے کیونکہ انہیں بھی معلوم نہ تھا جبکہ تنویر کا فقرہ بتا رہا تھا کہ اس نے واقعی پلاسٹک سرجری کرا رکھی ہے۔

"مجھے کیسے معلوم نہ ہو۔ آخر تم میرے رقیب روسیاہ اوہ سوری روسفید ہو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا تم نے واقعی پلاسٹک سرجری کرائی ہوئی ہے"...... جولیا نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ وہ اس طرح تنویر کو دیکھ رہی تھی جیسے زندگی میں پہلی بار اسے دیکھ رہی ہو۔

"یہ بات میری پرسنل فائل میں درج ہے اور پرسنل فائل چیف کی تحویل میں ہوتی ہے۔ پھر عمران کو کیسے اس بات کا پتہ چلا"۔ تنویر نے کہا تو سب ساتھی بے اختیار چونک پڑے۔ ظاہر ہے ان سب کے ذہن میں بھی وہی شک ابھرا تھا جو تنویر کے ذہن میں ابھرا تھا کہ کہیں عمران خود ہی تو چیف نہیں ہے۔

"یہ بات مجھے چیف نے بتائی تھی۔ اگر یقین نہ آئے تو بے شک چیف سے پوچھ لو۔ میں نے اسے مشورہ دیا تھا کہ وہ نقاب پہننے کی بجائے پلاسٹک سرجری کرالے جس پر اس نے جواب دیا کہ پلاسٹک سرجری تو وہ پہلے ہی کرا چکا ہے جس طرح تنویر کی ہوئی ہے لیکن نقاب وہ اس لئے نہیں پہنتا کہ وہ اپنا چہرہ چھپانا چاہتا ہے بلکہ اس لئے پہنتا ہے کہ یہ سیکرٹ سروس کے قانون میں شامل ہے۔ تمہاری طرح میں بھی تنویر کی پلاسٹک سرجری کی بات سن کر حیران

ہوا تھا اس پر چیف نے بتایا تھا کہ تنویر جب کالج میں تھا تو ایک ایکسیڈنٹ میں اس کی ناک کٹ گئی تھی جسے سرجنوں نے جوڑ تو دیا تھا لیکن وہ بے حد بھدی لگتی تھی اس لئے تنویر کے والد نے باقاعدہ پلاسٹک سرجری کرائی تھی"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ بات تمہیں کب معلوم ہوئی تھی"...... تنویر نے پوچھا۔

"کافی عرصہ ہو گیا ہے۔ کیوں"...... عمران نے چونک کر جواب دیا۔

"تو تم نے اب تک یہ بات کیوں چھپائی"...... تنویر کا لہجہ بتا رہا تھا کہ عمران کے جواب کے باوجود اس کا شک دور نہیں ہوا۔

"اس لئے کہ مسئلہ رقیب روسفید کی ناک کا تھا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"تم نے بھی تو آج تک نہیں بتایا۔ کیا واقعی ایسا ہوا تھا"۔ جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں کالج کے زمانے میں گریٹ لینڈ میں میری ناک کی پلاسٹک سرجری ہوئی تھی"...... تنویر نے اثبات میں سرہلاتے ہوئے کہا۔

"کیا چیف نے بھی واقعی پلاسٹک سرجری کرائی ہوئی ہے"۔ جولیا نے اس بار عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اس نے اپنے مزاج کی پلاسٹک سرجری کرا رکھی ہے۔ چہرے کا تو مجھے علم نہیں ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"مزاج کی پلاسٹک سرجری۔ کیا مطلب"...... جولیا نے حیران ہو کر پوچھا۔

"سنا ہے چیف پہلے بے حد فیاض تھا۔ معمولی باتوں پر بڑے بڑے چیک دے دیتا تھا پھر اس نے اپنے مزاج کی پلاسٹک سرجری کرا لی اور اس سے وہ اس قدر کنجوس ہو گیا کہ بڑے بڑے کارناموں پر معمولی سا چیک دیتے ہوئے بھی اس کی جان نکلتی ہے"...... عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا اور سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"ویسے عمران صاحب آپ نے کبھی کوشش بھی نہیں کی چیف کا چہرہ دیکھنے کی"...... صفدر نے کہا۔

"ایک ہی چہرہ دیکھنے سے فرصت نہیں ملتی۔ دوسرا کیسے دیکھ سکتا ہوں"...... عمران نے جولیا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تو سب ساتھی بے اختیار ہنس پڑے۔ وہ عمران کا اشارہ اچھی طرح سمجھ گئے تھے۔ جولیا کے چہرے پر ایک لمحے کے لئے شرم کے تاثرات ابھرے لیکن دوسرے لمحے اس کا چہرہ نارمل ہو گیا۔

"اگر ایسی بات ہے تو میں تمہیں اپنی تصویر دے دیتی ہوں تم بیٹھے دیکھتے رہا کرو"...... جولیا نے کہا۔

"یہ کام تو تنویر کرتا ہے۔ ہم تو اصل کے قائل ہیں"...... عمران نے ترکی بہ ترکی جواب دیا تو کمرہ ایک بار پھر قہقہوں سے گونج اٹھا۔

"میرا خیال ہے کہ ایک گھنٹہ گزر چکا ہے۔ اب لیڈی گراہم سے بات کر لی جائے"...... جولیا نے کہا اور پھر رسیور اٹھا کر اس نے

ایک بار پھر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"بون بون کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"لیڈی گراہم سے بات کراؤ۔ میرا نام جولیانا فٹزواٹر ہے"۔ جولیا نے کہا۔

"ہولڈ آن کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو"...... چند لمحوں بعد لیڈی گراہم کی آواز سنائی دی۔

"کیا رپورٹ ہے لیڈی گراہم"...... جولیا نے کہا۔

"تمہارا مطلوبہ آدمی سرگشا کا اس وقت ولنگٹن کی وارِوک روڈ کی میرٹ بلڈنگ میں موجود ہے۔ یہ بلڈنگ براہ راست نارفوک کی تحویل میں ہے"...... لیڈی گراہم نے جواب دیا۔

"کیا اس سے فون پر رابطہ ہو سکتا ہے یا ٹرانسمیٹر پر"...... جولیا نے کہا۔

"ٹرانسمیٹر کا تو مجھے علم نہیں ہو سکتا البتہ اس بلڈنگ کا فون نمبر میں بتاتی ہوں لیکن ظاہر ہے نارفوک کی اجازت کے بغیر تمہارے آدمی سے رابطہ نہیں ہو سکے گا"...... لیڈی گراہم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم نمبر بتاؤ۔ باقی کام میں کر لوں گی"...... جولیا نے کہا اور لیڈی گراہم نے نمبر بتا دیئے۔

"اوکے۔ اب اپنا بنک اکاؤنٹ نمبر اور بنک کا نام بتا دو تاکہ

تمہارا معاوضہ وہاں جمع کرا دیا جائے"....... جولیا نے کہا۔

" میرے نام کا گارینٹڈ چیک میرے کلب کے پتے پر بھجوا دو"۔ لیڈی گراہم نے کہا تو جولیا نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

" اب کیا کرنا ہے۔ کیا اس بلڈنگ پر ریڈ کرنا ہو گا"....... جولیا نے رسیور رکھ کر عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

" مسئلہ یہ ہے کہ کسی طرح سرگشاکا سے اصل صورت حال معلوم ہو جائے تو اس کے مطابق ہی اقدام کیا جا سکتا ہے۔ اگر سرگشاکا واقعی ایکریمیا سے تعاون نہیں کرنا چاہتے تو پھر تو لازماً انہیں وہاں سے نکالنا ہو گا لیکن اگر وہ واقعی اس سے تعاون کرتے ہیں تو پھر ان کی ہلاکت بھی بے سود ہو گی اور رہائی بھی۔ کیونکہ ہلاکت کے بعد ان کا نائب سردار چیف سردار بن کر ایکریمیا کے حق میں ووٹ دے گا"....... عمران نے کہا۔

" پھر کس طرح معلوم کیا جا سکتا ہے"....... جولیا نے کہا۔

" عمران صاحب۔ آپ چیف سیکرٹری کے لہجے میں ان سے بات نہیں کر سکتے"....... اچانک کیپٹن شکیل نے کہا۔

" وہ تو کر سکتا ہوں لیکن سرگشاکا ظاہر ہے چیف سیکرٹری کو اصل بات تو نہیں بتائیں گے اور نہ ہی وہ نارفوک کو بتائیں گے"۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" میرا خیال ہے کہ ہمیں پہلے انہیں وہاں سے رہائی دلانی چاہئے اس کے بعد انہیں اپنی تحویل میں رکھ کر ہم زبردستی بھی ان سے اپنے

حق میں بیان دلوا سکتے ہیں"....... تنویر نے کہا تو عمران چونک پڑا۔

" اوہ۔ ویری گڈ۔ واقعی یہ اچھی تجویز ہے۔ اگر ایکریمیا یہ کام کر سکتا ہے تو ہم کیوں نہیں کر سکتے۔ اس طرح واقعی ایکریمیا کو شکست دی جا سکتی ہے"....... عمران نے کہا تو تنویر کا چہرہ یکلخت کھل اٹھا۔

" تم یہ کام میرے ذمے لگا دو۔ میں خود ہی اسے وہاں سے نکال لاؤں گا"....... تنویر نے کہا۔

" نہیں۔ ہم سب کو وہاں جانا ہو گا ہم انہیں انتخابات کے اعلان تک وہیں ایکریمیا میں ہی رکھیں گے۔ یہاں آنے کی ضرورت نہیں ہے"....... عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

بروک اپنے آفس میں بیٹھا ایک فائل کے مطالعے میں مصروف
تھا کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی اور بروک نے چونک کر رسیور اٹھالیا۔

"یس"....... بروک نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"باس۔ چیف سیکرٹری صاحب سے بات کیجئے"....... دوسری
طرف سے اس کے پی اے کی آواز سنائی دی اور بروک بے اختیار
چونک پڑا۔

"کراؤ بات"....... بروک نے کہا اور پھر لائن کنکٹ کرنے کی
مخصوص آواز سن کر اس نے ہیلو کہہ دیا۔

"بروک تمہارے لئے خوشخبری ہے"....... دوسری طرف سے
چیف سیکرٹری کی مسرت بھری آواز سنائی دی۔

"تھینک یو سر"....... بروک نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہمارا سرگشاکا والا مشن ہماری توقع سے بھی زیادہ بہتر انداز میں

کامیاب ہو گیا ہے"....... چیف سیکرٹری نے کہا۔

"کس طرح سر۔ مجھے تفصیل تو بتائیں"....... بروک نے کہا۔

"ہاں تمہیں تفصیل بتانی ضروری ہے کیونکہ بہرحال اس کیس کا
تمام تر کریڈٹ تمہاری ایجنسی سیگر کے حساب میں لیا جائے گا"۔
چیف سیکرٹری نے کہا اور پھر انہوں نے مختصر انداز میں نارفوک کے
اس ٹاپو جزیرے پر پہنچنے وہاں سے سرگشاکا کو پکڑنے سے لے کر
سرگشاکا سے ہونے والی تمام بات چیت بتادی۔

"کیا سرگشاکا واقعی دل سے رضامند ہوئے ہیں یا انہوں نے
صرف جان بچانے کے لئے وقت کاٹنے کی کوشش کی ہے"۔ بروک
نے کہا۔

"یہ بات میرے اور نارفوک دونوں کے ذہن میں تھی اس لئے
میں نے سرگشاکا کو وہاں سے فوری طور پر یہاں ایکریمیا منتقل کر دیا
ہے اور اب سرگشاکا حکومت ایکریمیا کی تحویل میں ہیں اور جیسے ہی
کامرون میں انتخابات کا اعلان ہوا سرگشاکا کامرون ریڈیو اور ٹیلی
ویژن سے ہماری مرضی کا اعلان کر دیں گے اور ایک بار اعلان کرنے
کے بعد وہ ظاہر ہے اسے تبدیل نہیں کر سکتے"....... چیف سیکرٹری
نے کہا۔

"سرگشاکا اس وقت کہاں ہیں"....... بروک نے پوچھا۔

"بتایا تو ہے حکومت ایکریمیا کی تحویل میں ہیں۔ میں نے اس
لئے تمہیں کال کیا ہے کہ اب اس سلسلے میں مزید تمہیں کچھ کرنے

کی ضرورت نہیں ہے"۔چیف سیکرٹری نے کہا۔

"یس سر"....... بروک نے کہا۔

"او کے"....... دوسری طرف سے چیف سیکرٹری نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ بروک نے رسیور رکھا اور پھر ساتھ پڑے ہوئے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور اس پر دو بٹن پریس کر دیئے۔

"یس"....... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"نارفوک جہاں بھی ہو اسے تلاش کر کے میری اس سے بات کراؤ"۔ بروک نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی اور بروک نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"....... بروک نے کہا۔

"نارفوک صاحب سے بات کیجئے"....... دوسری طرف سے پی اے کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"ہیلو"....... بروک نے کہا۔

"ہیلو بروک۔ میں نارفوک بول رہا ہوں میں ابھی تمہیں کال کرنے ہی والا تھا کہ تمہارے پی اے کی کال آ گئی"....... دوسری طرف سے نارفوک کی بے تکلفانہ آواز سنائی دی۔

"مبارک ہو۔ تم نے ایک بار پھر کارنامہ سرانجام دے دیا ہے"۔ بروک نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ میرا نہیں تمہارا کارنامہ ہے بروک۔ تم نے ہی یہ مشن مجھے دیا تھا ورنہ ظاہر ہے میں ازخود تو اس مشن پر کام نہیں کر سکتا تھا اور

ویسے بھی یہ مشن ایکریمیا کے ہر شہری کا تھا۔ اس مشن سے ایکریمیا کے مجموعی اور بین الاقوامی مفادات وابستہ تھے۔ تمہیں کس نے بتایا ہے"....... نارفوک نے کہا۔

"ابھی چیف سیکرٹری صاحب کا فون آیا تھا"....... بروک نے جواب دیا۔

"پھر تمہیں تفصیل بھی انہوں نے بتا دی ہو گی"....... نارفوک نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن عمران اور اس کے ساتھیوں کا کیا ہوا"....... بروک نے پوچھا۔

"ہم بال بال بچ گئے ورنہ اگر ہمیں ذرا سی بھی دیر ہو جاتی تو یہ مشن کامیاب نہ ہو سکتا تھا"....... نارفوک نے کہا اور بروک بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا مطلب۔ کیا ہوا تھا"....... بروک نے کہا۔

"تمہیں چیف سیکرٹری صاحب نے بتایا ہو گا کہ ہمیں اطلاع مل گئی تھی کہ سرگشا کا ضروری سرکاری کام نمٹانے کے لئے ایک ویران ٹاپو پر مخصوص ٹائم پر اکیلے جاتے تھے ہمیں جیسے ہی یہ معلوم ہوا ہم نے ان تک پہنچنے والے افراد کو ختم کر دیا اور خود وہاں ان سے پہلے پہنچ گئے۔ پھر سرگشا کا وہاں پہنچے اور ہم نے انہیں کور کر لیا۔ انہوں نے ایکریمیا کے حق میں کام کرنے کا کہا تو میں نے ٹرانسمیٹر پر ان کی بات براہ راست چیف سیکرٹری صاحب سے کرا دی۔ پھر یہ طے ہوا کہ

جب تک کامرون میں انتخابات کا اعلان نہیں ہوتا تب تک سرگشاکا
کو ایکریمیا میں حکومت کی تحویل میں رکھا جائے۔ چنانچہ سرگشاکا کو
ایکریمین فوجی ہیلی کاپٹر پر وہیں جزیرے سے ہی فوجی افسروں کی
تحویل میں ہیلی کاپٹر کے ذریعے بحریہ کے اڈے پر پہنچایا گیا اور وہاں
سے آبدوز کے ذریعے ایکریمیا پہنچا دیا گیا۔ اس وقت تک ہمارا
پروگرام یہی تھا کہ ہم وہیں کامرون میں ہی رہیں گے تاکہ عمران کو یہ
معلوم نہ ہو سکے کہ سرگشاکا کو ایکریمیا شفٹ کر دیا گیا ہے۔ وہ یہی
سمجھتا رہے کہ ہم اسے تلاش کر رہے ہیں اور سرگشاکا کے ذریعے ایسا
سیٹ اپ بھی کر دیا تھا کہ عمران تک یہ اطلاع بھی نہ پہنچے کہ
سرگشاکا کو ہم نے کور کر لیا ہے لیکن سرگشاکا کی روانگی کے بعد جب
ہم جزیرے سے واپس اپنی رہائش گاہ پر پہنچے تو وہاں ہمارا آدمی ہلاک
ہو چکا تھا اور اس پر انتہائی بہیمانہ تشدد کیا گیا تھا اور جس انداز میں
تشدد کیا گیا تھا وہ ظاہر کرتا تھا کہ یہ تشدد عمران نے کیا ہے۔ اس
سے صاف ظاہر تھا کہ عمران یہاں تک پہنچ گیا ہے اور ہمارے آدمی
سے اس نے لازماً معلوم کر لیا ہو گا کہ ہم جزیرے پر گئے ہیں۔ اس
آدمی کی موت کا وقت بتا رہا تھا کہ یہ سارا کام اس وقت ہوا ہے جب
ہم اس جزیرے پر موجود تھے۔ اس کا مطلب تھا کہ عمران کو بہرحال یہ
معلوم ہو ہی جائے گا کہ سرگشاکا کو ایکریمیا منتقل کر دیا گیا ہے اور
پھر اس نے لازماً ہمیں تلاش کرنا ہے تاکہ ہمارے ذریعے وہ سرگشاکا
تک پہنچ جائے اس لئے ہم نے فوری طور پر واپسی کا پروگرام بنایا اور

چارٹرڈ طیارے سے کامرون سے ایکریمیا پہنچ گئے"...... نارفوک نے
تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"لیکن اب وہ لامحالہ یہاں آئے گا۔ وہ آسانی سے پیچھا چھوڑنے والا
تو نہیں ہے"...... بروک نے کہا۔

"یہاں کی فکر مت کرو۔ یہاں تو وہ سرگشاکا کو ٹریس ہی نہیں کر
سکتا اور اگر ٹریس بھی کر لے تو وہ ان تک پہنچ ہی نہیں سکتا اور
الیکشن کی تاریخ بھی اب تیزی سے قریب آتی جا رہی ہے اس لئے
بہرحال وہ اس بار شکست کھا ہی گیا ہے"...... نارفوک نے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ سرگشاکا کی یہاں بھی تم ہی حفاظت کر
رہے ہو"...... بروک نے کہا۔

"ہاں۔ چیف سیکرٹری نے یہی حکم دیا ہے اور تم جانتے ہو کہ
اس سلسلے میں میرا کیسا ریکارڈ ہے"...... نارفوک نے کہا۔

"لیکن عمران کا ریکارڈ بھی کم نہیں ہے نارفوک۔ وہ بھی بعض
اوقات ناممکن کو ممکن بنا لیتا ہے اس لئے تم نے ہر صورت میں
انتہائی چوکنا رہنا ہے"...... بروک نے کہا۔

"تم اس کی فکر مت کرو"...... نارفوک نے جواب دیا۔

"او کے۔ بہرحال یہ مشن سیگر کے لحاظ سے تو ختم ہو گیا ہے اب
تو چیف سیکرٹری نے صرف سرگشاکا کی حفاظت تمہارے ذمہ لگائی
ہے لیکن یہ بتاؤ کہ کیا واقعی سرگشاکا دل سے ایکریمیا کی حمایت میں
ہو گئے ہیں یا انہوں نے یہ کام صرف اپنی جان بچانے کے لئے کیا

ہے"...... بروک نے کہا۔

"جو کچھ بھی ہے بہرحال وہ ہماری تحویل میں ہیں اور ہماری مرضی سے اعلان کرنے کے پابند ہیں۔ اس کے بعد ظاہر ہے وہ کچھ بھی نہ کر سکیں گے"...... نارفوک نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ بہرحال ایک بار پھر مبارک باد قبول کرو۔ گڈ بائی"۔ بروک نے کہا اور رسیور رکھ دیا لیکن اس کی پیشانی پر شکنیں نمودار ہو گئی تھیں۔

"چیف سیکرٹری اور نارفوک نے آپس میں مل کر مجھے زیرو کر دیا ہے۔ انہوں نے مجھے اہمیت ہی نہیں دی حالانکہ نارفوک کو بک میں نے ہی کیا تھا"...... بروک نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر چند لمحوں تک وہ اسی طرح بڑبڑاتا رہا پھر اس نے ہاتھ بڑھا کر فون کا رسیور اٹھایا اور فون پیس کے نیچے لگا ہوا بٹن پریس کر کے اس نے فون کو ڈائریکٹ کیا اور پھر تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"اینجل کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"بروک بول رہا ہوں۔ ایڈورڈ سے بات کراؤ"...... بروک نے کہا۔

"یس سر۔ ہولڈ آن کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ ایڈورڈ بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"بروک بول رہا ہوں ایڈورڈ۔ ایک کام کرنا ہے تم نے"۔ بروک نے کہا۔

"کون سا"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"نارفوک کامرون کے چیف سیکرٹری سرگشاکا کو ایکریمیا لے آیا ہے اور چیف سیکرٹری نے اسے اس کی تحویل میں دے دیا ہے جبکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس اس کے پیچھے لگی ہوئی ہے اور لامحالہ انہوں نے نارفوک کو ٹریس کر کے اس سے معلوم کرنا ہے کہ سرگشاکا کہاں ہیں اس لئے میں چاہتا ہوں کہ سرگشاکا کو اس طرح نارفوک کی تحویل سے نکال لیا جائے کہ نارفوک کو بھی اس کا علم نہ ہو سکے۔ اور پھر میں چیف سیکرٹری کو سرگشاکا کے بارے میں اس انداز میں رپورٹ دوں گا کہ سرگشاکا کو پاکیشیا سیکرٹ سروس والے لے گئے تھے لیکن میرے آدمیوں کی وجہ سے وہ بچ گئے ہیں اس طرح سیگر اور میری اہمیت چیف سیکرٹری پر واضح ہو جائے گی"...... بروک نے کہا۔

"میں سمجھ گیا۔ نارفوک کی یہ پرانی عادت ہے کہ وہ کام دینے والے کو زیرو کر کے خود براہ راست اوپر تعلقات بنا لیتا ہے۔ وہ چونکہ سیگر کا چیف رہ چکا ہے اس لئے وہ اب بھی صرف اپنی ہی اہمیت قائم رکھتا ہے"...... ایڈورڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تمہاری بات درست ہے اس بار بھی ایسا ہی ہوا ہے۔ میں نے اسے مشن دیا ہے اور اب اس نے براہ راست چیف سیکرٹری سے

رابطہ کر لیا ہے اور مجھے دودھ میں سے مکھی کی طرح نکال دیا ہے"۔ بروک نے جواب دیا۔

"آپ اب چاہتے ہیں کہ سرگشاکا کو نارفوک کی تحویل سے نکال کر اسے آپ کے حوالے کر دوں یا کچھ اور بھی چاہتے ہیں"...... ایڈورڈ نے کہا۔

"لیکن یہ کام اس طرح ہونا چاہئے کہ مجھ پر کوئی حرف نہ آئے"۔ بروک نے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں ایسا ہی ہو گا۔ مجھے معلوم ہے کہ نارفوک نے افریقہ سے آنے والے آدمی کو کہاں رکھا ہوا ہے"...... ایڈورڈ نے کہا تو بروک چونک پڑا۔

"اچھا۔ کہاں رکھا ہوا ہے"...... بروک نے چونک کر پوچھا۔

"میرٹ بلڈنگ میں اپنے ہیڈ کوارٹر کے نیچے خصوصی تہہ خانے میں"...... ایڈورڈ نے جواب دیا۔

"تمہیں کیسے علم ہو گیا"...... بروک نے حیران ہو کر کہا۔

"آپ جانتے تو ہیں کہ نارفوک اور میرے درمیان شروع سے ہی مخالفت چلی آ رہی ہے اس لئے مجھے بہر حال اس کی سرگرمیوں سے باخبر رہنا پڑتا ہے۔ افریقی آدمی کے بارے میں مجھے رپورٹ ملی تھی لیکن چونکہ میرا اس سے کوئی تعلق نہ تھا اس لئے میں نے بھی پرواہ نہ کی تھی اب آپ نے بات کی ہے تو میں نے بھی بات کر دی ہے"۔ ایڈورڈ نے کہا۔

"کیا تم سرگشاکا کو وہاں سے نکال سکتے ہو"...... بروک نے کہا۔

"اس مخصوص تہہ خانے کے گرد انتہائی سخت حفاظتی انتظامات ہیں اور وہاں واقعی نارفوک کی اجازت کے بغیر مکھی بھی داخل نہیں ہو سکتی اور نہ اندر سے کوئی باہر آ سکتا ہے لیکن نارفوک کو یہ علم نہیں ہے کہ اس خصوصی تہہ خانے کے خفیہ راستہ سے اس کا ایک اور آدمی بھی واقف ہے اور وہ میرا آدمی ہے اس لئے سرگشاکا اس تہہ خانے سے اس طرح غائب ہو جائیں گے کہ نارفوک سر پیٹتا رہ جائے گا"...... ایڈورڈ نے جواب دیا۔

"گڈ۔ پھر یہ کہا جا سکتا ہے کہ وہاں سے اسے پاکیشیا سیکرٹ سروس نے غائب کیا تھا جبکہ سیگر نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کو کور کر کے سرگشاکا کو ان سے چھڑوا لیا ہے۔ یہ کام کب ہو سکے گا"۔ بروک نے کہا۔

"آپ حکم کریں تو آج رات ہی ہو سکتا ہے"...... ایڈورڈ نے کہا۔

"کہاں پہنچاؤ گے سرگشاکا کو"...... بروک نے پوچھا۔

"جہاں آپ کہیں"...... ایڈورڈ نے جواب دیا۔

"معاوضہ کیا ہو گا کیونکہ یہ مجھے ذاتی طور پر ادا کرنا ہو گا"۔ بروک نے کہا۔

"میں سمجھتا ہوں جو آپ دے دیں لیکن یہ کسر پھر کسی سرکاری کام میں نکال دینا"...... ایڈورڈ نے کہا۔

" اس کی تم فکر نہ کرو۔ وہ ہو جائے گا۔ کام تو نکلتے ہی رہتے ہیں"...... بروک نے کہا۔

" او کے۔ آپ اس کام کے صرف ایک لاکھ ڈالر دیں اور دس لاکھ کا سرکاری کام پھر مجھے دے دیں میں خوش ہوں"...... ایڈورڈ نے کہا۔

" ٹھیک ہے طے ہو گیا۔ تم سرگشاکا کو بے ہوشی کے عالم میں وہاں سے نکالو گے اور پھر انہیں برج اسکوائر پہنچا دینا میں وہاں کے انچارج باب وڈ کو کہہ دیتا ہوں"...... بروک نے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو بروک نے کریڈل دبایا اور پھر ہاتھ اٹھا کر جب ٹون آن گئی تو اس نے تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

" برج اسکوائر"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

" باب وڈ سے بات کراؤ میں بروک بول رہا ہوں"...... بروک نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

" یس سر"...... دوسری طرف سے اس بار انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

" ہیلو باس۔ میں باب وڈ بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی جس کا لہجہ بے حد مؤدبانہ تھا۔

" باب وڈ۔ ایڈورڈ ایک بے ہوش افریقی کو برج اسکوائر پہنچائے

گا تم نے اسے اس وقت تک مسلسل بے ہوش رکھنا ہے جب تک میں مزید احکامات نہ دوں لیکن یہ خیال رکھنا ہے کہ وہ انتہائی معزز شخصیت ہیں انہیں کسی قسم کی کوئی جسمانی تکلیف نہیں پہنچنی چاہئے اور کسی کو بھی یہ معلوم نہیں ہونا چاہئے کہ یہ شخصیت برج اسکوائر میں موجود ہیں کیونکہ یہ انتہائی ٹاپ سیکرٹ حکومتی معاملات ہیں"۔ بروک نے کہا۔

" حکم کی تعمیل ہو گی باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" آج رات کام ہو گا اس لئے پوری طرح ہوشیار رہنا اور جیسے ہی یہ شخصیت تم تک پہنچے تم نے فوری طور پر مجھے اطلاع دینی ہے سپیشل ٹرانسمیٹر پر"...... بروک نے کہا۔

" یس باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور بروک نے او کے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

" اب دیکھوں گا کہ چیف سیکرٹری اور نارفوک بروک کو کس طرح زیرو کرتے ہیں"...... بروک نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اب اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے اور پھر وہ کرسی سے اٹھا اور پھر میز کے پیچھے سے نکل کر کمرے کے اندرونی حصے میں موجود دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس طرف اس کے پینے پلانے کا خصوصی کمرہ تھا اور اب وہ اپنی اہمیت اور کامیابی کا صحیح معنوں میں جشن منانا چاہتا تھا۔

سیاہ رنگ کی جدید ماڈل کی کار خاصی تیز رفتاری سے دوڑاتی ہوئی ولنگٹن کی انتہائی معروف سڑک پر بڑھی چلی جا رہی تھی۔ سڑک پر کاروں کا اس قدر رش تھا کہ یوں لگتا تھا جیسے کاروں کا دریا بہہ رہا ہو۔ کار کی ڈرائیونگ سیٹ پر عمران تھا جبکہ سائیڈ سیٹ پر جولیا اور عقبی سیٹ پر صفدر، تنویر اور کیپٹن شکیل موجود تھے۔ جولیا سمیت وہ سب ایکریمین میک اپ میں تھے۔ انہیں ایکریمیا پہنچے ہوئے چند ہی گھنٹے گزرے تھے۔ وہ چارٹرڈ طیارے کے ذریعے کامرون سے ولنگٹن پہنچے تھے اور یہاں پہنچ کر انہوں نے سب سے پہلے رہائش گاہ، اسلحہ اور کاروں کا بندوبست کیا تھا اس کے بعد لباس تبدیل کر کے اور نیا میک اپ کر کے وہ اپنی رہائش گاہ سے باہر آئے تھے۔ چونکہ عمران خود ڈرائیونگ سیٹ پر تھا اس لئے کسی کو یہ معلوم نہ تھا کہ عمران کی منزل مقصود کیا ہے۔

"کیا اس میرٹ بلڈنگ میں ہی نارفوک کا ہیڈ کوارٹر ہے"۔ جولیا نے کہا۔

"لیڈی گراہم نے تو یہی کہا تھا کہ پوری بلڈنگ نارفوک کی تحویل میں ہے اس سے تو یہی ظاہر ہوتا ہے کہ اس کے اندر ہی اس کے گروپ کا ہیڈ کوارٹر ہو گا"....... عمران نے جواب دیا۔

"لیکن کیا ہم براہ راست جا کر نارفوک سے بات چیت کریں گے"....... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہم فی الحال تو میرٹ بلڈنگ نہیں جا رہے ہیں"....... عمران نے کہا تو جولیا بے اختیار چونک پڑی۔

"پھر کہاں جا رہے ہو"....... جولیا نے حیران ہو کر کہا۔

"تو تمہارا خیال تھا کہ ریوالور اٹھائے نارفوک کے ہیڈ کوارٹر میں داخل ہو جائیں گے اور پھر وہاں گولیاں چلیں گی انسانی چیخیں بلند ہوں گی اور اس کے بعد ہم سرگشاکا کو کاندھے پر اٹھائے وہاں سے نکل آئیں گے اور مشن مکمل ہو جائے گا"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم دوسروں کو احمق نہ سمجھا کرو۔ اتنی عقل مجھ میں بھی ہے کہ اس طرح مشن مکمل نہیں ہوتے۔ لیکن تم نے یہ بھی تو نہیں بتایا کہ تم نے مشن مکمل کرنے کے لئے کیا پلان بنایا ہے اور اب کہاں جا رہے ہو۔ تمہیں بتانا چاہئے ہم کٹھ پتلیاں تو نہیں ہیں کہ بس تمہارے ساتھ مارے مارے پھرتے رہیں"....... جولیا نے پھاڑ کھانے

والے لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

" تم نے خود ہی تو لیڈی گراہم سے اس بلڈنگ کا فون نمبر معلوم کیا تھا۔ تم بتاؤ اس وقت تمہارے ذہن میں کیا تھا"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" میرا خیال تھا کہ تم اس فون نمبر پر چیف سیکرٹری کی آواز میں نارفوک سے بات کرو گے اور پھر اسے چکر دے کر سر گشاکا کو وہاں سے نکلوا لو گے"....... جولیا نے جواب دیا۔

" نارفوک انتہائی جدید ترین سائنسی آلات استعمال کرنے کا عادی ہے اس ٹاپو جزیرے پر جو پرزہ تمہیں ملا تھا وہ بھی انتہائی جدید ترین مشین کا حصہ تھا۔ ایسی مشین جس سے ہر قسم کی چیکنگ ریز کو کلیئر کیا جا سکتا ہے اور اس پرزے کو دیکھ کر ہی تو مجھے یقین آیا تھا کہ نارفوک وہاں پہنچا ہے اس لئے اب نارفوک کے جوتے کے سائزوں کا تو مجھے علم نہیں ہے کہ میں قدموں کے نشانات ناپتا پھرتا اس لئے لامحالہ اس نے ہیڈ کوارٹر میں فون کال چیکنگ کا باقاعدہ جدید ترین سسٹم نصب کیا ہوا ہو گا ایسی صورت میں چیف سیکرٹری بن کر اس سے اگر بات کی جاتی تو الٹا وہ ہمارے فون کو ٹریس کر لیتا اور اس کے بعد ہم نے اس پر کیا ریڈ کرنا تھا بلکہ اس نے ہم پر ریڈ کر دینا تھا"....... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

" تو پھر اب تم کہاں جا رہے ہو"....... جولیا نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

" یہاں ایک میرج بیورو موجود ہے جس کی سجاوٹ ہی سنا ہے اس قدر شاندار ہے کہ بڑے بڑے ضدی بھی وہاں پہنچ کر ضد چھوڑ دیتے ہیں"....... عمران نے کہا تو عقب میں بیٹھا ہوا صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔

" ضد چھوڑ کر جوتے مارنے شروع کر دیتے ہیں۔ فقرہ تو مکمل کرو"۔ تنویر نے کہا۔

" اس لئے تو وہاں جا رہا ہوں تاکہ دیکھ سکوں کہ تم میں کتنی قوت برداشت ہے"....... عمران نے ترکی بہ ترکی جواب دیتے ہوئے کہا اور اس بار جولیا بھی ہنس پڑی۔

" جب تم کوئی بات بتانا نہیں چاہتے تو صاف کہہ دیا کرو اس کی جگہ فضول بکواس کیوں شروع کر دیتے ہو"....... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" آج تک میری سمجھ میں نہیں آیا کہ بکواس اور فضول بکواس میں کیا فرق ہے"....... عمران نے کہا۔

" بکواس تو بکواس ہوتی ہے لیکن جو کچھ تم کہتے ہو اس پر بکواس بھی شرما جاتی ہو گی اس لئے اسے فضول بکواس کہا جاتا ہے"۔ جولیا نے جواب دیتے ہوئے کہا اور اسی لمحے عمران نے کار کے مڑنے کا اشارہ دینا شروع کر دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد کار ایک تین منزلہ بلڈنگ کے کمپاؤنڈ میں داخل ہو گئی۔ یہ کوئی کمرشل پلازہ تھا جس میں مختلف کمپنیوں کے بورڈ اور نیون سائن لگے ہوئے تھے اور آنے

جانے والوں کے انداز اور لباس بتا رہے تھے کہ ان سب کا تعلق ب
خالصتاً بزنس کلاس سے ہے۔ کار پارکنگ میں روک کر عمران
سب کو نیچے اترنے کا اشارہ کیا اور خود بھی دروازہ کھول کر نیچے اتر آیا
کار لاک کر کے عمران نے پارکنگ بوائے سے پارکنگ کارڈ لیا
پھر اپنے ساتھیوں سمیت بلڈنگ کی طرف بڑھ گیا۔

" نارفوک کا ذاتی بزنس کا ادارہ بھی موجود ہے۔ اس ادارے
نام جینفر کیمونیکیشن کارپوریشن ہے۔ یہ ادارہ پورے ایکریمیا
کیمونیکیشن کے سلسلے میں کام آنے والے آلات سپلائی کرتا ہے۔ ا
کا مینجر ریان بظاہر خالصتاً بزنس مین ہے اور اس کا کوئی تعلق نارفوک
کے دوسرے بزنس سے نہیں ہے لیکن اصل میں ریان نارفوک کا
ٹو ہے"...... عمران نے بلڈنگ کی طرف بڑھتے ہوئے اپنے ساتھیوں
سے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

" تو اب آپ اس ریان سے ملنے جا رہے ہیں"...... صفدر
کہا۔

" ہاں۔ اس سے سرگشاکا کے بارے میں صحیح صورت حال سا
آئے گی"...... عمران نے جواب دیا۔

" کیا وہ آپ کو صحیح صورت حال معلوم کر دے گا"...... صف
نے کہا۔

" میرے پاس ایک خصوصی ٹپ موجود ہے اور یہ ٹپ ایسی
کہ ریان نہ چاہتے ہوئے بھی وہی کچھ کرنے پر مجبور ہو گا جو میں کہو

گا"...... عمران نے لفٹ میں داخل ہوتے ہوئے کہا اور پھر اس کے سارے ساتھی بھی لفٹ میں داخل ہو گئے اور چند لمحوں بعد وہ دوسری منزل پر پہنچ چکے تھے۔ اس پوری منزل پر جینفر کیمونیکیشن کارپوریشن کے دفاتر تھے۔ عمران آگے بڑھتا ہوا ایک دروازے کے سامنے پہنچ گیا جس کی سائیڈ پر مینجر کی نیم پلیٹ موجود تھی۔ دروازے کے باہر کوئی دربان موجود نہ تھا۔ عمران نے دروازے کو دبایا تو وہ کھلتا چلا گیا اور عمران اندر داخل ہو گیا۔ اس کے پیچھے اس کے ساتھی بھی کمرے میں داخل ہو گئے۔ یہ ایک کافی بڑا ہال نما کمرہ تھا جس کے ایک کونے میں اندھے شیشے کا دروازہ تھا جس پر مینجر کی پلیٹ موجود تھی۔ اس کے سامنے ایک بیضوی کاؤنٹر تھا جس کے پیچھے دو مقامی لڑکیاں بیٹھی ہوئی تھیں۔ ان میں سے ایک کے سامنے فون موجود تھا جبکہ دوسری لڑکی کے سامنے ایک کمپیوٹر رکھا ہوا تھا۔ ہال میں دیواروں کے ساتھ صوفے اور ان کے سامنے میزیں پڑی ہوئی تھیں جن پر مرد اور عورتیں موجود تھیں۔ وہ سب بزنس کلاس سے ہی متعلق لگتے تھے۔

" صرف جولیا اور تنویر میرے ساتھ جائیں گے۔ صفدر اور کیپٹن شکیل باہر موجود رہیں گے تاکہ کسی بھی ایمرجنسی کی صورت میں حرکت میں آ سکیں"...... عمران نے کہا اور پھر تیزی سے کاؤنٹر کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

" جی فرمائیے "...... کمپیوٹر کے سامنے موجود لڑکی نے ان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"مینجر صاحب موجود ہیں"....... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"جی ہاں۔ لیکن آپ کی ان سے ملاقات طے ہے"....... لڑکی نے جواب دیا۔

"طے تو نہیں ہے لیکن اب طے کر لیتے ہیں۔ اس میں کتنی دیر لگتی ہے"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"ارے ارے ایک منٹ"....... لڑکی نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"خاموش بیٹھی رہو لڑکی ورنہ دوسرا سانس نہ لے سکو گی"۔ تنویر نے غراتے ہوئے کہا اور آگے بڑھ گیا۔

"یہ ہمارا ساتھی بہت غصیلا ہے آپ اطمینان سے بیٹھیں۔ ہمارا تعلق حکومت کی ایک خفیہ ایجنسی سے ہے"....... جولیا نے آہستہ سے کہا۔ اس دوران عمران دروازے کو دھکیل کر اندر داخل ہو چکا تھا۔ جولیا اور تنویر بھی اس کے پیچھے اندر داخل ہو گئے۔ یہ ایک بڑا آفس نما کمرہ تھا جسے انتہائی شاندار انداز میں سجایا گیا تھا۔ ایک بڑی سی دفتری میز کے پیچھے ایک گنجے سر والا ادھیڑ عمر آدمی جس کی آنکھوں پر سیاہ رنگ کے موٹے فریم کا چشمہ تھا اور اس کے جسم پر انتہائی قیمتی اور جدید تراش خراش کا سوٹ تھا بیٹھا ہوا تھا۔ میز کی دوسری طرف دو آدمی بیٹھے ہوئے تھے اور میز پر کئی کاغذات بکھرے ہوئے تھے۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کے اس طرح اندر داخل ہونے پر

مینجر اور اس کے سامنے بیٹھے ہوئے دونوں آدمیوں نے چونک کر ان کی طرف دیکھا۔ مینجر ریان کے چہرے پر حیرت کے ساتھ ساتھ غصے کے تاثرات ابھر آئے تھے جبکہ ان دونوں کے چہروں پر بھی حیرت کے تاثرات تھے۔

"آپ دونوں حضرات باہر تشریف لے جائیں۔ بعد میں بزنس ٹاک کر لیجئے گا۔ ہمارا تعلق سپیشل فورس سے ہے"....... عمران نے میز کے قریب جا کر ان دونوں سے سرد لہجے میں کہا۔

"کیا مطلب۔ کیسی سپیشل فورس"....... مینجر نے حیران ہو کر کہا۔

"ابھی آپ سے تفصیلی تعارف ہو جاتا ہے مسٹر ریان۔ ورنہ آپ کو گرفتار کر کے یہاں سے ہیڈ کوارٹر لے جا کر بھی تعارف کرایا جا سکتا ہے"....... عمران کا لہجہ اور بھی سرد ہو گیا اور دونوں آدمی تیزی سے اٹھے اور انہوں نے اپنے کاغذات اکٹھے کئے اور پھر تیزی سے مڑ کر دروازے کی طرف بڑھ گئے۔

"مسٹر ریان فون کا رسیور اٹھائیے اور لارڈ پیرنگٹن سے بات کیجئے"....... عمران نے مینجر سے مخاطب ہو کر کہا تو مینجر بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے چہرے پر ہلکے سے خوف کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"لارڈ پیرنگٹن۔ مگر وہ تو"....... ریان کچھ کہتے کہتے رہ گیا۔

"اطمینان سے بیٹھیں۔ لارڈ پیرنگٹن نے آپ کی موت کا پروانہ جاری نہیں کیا لیکن یہ پروانہ ابھی ہماری کال کے بعد جاری ہو سکتا

ہے اور آپ اچھی طرح جانتے ہیں کہ اس کے بعد کیا ہو گا۔ آپ
آپ کے بیوی بچوں سمیت گولیوں سے چھلنی کر دیا جائے گا اور پور
دنیا میں آپ کو کہیں بھی کوئی جائے پناہ نہ ملے گی"...... عمران
اسی طرح سرد لہجے میں کہا تو ریان ـــ بے اختیار اثبات میں سر
دیا۔ اس کے چہرے پر اب خوف کے تاثرات واضح طور پر نظر آر
تھے۔

"آپ کو تو معلوم ہے کہ نارفوک بھی آپ کو لارڈ پیرنگٹن
ہاتھوں نہیں بچا سکتا حالانکہ نارفوک اور چیف سیکرٹری کے درمیا
آج کل بڑی گہری چھن رہی ہے اور جب سے نارفوک نے کامرو
سے کامرون کے چیف سیکرٹری سرگشاکا کو اغوا کر کے ایکریمیا منتق
کیا ہے ان کی دوستی بہت بڑھ گئی ہے اور چیف سیکرٹری ا
نارفوک پر اس حد تک اعتماد کرنے لگ گیا ہے کہ اس نے سرگش
جیسے اہم آدمی کو نارفوک کی تحویل میں میرٹ بلڈنگ میں رکھا
ہے"...... عمران نے میز کی دوسری طرف رکھی ہوئی کرسی پر بیٹھ
ہوئے کہا جبکہ جولیا ساتھ والی کرسی پر بیٹھ گئی البتہ تنویر سائیڈ
ہو کر خاموشی سے کھڑا ہو گیا لیکن اس کے چہرے پر موجود سرد مہ
اور سفاکی کے تاثرات اس طرح موجود تھے جیسے کسی بھی لمحے ر
کی گنجی کھوپڑی میں ریوالور کی گولی اتار دے گا۔

"آپ کون ہیں۔ پہلے آپ اپنا تفصیلی تعارف تو کرائیں"۔
ریان نے کہا۔ وہ اب کافی حد تک اپنے آپ کو سنبھال چکا تھا۔

"کیا لارڈ پیرنگٹن کا حوالہ کافی نہیں ہے۔ دیکھئے مسٹر ریان آپ
کی زندگی لارڈ پیرنگٹن کی مٹھی میں ہے اور اس کی وجہ بھی آپ اچھی
طرح جانتے ہیں البتہ ہمیں جو معلومات چاہئیں وہ بڑی معمولی سی
ہیں۔ ہمیں معلوم ہے کہ سرگشاکا میرٹ بلڈنگ میں ہے اور میرٹ
بلڈنگ پر نارفوک کا کنٹرول ہے اور وہاں سے ہم سرگشاکا کو باہر
نہیں نکالنا چاہتے حالانکہ یہ ہمارے لئے کوئی مسئلہ نہ تھا۔ ہم صرف
ان سے فون پر اس انداز میں بات چیت کرنا چاہتے ہیں کہ یہ فون
کال درمیان سے کوئی نہ سن سکے اور نارفوک کو بھی اس کا علم نہ ہو
سکے اور یہ کام آپ انتہائی آسانی سے کر سکتے ہیں ورنہ مجھے بار بار دھمکی
دوہرانے کی عادت نہیں ہے"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"آپ کو پھر اصل حالات کا علم ہی نہیں ہے۔ سرگشاکا گذشتہ
رات میرٹ بلڈنگ سے انتہائی پراسرار انداز میں غائب ہو گئے ہیں یا
کر دیئے گئے ہیں اور نارفوک اس پر تقریباً نیم پاگل ہو چکا ہے کیونکہ
جس کمرے میں سرگشاکا کو رکھا گیا تھا اس میں ایسے زبردست حفاظتی
انتظامات ہیں کہ سرگشاکا کی روح بھی چیکنگ کے بغیر باہر نہیں جا
سکتی تھی لیکن سرگشاکا ان تمام حفاظتی انتظامات کے باوجود غائب ہو
گئے ہیں"...... ریان نے کہا تو عمران کے چہرے پر حیرت کے تاثرات
ابھر آئے کیونکہ اس نے اندازہ لگا لیا تھا کہ ریان سچ بول رہا ہے۔

"کیا آپ اس بات کو کنفرم کرا سکتے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"آپ جس طرح چاہیں تسلی کر لیں۔ چاہیں تو میں آپ کے

سامنے نارفوک سے بات کر سکتا ہوں چیف سیکرٹری سے بات کر
سکتا ہوں اس کے علاوہ آپ جس طرح چاہیں تسلی کرا سکتا ہوں"۔
ریان نے کہا۔

" یہ کارروائی یقیناً میرٹ بلڈنگ کے کسی آدمی کی شمولیت کے
بغیر نہیں ہو سکتی جبکہ سرگشاکا کا ظاہر ہے وہاں کوئی آدمی نہیں ہو
سکتا پھر ایسا کس نے کیا ہو گا۔ نارفوک کا کیا خیال ہے"...... عمران
نے کہا۔

" نارفوک کا خیال ہے کہ یہ کارروائی سیگر کی ہے"...... ریان
نے کہا تو عمران چونک پڑا۔

" یہ اندازہ اس نے کیسے لگالیا جبکہ سیگر نے ہی تو اسے یہ مشن دیا
تھا ورنہ اس کی اپنی تو کوئی سرکاری حیثیت اب نہیں رہی اس لئے یہ
کیسے ہو سکتا ہے کہ بروک پہلے خود ہی نارفوک کو یہ مشن دے اور
پھر خود ہی اس کے خلاف کام کرے"...... عمران نے کہا تو ریان کے
چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

" آپ کون ہیں۔ آپ کو تو ان انتہائی گہرے حالات کا بھی علم
ہے"...... ریان نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" جو میں پوچھ رہا ہوں اس کا جواب دیں۔ آپ جتنا ہمارے
بارے میں کم سے کم جانیں گے اتنا ہی فائدے میں رہیں گے۔ میری
یہاں آمد کا سوائے لارڈ پیرنگٹن کے اور کسی کو علم نہیں ہے اور لارڈ
پیرنگٹن کو تم جانتے ہو کہ وہ کتنے گہرے آدمی ہیں"...... عمران نے

منہ بناتے ہوئے کہا تو ریان نے ایک طویل سانس لیا۔

" نارفوک کا خیال ہے کہ اس کے مشن مکمل کر لینے سے بروک
نے اپنی حیثیت زیرو سمجھی ہے اس لئے اس نے یہ کارروائی کرائی ہے
تاکہ اپنی اہمیت حکومت سے منوا سکے"...... ریان نے کہا۔

" کیا یہ محض اندازہ ہے یا اس کے پاس کوئی دلیل بھی ہے"۔
عمران نے پوچھا۔

" ابھی تو اندازہ ہی ہے ابھی تک تو کوئی معمولی سا کلیو بھی نہیں
ملا"۔ ریان نے جواب دیا۔

" اوکے شکریہ۔ اب یہ تمہاری مرضی ہے کہ تم ہماری آمد کا ذکر
نارفوک سے کرو یا نہ کرو بہرحال ہماری طرف سے کوئی ذکر نہ ہو
گا"...... عمران نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا تو ریان بھی اٹھ
کھڑا ہوا۔

" پلیز آپ ذکر نہ کریں ورنہ نارفوک میرے لئے لارڈ پیرنگٹن سے
بھی زیادہ خطرناک ثابت ہو سکتا ہے"...... ریان نے بھی اٹھ کر
کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

" او کے۔ وعدہ رہا"...... عمران نے کہا اور واپس دروازے کی
طرف مڑ گیا۔ جولیا اور تنویر بھی اس کے پیچھے کمرے سے باہر آگئے اور
پھر تھوڑی دیر بعد وہ پارکنگ میں پہنچ چکے تھے۔

" کیا تم نے اس کی بات پر یقین کر لیا ہے"...... جولیا نے کار
میں بیٹھتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ وہ درست کہہ رہا ہے اور نارفوک کا اندازہ بھی درست ہے۔ یہ کام لامحالہ بروک کا ہو گا۔ میں جانتا ہوں اسے وہ انتہائی منتقم مزاج آدمی ہے اس نے لازماً کسی گروپ کے ذریعے یہ کام کرایا ہو گا اور مجھے یقین ہے کہ وہ اب سرگشاکا کو حکومت کے حوالے یہ کہہ کر کرے گا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس اسے نارفوک کے قبضے سے نکال کرلے گئی تھی لیکن اس نے اپنی کوشش سے سرگشاکا کو برآمد کرایا ہے"....... عمران نے کار کو بلڈنگ کے گیٹ سے باہر نکالتے ہوئے کہا۔

"تو پھر اب کیا کرنا ہے"....... جولیا نے کہا۔

"اب بروک کو فوری طور پر کور کرنا ضروری ہے۔ میں اس کی رہائش گاہ جانتا ہوں۔ ہم نے وہاں ریڈ کرنا ہے"....... عمران نے کہا اور سب ساتھیوں نے اثبات میں سرہلا دیئے۔

ٹیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی بروک نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"....... بروک نے سرد لہجے میں کہا۔

"چیف سیکرٹری صاحب سے بات کیجئے باس"....... دوسری طرف سے اس کے پی اے نے کہا تو بروک کے چہرے پر طنزیہ مسکراہٹ بکھر گئی کیونکہ باب وڈ کی طرف سے رپورٹ اسے مل چکی تھی کہ سرگشاکا اس کے پاس پہنچ چکے ہیں۔

"یس سر۔ میں بروک بول رہا ہوں"....... بروک نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"بروک تمہاری نارفوک سے بات ہوئی ہے"....... چیف سیکرٹری نے کہا۔

"نارفوک سے۔ جی ہاں کل رات ہوئی تھی۔ میں نے اسے مشن مکمل کرنے پر مبارک باد دی تھی اس نے واقعی ایکریمیا کے لئے

کارنامہ سرانجام دیا ہے"....... بروک نے کہا۔

" جو کارنامہ سرانجام دیا گیا تھا وہ ختم ہو گیا ہے۔ نارفوک نے سرگشاکا کو اپنی تحویل میں رکھا ہوا تھا لیکن گزشتہ رات سرگشاکا انتہائی خفیہ حفاظتی انتظامات کے باوجود غائب ہو گئے ہیں"۔ چیف سیکرٹری نے تلخ لہجے میں کہا۔

" کیا۔ کیا کہہ رہے ہیں آپ۔ سرگشاکا غائب ہو گئے ہیں۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے"....... بروک نے جان بوجھ کر حیرت کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔

" اور نارفوک کا خیال ہے کہ اس کارروائی میں تمہارا ہاتھ ہے اسی لئے تو میں نے تم سے پوچھا تھا کہ نارفوک کی تم سے آج بات ہوئی ہے"....... چیف سیکرٹری نے کہا۔

" میرا ہاتھ کیا مطلب۔ کیا نارفوک پاگل ہو گیا ہے۔ میں نے تو اسے یہ مشن دیا تھا اور اب میں خود ہی سرگشاکا کو کیوں غائب کروں گا۔ کیا میں ایکریمیا کا غدار ہوں۔ اس نے کس برتے پر یہ احمقانہ بات کی ہے"....... بروک نے غصے کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔

" وہ ثبوت کی تلاش میں ہے۔ ابھی اس کے پاس کوئی ثبوت نہیں ہے لیکن اس کا کہنا یہی ہے کہ اس کے خیال کے مطابق نارفوک کے اس مشن کو مکمل کرنے اور مجھ سے براہ راست رابطہ کرنے سے تم نے اسے اپنی توہین سمجھا ہے"....... چیف سیکرٹری نے کہا۔

" یہ انتہائی غلط بات ہے جناب۔ نارفوک کو ایسی احمقانہ بات کرنے کا کوئی اختیار نہیں ہے۔ اگر وہ خود سرگشاکا کی حفاظت نہیں کر سکا تو اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ وہ اب دوسروں پر الزام تراشی شروع کر دے"....... بروک نے غصیلے لہجے میں کہا۔

" ازخود سرگشاکا تو وہاں سے غائب نہیں ہو سکتے اور پورے ایکریمیا کی انٹیلی جنس اور دوسری ایجنسیاں ولنگٹن سے باہر جانے والے ہر راستے کو چیک کر رہی ہیں اور سرگشاکا ابھی تک ولنگٹن سے باہر نہیں گئے۔ پھر کون ایسا کر سکتا ہے پاکیشیا سیکرٹ سروس تو ویسے بھی کامرون میں ہے"....... چیف سیکرٹری نے کہا۔

" اور تو کوئی بھی یہ کام نہیں کر سکتا۔ دو ہی صورتیں ہیں ایک تو یہ کہ کامرون کے سرکاری ایجنٹوں نے ایسا کیا ہے یا پھر پاکیشیا سیکرٹ سروس ایسا کر سکتی ہے اور کسی کا تو اس معاملے میں دخل بھی نہیں ہو سکتا"....... بروک نے کہا۔

" تم ایسا کرو کہ اپنی پوری ایجنسی کو سرگشاکا کی تلاش پر لگا دو۔ اگر تمہاری ایجنسی کسی بھی طرح سرگشاکا کو تلاش کر لیتی ہے تو پھر تمہیں ایکریمیا کا سب سے بڑا ایوارڈ دینے کی بھی سرکاری سطح پر سفارش کی جا سکتی ہے"....... چیف سیکرٹری نے کہا۔

" آپ نے اب بتایا ہے اور اب میں ہر ممکن کوشش کروں گا کہ سرگشاکا کو زندہ یا مردہ تلاش کروں"....... بروک نے کہا۔

" تم نے زندہ یا مردہ کی بات درست کی ہے۔ زندہ یا مردہ دونوں

صورتوں میں سرگشاکا کی برآمدگی ایکریمیا کے حق میں ہی جائے گی"۔ چیف سیکرٹری نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

"یہ برا ہوا۔ نارفوک نے براہ راست مجھ پر شک کر کے سارا کھیل بگاڑ دیا ہے۔ اب اگر میں نے سرگشاکا کو حکومت کے حوالے کر دیا تو پھر یہ شک یقین میں بدل جائے گا"...... بروک نے رسیور رکھ کر بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر چند لمحے خاموش بیٹھنے کے بعد اس نے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور دو نمبر پریس کر دیئے۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے اس کے پی اے کی آواز سنائی دی۔

"نارفوک کو تلاش کرو جہاں بھی ہو میری اس سے بات کراؤ"۔ بروک نے کہا اور رسیور رکھ کر اس نے فون کا رسیور اٹھانے کے لیے ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ پھر ہاتھ واپس کھینچ لیا۔

"نہیں۔ اب یہاں سے باب وڈ کو فون کرنا غلط ہو گا۔ نارفوک کو شک اگر مجھ پر ہے تو اس نے لامحالہ فون ٹیپ کرنے کا بندوبست کر رکھا ہو گا"...... بروک نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ تھوڑی دیر بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو بروک نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... بروک نے کہا۔

"جناب نارفوک صاحب سے بات کریں باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ بروک بول رہا ہوں"...... بروک نے انتہائی سنجیدہ لہجے

میں کہا۔

"نارفوک بول رہا ہوں بروک"...... نارفوک کی سرد سی آواز سنائی دی۔

"نارفوک۔ ابھی چیف سیکرٹری صاحب کا فون آیا تھا۔ مجھے ان کی یہ بات سن کر دلی صدمہ پہنچا ہے کہ تم نے سرگشاکا کے غائب کرانے کا الزام براہ راست مجھ پر لگایا ہے حالانکہ تم بھی مجھے اچھی طرح جانتے ہو اور چیف سیکرٹری بھی۔ مجھے۔ کیا ضرورت تھی یہ کام کرنے کی"...... بروک نے شکوہ کرنے والے انداز میں کہا۔

"دیکھو بروک صورت حال کا جس طرح بھی تجزیہ کیا جائے بات تم پر ہی آتی ہے۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کسی طرح بھی میرٹ بلڈنگ تک نہیں پہنچ سکتی اور جس کمرے میں سرگشاکا تھے وہاں سے نہیں سوائے اس کے کہ میرے کسی آدمی کو ساتھ شامل کیا جائے نہیں نکالا جا سکتا۔ رات کو میں نے سرگشاکا سے ملاقات کی اور اس کے بعد حفاظتی انتظامات میں نے خود آن کیئے تھے۔ دوسرے روز جب میں وہاں گیا تو حفاظتی نظام ویسے ہی آن تھا لیکن سرگشاکا پراسرار طور پر غائب تھے اور کسی کو معلوم نہیں تھا کہ وہ کیسے غائب ہوئے ہیں"۔ نارفوک نے کہا۔

"تو اس سے یہ کیسے ثابت ہو گیا کہ یہ کام میں نے کرایا ہے"۔ بروک نے کہا۔

"دیکھو بروک اصل بات یہ ہے کہ میرے پاس ایسی اطلاعات

موجود ہیں کہ میرے سب سے بڑے حریف گروپ ایڈورڈ سے
تمہارے خاصے گہرے تعلقات ہیں اور ایڈورڈ کے پاس میرے او
میرے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں ایسے راز موجود ہیں کہ جن کی مد
سے یہ کام کرایا جا سکتا ہے۔ بہرحال میں کام کر رہا ہوں۔ اگر مجھے
یقین آ گیا کہ میرا اندازہ غلط تھا تو میں کھلے دل سے تم سے معافی
مانگ لوں گا اور اگر مجھے ثبوت مل گیا کہ واقعی تم نے یہ کام کیا ہے
تو پھر تمہاری اور میری ہمیشہ کے لئے دوستی ختم ہو جائے گی کیونکہ
سرگشاکا کی اس طرح میری تحویل سے گمشدگی نے مجھے زبردست ذہنی
اور معاشی دھچکا پہنچایا ہے"...... نارفوک نے کہا اور اس کے ساتھ ہی
رابطہ ختم ہو گیا۔

"ہونہہ۔ کرتے رہیں تلاش اسے"...... بروک نے بڑبڑاتے
ہوئے کہا اور اس نے رسیور رکھ دیا لیکن ابھی اس نے رسیور رکھا ہی
تھا کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی اور بروک نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... بروک نے کہا۔

"باس آپ کی بچی مارگریٹ کا فون ہے"...... دوسری طرف سے
کہا گیا تو بروک بے اختیار چونک پڑا۔

"مارگریٹ کا۔ کیا مطلب۔ اس نے کیوں فون کیا ہے۔ کراؤ
بات"۔ بروک نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہیلو ڈیڈی۔ میں مارگریٹ بول رہی ہوں آپ فوراً گھر آ جائیں
می کی طبیعت بے حد خراب ہے لیکن وہ ہسپتال بھی فون نہیں

کرنے دیتیں۔ ان کا کہنا ہے کہ ڈیڈی کو بلاؤ فوراً"...... دوسری
طرف سے مارگریٹ کی گھبرائی ہوئی آواز سنائی دی۔

"کیا ہوا ہے اسے۔ صبح تو اچھی بھلی تھی"...... بروک نے حیرت
بھرے لہجے میں کہا۔

"معلوم نہیں۔ بس آپ آ جائیں۔ فوراً"...... بچی نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں آ رہا ہوں"...... بروک نے کہا اور رسیور رکھ
کر وہ اٹھ کھڑا ہوا۔

"کیا ہو گیا ہے ٹریسی کو"...... بروک نے ہونٹ چباتے ہوئے
کہا اور پھر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا دروازے کی طرف بڑھا۔ تھوڑی دیر بعد
اس کی کار تیزی سے اپنی رہائش گاہ کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔

نارفوک اپنے آفس میں بڑی بے چینی کے عالم میں ٹہل رہا تھا۔
وہ بار بار میز پر رکھے ہوئے سپیشل ٹرانسمیٹر کی طرف دیکھتا اور پھر
ٹہلنا شروع کر دیتا۔ بروک سے اس کی ایک گھنٹہ پہلے بات ہوئی تھی
اور اس نے بروک کے احتجاج کے باوجود اسے کہہ دیا تھا کہ اس کا
شک اسی پر ہے اور واقعی اسے نہ صرف شک تھا بلکہ مکمل یقین تھا کہ
سرگشاکا کے غائب ہونے کی کارروائی کے پیچھے بروک کا ہی ہاتھ ہے۔
اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ ہر قیمت پر سرگشاکا کو ٹریس کر کے
واپس حاصل کرے گا چاہے اس کے لئے اسے کوئی بھی اقدام کیوں
نہ کرنا پڑے اور اس نے کام شروع کر رکھا تھا۔ اس کے آدمی بروک
اور ایڈورڈ دونوں کے خلاف کام کر رہے تھے اور اسے ان کی طرف
سے ہی انتہائی بے چینی سے کسی اہم کلیو کا انتظار تھا۔ وہ چاہتا تھا کہ
اسے معمولی سا بھی کلیو مل جائے تو وہ بھوکے عقاب کی طرح اس پر

جھپٹ پڑے لیکن اس کی بے چینی اپنی جگہ مگر ابھی تک کوئی اہم کلیو
ہاتھ نہ لگ رہا تھا۔ ابھی نارفوک ٹہل ہی رہا تھا کہ اچانک فون کی
گھنٹی بج اٹھی۔
"یہ ٹرانسمیٹر کال کی بجائے فون کس کا آگیا ہے"....... نارفوک
نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور جلدی سے آگے بڑھ کر اس نے رسیور اٹھا
لیا۔
"یس"....... نارفوک نے تیز لہجے میں کہا۔
"جیکب بول رہا ہوں باس۔ میں نے سرگشاکا کا سراغ لگا لیا
ہے"۔ دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی تو نارفوک بے اختیار
اچھل پڑا۔
"کیسے۔ کہاں ہیں وہ۔ کس کے پاس ہیں"....... نارفوک نے
انتہائی بے چین سے لہجے میں کہا۔
"باس۔ سرگشاکا سیگر کے انتہائی خفیہ پوائنٹ برج اسکوائر میں
موجود ہیں۔ انہیں بے ہوش رکھا جا رہا ہے۔ اس برج اسکوائر کا
انچارج باب وڈ ہے۔ برج اسکوائر ٹمپل روڈ پر سرخ رنگ کی عمارت
ہے اور باس یہ کام ایڈورڈ نے کیا ہے"....... دوسری طرف سے
جیکب نے کہا۔
"کیسے معلوم ہوا ہے۔ تفصیل بتاؤ"....... نارفوک نے ہونٹ
چباتے ہوئے کہا۔
"باس سیگر ہیڈ کوارٹر میں کالوں کا ریکارڈ ایک ماہ تک رکھا جاتا

ہے لیکن گذشتہ روز چیف نے حکم دیا کہ کالوں کا تمام ریکارڈ واش کر دیا جائے چنانچہ ان کے حکم پر سابقہ تمام ریکارڈ واش کر دیا گیا۔ ان کے آفس میں ریکارڈنگ انچارج مارش ہے جو میرا گہرا دوست ہے۔ آج اچانک باتوں باتوں میں مارش نے اس بات کا ذکر کیا تو میں چونک پڑا کیونکہ مارش کے مطابق یہ حکم اس کے لئے بھی حیرت انگیز تھا۔ میں نے وجہ پوچھی تو مارش نے بتایا کہ وجہ کا تو اسے بھی علم نہیں ہے البتہ اس نے ایک اندازہ لگایا ہے کہ بروک نے اینجل کلب کے ایڈورڈ کو کال کی تھی اور پھر فوراً ہی برج اسکوائر کے انچارج باب وڈ کو کال کیا اور اس کے فوراً بعد اس نے کالوں کا ریکارڈ واش کرنے کا نہ صرف حکم دیا بلکہ باقاعدہ چیکنگ بھی کی کہ کہیں کوئی ٹیپ باقی نہ رہ گیا ہو۔ اس پر میں نے اس سے پوچھا کہ برج اسکوائر میں تو کالوں کا ریکارڈ رکھا جاتا ہو گا اس نے ہاں میں جواب دیا تو میں نے اسے بھاری رقم کی آفر کر دی کہ کسی طرح وہ باب وڈ کو کی جانے والی بروک کی کال کی ٹیپ لا دے۔ مجھے معلوم تھا کہ مارش ان دنوں جوئے کے ایک سنڈیکیٹ کے ہاتھوں بری طرح پھنسا ہوا ہے۔ میں نے اسے بھاری رقم کی آفر کر دی تھی تا کہ مارش کو ہر صورت میں یہ کام کرنا پڑے اور ابھی تھوڑی دیر پہلے مجھے وہ ٹیپ دے کر رقم لے گیا ہے۔ میں نے وہ ٹیپ سنی ہے۔ اس ٹیپ سے یہی ظاہر ہوتا ہے کہ سر گشاکا برج اسکوائر میں موجود ہیں"...... جیکب نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"کیا وہ ٹیپ تمہارے پاس موجود ہے"...... نارفوک نے تیز لہجے میں پوچھا۔

"یس باس۔ میں نے اس لئے اپنی زندگی کی سب سے بھاری رقم خرچ کی ہے۔ ایک لاکھ ڈالر"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"تمہیں پانچ لاکھ ڈالر میں دوں گا۔ یہ ٹیپ مجھے سنواؤ۔ فون پر ہی سنواؤ"...... نارفوک نے کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے جیکب کے لہجے میں بے پناہ مسرت تھی اور پھر چند لمحوں بعد ٹیپ سے آواز سنائی دی اور نارفوک کے بے اختیار ہونٹ بھینچ گئے کیونکہ وہ بروک کی آواز اچھی طرح پہچانتا تھا۔ بروک باب وڈ سے بات کر رہا تھا اور اسے بتا رہا تھا کہ ایڈورڈ سر گشاکا کو بے ہوشی کے عالم میں اس کے پاس پہنچائے گا اور اس نے اسے بے ہوش رکھنا ہے اور کسی کو اس بارے میں علم نہیں ہونے دینا۔

"آپ نے ٹیپ سن لی باس"...... جیکب کی آواز سنائی دی۔

"ہاں۔ تم یہ ٹیپ فوراً میرے ہیڈ کوارٹر پہنچا دو اور اپنی رقم لے جاؤ۔ جلدی کرو میں تمہارا انتظار کر رہا ہوں"...... نارفوک نے کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور نارفوک نے جلدی سے کریڈل پر ہاتھ مارا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"انتھونی بول رہا ہوں"...... رابطہ ہوتے ہی ایک مؤدبانہ آواز

سنائی دی۔

" انتھونی۔ ٹرانس کلب کا جیکب ایک ٹیپ لے کر آنے والا ہے اس سے ٹیپ لے کر اسے فوری طور پر پانچ لاکھ ڈالر کا چیک دے دینا اور ٹیپ میرے آفس میں پہنچا دینا۔ فوراً"....... نارفوک نے کہا۔

" یس باس"....... دوسری طرف سے کہا گیا اور نارفوک نے رسیور رکھ دیا۔

" یہ ٹیپ تمہارے گلے میں پھانسی کا پھندہ بن جائے گا بروک۔ پھانسی کا پھندہ"....... نارفوک نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اس کا دل تو چاہ رہا تھا کہ وہ اپنے ساتھیوں کو ساتھ لے کر ابھی برج اسکوائر جائے لیکن وہ پہلے اس ٹیپ کو اپنے قبضے میں کر لینا چاہتا تھا۔ اسے معلوم تھا کہ بروک مطمئن ہو گا کہ اس کے خلاف کسی کو کوئی ثبوت نہیں مل سکتا اس لئے فوری طور پر وہ وہاں ریڈ کرنے کی بھی ضرورت نہ تھی۔ زیادہ سے زیادہ یہی ہو سکتا تھا کہ بروک سرگشاکا کو ہلاک کرنے کا حکم دے دے لیکن اس سے بھی نارفوک کو کوئی فرق نہ پڑتا تھا۔ سرگشاکا کی زندگی اور موت دونوں ہی ایکریمیا کے لئے فائدہ مند تھیں اسے بہر حال سرگشاکا کا جسم برآمد کرنا تھا اور اب اسے یقین تھا کہ وہ ایسا کر لے گا۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے کے شدید انتظار کے بعد آخر کار دروازہ کھلا اور ایک نوجوان اندر داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں ایک مائیکرو ٹیپ موجود تھا۔

" یہ جیکب دے گیا ہے باس"....... نوجوان نے ٹیپ نارفوک کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

" اسے یہاں تک آتے آتے ایک گھنٹہ لگ گیا ہے۔ نانسنس"۔ نارفوک نے ٹیپ لیتے ہوئے کہا۔

" اس کا کہنا ہے کہ وہ ٹریفک لاک میں پھنس گیا تھا"۔ نوجوان نے جواب دیا۔

" ٹھیک ہے۔ جاؤ"....... نارفوک نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے میز کی سب سے نچلی دراز کھولی اس میں سے ایک جدید مائیکرو ٹیپ ریکارڈر نکالا اور ٹیپ اس میں ایڈجسٹ کر کے اس نے اسے آن کر دیا۔ ٹیپ سے وہی گفتگو شروع ہو گئی جو اس سے پہلے وہ فون پر سن چکا تھا اور نارفوک کے چہرے پر مسرت کے تاثرات پھیلتے چلے گئے۔ اس نے ٹیپ کو ریوائنڈ کیا اور پھر ٹیپ ریکارڈر آف کر کے اس نے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

" یس پی اے ٹو چیف سیکرٹری"....... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

" نارفوک بول رہا ہوں۔ چیف سیکرٹری صاحب سے کہو اٹ از ایمرجنسی۔ میں فوری ان سے بات کرنا چاہتا ہوں"....... نارفوک نے تیز لہجے میں کہا۔

" وہ انتہائی ضروری میٹنگ میں مصروف ہیں اور ان کا حکم ہے کہ

میٹنگ کے دوران انہیں کسی قیمت پر بھی ڈسٹرب نہ کیا جائے۔ ایک گھنٹے بعد میٹنگ ختم ہو گی تو میں بات کرا دوں گی"۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو نارفوک نے ہونٹ چباتے ہوئے رسیور کریڈل پر پیٹخ دیا۔ اسے احساس ہو رہا تھا کہ چونکہ اب اس کی سرکاری حیثیت نہیں رہی اس لئے اس کی بات ایمرجنسی کہنے کے باوجود بھی نہیں کرائی گئی ورنہ جب وہ سیگر کا چیف تھا تو اسے انتہائی اہمیت دی جاتی تھی بہرحال اسے ایک گھنٹہ گزارنا تھا اور پھر اس نے جس طرح گھڑی دیکھ کر یہ گھنٹہ گزارا تھا وہ اس کا دل جانتا تھا۔ ایک گھنٹے بعد اس نے ایک بار پھر رسیور اٹھا کر نمبر پریس کر دیئے۔

"پی اے ٹو چیف سیکرٹری"...... وہی نسوانی آواز سنائی دی۔

" نارفوک بول رہا ہوں۔ کیا میٹنگ ختم ہوئی ہے یا نہیں"۔ نارفوک نے تلخ لہجے میں کہا۔

" یس سر۔ ابھی ختم ہوئی ہے۔ آپ ہولڈ آن کریں میں بات کراتی ہو"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور نارفوک نے اطمینان کا سانس لیا۔

" ہیلو"...... چند لمحوں بعد پی اے کی آواز سنائی دی۔

" یس"...... نارفوک نے کہا۔

" بات کیجئے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" ہیلو سر۔ میں نارفوک بول رہا ہوں"...... نارفوک نے مؤدبانہ

لہجے میں کہا۔

" کیا ہوا۔ کیا کچھ پتہ چلا۔ پوری حکومت اس وقت اس معاملے میں پریشان ہے۔ ابھی میں نے میٹنگ ختم کی ہے اس میں بھی اسی ایجنڈے پر غور ہوتا رہا کہ اگر سر گشاکا نہیں ملتے تو پھر کیا لائحہ عمل اختیار کیا جائے"...... چیف سیکرٹری نے تیز لہجے میں کہا۔

" یس سر۔ میں نے سر گشاکا کا حتمی سراغ لگایا ہے اور جس نے یہ کام کیا ہے اس کے خلاف ایک حتمی ثبوت بھی حاصل کر لیا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ آپ کی موجودگی میں سر گشاکا کو اس جگہ سے برآمد کیا جائے جہاں وہ موجود ہیں کیونکہ بہرحال وہ ایک سرکاری عمارت ہے"...... نارفوک نے کہا۔

" کیا کہہ رہے ہو۔ کہاں ہیں سر گشاکا۔ جلدی بتاؤ"...... چیف سیکرٹری نے تیز لہجے میں کہا۔

" میرا اندازہ درست ثابت ہوا ہے جناب۔ یہ کارروائی بروک نے کروائی ہے۔ اس نے میرے مخالف گروپ ایڈورڈ کو ہائر کیا ہے اور اس وقت سر گشاکا سیگر کے ایک خفیہ پوائنٹ پر موجود ہیں۔ میرے پاس وہ ٹیپ موجود ہے جس میں بروک اور اس پوائنٹ کے انچارج باب وڈ کے درمیان گفتگو ٹیپ شدہ ہے اور اس میں ساری باتیں کھل کر سامنے آ گئی ہیں"...... نارفوک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اوہ۔ ویری بیڈ۔ اگر ایسا ہوا ہے تو بروک کے خلاف کورٹ

مارشل کیا جائے گا۔ اسے انتہائی عبرتناک سزا دی جائے گی اس نے یہ حرکت کر کے قومی جرم کیا ہے"....... چیف سیکرٹری نے کہا۔

" جناب آپ میرے ساتھ چلیں اور پہلے سرگشا کو وہاں سے برآمد کرائیں۔ آپ کی موجودگی انتہائی ضروری ہے ورنہ وہاں انتہائی قتل و غارت ہو سکتی ہے۔ چونکہ وہ سرکاری پوائنٹ ہے اس لئے آپ کی موجودگی ضروری سمجھتا ہوں"....... نارفوک نے کہا۔

" کہاں ہے یہ پوائنٹ"....... چیف سیکرٹری نے کہا۔

" ٹمپل روڈ پر ایک عمارت ہے برج اسکوائر۔ اس پر ریڈ کرنا ہے۔ سرگشا کا وہاں موجود ہیں"....... نارفوک نے کہا۔

" ٹمپل روڈ۔ ٹھیک ہے تم میرے آفس آجاؤ پھر اکٹھے چلیں گے۔ میں خود چاہتا ہوں کہ یہ کام میری موجودگی میں ہو"....... چیف سیکرٹری نے کہا۔

" تھینک یو سر"....... نارفوک نے مسرت بھرے لہجے میں کہا اور رسیور رکھ کر وہ تیزی سے اٹھا اور دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

عمران بروک کی رہائش گاہ کے ایک کمرے میں موجود تھا۔ اس رہائش گاہ میں بروک کی بیوی ٹریسی اور اکلوتی بیٹی مارگریٹ جس کی عمر صرف گیارہ سال تھی رہائش پذیر تھیں۔ دو ملازم بھی تھے۔ عمران اپنے ساتھیوں سمیت ریان کے آفس سے نکل کر سیدھا ٹائم میری کالونی پہنچا تھا جہاں بروک کی رہائش گاہ تھی۔ دونوں ملازموں کو بے ہوش کر کے باندھ دیا گیا تھا جبکہ ٹریسی اور مارگریٹ دونوں کو بھی بے ہوش کر کے ان کے بیڈ روم میں لٹا دیا گیا تھا اور جولیا اس کے بیڈ روم کی نگرانی کر رہی تھی۔ عمران نے مارگریٹ اور ٹریسی کو بے ہوش کرنے سے پہلے ان سے بروک کے بارے میں تفصیلی بات چیت کی تھی اور عمران کو معلوم ہو گیا تھا کہ بروک اپنی اکلوتی بیٹی مارگریٹ سے بہت پیار کرتا ہے چنانچہ اس نے انہیں بے ہوش کر کے بیڈ روم میں لٹانے کے بعد فون پر بروک کے آفس رابطہ قائم کیا

اور پھر مارگریٹ کی آواز اور لہجے میں اس نے ٹریسی کی اچانک پراسرار بیماری کا بہانہ بنا کر اسے فوری طور پر رہائش گاہ پر آنے کے لئے مجبور کر دیا تھا اور اب وہ اس کی آمد کے انتظار میں تھے۔ صفدر بیرونی پھاٹک کے قریب موجود تھا تاکہ بروک کی آمد پر پھاٹک کھول سکے۔ ٹریسی نے بتایا تھا کہ بروک پھاٹک پر آ کر مخصوص انداز میں تین بار ہارن بجاتا تھا اور پھاٹک کھولا جاتا تھا جبکہ تنویر پورچ کے قریب ایک چوڑے ستون کی اوٹ میں چھپا ہوا تھا کہ بروک جیسے ہی کار سے باہر آئے اسے بے ہوش کیا جا سکے۔ کیپٹن شکیل بھی تنویر کے ساتھ دوسرے چوڑے ستون کی اوٹ میں چھپا ہوا تھا تاکہ اگر بروک ڈرائیور کے ہمراہ آئے تو بروک کے ساتھ ساتھ ڈرائیور کو بھی کور کیا جا سکے جبکہ عمران رہائش گاہ کے ڈرائنگ روم میں بیٹھا ہوا تھا۔ یہاں فون بھی موجود تھا۔ وہ یہاں اس لئے موجود تھا کہ ہو سکتا ہے کہ بروک دفتر سے روانہ ہونے سے پہلے یا درمیان میں فون پر رابطہ قائم کرے تو اسے مطمئن کیا جا سکے لیکن جب پھاٹک کے باہر کار رکنے اور پھر مخصوص انداز میں تین بار ہارن بجنے کی آواز سنائی دی تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ اس کا مطلب تھا کہ بروک دفتر سے اٹھ کر سیدھا یہاں پہنچ گیا ہے اور اس سے بھی اس کے مارگریٹ اور ٹریسی سے گہرے تعلق کا پتہ چلتا تھا۔ عمران اٹھ کر کھڑکی کی طرف بڑھا اس نے پردہ ہٹایا تو اس وقت ایک کار پورچ میں رک رہی تھی۔ کار میں ڈرائیونگ سیٹ پر اکیلا بروک موجود تھا پھر وہ کار

سے اتر کر برآمدے کی طرف بڑھنے ہی لگا تھا کہ تنویر اس پر جھپٹ پڑا۔ بروک کے حلق سے ایک چیخ سی نکلی اور دوسرے لمحے وہ ہوا میں اچھل کر ایک دھماکے سے نیچے گرا اور چند لمحے تڑپنے کے بعد ساکت ہو گیا۔ عمران واپس مڑ کر کرسی پر آ کر بیٹھ گیا۔ چند لمحوں بعد تنویر اور کیپٹن شکیل اندر داخل ہوئے۔ بروک کو بے ہوشی کے عالم میں تنویر نے اپنے کاندھے پر اٹھایا ہوا تھا۔ اسی لمحے صفدر بھی اندر آ گیا چونکہ رسی کا بنڈل سٹور سے لا کر پہلے ہی یہاں رکھ دیا گیا تھا اس لئے بروک کو اس کمرے میں موجود کرسی پر بٹھا کر رسی سے اچھی طرح جکڑ کر باندھ دیا گیا۔

"اب اسے ہوش میں لے آؤ"...... عمران نے کہا تو صفدر نے اس کی ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیئے۔ چند لمحوں بعد جب بروک کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگے تو صفدر نے ہاتھ ہٹائے اور پیچھے ہٹ گیا۔ تھوڑی دیر بعد بروک کی آنکھیں کھل گئیں اور اس کے منہ سے بے اختیار کراہ سی نکل گئی۔ بروک کی آنکھوں میں دھند سی چھائی ہوئی تھی لیکن آہستہ آہستہ اس کی آنکھوں میں شعور کی چمک ابھر آئی اور پھر اس نے لاشعوری طور پر اٹھنے کی کوشش کی لیکن ظاہر ہے رسی سے بندھے ہونے کی وجہ سے وہ صرف کسمسا کر ہی رہ گیا۔ اس کے چہرے پر یکلخت انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"کون ہو تم اور یہ تم نے مجھے میرے ہی گھر میں کیوں باندھ

رکھا ہے"...... بروک نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ وہ اب غور سے سامنے کرسیوں پر بیٹھے ہوئے عمران اور اس کے ساتھیوں کو دیکھ رہا تھا۔

"بروک تم ایک سرکاری ایجنسی کے چیف ہو لیکن اس کے باوجود تم نے ایکریمیا سے غداری کرتے ہوئے سرگشاکا کو سرکاری تحویل سے نکالا ہے"...... عمران نے خالصتاً ایکریمین لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔ اس کا لہجہ بے حد سرد تھا۔

"یہ غلط ہے۔ یہ نارفوک کا مجھ پر الزام ہے کیا تمہارا تعلق نارفوک سے ہے"...... بروک نے چونک کر تیز لہجے میں کہا۔

"ہمارا تعلق ایکریمین حکومت سے ہے بروک۔ اور تمہیں معلوم ہونا چاہئے کہ حکومت کو ایسے ثبوت مل چکے ہیں جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ سرگشاکا کی پراسرار گمشدگی میں تمہارا ہاتھ ہے اور تم جانتے ہو کہ تمہارا کیا انجام ہو گا کیونکہ سرگشاکا کو غائب کر کے ایکریمیا کا مستقبل تباہ کرنے کی کوشش کی گئی ہے اس لئے تمہارے حق میں بہتر یہی ہے کہ تم ہمیں بتا دو کہ سرگشاکا اس وقت کہاں ہے۔ اس صورت میں تمہاری اس حرکت سے چشم پوشی کی جا سکتی ہے"۔ عمران نے اسی طرح سرد اور سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"تم لوگوں کو غلط فہمی ہوئی ہے۔ میرا سرگشاکا سے کیا تعلق۔ یہ بات تم نارفوک سے پوچھو۔ سرگشاکا اس کی تحویل میں تھا"۔ بروک نے پہلے سے زیادہ سرد لہجے میں کہا۔

"میں نے کوشش کی ہے بروک تمہیں کوئی تکلیف نہ پہنچے لیکن مجھے افسوس کہ تم نے یہ موقع گنوا دیا"...... عمران نے پہلے سے زیادہ سرد لہجے میں کہا۔

"میں درست کہہ رہا ہوں۔ میں سچ کہہ رہا ہوں۔ مجھ پر یقین کرو"...... بروک نے کہا۔

"اس کی بیٹی مارگریٹ کو اٹھا لاؤ یہاں"...... عمران نے پاس بیٹھے ہوئے صفدر سے کہا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کیا کرنا چاہتے ہو تم"...... بروک اپنی بیٹی کا نام سن کر یکلخت بوکھلا سا گیا تھا۔

"تمہارے سامنے اس کی گردن کاٹیں گے۔ اس کی آنکھیں نکالیں گے۔ اس کے جسم کی ہڈیاں توڑیں گے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"یہ۔ یہ ظلم ہے۔ وہ تو معصوم ہے۔ یہ کیا کر رہے ہو"۔ بروک نے بری طرح پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

"جہاں ایکریمیا کا مستقبل داؤ پر لگا ہوا ہو وہاں معصومیت اور محبت کوئی اہمیت نہیں رکھتی بروک"...... عمران نے سفاک لہجے میں کہا۔

"میں سچ کہہ رہا ہوں۔ تم یقین کرو میں سچ کہہ رہا ہوں"۔ بروک نے چیختے ہوئے کہا۔

"ابھی سب کچھ سامنے آجائے گا"...... عمران نے جواب دیا۔ اسی

لمحے صفدر مارگریٹ کو کاندھے پر اٹھائے اندر داخل ہوا۔

"یہ۔ یہ اسے کیا ہو گیا ہے"...... بروک نے مارگریٹ کو بے حس و حرکت دیکھ کر چیختے ہوئے کہا۔

"ابھی یہ صرف بے ہوش ہے"...... عمران نے جواب دیا اور پھر اس کے کہنے پر ماگریٹ کو ایک کرسی پر بٹھا کر رسی سے باندھ دیا گیا۔

"اب اس کی بیوی ٹریسی کو بھی لے آؤ تاکہ یہ دونوں میاں بیوی ایکریمیا سے غداری کا نتیجہ دیکھ سکیں"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا تو صفدر ایک بار پھر سر ہلاتا ہوا واپس چلا گیا۔

"مجھ سے قسم لے لو۔ حلف لے لو۔ میں سچ کہہ رہا ہوں۔ تم مجھ پر جو تشدد کرنا چاہو کر لو ان معصوموں کو کچھ نہ کہو"...... بروک نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا اور عمران بے اختیار مسکرا دیا کیونکہ بروک کی آواز اور لہجہ ہی بتا رہا تھا کہ اس کی انتہائی قوت برداشت آہستہ آہستہ جواب دیتی جا رہی ہے۔ اس بار عمران نے اس کی بات کا کوئی جواب نہ دیا۔ تھوڑی دیر بعد صفدر بے ہوش ٹریسی کو کاندھے پر اٹھائے اندر داخل ہوا اس کے ساتھ جولیا بھی تھی جس کے ہاتھ میں رسی کا ایک بڑا سا بنڈل تھا۔

"اسے بھی کرسی پر بٹھا کر رسی سے باندھ دو"...... عمران نے کہا تو ٹریسی کو بھی کرسی پر بٹھا کر رسی سے اچھی طرح باندھ دیا گیا۔

"اب ان دونوں کو ہوش میں لے آؤ"...... عمران نے کہا تو

صفدر نے مارگریٹ کا منہ اور ناک ایک ہی ہاتھ سے بند کر دیا جبکہ جولیا نے آگے بڑھ کر ٹریسی سے یہی کارروائی کی اور پھر جب دونوں کے جسموں میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگے تو صفدر اور جولیا دونوں مڑ کر پیچھے ہٹ گئے۔

"تم خنجر نکالو لارسن اور اس لڑکی کے قریب کھڑے ہو جاؤ"۔ عمران نے صفدر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس باس"...... صفدر نے بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔ اس کا لہجہ بھی خالصتاً ایکریمی تھا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کوٹ کی اندرونی جیب سے ایک تیز دھار خنجر نکال لیا۔ اسی لمحے مارگریٹ اور پھر چند لمحوں بعد ٹریسی بھی ہوش میں آ گئی۔ مارگریٹ نے بے اختیار چیخنا اور رونا شروع کر دیا جبکہ ٹریسی کے چہرے پر حیرت اور خوف کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"تم۔ تم نے تو کہا تھا کہ بروک کے آدمی ہو اور دشمنوں سے ہماری حفاظت کے لئے یہاں آئے ہو۔ پھر یہ کیا ہے"...... ٹریسی نے خوفزدہ اور گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تمہارے شوہر بروک نے ایکریمیا سے غداری کی ہے۔ میں نے اسے موقع دیا کہ یہ بچ جائے لیکن اس نے موقع گنوا دیا ہے اب دیکھنا تمہاری بیٹی مارگریٹ کے جسم کا ایک ایک ریشہ اس خنجر سے علیحدہ کیا جاتا ہے"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا تو مارگریٹ نے خوف سے چیخنا شروع کر دیا جبکہ ٹریسی کا جسم کانپنے لگ گیا تھا۔

"رک جاؤ۔ کچھ مت کہو میں سچ کہہ رہا ہوں میں نے کچھ نہیں کیا"۔ بروک نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"لارسن تم تیار ہو"....... عمران نے صفدر سے مخاطب ہو کر سرد اور سفاک لہجے میں کہا۔

"یس باس"....... صفدر نے جواب دیا۔

"اس لڑکی کا سر ایک ہاتھ سے پکڑ لو اور دوسرے ہاتھ میں موجود خنجر اس کی دائیں آنکھ کے اوپر رکھ دو۔ میں صرف پانچ تک گنوں گا جب میں پانچ پر پہنچوں تو تم نے اس کی دائیں آنکھ خنجر سے نکال دینی ہے"....... عمران نے سرد لہجے میں کہا تو صفدر نے بڑے سفاکانہ انداز میں لڑکی کے بال مٹھی میں جکڑ لئے اور خنجر اس کی آنکھ کے سامنے کر دیا۔ ٹریسی نے بے اختیار چیخ چیخ کر رونا شروع کر دیا۔ عمران نے گنتی شروع کر دی اور بروک کی حالت لمحہ بہ لمحہ غیر ہوتی جا رہی تھی۔ اس کے چہرے پر پسینہ پھوٹ پڑا تھا۔

"رک جاؤ۔ فار گاڈ سیک رک جاؤ۔ میں بتاتا ہوں۔ رک جاؤ۔ مجھے گولی مار دو لیکن ان کو کچھ نہ کہو"....... ابھی عمران تین تک پہنچا تھا کہ بروک حلق کے بل چیخ پڑا۔

"بولتے جاؤ ورنہ میں گنتی جاری رکھوں گا"....... عمران نے پہلے سے زیادہ سفاک لہجے میں کہا۔

"وہ۔ وہ برج اسکوائر میں ہے۔ برج اسکوائر میں ٹمپل روڈ پر سیگر کے خفیہ پوائنٹ برج اسکوائر میں ہے"....... بروک بے اختیار پھٹ

پڑا۔

"کون انچارج ہے وہاں کا"....... عمران نے پوچھا۔

"باب وڈ انچارج ہے۔ باب وڈ"....... بروک نے جواب دیا۔

"سرگشاکا زندہ ہیں یا مردہ"....... عمران نے پوچھا۔

"وہ زندہ ہیں میں نے انہیں بے ہوش رکھنے کا کہا تھا۔ وہ بے ہوش ہیں تم انہیں لے جاؤ لیکن مارگریٹ اور ٹریسی کو کچھ نہ کہو میں تمہارا مجرم ہوں مجھے گولی مار دو"....... بروک نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"لارسن ہٹ جاؤ"....... عمران نے صفدر سے مخاطب ہو کر کہا تو صفدر نے مارگریٹ کے بال چھوڑ دیئے اور پیچھے ہٹ گیا۔

"سنو بروک اب بھی وقت ہے کہ تم اپنی جان بچا لو اور اپنا عہدہ بھی۔ میں تمہارے ساتھ یہ رعایت کر سکتا ہوں کہ اگر تم اپنے آدمی باب وڈ کو کہہ دو کہ وہ سرگشاکا کو میرے آدمیوں کے ساتھ بھیج دے اور کسی کو یہ نہ بتائے کہ سرگشاکا وہاں آئے بھی ہیں یا نہیں تو میں سرگشاکا کی کسی دوسری جگہ سے برآمدگی کی رپورٹ دے دوں گا۔ سرگشاکا ویسے بھی بے ہوش ہیں اس لئے انہیں بھی معلوم نہ ہو سکے گا کہ انہیں کہاں رکھا گیا تھا اس لئے تمہارا نام سامنے نہ آئے گا لیکن اس کے بدلے تمہیں مجھے بھاری معاوضہ دینا ہو گا ورنہ دوسری صورت میں تم جانتے ہو کہ تمہارا کیا حشر ہو گا"....... عمران نے اس بار نرم لہجے میں کہا۔

"میں تیار ہوں۔ فار گاڈ سیک مجھے بچالو۔ میرا ہرگز مقصد غداری نہ تھا میں تو صرف نارفوک کے مقابلے میں اپنی اہمیت ثابت کرنا چاہتا تھا تم جو معاوضہ کہو گے میں تمہیں دے دوں گا"...... بروک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا نمبر ہے تمہارے آدمی باب وڈ کا"...... عمران نے ایک طرف رکھے ہوئے فون کا رسیور اٹھاتے ہوئے کہا تو بروک نے نمبر بتا دیئے۔

عمران نے وہ نمبر پریس کئے اور ساتھ ہی لاؤڈر کا بٹن آن کر کے اس نے رسیور صفدر کی طرف بڑھا دیا۔ صفدر نے آگے بڑھ کر رسیور اور فون اٹھایا اور پھر رسیور بروک کے کانوں سے لگا دیا۔ دوسری طرف گھنٹی کی آواز سنائی دے رہی تھی۔

"برج اسکوائر"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"بروک بول رہا ہوں باب وڈ۔ سرگشاکا کی کیا پوزیشن ہے"۔ بروک نے کہا۔

"وہ آپ کے حکم کے مطابق بے ہوش ہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اچھا سنو۔ حکومت کو علم ہو گیا ہے کہ ہم نے سرگشاکا کو یہاں رکھا ہوا ہے اس لئے میں چاہتا ہوں کہ سرگشاکا کو فوری طور پر یہاں سے شفٹ کرا دوں اور اگر کوئی بھی تم سے پوچھے تو تم نے ان کی

یہاں آمد اور موجودگی سے قطعی انکار کر دینا ہے"...... بروک نے کہا۔

"یس باس۔ جیسے آپ کا حکم"...... باب وڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم ایسا کرو کہ سرگشاکا کو اسی بے ہوشی کے عالم میں قریبی گرین ہلز کالونی کی کوٹھی نمبر ایک سو ایک میں پہنچا دو۔ وہاں میرا خاص آدمی پیٹر موجود ہو گا تم سرگشاکا کو اس کے حوالے کر کے واپس چلے جانا ابھی اور اسی وقت یہ کام کر دو اس کے بعد تم نے ہر معاملے سے انکار کر دینا ہے"...... بروک نے کہا۔

"یس باس حکم کی تعمیل ہو گی"...... باب وڈ نے جواب دیا اور بروک کے سر کے اشارے پر صفدر نے رسیور ہٹایا اور کریڈل دبا دیا۔

"اب دوسرا نمبر ڈائل کرو تا کہ میں پیٹر کو ہدایات دے دوں تم جا کر پیٹر سے سرگشاکا کو وصول کر لینا"...... بروک نے کہا۔

"پیٹر سے کوئی کوڈ مقرر کر لینا"...... عمران نے کہا تو بروک نے اثبات میں سر ہلا دیا اور ساتھ ہی اس نے ایک اور نمبر بتا دیا۔ صفدر نے فون پیس کو کرسی پر رکھا اور پھر بروک کا بتایا ہوا نمبر پریس کر دیا۔ دوسری طرف سے گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دی۔ صفدر نے کرسی اٹھا کر بروک کی کرسی کے قریب رکھی اور پھر فون پیس کو وہیں کرسی پر ہی رہنے دیا اور رسیور بروک کے کان سے لگا دیا۔ اسی لمحے دوسری

طرف سے رسیور اٹھانے کی آواز سنائی دی۔

"ہیلو پیٹر بول رہا ہوں"...... ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"پیٹر میں بروک بول رہا ہوں"...... بروک نے کہا۔

"اوہ۔ یس باس"...... دوسری طرف سے بولنے والے کا لہجہ یکلخت مؤدبانہ ہو گیا تھا۔

"پیٹر برج اسکوائر کا چیف باب وڈ ایک افریقی بے ہوش آدمی کو تمہارے پاس چھوڑنے کے لئے لا رہا ہے یہ ایک معزز شخصیت ہیں تم نے ان کا خیال رکھنا ہے اس کے بعد میرے خاص آدمی تمہارے پاس پہنچیں گے اور وہ اس شخصیت کو اپنے ساتھ لے جائیں گے۔ کوڈ ذہن میں بٹھا لو۔ آنے والے ریڈ اسپاٹ کہیں گے جبکہ تم نے جواب میں ڈارک آئی کہنا ہے پھر آنے والے برائٹ سن کہیں گے اور کوڈ مکمل ہو جائے گا۔ پھر تم نے اس افریقی شخصیت کو ان کے حوالے کر دینا ہے اور اس کے بعد تم نے یہ پوائنٹ لاک کر کے خود اپنے پرانے پوائنٹ پر چلے جانا ہے۔ سمجھ گئے ہو"...... بروک نے کہا۔

"یس باس۔ سمجھ گیا ہوں"...... پیٹر نے جواب دیا اور بروک نے اوکے کہہ دیا تو صفدر نے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

"میرے ساتھ آؤ لارسن"...... عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر وہ مڑ کر کمرے سے باہر آ گیا۔ صفدر اس کے پیچھے تھا۔ باہر برآمدے میں پہنچ کر عمران رک گیا۔

"تم تنویر کو ساتھ لے جاؤ اور پیٹر سے سرگشاکا کو وصول کر کے

گولڈن اسکوائر کی کوٹھی نمبر تھرٹی سیون بلاک اے لے پر جانا وہاں ڈرگلس موجود ہو گا اس نے وہاں ایک پرائیویٹ کلب بنایا ہوا ہے اسے تم نے پرنس آف ڈھمپ کا نام لینا ہے۔ میں اسے یہاں سے فون پر ہدایات دے دوں گا وہ سرگشاکا کو اپنے پاس رکھ لے گا تم نے بھی وہیں رہنا ہے اور پھر فون پر مجھے اطلاع دینی ہے میں تمہاری طرف سے اطلاع ملتے ہی جولیا سمیت وہاں پہنچ جاؤں گا"...... عمران نے کہا تو صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اندر سے فون سیٹ لے آؤ اور کمرے میں رکھ دو تاکہ میں اولڈ ڈرگلس سے بات کر لوں"...... عمران نے کہا تو صفدر سر ہلاتا ہوا مڑا اور اس کمرے کی طرف بڑھ گیا جہاں سب لوگ موجود تھے۔ صفدر جب وہاں سے فون پیس اٹھائے باہر آیا تو تنویر اس کے پیچھے باہر آ گیا۔

"تم دونوں جاؤ تمام کام انتہائی احتیاط سے کرنا"...... عمران نے کہا اور صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر اس نے تنویر کو اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کیا اور پھاٹک کی طرف بڑھ گیا۔ عمران نے فون پیس اس کے ہاتھ سے لے لیا تھا۔ پھر کونے والے کمرے میں پہنچ کر عمران نے فون کو مخصوص پوائنٹ پر فکس کیا اور رسیور اٹھا کر ٹون چیک کی۔ ٹون موجود تھی اس نے تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس۔ ڈرگلس بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک

تھرتھراتی سی آواز سنائی دی۔ بولنے والے کی آواز بتا رہی تھی کہ وہ
خاصا بوڑھا آدمی ہے۔

" اولڈ ڈرگلس میں پرنس آف ڈھمپ بول رہا ہوں"...... عمران
نے اپنے اصل لہجے میں کہا۔

" اوہ۔ پرنس تم۔ کہاں سے بول رہے ہو"...... دوسری طرف
سے چونک کر پوچھا گیا۔

" میں یہاں ولنگٹن سے ہی بول رہا ہوں۔ ایک اہم امانت
تمہارے پاس رکھوانا ہے"...... عمران نے کہا۔

" ایک کیا ایک لاکھ امانتیں رکھنے کے لئے تیار ہوں پرنس"۔
ڈرگلس کی بے حد تکلفانہ آواز سنائی دی۔

" میرے دو آدمی ایک افریقی شخصیت کو لے کر تمہارے پاس
پہنچیں گے۔ وہ میرا نام لیں گے تم نے اس افریقی شخصیت کو انتہائی
عزت سے رکھنا ہے۔ پھر میرے آدمیوں کو فون کال کرنے دینا اس
کے بعد میں خود وہاں پہنچ جاؤں گا"...... عمران نے کہا۔

" ٹھیک ہے"...... دوسری طرف سے ڈرگلس نے کہا تو عمران
نے رسیور رکھا اور پھر فون پیس کی تار کو ساکٹ سے علیحدہ کیا اور
فون پیس اٹھائے وہ دوبارہ اسی کمرے میں پہنچ گیا جہاں کیپٹن شکیل
اور جولیا موجود تھے جبکہ بروک ٹریسی اور مارگریٹ تینوں اسی طرح
بندھے ہوئے بیٹھے تھے۔

" ان دونوں کو آزاد کر دو"...... بروک نے عمران سے کہا۔

" ابھی تھوڑی دیر بعد تم تینوں ہی آزاد ہو جاؤ گے۔ فکر مت
کرو"۔ عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا اور بروک خاموش ہو گیا۔
عمران نے کنکشن ساکٹ سے جوڑ دیا تھا پھر تقریباً ایک گھنٹے کے
شدید انتظار کے بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر
رسیور اٹھا لیا۔

" یس"...... عمران نے کہا۔

" لارسن بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے جواب ملا اور
عمران سمجھ گیا کہ صفدر بول رہا ہے۔

" کیا پوزیشن ہے"...... عمران نے پوچھا۔

" آل از او کے"...... صفدر نے جواب دیا۔

" ٹھیک ہے ہم پہنچ رہے ہیں"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ
دیا۔

" او کے بروک۔ اب یہ تم پر منحصر ہے کہ تم اپنے آپ کو کس حد
تک محفوظ رکھتے ہو اگر تم یا تمہارے آدمیوں نے زبان کھول دی تو
پھر تمہارا جو انجام ہو گا وہ تم خود بہتر سمجھ سکتے ہو"...... عمران نے کہا
اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے ساتھ ہی اس کا بازو گھوما اور اس
کی مڑی ہوئی انگلی کا ہک پوری قوت سے بروک کی کنپٹی پر پڑا اور
بروک کے حلق سے چیخ نکلی اور اس کی گردن سائیڈ میں ڈھلک گئی۔
مارگریٹ اور ٹریسی نے ایک بار پھر چیخنا شروع کر دیا۔

" خاموش ہو جاؤ ورنہ"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا تو وہ

دونوں سہم کر خاموش ہو گئیں۔

"اسے کھول دو"....... عمران نے کیپٹن شکیل سے مخاطب ہو کر
بروک کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور کیپٹن شکیل خاموشی سے
آگے بڑھا اور اس نے بروک کی رسیاں کھولنا شروع کر دیں۔

"ابھی یہ ہوش میں آجائے گا اور پھر یہ خود ہی تمہیں کھول دے گا
لیکن اگر تم نے چیخ و پکار کی تو پھر بروک کا نہ صرف عہدہ بلکہ اس کی
زندگی بھی ختم ہو جائے گی"....... عمران نے سرد لہجے میں کہا اور تیزی
سے دروازے کی طرف مڑ گیا۔ جولیا بھی اس کے ساتھ ہی مڑی اور
کمرے سے باہر آ گئی۔ تھوڑی دیر بعد کیپٹن شکیل بھی باہر آ گیا۔

"آؤ اب ہمیں ٹیکسی استعمال کرنا ہو گی"....... عمران نے کہا اور
تیزی سے پھاٹک کی طرف بڑھ گیا۔ اس کے چہرے پر گہرے اطمینان
کے تاثرات نمایاں تھے کیونکہ بہرحال وہ سرگشاکا کو اپنی تحویل میں
لینے میں کامیاب ہو گیا تھا۔

برج اسکوائر ایک منزلہ عمارت تھی لیکن خاصے وسیع ایریے میں
بنی ہوئی تھی۔ اس کے باہر ایک جہازی سائز کا نیون سائن بھی
موجود تھا جس پر برج اسکوائر کلب کے الفاظ جل بجھ رہے تھے۔ چیف
سیکرٹری اپنی سرکاری کار میں تھے ان کے ساتھ سپیشل فورس کی دو
کاریں بھی تھیں۔ وہ عقبی سیٹ پر بیٹھے ہوئے تھے جبکہ نارفوک
ڈرائیور کے ساتھ والی سیٹ پر موجود تھا۔ چیف سیکرٹری نے اپنے
آفس میں پہلے وہ ٹیپ سنا جو نارفوک ساتھ لے کر گیا تھا اور پھر
انہوں نے وہاں جانے کی حامی بھر لی تھی۔

"کار اندر لے جاؤ"....... نارفوک نے ڈرائیور سے کہا اور ڈرائیور
نے کار برج اسکوائر کے کمپاؤنڈ گیٹ سے اندر موڑ دی اور پھر اسے
کلب کے مین دروازے کے سامنے لے جا کر روک دیا۔ ان کی کار کے
پیچھے سپیشل فورس کی دونوں کاریں بھی رک گئیں اور پھر ان کے

پیچھے نارفوک کے آدمیوں کی ایک کار بھی رک گئی اور پھر وہ سب
نیچے اتر آئے۔

" اس عمارت میں کیا ہوتا ہے"...... چیف سیکرٹری نے حیرت
سے عمارت کو دیکھتے ہوئے کہا۔

" بظاہر اسے کلب کی شکل دی گئی ہے لیکن نیچے تہہ خانے سیگر
کے استعمال میں رہتے ہیں"...... نارفوک نے جواب دیا۔

" کیا یہ تمہارے زمانے میں بھی تھی"...... چیف سیکرٹری نے
گیٹ کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

" نہیں سر۔ یہ بروک کا اپنا انتظام ہے"...... نارفوک نے جواب
دیا اور چیف سیکرٹری نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اسی لمحے پھاٹک کھلا
اور ایک لمبے قد اور بھاری جسم کا آدمی جس کے جسم پر تھری پیس
سوٹ تھا باہر آگیا۔

" سر میرا نام باب وڈ ہے میں یہاں کا انچارج ہوں۔ آپ نے کیسے
یہاں آنے کی تکلیف کی"...... اس آدمی نے آگے بڑھ کر بڑے
مؤدبانہ لہجے میں چیف سیکرٹری سے مخاطب ہو کر کہا۔

" کیا تم مجھے پہچانتے ہو"...... چیف سیکرٹری نے کہا۔

" یس سر۔ آپ انتہائی اہم ترین شخصیت ہیں اور ہم تو بہرحال آپ
کے ماتحت ہی ہیں۔ میرا تعلق سیگر سے ہے جناب"...... باب وڈ نے
اسی طرح مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

" ہونہہ۔ یہ نارفوک ہے سیگر کے سابقہ چیف"...... چیف

سیکرٹری نے کہا۔

" یس سر۔ میں ان کے زمانے میں بھی سیگر میں کام کرتا تھا"۔
باب وڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" او کے آؤ ہمارے ساتھ "...... چیف سیکرٹری نے کہا اور مین
گیٹ کی طرف بڑھ گئے۔

" یس سر"...... باب وڈ نے کہا اور اس نے تیزی سے آگے بڑھ کر
خود ہی اندھے شیشے کا گیٹ کھول دیا۔ پھر چیف سیکرٹری اور اس کے
بعد نارفوک اندر داخل ہوئے تو ان کے پیچھے باب وڈ بھی اندر آگیا۔
تھوڑی دیر بعد وہ ایک دفتر کے انداز میں سجے ہوئے وسیع کمرے میں
پہنچ گئے۔

" تشریف رکھیں جناب اور حکم فرمائیں کہ آپ کیا پینا پسند کریں
گے"...... باب وڈ نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

" دیکھو باب وڈ تم سرکاری ملازم ہو۔ یہ ٹھیک ہے کہ تمہارا
چیف بروک ہے لیکن بہرحال وہ بھی سرکاری ملازم ہے۔ بروک نے
کامرون کے چیف سیکرٹری سر گشاکا کو یہاں بھجوایا ہے ہم اسے لینے
آئے ہیں اور اس کی اہمیت تم اس بات سے سمجھ سکتے ہو کہ انہیں
لینے کے لئے ہمیں خود یہاں آنا پڑا ہے۔ کہاں ہیں وہ"...... چیف
سیکرٹری نے سرد لہجے میں کہا۔

" کون سر۔ کس کی بات کر رہے ہیں سر"...... باب وڈ نے
چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"سر گشاکا۔ افریقی ملک کامرون کے چیف سیکرٹری"....... چیف سیکرٹری نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔

"سر ایسی تو کوئی شخصیت نہ یہاں آئی ہے اور نہ موجود ہے سر۔ میں تو یہ نام ہی پہلی بار سن رہا ہوں"....... باب وڈ نے جواب دیا۔

"میرے پاس اس گفتگو کا ٹیپ موجود ہے جس میں بروک اور تمہارے درمیان بات چیت ہوئی ہے کہو تو سنواؤں تمہیں۔ کیا تم بھی چاہتے ہو کہ تمہارا کورٹ مارشل ہو"....... چیف سیکرٹری نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"سر میں آپ کو غلط تو نہیں کہہ سکتا۔ کیونکہ میری اتنی جرات نہیں ہے میں تو ایک چھوٹا سا ملازم ہوں لیکن حقیقت یہی ہے کہ نہ ہی کوئی افریقی شخصیت یہاں آئی ہے اور نہ موجود ہے اور نہ اس سلسلے میں چیف بروک سے میری کوئی بات ہوئی ہے"....... باب وڈ نے جواب دیا۔ اس کے لہجے میں بے حد اعتماد تھا۔ چیف سیکرٹری نے قریب کھڑے ہوئے نارفوک کی طرف دیکھا۔

"جناب آپ تشریف رکھیں میرے آدمی ابھی سر گشاکا کو برآمد کر لیں گے"....... نارفوک نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ سپیشل فورس کو ساتھ لے لو اور سر گشاکا کو برآمد کرو"۔ چیف سیکرٹری نے کہا۔

"بے شک جناب آپ اس پوری عمارت کی تلاشی لے لیں جناب۔ یہ حقیقت ہے کہ ایسا کوئی آدمی یہاں نہ آیا تھا اور نہ موجود

ہے"....... باب وڈ نے جواب دیا۔

"تم میرے ساتھ آؤ"....... نارفوک نے غصیلے لہجے میں باب وڈ سے کہا۔

"یس سر"....... باب وڈ نے کہا اور پھر وہ نارفوک کے پیچھے چلتا ہوا آفس سے باہر آ گیا۔ چیف سیکرٹری ایک صوفے پر بیٹھ گئے تھے ان کے چہرے پر پریشانی کے تاثرات نمایاں ہو گئے تھے۔ انہیں باب وڈ کے چہرے اور لہجے سے اندازہ ہو رہا تھا کہ وہ درست کہہ رہا ہے کیونکہ ان کا تجربہ بھی نصف صدی پر محیط تھا اور وہ جس اہم عہدے پر فائز تھے اس عہدے پر انتہائی جہاندیدہ آدمی ہی پہنچتا تھا لیکن انہوں نے ٹیپ سنا تھا اور وہ نہ صرف بروک کی آواز کو اچھی طرح پہچانتے تھے بلکہ اب انہوں نے باب وڈ کی آواز بھی پہچان لی تھی اور انہیں سو فیصد یقین تھا کہ ٹیپ میں موجود آواز باب وڈ کی ہی تھی لیکن اس کے باوجود باب وڈ کا انداز بتا رہا تھا کہ وہ درست کہہ رہا ہے۔ اب دو صورتیں تھیں ایک تو یہ کہ یہ ٹیپ جعلی تھا اور انتہائی مہارت سے تیار کیا گیا تھا یا پھر ان لوگوں نے سر گشاکا کو یہاں سے کہیں شفٹ کر دیا تھا۔ اب وہ سوچ رہے تھے کہ اگر وہ اس نتیجے پر پہنچیں کہ دوسری صورت پیش آئی ہے تو پھر انہیں کیا کرنا چاہئے۔ وہ بیٹھے یہی بات سوچتے رہے اور انہیں وہاں بیٹھے ہوئے تقریباً ایک گھنٹہ گزر گیا تھا کہ دروازہ کھلا اور نارفوک اور اس کے پیچھے باب وڈ اندر داخل ہوا۔

" جناب۔ سرگشاکا کو یہاں سے پہلے ہی کہیں اور شفٹ کر دیا گیا ہے۔ وہ یہاں موجود نہیں ہیں میں نے مکمل تلاشی لے لی ہے اور اب یہ باب وڈ بتائے گا کہ وہ کہاں ہے"...... نارفوک نے سرد لہجے میں کہا۔

" میں نے تو پہلے ہی عرض کی تھی جناب کہ یہاں ایسی شخصیت نہ لائی گئی ہے اور نہ موجود ہے اور جناب نارفوک صاحب نے مجھے جو ٹیپ سنوایا ہے جناب۔ یہ ٹیپ جعلی ہے"...... باب وڈ نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

" تمہارا مطلب ہے کہ یہ ٹیپ میں نے تیار کیا ہے۔ کیوں"۔ نارفوک نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

" میں نے تو یہ نہیں کہا جناب اور نہ میری یہ جرأت ہو سکتی ہے"۔ باب وڈ نے اسی طرح مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

" اب کیا ہونا چاہئے نارفوک"...... چیف سیکرٹری نے نارفوک سے مخاطب ہو کر کہا۔

" آپ اجازت دیں تو میں ابھی اس باب وڈ سے حقیقت اگلوا لیتا ہوں جناب"...... نارفوک نے کہا۔

" وہ کس طرح۔ کیا کرو گے تم"...... چیف سیکرٹری نے کہا۔

" میرے پاس بہت سے طریقے ہیں جناب"...... نارفوک نے واضح طور پر کچھ کہنے کی بجائے گول مول سی بات کرتے ہوئے کہا۔

" اوہ نہیں نارفوک۔ میں اس کی اجازت نہیں دے سکتا۔ باب

وڈ سرکاری ملازم ہے اور تم سرکاری ملازمت سے ریٹائر ہو چکے ہو البتہ اب یہ تمہارا کام ہے کہ تم سرگشاکا کو تلاش کرو لیکن میں کسی غیر قانونی طریقے سے معلوم کرنے کے حق میں نہیں ہوں"۔ چیف سیکرٹری نے کہا اور اٹھ کھڑے ہوئے۔

" ٹھیک ہے جناب جیسے آپ کا حکم"...... نارفوک نے جواب دیا۔

" او کے اب میں واپس جا رہا ہوں مجھے سرگشاکا چاہئے زندہ یا مردہ"...... چیف سیکرٹری نے کہا اور پھر دروازے کی طرف بڑھ گئے۔ نارفوک خاموشی سے ان کے پیچھے چل پڑا جبکہ ان کے پیچھے باب وڈ بھی مؤدبانہ انداز میں چل رہا تھا۔

" آپ تشریف لے جائیں جناب۔ میں اپنے آدمیوں کے ساتھ جاؤں گا"...... نارفوک نے باہر موجود چیف سیکرٹری کی کار کے قریب پہنچتے ہوئے کہا۔

" ایک بار پھر کہہ رہا ہوں کہ کوئی غیر قانونی حرکت نہ کرنا ورنہ اس کے نتائج تمہارے خلاف بھی نکل سکتے ہیں"...... چیف سیکرٹری نے کار میں بیٹھنے سے پہلے نارفوک سے مخاطب ہو کر کہا۔

" آپ بے فکر رہیں جناب میں خود کسی غیر قانونی کام کے حق میں نہیں ہوں اور نہ میری ایسی خواہش ہے۔ بہرحال میں جلد ہی اس جگہ کا سراغ لگا لوں گا جہاں سرگشاکا کو شفٹ کیا گیا ہے"۔ نارفوک نے کہا اور چیف سیکرٹری سر ہلاتے ہوئے کار میں بیٹھ گئے اور اس

کے ساتھ ہی کار مڑی اور پھر تیزی سے واپس کمپاؤنڈ گیٹ کی طرف بڑھ گئی۔ ان کے پیچھے سپیشل فورس کی دونوں گاڑیاں بھی چلی گئیں۔

" آئیے جناب۔ دفتر میں تشریف لے آئیے۔ آپ بھی باس رہے ہیں آپ کی ہمارے دل میں بے پناہ عزت ہے"...... باب وڈ نے کاریں جانے کے بعد نارفوک سے مخاطب ہو کر کہا۔

" ہونہہ۔ ٹھیک ہے آؤ"...... نارفوک نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا اور دوبارہ گیٹ کی طرف بڑھ گیا۔ وہ دونوں ایک بار پھر آفس میں آ گئے۔

" آپ کے لئے پینے کے لئے کیا منگواؤں"...... باب وڈ نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

" جو جی چاہے منگوالو"...... نارفوک نے جواب دیا اور باب وڈ نے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور شراب لانے کا آرڈر دے دیا اور پھر رسیور رکھ کر وہ میز کے پیچھے اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھ گیا۔

" بروک کے آفس فون کرو اور میری اس سے بات کراؤ"۔ نارفوک نے سرد لہجے میں کہا تو باب وڈ نے رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

" یس"...... دوسری طرف سے رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

" برج اسکوائر سے باب وڈ بول رہا ہوں۔ نارفوک صاحب یہاں

موجود ہیں اور وہ باس سے بات کرنا چاہتے ہیں"...... باب وڈ نے کہا۔

" باس کو ان کی رہائش گاہ سے ان کی پی اے مارگریٹ کی کال آئی تھی ان کی وائف کی اچانک طبیعت خراب ہو گئی ہے وہ گھر چلے گئے ہیں اور ابھی تک ان کی واپسی نہیں ہوئی"...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

" کتنی دیر ہوئی ہے انہیں گئے ہوئے"...... باب وڈ نے پوچھا۔

" تقریباً ڈھائی تین گھنٹے گزر چکے ہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو باب وڈ نے رسیور رکھ دیا اور وہی بات دوہرا دی جو دوسری طرف سے اسے بتائی گئی تھی۔

" گھر فون کرو"...... نارفوک نے اسی طرح سرد لہجے میں کہا اور باب وڈ نے ایک بار پھر رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ دوسری طرف گھنٹی بجتی رہی اور پھر رسیور اٹھا لیا گیا۔

" یس"...... بروک کی آواز سنائی دی۔

" باب وڈ بول رہا ہوں باس برج اسکوائر سے۔ نارفوک صاحب اور چیف سیکرٹری صاحب سپیشل فورس کے ساتھ یہاں تشریف لائے تھے۔ ان کا خیال تھا کہ کوئی افریقی شخصیت یہاں موجود ہے۔ انہوں نے تلاشی لی اور پھر چیف سیکرٹری صاحب اور سپیشل فورس تو واپس چلے گئے ہیں البتہ جناب نارفوک صاحب یہاں موجود ہیں اور آپ سے بات کرنا چاہتے ہیں۔ میں نے پہلے آفس فون کیا تھا وہاں

سے بتایا گیا کہ آپ گھر چلے گئے ہیں اس لئے نارفوک صاحب کے
کہنے پر میں نے گھر فون کیا ہے"...... باب وڈ نے پوری تفصیل
بتاتے ہوئے کہا۔ اس دوران ایک نوجوان اندر داخل ہو کر شراب کا
ایک بڑا سا جام نارفوک کے سامنے رکھ کر واپس جا چکا تھا اور جب
تک باب وڈ سے بات کرتا رہا نارفوک خاموشی سے شراب کی
چسکیاں لیتا رہا تھا۔

"کراؤ بات"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور باب وڈ نے رسیور
نارفوک کی طرف بڑھا دیا۔

"ہیلو بروک۔ میں نارفوک بول رہا ہوں۔ باب وڈ نے واقعی
بڑے ماہرانہ انداز میں میرے بات کرنے سے پہلے تمہیں بریف کر
دیا ہے لیکن میرے پاس وہ ٹیپ موجود ہے جس میں تمہارے اور
باب وڈ کے درمیان ہونے والی بات چیت ٹیپ ہے جس سے تم
نے سرگشاکا کو بے ہوشی کے عالم میں براج اسکوائر میں رکھنے کا کہا
تھا۔ یہ ٹیپ چیف سیکرٹری صاحب بھی سن چکے ہیں اور اتنا تجربہ
بہرحال انہیں بھی ہے کہ وہ تمہاری اور باب وڈ کی آواز پہچان سکیں۔
یہ بات دوسری ہے کہ تمہیں اور باب وڈ کو پہلے سے ہی علم ہو گیا تھا
کہ یہ ٹیپ میرے ہاتھ لگ گیا ہے اس لئے تم نے سرگشاکا کو یہاں
سے نکال دیا ہے لیکن میں یہ بات بتا دوں کہ تم نے یہ حرکت کر کے
بہت مہنگا سودا کیا ہے۔ چیف سیکرٹری صاحب کے اختیارات کے
بارے میں تم اچھی طرح جانتے ہو اور سرگشاکا اس وقت ایکریمیا کے

لئے بہت بڑا سرمایہ بن چکے ہیں۔ اگر سرگشاکا انتخابات کے اعلان سے
پہلے زندہ یا مردہ نہیں ملتے تو تمہیں زیادہ اچھی طرح علم ہے کہ
کامرون میں دوبارہ انہی قبیلوں کا اتحاد ہو جائے گا جو اس وقت
برسراقتدار ہیں اور اس کے بعد حکومت تبدیل نہ ہو سکے گی اور یہ
حکومت درپردہ مسلم بلاک کی حامی ہے اسی طرح اگر یہی حکومت
دوبارہ برسراقتدار آ گئی تو ایکریمیا کو عالمی سطح پر بے پناہ نقصانات
اٹھانا پڑیں گے۔ اس لئے میری درخواست ہے کہ تم سرگشاکا کو زندہ
یا مردہ جس طرح چاہو کسی بھی جگہ پہنچا دو۔ حکومت اسے دوبارہ
تحویل میں لے لے گی اور اس طرح تمہارا نام بھی سامنے نہیں آئے گا
اور ایکریمیا کو بین الاقوامی سطح پر بھی نقصان نہ اٹھانا پڑے گا"۔
نارفوک نے کہا۔

"نارفوک شاید تمہارے دماغ میں کوئی خرابی پیدا ہو گئی ہے۔
تمہارا کیا خیال ہے کہ مجھے ایکریمیا کے مفادات عزیز نہیں ہیں۔ کیا
میں کسی اور ملک کا شہری ہوں جو تم نے یہ تقریر شروع کر دی ہے۔
تم تو حکومت سے علیحدہ ہو چکے ہو جبکہ میں تو خود حکومت کا حصہ
ہوں۔ تمہارا کیا خیال ہے کہ میں خود اپنی حکومت کے خلاف کام کر
رہا ہوں۔ تمہیں نجانے کیا ہو گیا ہے کہ تم نے پہلے مجھ پر کھلے عام
الزام لگا دیا پھر اب جعلی ٹیپ تیار کر لی اور چیف سیکرٹری صاحب کو
ساتھ لے کر برج اسکوائر پہنچ گئے۔ یہ سب کچھ اب ناقابل برداشت ہو
گیا ہے سمجھے۔ اب اگر تم نے سرکاری کاموں میں مداخلت کی تو

تمہیں اور تمہارے پورے گروپ کو گرفتار بھی کیا جا سکتا ہے۔ مجھے تو لگتا ہے کہ تم خود دشمن گروپ سے مل گئے ہو اور بھاری رقم لے کر تم نے یہ کارروائی کی ہے۔ آئندہ مجھے فون نہ کرنا اور نہ آئندہ میرے معاملات میں مداخلت کرنا۔ یہ تمہارے لئے آخری وارننگ ہے"۔ بروک نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ نارفوک کا چہرہ غصے کی شدت سے تپ اٹھا تھا۔ اس نے رسیور کریڈل پر پٹخا اور ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا۔

" تم بھی سن لو اور اپنے باس کو بھی یہ بتا دینا کہ میں نے بہرحال سرگشاکا کو ٹریس کر لینا ہے اور اس کے بعد تمہارا اور تمہارے باس کا جو حشر ہو گا دنیا اس سے عبرت پکڑے گی"....... نارفوک نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا اور تیزی سے مڑ کر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ عمارت سے باہر موجود اپنے ساتھیوں کی کار کے پاس موجود تھا۔ اس نے ایک جھٹکے سے دروازہ کھولا اور کار کی سائیڈ سیٹ پر بیٹھ گیا۔ اس کا چہرہ غصے کی شدت سے ابھی تک پکے ہوئے ٹماٹر کی طرح سرخ ہو رہا تھا۔

" واپس ہیڈ کوارٹر چلو"....... نارفوک نے تیز لہجے میں ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھتے ہوئے اپنے آدمی سے مخاطب ہو کر کہا۔

" یس باس"....... ڈرائیور نے کہا اور کار سٹارٹ کر کے اس نے تیزی سے موڑی اور پھر عمارت کے کمپاؤنڈ گیٹ کی طرف بڑھا دی۔ کمپاؤنڈ گیٹ سے کار نکل کر خاصی تیز رفتاری سے آگے بڑھی چلی جا

رہی تھی کہ اچانک ٹوں ٹوں کی آوازیں سنائی دینے لگیں اور نارفوک بے اختیار چونک پڑا۔ اس نے جلدی سے جیب میں ہاتھ ڈالا اور ایک چھوٹا سا مگر جدید ساخت کا ٹرانسمیٹر نکال لیا۔

" کار سائیڈ پر کر کے روک دو"....... نارفوک نے ڈرائیور سے کہا اور ڈرائیور نے کار کو سائیڈ میں کرنے کا انڈیکیٹر دینا شروع کر دیا جبکہ نارفوک نے ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔

" ہیلو ہیلو۔ مائیک کالنگ۔ اوور"....... ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

" یس نارفوک اٹنڈنگ یو۔ اوور"....... نارفوک نے کہا۔ کار اب سائیڈ میں روک دی گئی تھی۔

" آپ کے لئے ایک اہم اطلاع ہے میرے پاس۔ افریقی شخصیت کے بارے میں۔ اوور"....... دوسری طرف سے کہا گیا تو نارفوک بے اختیار اچھل پڑا۔

" کیا۔ جلدی بتاؤ۔ اوور"....... نارفوک نے کہا۔

" برج اسکوائر سے اس افریقی شخصیت کو ایک دوسری جگہ شفٹ کر دیا گیا ہے اور مجھے اس جگہ کا علم ہو گیا ہے۔ اوور"....... مائیک نے کہا۔

" اوہ۔ ویری گڈ۔ کون سی جگہ ہے جلدی بتاؤ۔ اوور"۔ نارفوک نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

" لیکن اس کا معاوضہ آپ کو دینا ہو گا۔ اوور"....... مائیک نے

کہا۔

" تم جو معاوضہ کہو گے مل جائے گا مائیک۔ اس کی فکر مت کرو۔ اوور"۔ نارفوک نے کہا۔

"پچاس ہزار ڈالر۔ اوور"....... مائیک نے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ مجھے منظور ہے۔ پہنچ جائے گا۔ وعدہ رہا۔ اوور"۔ نارفوک نے کہا۔

"اس افریقی شخصیت کو برج اسکوائر سے گرین ہلز کالونی کی کوٹھی نمبر ایک سو ایک میں شفٹ کیا گیا ہے جہاں سگر کا ایک آدمی پیٹر موجود ہے۔ اوور"....... مائیک نے کہا۔

" تمہیں کس طرح اطلاع ملی ہے۔ اوور"....... نارفوک نے پوچھا۔

" پیٹر میرا ہی مخبر ہے اور چونکہ افریقی شخصیت کی تلاش کے بارے میں آپ نے مجھے بھی کہا ہوا تھا اس لئے میں نے اپنے تمام آدمیوں کو الرٹ کر دیا تھا۔ پیٹر کو بروک نے فون کیا اور اسے کہا کہ برج اسکوائر سے ایک افریقی شخصیت کو اس کے پاس شفٹ کیا جا رہا ہے وہ اس کا خیال رکھے۔ چنانچہ پیٹر نے مجھے کال کر دی میں موجود نہ تھا اس لئے اصول کے مطابق اس کی کال ٹیپ کر لی گئی اور اب میں واپس آیا تو میں نے ٹیپ سنی ہے اور پھر آپ کو کال کر رہا ہوں۔ اوور"....... مائیک نے کہا۔

" تم نے پیٹر کو فون کر کے کنفرم کر لیا ہے وہ شخصیت وہاں پہنچ

گئی ہے یا نہیں۔ اوور"....... نارفوک نے کہا۔

" میں نے پیٹر کو فون کیا تھا لیکن وہاں کال اٹنڈ نہیں کی جا رہی۔ ہو سکتا ہے کہ اسے اس وقت تک کال اٹنڈ کرنے سے منع کر دیا گیا ہو جب تک وہ شخصیت وہاں موجود رہے اس لئے وہ کال اٹنڈ نہ کر رہا ہو۔ اوور"....... مائیک نے کہا۔

" ٹھیک ہے میں معلوم کرتا ہوں۔ شکریہ۔ اوور اینڈ آل"۔ نارفوک نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے اس نے ڈرائیور کو گرین ہلز کالونی چلنے کا کہہ دیا۔ گرین ہلز کالونی چونکہ برج اسکوائر سے قریب تھی اس لئے دس منٹ کی ڈرائیونگ کے بعد وہ گرین ہلز کالونی پہنچ جانے میں کامیاب ہو گئے۔ تھوڑی سی تلاش کے بعد انہوں نے مطلوبہ کوٹھی بھی تلاش کر لی۔ کوٹھی کا پھاٹک بند تھا۔ ڈرائیور نے کار پھاٹک کے سامنے روکی تو نارفوک بجلی کی سی تیزی سے نیچے اترا اور پھاٹک کی طرف بڑھ گیا۔ اس کے ساتھی بھی کار سے باہر آ گئے تھے۔

" ایک آدمی اندر جائے اور پھاٹک کھولے"....... نارفوک نے کہا تو اس کا ایک ساتھی بجلی کی سی تیزی سے پھاٹک پر چڑھا اور پھر اندر کود گیا۔ دوسرے لمحے بڑا پھاٹک کھل گیا اور نارفوک اندر داخل ہو گیا لیکن کوٹھی خالی پڑی تھی۔ نہ ہی اس میں پیٹر تھا اور نہ سر گشاکا۔ نارفوک نے تہہ خانے کی تلاش شروع کر دی کیونکہ اسے خیال آیا تھا کہ ہو سکتا ہے کہ کوٹھی کو باہر سے تالا لگا کر اور اسے خالی ظاہر کر کے وہ دھوکہ دینا چاہتے ہوں لیکن جب باوجود کوشش کے وہاں

کوئی تہہ خانہ دریافت نہ ہو سکا تو نارفوک نے جیب سے وہی ٹرانسمیٹر نکالا اور اس پر ایک فریکونسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی۔ فریکونسی ایڈجسٹ کر کے اس نے ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔

" ہیلو ہیلو۔ نارفوک کالنگ۔ اوور"...... نارفوک نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

" یس مائیک اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... چند لمحوں بعد ٹرانسمیٹر سے مائیک کی آواز سنائی دی۔

" مائیک یہ کوٹھی تو خالی پڑی ہے۔ نہ ہی یہاں پیٹر ہے اور نہ ہی وہ افریقی شخصیت۔ اوور"...... نارفوک نے کہا۔

" پیٹر بھی وہاں موجود نہیں ہے حالانکہ وہ تو مستقل طور پر وہیں رہتا ہے۔ اوور"...... مائیک نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" نہ ہی وہ یہاں موجود ہے اور نہ ہی اس کا کوئی آدمی۔ اوور"۔ نارفوک نے کہا۔

" میں معلوم کر کے آپ کو کال کرتا ہوں۔ اوور اینڈ آل"۔ مائیک نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو نارفوک نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

" یہاں کی مکمل تلاشی لو۔ شاید کوئی ایسا کلیو مل جائے جس سے یہ معلوم ہو سکے کہ سرگشاکا کو یہاں سے کہاں لے جایا گیا ہے"۔ نارفوک نے اپنے ساتھیوں سے کہا اور سب ساتھی کوٹھی میں پھیلتے چلے گئے۔ پھر دس منٹ بعد ٹرانسمیٹر کال آ گئی تو نارفوک نے ٹرانسمیٹر

کا بٹن آف کر دیا۔

" ہیلو ہیلو۔ مائیک بول رہا ہوں۔ اوور"...... مائیک کی آواز سنائی دی۔

" یس نارفوک بول رہا ہوں۔ اوور"...... نارفوک نے تیز لہجے میں کہا۔

" پیٹر اپنے پرانے اڈے پر چلا گیا ہے۔ اس سے میری بات ہوئی ہے اس نے بتایا ہے کہ بروک نے اسے کال کر کے کہا تھا کہ اس کے آدمی آ رہے ہیں وہ اس افریقی شخصیت کو اپنے ساتھ لے جائیں گے اور باقاعدہ بروک نے اسے کوڈ بھی بتائے تھے۔ پھر دو ایکریمین آئے اور انہوں نے وہی کوڈ دوہرائے اور اس افریقی شخصیت کو لے گئے اور پیٹر کو بروک نے حکم دیا تھا کہ وہ کوٹھی لاک کر کے واپس اپنے پرانے اڈے پر چلا جائے۔ پیٹر کا کہنا ہے کہ اس نے مجھے اطلاع دے دی تھی لیکن ظاہر ہے کہ وہ بروک کے حکم کا پابند تھا چنانچہ اس کے حکم کے مطابق اس نے کارروائی کی۔ اوور"...... مائیک نے کہا۔

" کیا پیٹر آنے والوں کو پہچانتا تھا۔ اوور"...... نارفوک نے کہا۔

" میں نے اس سے پوچھا تھا اس نے بتایا کہ وہ دونوں اس کے لئے اجنبی تھے اور شاید اسی وجہ سے بروک نے باقاعدہ اسے کوڈ بتائے تھے۔ اوور"...... مائیک نے جواب دیا۔

" اب پیٹر کہاں موجود ہے۔ اوور"...... نارفوک نے کہا۔

" سٹی کیسینو میں۔ اس کا مستقل اڈہ یہی ہے۔ وہ وہاں گارڈ ہے۔

یہ سٹی کیسینو سیگر کی ہی ملکیت ہے۔ اوور"۔۔۔۔۔۔ مائیک نے جواب دیا۔

" سیگر کی ملکیت اور کیسینو۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ کوئی جوا خانہ حکومت کی کسی ایجنسی کی ملکیت ہو۔ اوور"۔۔۔۔۔۔ نارفوک نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

" ہو سکتا ہے کہ یہ بروک کی ذاتی ملکیت ہو۔ لیکن وہاں کام کرنے والے سب افراد کا تعلق سیگر سے ہی ہے۔ اوور"۔۔۔۔۔۔ مائیک نے کہا۔

" او کے۔ میں اس پیٹر سے ملتا ہوں اس سے کچھ نہ کچھ معلوم ہو جائے گا۔ اوور"۔۔۔۔۔۔ نارفوک نے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ آپ اسے میرا نام لے دیں وہ آپ کی پوری پوری مدد کرے گا۔ بس یہ خیال رکھیں کہ اس کے باس بروک کو معلوم نہ ہو کہ پیٹر اس کی مخبری کرتا ہے۔ اوور"۔۔۔۔۔۔ مائیک نے کہا۔

" میں احمق نہیں ہوں۔ اوور اینڈ آل"۔۔۔۔۔۔ نارفوک نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ اس دوران اس کے ساتھی کوٹھی کی تلاشی کے بعد واپس آ چکے تھے۔

" باس یہاں کوئی خاص چیز موجود نہیں ہے"۔۔۔۔۔۔ ان میں سے ایک نے کہا۔

" ٹھیک ہے تم دو آدمی جاؤ اور سٹی کیسینو سے اس پیٹر کو اغوا کر کے یہاں لے آؤ۔ میں اس سے یہیں اسی کی جگہ پر تفصیل سے پوچھ

کچھ کرنا چاہتا ہوں"۔۔۔۔۔۔ نارفوک نے کہا۔

" یس باس"۔۔۔۔۔۔ ان میں سے دو نے کہا اور پھر وہ تیزی سے مڑے اور پھاٹک کی طرف بڑھ گئے جبکہ ایک آدمی وہیں رک گیا۔

" باس آپ اندر بیٹھیں میں یہاں باہر کا خیال رکھتا ہوں"۔ تیسرے آدمی نے کہا اور نارفوک نے اثبات میں سر ہلا دیا اور مڑ کر اندرونی عمارت کی طرف بڑھ گیا۔ سٹنگ روم برآمدے کے کونے میں ہی تھا۔ وہاں کرسیاں بھی موجود تھیں اور فون بھی۔ نارفوک ایک کرسی پر جا کر بیٹھ گیا۔ تقریباً ایک گھنٹے بعد اس کے ساتھیوں کی واپسی ہوئی وہ کار اندر پورچ تک لے آئے تھے۔ پھر چند لمحوں بعد ایک بے ہوش نوجوان کو کاندھے پر لادے سٹنگ روم میں داخل ہوئے۔

" یہ اطمینان کر لیا ہے کہ یہی پیٹر ہے"۔۔۔۔۔۔ نارفوک نے کہا۔

" یس باس۔ میں اسے پہچانتا اور جانتا ہوں لیکن اس نے رضامندی سے وہاں آنے سے انکار کر دیا تھا اس لئے ہمیں اسے بے ہوش کرنا پڑا"۔۔۔۔۔۔ نارفوک کے ایک ساتھی نے کہا جبکہ دوسرے ساتھی نے جس نے پیٹر کو اٹھایا ہوا تھا اسے ایک کرسی پر ڈال دیا۔

" اسے رسی سے باندھ دو"۔۔۔۔۔۔ نارفوک نے کہا تو ایک آدمی تیزی سے باہر نکل گیا جبکہ دوسرے نے بے ہوش پیٹر کو تھامے رکھا۔ تھوڑی دیر بعد اس آدمی کی واپسی ہوئی۔ اس کے ہاتھ میں رسی موجود تھی اور پھر ان دونوں نے رسی کی مدد سے پیٹر کو کرسی سے

باندھ دیا۔

"اسے ہوش میں لے آؤ"...... نارفوک نے کہا تو ایک آدمی نے پیٹر کے چہرے پر تھپڑ مارنے شروع کر دیئے۔ پانچویں زور دار تھپڑ پر پیٹر چیختا ہوا ہوش میں آگیا اور وہ آدمی پیچھے ہٹ گیا۔ پیٹر کی آنکھیں کھلیں تو وہ لاشعوری طور پر اٹھنے لگا لیکن ظاہر ہے بندھے ہونے کی وجہ سے وہ صرف کسمسا کر رہ گیا۔

"اوہ۔ اوہ آپ۔ مم۔ مگر یہ کیا ہے۔ یہ مجھے باندھ کیوں رکھا ہے جناب"...... پیٹر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ وہ ظاہر ہے سیگر کا ملازم ہونے کی وجہ سے نارفوک کو اچھی طرح جانتا تھا۔

"تم نے یہاں آنے سے انکار کیوں کیا تھا"...... نارفوک نے سرد لہجے میں کہا۔

"آپ کے آدمیوں نے اس کوٹھی کا بتایا تھا جبکہ میں یہاں آنا نہیں چاہتا تھا اس لئے میں نے انہیں کہا تھا کہ اس کے علاوہ آپ جہاں کہیں میں چلنے کے لئے تیار ہوں تو انہوں نے کہا کہ کسی ہوٹل میں بیٹھ جائیں گے۔ پھر میں کار میں بیٹھا تو انہوں نے میرے سر پر وار کر کے مجھے بے ہوش کر دیا"...... پیٹر نے جواب دیا۔

"بہرحال اب تم آگئے ہو۔ مجھے مائیک نے بتا دیا ہے کہ تم اس کے لئے مخبری کرتے اور سنو یہ بات ذہن میں رکھنا کہ یہ بات کسی صورت بھی تمہارے چیف بروک تک نہیں پہنچے گی۔ مائیک نے مجھے تفصیل بتائی ہے کہ بروک نے برج اسکوائر سے افریقی شخصیت

کو یہاں بھیجا اور ساتھ ہی تمہیں کوڈ بتا کر کہا کہ آدمی آکر اس افریقی شخصیت کو لے جائیں گے اور پھر تم کوٹھی لاک کر کے اپنے پرانے اڈے پر چلے جانا اور تم نے ایسا ہی کیا۔ اب تم یہ بتا دو کہ آنے والوں کا حلیہ کیسا تھا۔ ان کے لباس کیسے تھے"...... نارفوک نے کہا۔

"مگر جناب یہ تو سرکاری راز ہے"...... پیٹر نے کہا۔

"یہ سرکاری راز مائیک تک پہنچ سکتا ہے تو مجھ تک بھی پہنچ سکتا ہے۔ سمجھے۔ ویسے تم فکر نہ کرو مائیک سے تو جو تم لیتے ہو لیتے ہو میری طرف سے بھی تمہیں انعام ملے گا اور اگر تم نے نہ بتایا تو پھر تم خود جانتے ہو کہ جو کچھ ہم پوچھنا چاہتے ہیں وہ بہرحال پوچھ لیتے ہیں اس لئے تمہاری بہتری اسی میں ہے کہ تم مجھ سے تعاون کرو۔ ہم چیف سیکرٹری کے احکامات کے تحت ہی کام کر رہے ہیں"۔ نارفوک نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ آپ نے وعدہ کیا ہے تو میں آپ سے پورا تعاون کروں گا"...... پیٹر نے کہا۔

"لیکن خیال رکھنا کہ جو کچھ بتاؤ وہ صرف بحرف درست ہو کیونکہ غلط بات کر کے تم ایکریمیا کے قومی مجرم بن جاؤ گے اور پھر تمہیں پوری دنیا میں کہیں پناہ نہیں ملے گی"...... نارفوک نے کہا۔

"میں حلفاً کہتا ہوں کہ جو کچھ معلوم ہے وہ میں آپ کو سچ بتا دوں گا"۔ پیٹر نے کہا۔

"اس کی رسیاں کھول دو"...... نارفوک نے اپنے ساتھیوں سے کہا تو نارفوک کے ایک ساتھی نے آگے بڑھ کر اس کی رسیاں کھول دیں۔

"اب تم ہمارے ساتھی ہو"...... نارفوک نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کوٹ کی اندرونی جیب سے چند بڑے نوٹ نکالے اور پیٹر کی طرف بڑھا دیئے۔ پیٹر نے جلدی سے نوٹ لے کر اپنی جیب میں ڈالے اور پھر اس نے آنے والوں کے حلیوں اور لباسوں کی تفصیل بتانی شروع کر دی۔

"وہ کار میں آئے تھے"...... نارفوک نے پوچھا۔

"جی ہاں"...... پیٹر نے جواب دیا اور پھر کار کا نمبر اور تفصیل بھی دی۔ چونکہ وہ ایک سرکاری ایجنسی کا آدمی تھا اس لئے اس نے سب کچھ غور سے دیکھ لیا تھا اور اسے ذہن میں بھی رکھا تھا۔

"ٹھیک ہے ہم اب واپس جا رہے ہیں تم چاہو تو یہاں رہو چاہو تو واپس چلے جاؤ"...... نارفوک نے کہا اور اٹھ کر کمرے کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس کے ساتھی بھی اس کے پیچھے تھے۔ تھوڑی دیر بعد ان کی کار تیزی سے واپس ہیڈ کوارٹر کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔

"یہ کون ہو سکتے ہیں۔ یہ بہرحال سیگر کے آدمی نہیں ہو سکتے" عقبی سیٹ پر بیٹھے ہوئے نارفوک کے ایک ساتھی نے کہا۔

"ہاں۔ میرا بھی یہی خیال ہے اور اب میرے ذہن میں ایک ایسا

خیال آیا ہے کہ کہیں یہ ساری گیم عمران اور اس کے ساتھیوں کی نہ ہو"...... نارفوک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"وہ کیسے باس۔ وہ تو کامرون میں ہیں اور اگر وہ یہاں آ بھی گئے ہوں تو بروک کے ساتھ کیسے شامل ہو سکتے ہیں"...... اس کے ساتھی نے کہا۔

"بروک کو آفس میں کال کرنا اور پھر بروک کا گھر چلے جانا اور اس کے بعد اس ساری کارروائی کا ہونا۔ اس سے مجھے احساس ہو رہا ہے کہ عمران ایسی گیمیں کھیلتا رہتا ہے۔ اسے کہیں سے معلوم ہو گیا ہو گا کہ بروک نے سرگشاکا کو ہماری تحویل سے نکال لیا ہے تو اس نے اسے گھر بلا کر اسے مجبور کر دیا ہو یا پھر یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ساری بات چیت بروک کی بجائے عمران کی طرف سے ہوئی ہو کیونکہ وہ آواز اور لہجے کی نقالی کا بھی ماہر ہے اور ایسا ماہر ہے کہ کوئی نقل اور اصل میں فرق ہی محسوس نہیں کر سکتا"...... نارفوک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یس باس۔ واقعی ایسا ہو سکتا ہے۔ پھر تو سرگشاکا پاکیشیا سیکرٹ سروس کی تحویل میں چلے گئے۔ اب انہیں کیسے برآمد کیا جائے"...... اس کے ساتھی نے کہا۔

"کار کا نمبر ہمیں معلوم ہو گیا ہے۔ عمران کو ابھی یہ معلوم نہ ہو گا کہ ہم کار کے نمبر سے واقف ہو چکے ہیں۔ اس کار کو آسانی سے ٹریس کیا جا سکتا ہے اور پھر اس تک پہنچا جا سکتا ہے"...... نارفوک

نے جواب دیتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھیوں نے اثبات میں سر
دیا۔

" ویسے باس۔ سر گشاکا کو وہ واپس کامرون تو لے جائیں گے۔
اسے یہاں تو رکھ نہیں سکتے"....... ایک ساتھی نے کہا۔

" وہ اسے یہاں سے نکال کر نہ لے جا سکیں گے۔ میں نے چیف
سیکرٹری کے ذریعے مکمل ناکہ بندی کرا رکھی ہے اس لئے اس طرف
سے میں مطمئن ہوں اور اب میں اسے بہت جلد برآمد کر لوں گا
نارفوک نے کہا تو اس کے ساتھیوں نے ایک بار پھر اثبات میں
ہلا دیئے۔

عمران اولڈ ڈرگلس کے کلب کے نیچے بنے ہوئے خفیہ تہہ خانوں
میں سے ایک میں موجود تھا۔ سر گشاکا بھی یہاں موجود تھے۔ وہ اس
وقت ایک صوفے کی کرسی پر پھنسے ہوئے بیٹھے تھے۔ ان کی گردن
ایک طرف ڈھلکی ہوئی تھی۔ عمران ان کی حالت دیکھتے ہی سمجھ گیا
کہ سر گشاکا کو طویل بے ہوشی کے انجکشن لگا کر بے ہوش رکھا گیا
ہے اس لئے اس نے سر گشاکا کو ایسے انجکشن کا توڑ لگا دیا تھا اور اب
وہ ان کے ہوش میں آنے کا منتظر تھا۔ اس کے ساتھی اوپر کلب میں
موجود تھے۔ صرف جولیا اس کے ساتھ بیٹھی ہوئی تھی کہ اچانک
دروازہ کھلا اور صفدر، کیپٹن شکیل اور تنویر اندر داخل ہوئے۔

" عمران صاحب اولڈ ڈرگلس کا کہنا ہے کہ چند آدمی اس کلب کی
نگرانی کر رہے ہیں اور ان کا تعلق نارفوک گروپ سے ہے اس لئے
اس نے کہا ہے کہ آپ اپنے آدمی کو یہاں سے نکال کر ملحقہ کوٹھی میں

لے جائیں اس تہہ خانے سے ملحقہ کوٹھی کے لئے خفیہ راستہ موجود ہے اس نے مجھے راستہ بتا دیا ہے"....... صفدر نے کہا۔

"اوہ۔ کہاں ہے وہ راستہ۔ جلدی کرو۔ اٹھاؤ سرگشاکا کو"۔ عمران نے تیز لہجے میں کہا تو تنویر نے آگے بڑھ کر سرگشاکا کو اٹھا کر اپنے کاندھے پر ڈالا۔ جولیا بھی اٹھ کھڑی ہوئی۔ صفدر نے آگے بڑھ کر سامنے والی دیوار کی جڑ میں پیر مارا تو سرر کی آواز کے ساتھ ہی دیوار درمیان سے دو حصوں میں تقسیم ہو گئی۔ دوسری طرف ایک بڑا کمرہ تھا اور پھر وہ سب اس کمرے میں پہنچ گئے تو صفدر نے ایک بار پھر وہی کارروائی کی اور دیوار برابر ہو گئی۔ یہ خاصی بڑی کوٹھی تھی لیکن خالی تھی اس میں کوئی آدمی موجود نہ تھا۔ اسی لمحے سرگشاکا کے کراہنے کی آواز سنائی دی تو عمران کے اشارے پر تنویر نے سرگشاکا کو ایک صوفے پر لٹا دیا۔

"تمہاری کار کہاں ہے"....... عمران نے پوچھا۔

"وہ تو کلب کی پارکنگ میں کھڑی ہے"....... صفدر نے جواب دیا۔

"ہمیں نارفوک سے حساب کتاب برابر کرنا ہو گا ورنہ یہ بھوت کی طرح ہمارا پیچھا کرتا رہے گا"....... عمران نے کہا۔

"کک۔ کک۔ کون ہو۔ تم کون ہو اور میں کہاں ہوں"۔ اسی لمحے سرگشاکا کی آواز سنائی دی اور وہ سب سرگشاکا کی طرف متوجہ ہو گئے جو اب اٹھ کر بیٹھ گئے تھے اور حیرت سے عمران اور اس کے

ساتھیوں کو دیکھ رہے تھے لیکن اس سے پہلے کہ عمران سرگشاکا کی بات کا جواب دیتا اچانک وہی دیوار پھٹی جس سے وہ سب اس کمرے میں آئے تھے اور ایک نوجوان تیزی سے اندر داخل ہوا۔

"اولڈ ڈگلس نے کہا ہے کہ آپ سب یہاں سے بھی نکل جائیں۔ سیکورٹی فورس نے کلب کو گھیر لیا ہے اور ہو سکتا ہے کہ وہ اس سارے علاقے کی تلاشی لیں۔ انہوں نے یہ چابی دی ہے اس کے ساتھ ٹوکن موجود ہے۔ سٹار کالونی کی ایک کوٹھی کی یہ چابی ہے اور انہوں نے کہا کہ اس کوٹھی کے گیراج میں ایک سٹیشن ویگن موجود ہے اس میں چابی بھی موجود ہے آپ اسے استعمال کر سکتے ہیں"۔ اس نوجوان نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے ٹوکن جس کے ساتھ چابی منسلک تھی عمران کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا اور پھر تیزی سے واپس اس پھٹی ہوئی دیوار میں غائب ہو گیا۔ اس کے ساتھ ہی سرر کی آواز کے ساتھ دیوار برابر ہو گئی اور اسی لمحے عمران نے آگے بڑھ کر مڑی ہوئی انگلی کا ہک پوری قوت سے سرگشاکا کی کنپٹی پر مار دیا جو حیرت سے منہ کھولے اس نوجوان کی آمد اور اس کی بات سن رہے تھے۔ سرگشاکا چیخ مار کر سائیڈ پر گرے اور ایک بار پھر اٹھنے لگے تھے کہ بجلی کی سی تیزی سے عمران کا ہاتھ ایک بار پھر حرکت میں آیا اور سرگشاکا کے حلق سے ایک بار پھر چیخ نکلی اور اس بار سرگشاکا واپس صوفے پر گر کر بے حس و حرکت ہو گئے۔

"اٹھاؤ انہیں اور نکل چلو یہاں سے"....... عمران نے تیز لہجے میں

کہا اور پھر تھوڑی دیر میں وہ سب سٹیشن ویگن میں سوار تیزی سے اس کوٹھی سے نکلے۔ ڈرائیونگ سیٹ پر عمران تھا جبکہ سائیڈ سیٹ پر جولیا بیٹھی ہوئی تھی۔ بے ہوش سرگشاکا کو عقبی سیٹ کے پیچھے لٹا کر اس کے اوپر ویگن میں موجود ایک پرانا سا کمبل ڈال دیا گیا تھا۔ تنویر کوٹھی کے اندر ہی رک گیا تھا تاکہ اسے اندر سے بند کر کے پھاٹک پر چڑھ کر باہر آئے کیونکہ عمران نہیں چاہتا تھا کہ کوٹھی کا پھاٹک کھلا رہے۔ عمران نے ویگن کوٹھی سے نکال کر سڑک کے کنارے روک دی۔ چند لمحوں بعد تنویر ویگن پر سوار ہوا اور عمران نے ایک جھٹکے سے ویگن آگے بڑھا دی۔ تقریباً نصف گھنٹے تک ویگن مختلف مصروف سڑکوں پر دوڑنے کے بعد ایک ایسی سڑک پر پہنچ گئی جس پر ٹریفک کا دباؤ خاصا کم تھا۔

"کیا سٹار کالونی مضافات میں ہے"...... سائیڈ سیٹ پر بیٹھی جولیا نے پوچھا۔

"وہاں ہمارا جانا خطرے سے خالی نہیں ہو سکتا۔ ہو سکتا ہے کہ اولڈ ڈرگلس انہیں بتانے پر مجبور ہو جائے"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ مضافاتی سڑک پر تقریباً مزید بیس منٹ کی ڈرائیونگ کے بعد عمران نے ویگن کو سائیڈ روڈ پر موڑا اور پھر آگے بڑھاتا چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد ویگن ایک خوبصورت مضافاتی طرز کے مکان کے گیٹ کے سامنے جا کر رک گئی۔ گیٹ بند تھا۔ عمران دروازہ کھول کر نیچے اترا اور تیزی سے گیٹ

کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ گیٹ پر پلیٹ موجود تھی جس پر لانگ فیلڈ کا نام نمایاں نظر آ رہا تھا۔ عمران نے کال بیل کا بٹن پریس کیا تو تھوڑی دیر بعد چھوٹا پھاٹک کھلا اور ایک ایکریمی نوجوان باہر آ گیا اور وہ اسٹیشن ویگن اور عمران کو دیکھ کر چونک پڑا۔

"لانگ فیلڈ سے کہو کہ پرنس آف ڈھمپ آیا ہے"...... عمران نے اس نوجوان سے کہا۔

"سوری۔ باس یہاں کسی سے نہیں ملتے"...... نوجوان نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تم میرا نام اسے بتا دو پھر دیکھنا وہ ملنے کے لئے تم سے پہلے باہر آ جائے گا ورنہ دوسری صورت میں مجھے یہ پھاٹک توڑ کر اندر جانا پڑے گا اور ظاہر ہے کہ لانگ فیلڈ اپنا نقصان تم سے پورا کرے گا اور جس قدر قیمتی اور خوبصورت پھاٹک ہے اسے دیکھتے ہوئے مجھے یقین ہے کہ تمہیں ایک سال تک بغیر تنخواہ کے کام کرنا پڑے گا"...... عمران کی زبان رواں ہو گئی تو نوجوان چند لمحے حیرت سے عمران کو دیکھتا رہا پھر کاندھے جھٹک کر مڑا اور اندر سے پھاٹک بند کر دیا۔ تقریباً دس منٹ بعد چھوٹا پھاٹک دوبارہ کھلا اور ایک لمبے قد اور دبلے پتلے جسم کا آدمی جس کا سر بالوں سے قطعی طور پر بے نیاز تھا تیزی سے باہر آیا۔ اس کے پیچھے وہی ملازم تھا البتہ اس کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات نمایاں تھے۔

"کہاں ہے پرنس۔ کہاں ہے"...... اس لمبے قد اور دبلے پتلے آدمی

نے باہر نکل کر ادھر ادھر دیکھتے ہوئے انتہائی بے چین لہجے میں کہا۔

" تو تمہارا کیا خیال ہے کہ پرنس واقعی تمہارے دروازے پر آکر اپنے نام کی آوازیں لگائے گا"....... اس بار عمران نے اپنے اصل لہجے میں کہا تو وہ آدمی بے اختیار اچھل پڑا۔

" تم۔ تم پرنس۔ اوہ۔ اوہ تم ہو۔ اوہ۔ اوہ"....... اس دبلے پتلے آدمی نے حیرت اور مسرت کے ملے جلے لہجے میں کہا اور دوسرے لمحے وہ اس طرح عمران پر جھپٹ پڑا جیسے باز کبوتر پر جھپٹتا ہے اور اس نے عمران کو اپنے دونوں بازوؤں میں بھینچ لیا۔

" ارے ارے یہاں فرسٹ ایڈ کا سامان تک نہ ہو گا۔ تمہاری یہ نازک سی پسلیاں نہ ٹوٹ جائیں"....... عمران نے کہا اور آنے والے نے ایک بلند قہقہہ لگاتے ہوئے عمران کو چھوڑا اور پھر تیزی سے اپنے ملازم کی طرف مڑا۔

" ٹونی جلدی پھاٹک کھولو۔ جلدی کرو"....... آنے والے نے چیخ کر اپنے ملازم سے کہا اور ملازم جو پھاٹک پر کھڑا حیرت سے یہ سب کچھ ہوتا دیکھ رہا تھا بجلی کی سی تیزی سے دوڑ پڑا۔

" یہ۔ یہ تمہارے ساتھی ہیں۔ اوہ۔ پرنس آج تم نے مجھے وہ عزت بخش ہی دی ہے جو میری بہت بڑی حسرت تھی"....... آنے والے نے ویگن کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"یہاں نہیں اندر چل کر کچھ کھلاؤ پلاؤ پھر تعارف ہو گا"۔ عمران نے اسے بازو سے پکڑتے ہوئے کہا تو وہ بے اختیار ہنس پڑا۔

" ویگن اندر لے آؤ"....... عمران نے اونچی آواز میں کہا تو جولیا سائیڈ سیٹ سے کھسک کر ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گئی۔ پھاٹک کھل چکا تھا اس لئے جولیا کھلے پھاٹک میں سے ویگن اندر لے گئی۔

" نجانے تم جیسے پرنسوں کو اس قدر خوبصورت بیویاں کہاں سے مل جاتی ہیں"....... اس آدمی نے جولیا کے ویگن اندر لے جانے پر عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

" بیویاں۔ تمہارے منہ میں گھی شکر۔ خدا کرے تمہاری یہ بات پوری ہو جائے لیکن فی الحال تو بیوی نام کی چیز دور دور تک نظر نہیں آتی۔ تم بیویاں کہہ رہے ہو"....... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" ارے۔ اوہ تو یہ کون ہے جو ویگن چلا رہی ہے"....... اس آدمی نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" ویگن کی ڈرائیور"....... عمران نے سادہ سے لہجے میں جواب دیا تو آنے والا بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

" اوہ سوری پرنس۔ میں سمجھا تھا تمہاری بیوی ہے"....... اس آدمی نے کہا اور پھر عمران سمیت وہ اندر داخل ہوا۔ پورچ میں جا کر جولیا نے ویگن روک دی تھی اور پھر وہ سب ویگن سے نیچے اتر آئے۔

" یہ لانگ فیلڈ ہے۔ ولنگٹن کا شیطان"....... عمران نے اس دبلے پتلے آدمی کا اپنے ساتھیوں سے تعارف کراتے ہوئے کہا۔

" اور تمہارا دوست"....... لانگ فیلڈ نے ہنستے ہوئے کہا تو عمران بھی اس کے خوبصورت جواب پر بے اختیار ہنس پڑا۔

"یہ مس میری ہیں۔ یہ مائیکل اور ......" عمران نے جولیا اور دوسرے ساتھیوں کا تعارف کراتے ہوئے کہا۔

"بس بس کافی ہے کیوں خواہ مخواہ سوچ سوچ کر نام لے رہے ہو۔ میرے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ یہ تمہارے ساتھی ہیں"۔ لانگ فیلڈ نے اسے درمیان میں ہی ٹوکتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"چلو اچھا ہوا کہ تم نے مجھے مزید مغزماری سے بچالیا۔ ویسے ایک بات ہے کہ ایکریمین نام ہی ایسے اوٹ پٹانگ ہوتے ہیں کہ ان میں سیدھے سادھے نام تلاش کرنا ہی مشکل ہو جاتا ہے"۔ عمران نے کہا اور لانگ فیلڈ ایک بار پھر ہنس پڑا۔

"سرگشاکا کو اٹھا کر اندر لے آؤ"...... عمران نے صفدر سے کہا اور صفدر سر ہلاتا ہوا ویگن کی طرف مڑ گیا۔

"سرگشاکا۔ کون ہیں۔ کہاں ہیں"...... لانگ فیلڈ نے حیرت سے پوچھا۔

"ویگن میں ہیں۔ آؤ اندر چلتے ہیں"...... عمران نے کہا اور لانگ فیلڈ مڑ کر اندرونی عمارت کی طرف بڑھ گیا۔ عمران کے ساتھی اس کے پیچھے تھے۔ پھر وہ ایک خاصے بڑے کمرے میں پہنچ گئے جسے انتہائی شاندار اور قیمتی فرنیچر سے سجایا گیا تھا۔ لیکن فرنیچر کے لحاظ سے یہ سٹنگ روم ہی تھا۔ تھوڑی دیر بعد صفدر اور تنویر اندر داخل ہوئے۔ صفدر نے سرگشاکا کو کاندھے پر لادا ہوا تھا۔

"انہیں صوفے پر ڈال دو اور ہوش میں لے آؤ"...... عمران نے کہا تو صفدر نے سرگشاکا کو صوفے پر لٹایا اور پھر ان کا ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔

"میں آپ لوگوں کے لئے مشروبات کا بندوبست کر لوں"۔ لانگ فیلڈ نے کہا اور اٹھ کر کمرے سے باہر چلا گیا۔

"یہ بھی ایکریمی ہے۔ ایسا نہ ہو کہ اس کے اندر بھی وطن کی محبت جاگ اٹھے"...... جولیا نے عمران سے کہا۔

"یہ ایکریمی نہیں کارمن نژاد ہے"...... عمران نے جواب دیا اور جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"سرگشاکا کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگے تو صفدر پیچھے ہٹ گیا اور چند لمحوں بعد سرگشاکا نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھولیں اور پھر وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کر بیٹھ گئے۔

"سوری سرگشاکا۔ وہاں چونکہ فوری خطرہ تھا اور آپ کو سمجھانے میں وقت لگ سکتا تھا اس لئے آپ کو اس انداز میں بے ہوش کرنا پڑا"۔ عمران نے کہا تو سرگشاکا چونک کر اسے دیکھنے لگے۔

"تم کون ہو اور میں کہاں ہوں"...... سرگشاکا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میرا نام پرنس آف ڈھمپ ہے اور یہ میرے ساتھی ہیں۔ آپ کو ٹاپو پر ایکریمین ایجنٹوں نے گھیر لیا تھا۔ میں نے تو پیغام بھجوا دیا تھا لیکن آپ کے درمیانی رابطہ کی وجہ سے پیغام آپ تک نہ پہنچ سکا اور

آپ وہاں چلے گئے پھر شاید آپ نے اپنی جان بچانے کے لئے ایکریمیا کا ساتھ دینے کا فیصلہ کر لیا اور آپ کو ایکریمی فوج کی تحویل میں کامرون سے ایکریمیا پہنچا دیا گیا۔ اس کا مقصد یہ تھا کہ چند روز میں جب کامرون میں انتخابات کا اعلان ہو تو آپ سے اپنی مرضی کا اعلان کرا سکیں لیکن ظاہر ہے مسلم بلاک کے لئے یہ انتہائی نقصان دہ بات ہوتی اس لئے ہم فوری طور پر کامرون سے ایکریمیا پہنچے اور پھر آپ کو وہاں سے نکال لیا گیا۔ اب آپ آزاد ہیں۔ اب آپ مجھے بتائیں کہ آپ کیا چاہتے ہیں کیا آپ مسلم بلاک والے اپنے پہلے فیصلے پر قائم ہیں یا واقعی آپ ایکریمین بلاک کا ساتھ دینا چاہتے ہیں"۔ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" میں اس وقت کہاں ہوں۔ ایکریمیا میں یا کامرون میں"۔ سر گشاکا نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

" آپ اس وقت ایکریمیا میں ہیں۔ ویسے آپ کے ذہن میں جو بات موجود ہے وہ بھی میں سمجھتا ہوں۔ آپ سمجھ رہے ہیں کہ ہمارا تعلق بھی ایکریمیا سے ہے اور ہم صرف آپ کو ٹٹولنے کے لئے یہ بات کر رہے ہیں۔ آپ اگر چاہیں تو میں آپ کی بات پاکیشیا کی وزارت خارجہ کے سیکرٹری سر سلطان سے کرا سکتا ہوں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" کیا تم واقعی پرنس ہو"...... سر گشاکا نے کہا۔

" ہاں آپ کی مزید تسلی کے لئے آپ کو سابقہ حوالے دیئے جا سکتے

ہیں"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنی سر گشاکا سے پہلی ملاقات کا حوالہ دیا تو سر گشاکا کے چہرے پر بے اختیار اطمینان کے تاثرات ابھر آئے۔

" ٹھیک ہے۔ اب مجھے یقین آگیا ہے۔ تمہاری بات درست ہے۔ مجھے فوری طور پر اپنی جان بچانے اور موقع کے انتظار کے لئے ایکریمیوں کا ساتھ دینا پڑا کیونکہ میں جانتا ہوں کہ اگر انہوں نے مجھے ہلاک کر دیا تو انہیں زیادہ مفاد ہو گا کیونکہ میرے قبیلے کا نائب سردار ایکریمین بلاک سے متعلق ہے اور میری لاش دستیاب ہونے کے بعد آخری رسومات مکمل ہوتے ہی اس نے چیف سردار بن جانا ہے اور اس طرح میری قربانی بھی مسلم بلاک کے فائدے میں نہ جاتی جبکہ میں نے سوچا کہ زندہ رہنے کے بعد کوئی نہ کوئی موقع مل سکتا ہے"...... سر گشاکا نے جواب دیا۔

" میرا بھی یہی خیال تھا کیونکہ انسان اپنی فطرت اور مزاج کو اتنی جلدی تبدیل نہیں کر سکتا۔ بہرحال آپ فی الحال تو یہاں محفوظ ہیں لیکن اصل مسئلہ آپ کو یہاں سے نکال کر کامرون پہنچانا ہے"۔ عمران نے کہا۔ اسی لمحے وہی نوجوان اندر داخل ہوا جس نے پھاٹک کھولا تھا۔ وہ ٹرالی دھکیلتا ہوا اندر آیا۔ ٹرالی پر جوس کے گلاس رکھے ہوئے تھے۔ اس نے ایک ایک گلاس سب کے سامنے رکھ دیا۔

" باس نے کہا ہے کہ جب آپ انہیں بلائیں گے تو وہ آ جائیں گے"...... نوجوان نے عمران سے مخاطب ہو کر مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"اسے بلاؤ اس سے ہم کوئی بات نہیں چھپانا چاہتے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو نوجوان نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر خالی ٹرالی دھکیلتا ہوا واپس چلا گیا۔

"یہ کس کی جگہ ہے"...... سر گشاکا نے پوچھا۔

"ہم اس وقت ولنگٹن کے نواح میں ہیں لانگ فیلڈ کی رہائش گاہ پر۔ لانگ فیلڈ کارمن باشندہ ہے لیکن طویل عرصے سے یہاں رہ رہا ہے اور سمگلنگ کا ایک بہت بڑا منظم سنڈیکیٹ چلاتا ہے۔ خاص طور پر بحری سمگلنگ کا تو اسے کنگ کہا جاتا ہے۔ جرائم کی دنیا میں شیطان کے نام سے مشہور ہے میرے اس سے خاصے گہرے دوستانہ تعلقات ہیں۔ ایکریمیا کے حکام نہ صرف آپ کو یہاں تلاش کر رہے ہوں گے بلکہ یقیناً انہوں نے آپ کو ایکریمیا سے باہر جانے سے روکنے کے لئے بھی ہر طرف انتہائی سخت ترین ناکہ بندی کر رکھی ہو گی اس لئے میں آپ کو یہاں لے آیا ہوں کہ ایک تو یہ جگہ ہر لحاظ سے محفوظ ہے دوسرا لانگ فیلڈ کی مدد سے آپ کو آسانی سے یہاں سے نکال کر کامرون پہنچایا جا سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"اتنی دردسری کی کیا ضرورت ہے۔ تم مجھے کامرون کے سفارت خانے پہنچا دو پھر میں محفوظ ہو جاؤں گا"...... سر گشاکا نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔ اسی لمحے لانگ فیلڈ اندر داخل ہوا۔

"آؤ بیٹھو لانگ فیلڈ۔ ان سے ملو یہ کامرون کے چیف سیکرٹری سر گشاکا ہیں اور لانگ فیلڈ کا تعارف میں پہلے آپ سے کرا چکا ہوں"۔

عمران نے کہا۔

"اوہ۔ اس قدر معزز ہستی میری مہمان ہیں۔ مجھے اس پر فخر ہے"۔ لانگ فیلڈ نے کہا اور آگے بڑھ کر اس نے بڑے مؤدبانہ انداز میں سر گشاکا سے مصافحہ کیا۔ سر گشاکا بھی اس کے لئے اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔

"ارے ارے تشریف رکھیں۔ میں تو بہت چھوٹا سا آدمی ہوں"۔ لانگ فیلڈ نے کہا۔

"قد کے لحاظ سے یا عقل کے لحاظ سے"...... عمران نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔ سر گشاکا بھی مسکرا دیئے۔

"نہ قد اور نہ عقل بلکہ عمر کے لحاظ سے"...... لانگ فیلڈ نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"ہم سب تو قبروں میں پیر لٹکائے بیٹھے ہیں جبکہ تم تو شاید چند ماہ پہلے اس دنیا میں وارد ہوئے ہو"...... عمران نے کہا تو لانگ فیلڈ بے اختیار ہنس پڑا لیکن اس بار اس نے کوئی جواب نہ دیا اور ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔

"سر گشاکا۔ پوری حکومت ایکریمیا اس وقت پاگلوں کی طرح آپ کو تلاش کر رہی ہو گی وہ آپ کو زندہ یا مردہ ہر قیمت پر دستیاب کرنا چاہتے ہیں۔ ایکریمیا کے ملکی ہی نہیں بلکہ بین الاقوامی مفادات اس وقت آپ سے وابستہ ہیں اس لئے آپ کا کیا خیال ہے کہ ایکریمین حکومت کامرون کے سفارت خانے میں داخل نہ ہو سکے گی وہ تو اسے

بلڈوز کر دینے سے بھی گریز نہیں کرے گی"....... عمران نے کہا تو سر گشاکا کے چہرے پر پہلی بار پریشانی کے تاثرات نمایاں ہو گئے۔

"میں کتنے دن بے ہوش رہا ہوں"....... سر گشاکا نے کہا۔

"دن نہیں گھنٹے کہہ سکتے ہیں بہر حال کامرون کے آئین کے مطابق انتخابات کے اعلان میں اب صرف تین روز رہ گئے ہیں اور یہی تین روز کھٹن ہیں"....... عمران نے کہا۔

"مسئلہ کیا ہے۔ مجھے بتاؤ شاید میں تمہاری کوئی مدد کر سکوں"۔ لانگ فیلڈ نے اس بار انتہائی سنجیدگی سے کہا۔ اسے شاید احساس ہو گیا تھا کہ معاملات خاصے سنجیدہ ہیں۔

"تمہارے پاس آنے کا مقصد بھی یہی ہے کہ تم ہماری مدد کرو۔ تمہارا معاوضہ جو تم کہو گے تمہیں مل جائے گا"....... عمران نے کہا۔

"دیکھو پرنس۔ یہ ٹھیک ہے کہ میرا تعلق ایسے طبقے سے ہے جو بغیر معاوضہ کے کسی کی طرف دیکھنا بھی پسند نہیں کرتا لیکن کم از کم تمہیں تو یہ بات نہیں کرنا چاہئے تھی۔ اگر تم مجھے اپنی جان پر کھیل کر سمندر کی خونی لہروں سے نہ بچاتے تو اب سے آٹھ سال پہلے میں مچھلیوں کی خوراک بن چکا ہوتا۔ میں تو سمجھتا ہوں کہ گذشتہ آٹھ سالوں سے جو سانس لے رہا ہوں وہ بھی تمہاری وجہ سے لے رہا ہوں پھر تم نے جس طرح بے غرض انداز میں میری مدد کی تھی اس نے تمہاری عظمت میرے دل میں واضح کر دی ہے اس کے علاوہ آج تک تم نے مجھے ایک سانس کا قرض بھی اتارنے کا موقع نہیں دیا اگر

آج مجھے اس کا موقع مل رہا ہے تو تم معاوضے کی بات کر رہے ہو"۔ لانگ فیلڈ نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"یہ تمہاری اعلیٰ ظرفی ہے لانگ فیلڈ۔ بہر حال یہ معاملہ انتہائی سنجیدہ اور انتہائی اہمیت کا ہے۔ میں تمہیں تفصیل تو نہیں بتا سکتا البتہ اتنا بتا سکتا ہوں کہ اس وقت پوری دنیا کا مستقبل داؤ پر لگا ہوا ہے جیسا کہ میں نے کہا کہ اس وقت سر گشاکا کی تلاش پورے ولنگٹن میں ہو رہی ہو گی لیکن مجھے یقین ہے کہ ان لوگوں کو یہاں کا خیال نہیں آئے گا لیکن اصل مسئلہ سر گشاکا کو ایکریمیا سے نکال کر صحیح سلامت کامرون اس طرح پہنچانا ہے کہ ایکریمین حکومت انہیں روک نہ سکے یا ہلاک نہ کر سکے"....... عمران نے کہا۔

"ویسے تو میرے لئے یہ انتہائی معمولی بات ہے لیکن جیسا کہ تم نے بتایا ہے کہ پوری ایکریمین حکومت انہیں روکنے کے لئے کام کر رہی ہے تو پھر مجھے کچھ وقت دو تاکہ میں کوئی ایسا فول پروف بندوبست کر سکوں کہ جس سے سر گشاکا کامرون بھی پہنچ جائیں اور کسی کو کانوں کان خبر بھی نہ ہو سکے"....... لانگ فیلڈ نے کہا۔

"صرف سر گشاکا ہی نہیں جائیں گے بلکہ ہم سب بھی ساتھ جائیں گے"....... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اس کا بھی انتظام ہو جائے گا"....... لانگ فیلڈ نے جواب دیا۔

"تم کتنا وقت لو گے"....... عمران نے پوچھا۔

"زیادہ نہیں صرف ایک دن"...... لانگ فیلڈ نے کہا۔

"ٹھیک ہے"...... عمران نے مطمئن لہجے میں کہا۔

"میں ملازم کو بھیجتا ہوں وہ آپ کو کمرے دکھا دے گا آپ سب آرام کریں اور یہاں ہر لحاظ سے مطمئن رہیں یہاں کوئی نہیں آ گا۔ میں انتظامات کئے جاؤں گا پھر آپ سے ملاقات ہو گی"...... لانگ فیلڈ نے کہا اور اٹھ کر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

نارفوک اپنے آفس میں بیٹھا تھا کہ پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... نارفوک نے تیز لہجے میں کہا۔

"باس ہم نے وہ کار تلاش کر لی ہے جس میں پیٹر والی کوٹھی سے سر گشاکا کو لے جایا گیا تھا"...... دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی۔

"اوہ۔ کہاں ہے وہ"...... نارفوک نے اشتیاق بھرے لہجے میں پوچھا۔

"باس آپ اولڈ ڈرگلس کو تو جانتے ہیں جس نے گولڈن اسکوائر کی کوٹھی میں پرائیویٹ کلب بنایا ہوا ہے۔ کار اس کلب کی پارکنگ میں موجود ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اولڈ ڈرگلس اس کے تو حکومت کے اعلیٰ سطح تک گھرے

تعلقات ہیں۔ تم وہاں نگرانی کرو میں اس کا کوئی بندوبست کرتا ہوں"۔ نارفوک نے کہا اور کریڈل دبا کر اس نے ٹون آنے پر تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس پی اے ٹو چیف سیکرٹری"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"نارفوک بول رہا ہوں۔ چیف سیکرٹری سے بات کراؤ انتہائی ضروری بات کرنی ہے۔ سرگشاکا کے سلسلے میں"...... نارفوک نے کہا۔

"آپ ہولڈ کریں میں بات کراتی ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی فون پر خاموشی طاری ہو گئی۔

"ہیلو"...... چند لمحوں بعد پرسنل اسسٹنٹ کی آواز دوبارہ سنائی دی۔

"یس"...... نارفوک نے کہا۔

"بات کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو سر میں نارفوک بول رہا ہوں"...... نارفوک نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"سرگشاکا کا کچھ پتہ چلا۔ حکومت اس سلسلے میں بے حد پریشان ہے اور مسلسل میٹنگز ہو رہی ہیں لیکن اب وقت اتنا تھوڑا رہ گیا ہے کہ اب اور کوئی متبادل انتظام بھی نہیں ہو سکتا"...... چیف سیکرٹری نے کہا۔

"سر ہم مسلسل سرگشاکا کو تلاش کر رہے ہیں ہمیں معلوم ہوا تھا کہ برج اسکوائر سے سرگشاکا کو ایک کوٹھی میں شفٹ کر دیا گیا لیکن پھر اس کوٹھی سے بھی انہیں غائب کر دیا گیا البتہ جس کار میں انہیں وہاں سے لے جایا گیا تھا اس کار کو ٹریس کر لیا گیا ہے۔ یہ کار اولڈ ڈرگلس کے پرائیویٹ کلب میں موجود ہے اور اولڈ ڈرگلس کے بارے میں آپ بہتر جانتے ہیں کہ ان کے تعلقات کس حد تک ہیں اس لئے اس پر ہاتھ ڈالنے کے لئے ہمیں آپ کی خصوصی اجازت چاہئے اور ساتھ ہی کسی سرکاری ایجنسی کا تعاون بھی کیونکہ اولڈ ڈرگلس آسانی سے زبان نہیں کھولے گا اور جب تک وہ زبان نہیں کھولے گا تب تک سرگشاکا کا پتہ نہیں چل سکتا"...... نارفوک نے کہا۔

"لیکن اولڈ ڈرگلس نے کس کے کہنے پر یہ کام کیا ہو گا۔ کیا بروک کے کہنے پر"...... چیف سیکرٹری نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جی نہیں۔ بروک کی اپروچ میں اولڈ ڈرگلس نہیں آ سکتا البتہ ہو سکتا ہے کہ یہ کام علی عمران کا ہو۔ علی عمران ایسا آدمی ہے جس کے ایسے آدمیوں سے تعلقات ہوتے ہیں کہ جن کے متعلق کوئی سوچ بھی نہیں سکتا"...... نارفوک نے کہا۔

"ٹھیک ہے میں سیکورٹی فورسز کے چیف کرنل گرانٹ کو فون کر کے کہہ دیتا ہوں وہ تم سے مکمل تعاون کرے گا لیکن اس بات کا خیال رکھنا کہ اولڈ ڈرگلس پر ناجائز دباؤ نہ ڈالنا اس کے تعلقات براہ

راست کانگریس کے ارکان سے بھی ہیں اور صدر ایکریمیا سے بھی اس
لئے ایسا نہ ہو کہ مجھے ہی جواب دینا مشکل ہو جائے“...... چیف
سیکرٹری نے کہا۔

”میں سمجھتا ہوں سر اس لئے تو میں نے آپ کو فون کیا ہے۔ اولڈ
ڈرگلس کے علاوہ کوئی اور ہوتا تو اب تک وہاں سے سرگشا کا کو برآمد
بھی کر چکا ہوتا“...... نارفوک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”تم ایسا کرو کہ پانچ منٹ بعد کرنل گرانٹ کو فون کر لینا اور
اس سے معاملات کو طے کر لینا وہ تم سے مکمل تعاون کرے گا“۔
چیف سیکرٹری نے کہا۔

”یس سر“...... نارفوک نے جواب دیتے ہوئے کہا اور اس کے
ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ پھر پانچ منٹ بعد نارفوک نے رسیور
اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ چونکہ وہ سیگر کا
چیف بھی رہا تھا اور اب بھی اس کا گروپ ایکریمیا کا سب سے بڑا اور
طاقتور گروپ سمجھا جاتا تھا اس لئے اس کے تعلقات سب سے تھے۔

”یس سیکورٹی فورسز ہیڈ کوارٹر“...... رابطہ قائم ہوتے ہی
دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔

”کرنل گرانٹ سے بات کرائیں میں نارفوک بول رہا ہوں“۔
نارفوک نے کہا۔

”یس سر ہولڈ آن کریں“...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”ہیلو کرنل گرانٹ بول رہا ہوں“...... چند لمحوں بعد دوسری

طرف سے ایک بھاری سی آواز سنائی دی لیکن اس کا لہجہ بے تکلفانہ
تھا کیونکہ نارفوک سے اس کے خاصے پرانے تعلقات تھے۔

”نارفوک بول رہا ہوں۔ چیف سیکرٹری نے تمہیں بریف کیا
ہوگا“۔ نارفوک نے کہا۔

”ہاں اور میں نے اس کی بات سنتے ہی اولڈ ڈرگلس کے کلب کے
گرد سیکورٹی فورسز کا ایک دستہ بھجوا دیا ہے تاکہ وہاں سے کوئی نکل
نہ سکے لیکن کیا بات ہے تم تو سیگر سے ریٹائر ہو چکے ہو۔ پھر چیف
سیکرٹری صاحب تمہیں کیوں اس انداز میں ساتھ رکھ رہے ہو“۔
کرنل گرانٹ نے کہا۔

”یہ ایک حکومتی مجبوری ہے لیکن تمہیں وہاں دستہ نہیں بھیجنا
چاہئے تھا سیکورٹی فورسز کا دستہ باوردی ہوتا ہے جیسے ہی تمہارا دستہ
وہاں پہنچے گا اولڈ ڈرگلس ہوشیار ہو جائے گا“...... نارفوک نے
ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

”ہو جائے ہوشیار اس سے کیا فرق پڑتا ہے بہرحال وہاں سے وہ
کسی کو باہر تو نہ نکال سکے گا“...... کرنل گرانٹ نے جواب دیا۔

”تم ایسا کرو کہ فوراً وہاں پہنچ جاؤ میں بھی وہاں پہنچ رہا ہوں“۔
نارفوک نے کہا۔

”ٹھیک ہے جیسے تم کہو۔ بہرحال چیف سیکرٹری نے حکم دیا ہے
کہ میں نے تم سے مکمل تعاون کرنا ہے۔ اس مشن کے کمانڈر تم ہو
گے“۔ کرنل گرانٹ نے جواب دیا۔ اس کے لہجے میں ہلکا سا طنز تھا

"یہ ایکریمیا کی سلامتی اور مستقبل کا مسئلہ ہے کرنل گرانٹ۔ فوراً پہنچو میں بھی پہنچ رہا ہوں"....... نارفوک نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھا اور پھر اٹھ کر تیز تیز قدم اٹھاتا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار گولڈن اسکوائر کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی جہاں اولڈ ڈرگلس کا کلب تھا۔ وہ سائیڈ سیٹ پر بیٹھا ہوا تھا جبکہ عقبی سیٹ پر اس کے تین ساتھی موجود تھے۔ تقریباً بیس منٹ بعد کار ایک خوبصورت عمارت کے گیٹ پر پہنچ گئی یہاں سیکورٹی فورسز کے کمانڈر کرنل گرانٹ کی کار بھی موجود تھی اور سیکورٹی فورسز کے آدمیوں نے اس عمارت کو اس انداز میں گھیرے میں لے رکھا تھا جیسے وہ اس پر حملہ کرنے والے ہوں۔ نارفوک کار سے اترا تو یہ حالت دیکھ کر اس کا چہرہ بگڑ گیا۔ سیکورٹی فورسز نے اس طرح گھیرا ڈال کر ظاہر ہے اولڈ ڈرگلس جیسے جہاندیدہ آدمی کو چونکا دیا ہو گا اور اب یہاں سے سرگشاکا کی برآمدگی مشکل ہو جائے گی لیکن وہ ظاہر ہے اب خود تو کوئی سرکاری حیثیت نہ رکھتا تھا اور بغیر سرکاری حیثیت کے وہ اولڈ ڈرگلس جیسے انتہائی تعلقات کے حامل آدمی کے کلب پر چھاپہ نہ مار سکتا تھا نارفوک کے ساتھی بھی کار سے نیچے اتر آئے تھے۔

"کرنل گرانٹ کہاں ہے"....... نارفوک نے سیکورٹی فورس کے ایک آفیسر سے پوچھا۔

"کمانڈر اندر گئے ہیں"....... آفیسر نے جواب دیا تو نارفوک اپنے

ساتھیوں کو اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کر کے اندر داخل ہوا اسے اولڈ ڈرگلس کے دفتر کا علم تھا چنانچہ وہ سیدھا اس دفتر کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

"تم لوگ یہیں رکو۔ خیال رکھنا تمہیں یہاں کے تہہ خانوں کی مکمل تلاشی لینی ہو گی۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ان تہہ خانوں سے خفیہ راستے نکلتے ہیں تم نے ان راستوں کو بھی تلاش کرنا ہے کیونکہ اولڈ ڈرگلس انتہائی اہم شخصیات کو پناہ دینے میں مشہور ہے اس لئے لازماً اس نے یہاں ایسے بندوبست کر رکھے ہوں گے"....... نارفوک نے کہا تو اس کے ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور نارفوک دفتر کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا تو آفس میں اولڈ ڈرگلس کے ساتھ کرنل گرانٹ بھی موجود تھا اور وہ دونوں شراب پینے میں مصروف تھے۔

"آؤ آؤ نارفوک۔ تمہارا ہی انتظار ہو رہا تھا۔ نوکری سے ریٹائر ہونے کے باوجود تم اس حد تک فعال ہو کہ میرے ذہن میں تو اس کا تصور ہی نہ تھا"....... اولڈ ڈرگلس نے اٹھ کر مصافحے کے لئے ہاتھ بڑھاتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"شکریہ۔ ویسے اتنا تو آپ بھی جانتے ہوں گے کہ انسان ریٹائر ہوتا ہے لیکن ملک کے مفادات تو ریٹائر نہیں ہو جاتے اور جہاں ایکریمیا کے بین الاقوامی مفادات اور اس کا مستقبل داؤ پر لگ جائے وہاں تو بہرحال کام کرنا ہی پڑتا ہے"....... نارفوک نے انتہائی

سنجیدہ لہجے میں کہا اور کرسی پر بیٹھ گیا۔

" بالکل ملک کے مفادات میں کام کرنا بھی چاہیئے "۔ اولڈ ڈر گلس نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا اور میز پر رکھے ہوئے خالی جام کو شراب سے بھرنا شروع کر دیا۔

" سوری۔ میں کام کے وقت شراب نہیں پیتا۔ پھر کبھی سہی "۔ نارفوک نے کہا تو اولڈ ڈر گلس نے ہاتھ روک کر بوتل واپس میز پر رکھ دی۔

" ٹھیک ہے۔ اچھا اصول ہے۔ تو بتاؤ میں کیا خدمت کر سکتا ہوں "۔ اولڈ ڈر گلس نے کہا۔

" آپ کے کلب کی پارکنگ میں اس وقت بھی ایک کار موجود ہے اس کار پر ایک افریقی ملک کامرون کے چیف سیکرٹری سر گشاکا کو یہاں لایا گیا ہے۔ حکومت ایکریمیا چاہتی ہے کہ آپ اسے حکومت کے حوالے کر دیں۔ سیکورٹی فورسز کے کرنل گرانٹ کو چیف سیکرٹری صاحب نے اسی لئے بھیجا ہے "...... نارفوک نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" کامرون کے چیف سیکرٹری سر گشاکا۔ اوہ تو وہ کامرون کے چیف سیکرٹری تھے۔ میں تو سمجھا تھا کہ وہ کوئی عام سا آدمی ہے ورنہ تو میں اس کا خاص طور پر خیال رکھتا "...... اولڈ ڈر گلس نے چونک کر کہا۔

" وہ اب کہاں ہیں "...... نارفوک نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا

کیونکہ وہ اولڈ ڈر گلس کے بات کرنے کے انداز سے ہی سمجھ گیا تھا کہ اولڈ ڈر گلس سر گشاکا کو آسانی سے ان کے حوالے نہ کرے گا۔

" آپ اس سرخ رنگ کی کار کی بات کر رہے ہیں جو جدید ماڈل کی آکسفورڈ کار ہے "...... اولڈ ڈر گلس نے اس کی بات نظرانداز کرتے ہوئے کہا۔

" جی ہاں "...... نارفوک نے جواب دیا۔

" اس کار میں واقعی ایک افریقی بے ہوش آدمی کو یہاں لایا گیا تھا لیکن ایک گھنٹے بعد اسے واپس لے جایا گیا اور لے جانے والوں نے کہا کہ چونکہ ان کی کار خراب ہو گئی ہے اس لئے وہ یہ کار بعد میں منگوا لیں گے۔ انہوں نے مجھ سے اسٹیشن ویگن مانگی جو میں نے انہیں دے دی اور اس کا ڈبل معاوضہ بطور سیکورٹی لے لیا۔ طے یہ ہوا کہ جب وہ اسٹیشن ویگن واپس کریں گے تو ایک چوتھائی رقم کرائے کی صورت میں کاٹ کر باقی رقم میں انہیں واپس کر دوں گا اور وہ اس اسٹیشن ویگن میں اس بے ہوش افریقی کو لے کر چلے گئے "۔ اولڈ ڈر گلس نے بڑے سادہ سے لہجے میں کہا۔

" کون لوگ تھے وہ "...... نارفوک نے پوچھا۔

" پاکیشیا کا ایک آدمی ہے پرنس آف ڈھمپ۔ بڑا مشہور آدمی ہے میرے اس سے کافی طویل عرصے سے تعلقات ہیں۔ اس کا فون آیا تھا کہ اس کے آدمی ایک بے ہوش آدمی کو لے کر آ رہے ہیں۔ میں انہیں کچھ دیر کے لئے اپنے پاس رکھوں۔ چونکہ وہ معاوضہ دینے میں

انتہائی فیاض واقع ہوا ہے اس لئے میں نے حامی بھر لی چنانچہ اس کار میں اس کے آدمی اس بے ہوش افریقی کو لے کر آئے۔ میں نے انہیں ایک تہہ خانے میں ٹھہرایا ایک گھنٹے بعد وہ میری اسٹیشن ویگن لے کر چلے گئے اور ابھی تک تو اسٹیشن ویگن واپس نہیں آئی"۔ اولڈ ڈر گلس نے کہا۔

"ان آدمیوں کے کیا حلیے تھے"...... نارفوک نے پوچھا۔

"دو آدمی تھے اور دونوں ہی ایکریمی تھے"...... اولڈ ڈر گلس نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے دونوں کے حلیے بتا دیئے۔ یہ وہی حلیے تھے جو پیٹر نے نارفوک کو بتائے تھے۔

"آپ کی اسٹیشن ویگن کی کیا تفصیلات ہیں"...... نارفوک نے پوچھا اولڈ ڈر گلس نے تفصیلات اور رجسٹریشن نمبر بتا دیا۔

"آپ کا مطلب ہے کہ اس وقت یہاں وہ افریقی موجود نہیں ہے"۔ نارفوک نے کہا۔

"بالکل نہیں ہے۔ سیکورٹی فورس چاہے تو بے شک تلاشی لے لے مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے"...... اولڈ ڈر گلس نے کھلے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"شکریہ۔ میں اپنے آدمیوں کو تلاشی کا کہہ دوں۔ مجھے امید ہے کہ آپ کے آدمی پورا پورا تعاون کریں گے"...... نارفوک نے کہا۔

"تو کیا تمہیں میری بات پر یقین نہیں ہے"...... اس بار اولڈ ڈر گلس کا لہجہ قدرے تلخ تھا۔

"ناراض ہونے کی ضرورت نہیں۔ مجھے معلوم ہے کہ آپ کس حیثیت کے مالک ہیں لیکن یہ معاملہ انتہائی اعلیٰ ترین سطح کا ہے۔ اگر سر گشاگا کو آئندہ دو تین روز کے اندر اندر برآمد نہ کیا جا سکا تو بین الاقوامی طور پر ایکریمیا کو ایسا نقصان پہنچے گا کہ جس کا ازالہ شاید صدیوں تک نہ ہو سکے۔ اس لئے میری مجبوری ہے"...... نارفوک نے کہا۔

"اوکے۔ ٹھیک ہے۔ تم اپنی تسلی کر لو"...... اولڈ ڈر گلس نے کہا اور انٹرکام کا رسیور اٹھا کر اس نے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے

"یس باس"...... دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"رابرٹ کو بھیجو میرے آفس میں"...... اولڈ ڈر گلس نے تحکمانہ لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور ایک نوجوان اندر داخل ہوا۔

"یس باس"...... آنے والے نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"انہیں تو تم جانتے ہی ہو گے۔ یہ سیگر کے چیف تھے۔ ان کے آدمی یہاں کی تلاشی لینا چاہتے ہیں۔ تم ان کے آدمیوں سے پورا پورا تعاون کرو گے"...... اولڈ ڈر گلس نے آنے والے نوجوان سے مخاطب ہو کر کہا آنے والا نوجوان رابرٹ تھا۔

"یس باس"...... رابرٹ نے جواب دیا۔

"آؤ میرے ساتھ"...... نارفوک نے رابرٹ سے کہا اور اٹھ کر

آفس سے باہر آگیا۔ باہر اس کے تین ساتھی موجود تھے۔

" مائیکل جیسا میں نے کہا ہے ہمیں یہاں کی تلاشی لینی ہے۔ یہ اولڈ ڈرگلس کا آدمی ہے رابرٹ۔ یہ تمہارے ساتھ تعاون کرے گا"۔ نارفوک نے کہا۔

" یس باس"...... مائیکل نے کہا اور نارفوک واپس مڑ کر آفس میں آگیا۔ کرنل گرانٹ خاموش بیٹھا چسکیاں لے لے کر شراب پینے میں اس طرح مصروف تھا جیسے وہ آیا ہی اسی کام کے لئے ہو۔

" کیا میں آپ کا فون استعمال کر سکتا ہوں"...... نارفوک نے اولڈ ڈرگلس سے کہا۔

" ہاں۔ کیوں نہیں"...... اولڈ ڈرگلس نے کہا اور فون آگے کر دیا۔ نارفوک نے رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

" یس"...... رابطہ قائم ہوتے ہیں ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

" نارفوک بول رہا ہوں۔ جیمز سے بات کراؤ"...... نارفوک نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

" ہیلو باس۔ میں جیمز بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی لیکن لہجہ مؤدبانہ تھا۔

" جیمز ایک اسٹیشن ویگن کی تفصیلات اور رجسٹریشن نمبر نوٹ کرو"۔ نارفوک نے کہا اور پھر اس نے اسٹیشن ویگن کی وہ ساری تفصیلات بتا دیں جو اولڈ ڈرگلس نے اسے بتائی تھیں۔

" اس اسٹیشن ویگن پر اولڈ ڈرگلس کے کلب سے سرگشاکا کو لے

جایا گیا ہے۔ اس ویگن کو ہر صورت میں تلاش کرنا ہے"۔ نارفوک نے کہا۔

" یس باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" جیسے ہی اس کے بارے میں کوئی کلیو ملے مجھے ٹرانسمیٹر پر اطلاع دینا"۔ نارفوک نے کہا۔

" یس باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور نارفوک نے رسیور رکھ دیا۔

" پرنس آپ کا کب سے واقف ہے"...... نارفوک نے رسیور رکھ کر اولڈ ڈرگلس سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا۔

" طویل عرصے سے"...... اولڈ ڈرگلس نے جواب دیا۔

" آپ نے اسٹیشن ویگن کی تمام تفصیلات بتا دی ہیں۔ کیا یہ آپ کے پیشہ ورانہ اصولوں کے خلاف نہیں ہے"...... نارفوک نے کہا تو اولڈ ڈرگلس بے اختیار مسکرا دیا۔

" نہیں۔ اس بارے میں مجھ سے رازداری کا نہیں کہا گیا۔ صرف ویگن مجھ سے لی گئی ہے اور بس۔ ہاں اگر ہمارے درمیان اس بارے میں رازداری کا کوئی معاہدہ ہوتا تو پھر میں کسی قیمت پر بھی یہ بات نہ بتاتا"...... اولڈ ڈرگلس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" کیا پرنس آپ سے شکایت نہیں کرے گا"...... نارفوک نے کہا۔

" کس بات کی شکایت"...... اولڈ ڈرگلس نے چونک کر حیرت

بھرے لہجے میں کہا۔

"یہی کہ آپ نے اس کی ویگن کے بارے میں بتا کر اس سے زیادتی کی ہے"....... نارفوک نے کہا۔

"اس نے مجھے کہا کہ میرے آدمی ایک افریقی کو لے کر آ رہے ہیں۔ انہیں وہاں کچھ دیر رکنا ہے اور بس۔ پھر وہ آدمی آ گئے۔ ان کے ساتھ ایک بے ہوش افریقی تھا۔ وہ یہاں آ کر رکے اور پھر خود ہی اپنی مرضی سے واپس چلے گئے۔ اس میں شکایت کا کیا پہلو نکلتا ہے"۔ اولڈ ڈرگلس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس کے آدمیوں نے یہاں سے پرنس کو کال تو کی ہو گی"۔ نارفوک نے پوچھا۔

"نہیں۔ یہاں سے کوئی کال نہیں کی گئی"....... اولڈ ڈرگلس نے جواب دیا اور نارفوک نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد دروازہ کھلا اور نارفوک کا ساتھی مائیکل اندر داخل ہوا۔ نارفوک نے چونک کر اس کی طرف دیکھا۔

"سر گشاکا موجود نہیں ہیں باس۔ میں نے مکمل اور تفصیلی تلاشی لی ہے"....... مائیکل نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تم باہر رکو میں آ رہا ہوں"....... نارفوک نے کہا اور مائیکل سر ہلاتا ہوا باہر چلا گیا۔

"آپ کا شکریہ۔ آپ نے واقعی تعاون کیا ہے میں چیف سیکرٹری صاحب سے خصوصی طور پر اس تعاون کی رپورٹ کروں گا"۔

نارفوک نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"انہیں بھی معلوم ہے اور تمہیں بھی معلوم ہے کہ میں اصولوں کا آدمی ہوں۔ بہرحال تمہارا شکریہ کہ تم نے مجھ سے مہذب انداز میں بات کی ہے"....... اولڈ ڈرگلس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ اب سیکورٹی فورسز کی یہاں ضرورت نہیں ہے۔ اب مجھے بھی اجازت"....... کرنل گرانٹ نے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر وہ دونوں ہی اولڈ ڈرگلس سے مصافحہ کر کے آفس سے باہر آ گئے۔

"شکریہ کرنل گرانٹ"....... نارفوک نے باہر آتے ہوئے کہا۔

"اٹ از رائٹ۔ اب مجھے اجازت"....... کرنل گرانٹ نے کہا اور نارفوک نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر نارفوک سے مصافحہ کر کے وہ اپنی خصوصی کار میں بیٹھ گیا اور اس کی کار تیزی سے مڑی اور آگے بڑھ گئی۔ اس کے ساتھ ہی سیکورٹی فورسز کے آدمی بھی اپنی اپنی کاروں کی طرف بڑھ گئے کیونکہ کار میں بیٹھنے سے پہلے کرنل گرانٹ نے انہیں واپسی کا مخصوص اشارہ کر دیا تھا۔ نارفوک اپنے ساتھیوں سمیت کار میں بیٹھ گیا تو نارفوک نے جیب سے ایک چھوٹا سا ریموٹ کنٹرولر جیسا آلہ نکالا اور اس پر موجود دو بٹن پریس کر دیئے۔

"ہیلو ہیلو۔ نارفوک کالنگ۔ اوور"....... نارفوک نے بٹن دبا کر کال دیتے ہوئے کہا۔

"ہیری بول رہا ہوں باس۔ اوور"....... چند لمحوں بعد ٹرانسمیٹر

سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

" ہیری تلاشی لے لی گئی ہے۔ سر گشاکا یہاں موجود نہیں ہیں۔ شاید تمہارے یہاں پہنچنے سے پہلے اسٹیشن ویگن پر وہ نکل گئے ہیں بہرحال اب نگرانی کی کوئی ضرورت نہیں رہی۔ تم لوگ واپس ہیڈ کوارٹر چلے جاؤ۔ اوور"....... نارفوک نے کہا۔

" یس باس۔ اوور"....... دوسری طرف سے کہا گیا اور نارفوک نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کیا اور واپس جیب میں رکھ لیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے ڈرائیونگ سیٹ پر موجود مائیکل کو واپس ہیڈ کوارٹر چلنے کے لئے کہا اور مائیکل نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کار آگے بڑھا دی۔ ابھی وہ ہیڈ کوارٹر کے راستے میں ہی تھے کہ اس کی جیب میں موجود ٹرانسمیٹر سے سیٹی کی آواز نکلنے لگی۔

"کار سائیڈ میں کر کے روک دو مائیکل"....... نارفوک نے جیب میں ہاتھ ڈالتے ہوئے کہا اور مائیکل نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ نارفوک نے جیب سے وہی ریموٹ کنٹرولر کے سائز کا ٹرانسمیٹر نکالا اور اس کا بٹن پریس کر دیا۔

" ہیلو ہیلو جیمز کالنگ۔ اوور"....... بٹن دبتے ہی ٹرانسمیٹر سے جیمز کی آواز سنائی دی۔ کار اس دوران سائیڈ پر رک چکی تھی۔

"یس نارفوک اٹنڈنگ یو۔ اوور"....... نارفوک نے کہا۔

" باس اس اسٹیشن ویگن کو نواحی علاقے نارسٹن کی طرف جاتے ہوئے دیکھا گیا ہے اس کے بعد اس کا پتہ نہیں چلا۔ لیکن آپ جانتے

ہیں کہ نارسٹن کی طرف کا تمام علاقہ لانگ فیلڈ کا ہے اس لئے ہو سکتا ہے کہ سر گشاکا کو لانگ فیلڈ کے پاس لے جایا گیا ہو کیونکہ لانگ فیلڈ مشہور بحری سمگلر ہے۔ اوور"....... جیمز نے کہا۔

" اوہ۔ بالکل ایسا ہی ہو گا۔ تمہارا خیال درست ہے۔ تم اپنے آدمیوں کو کہہ دو کہ وہ لانگ فیلڈ کے علاقے میں بھی اسٹیشن ویگن کا پتہ چلائیں یہ بھی ہو سکتا ہے کہ یہ لوگ آگے نکل گئے ہوں۔ میں ہیڈ کوارٹر آ رہا ہوں اور اس کا بندوبست کرتا ہوں۔ اوور"۔ نارفوک نے کہا۔

" یس باس۔ اوور"....... دوسری طرف سے کہا گیا اور نارفوک نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

" باس لانگ فیلڈ کے ہیڈ کوارٹر پر چھاپہ نہ مارا جائے اس کی تو کوئی سرکاری حیثیت نہیں ہے"....... مائیکل نے کہا۔

" لانگ فیلڈ کے ہیڈ کوارٹر پر چھاپہ مارنے کے لئے ہمیں باقاعدہ انتظامات کرنے پڑیں گے کیونکہ وہ بہت مضبوط پارٹی ہے اور اگر وہاں عمران اور اس کے ساتھی موجود ہوئے تو معاملہ مزید خراب ہو سکتا ہے اس لئے میں سوچ رہا ہوں کہ اس علاقے کی اس طرح نگرانی کی جائے کہ جب سر گشاکا کو وہاں سے نکالا جائے تو اس وقت ان پر حملہ کیا جائے"....... نارفوک نے کہا۔

" تو کیا یہ کام پاکیشیائیوں نے کیا ہے"....... مائیکل نے چونک کر کہا۔

"ہاں پہلے میرا اندازہ تھا کہ عمران کو کسی طرح یہ معلوم ہو گیا کہ بروک نے سرگشاکا کو میری تحویل سے نکال لیا ہے تو اس نے بروک سے سرگشاکا کو حاصل کر لیا اور اب یہ بات کنفرم ہے کہ عمران نے بروک کو دفتر سے گھر بلا کر اسے مجبور کر دیا ہو گا اور پھر بروک بھی شاید اپنی جان چھڑانا چاہتا ہو گا کیونکہ میں نے اس پر واضح اور کھلا الزام لگا دیا تھا"....... نارفوک نے کہا۔

"آپ کو کس طرح پتہ چلا کہ یہ کام عمران نے کیا ہے۔ کیا اولڈ ڈرگلس نے بتایا ہے"....... مائیکل نے کہا۔

"ہاں"....... نارفوک نے جواب دیا اور مائیکل نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"باس لانگ فیلڈ کا ایک خاص آدمی میرا دوست ہے اور وہ اس وقت جوئے کے سنڈیکیٹ میں بری طرح پھنسا ہوا ہے۔ اگر اسے کچھ رقم دے دی جائے تو وہ ہم سے پورا تعاون کرنے پر رضامند ہو جائے گا"۔ عقبی سیٹ پر بیٹھے ہوئے نارفوک کے ایک ساتھی نے کہا۔

"کہاں کام کرتا ہے وہ"....... نارفوک نے پیچھے کی طرف مڑتے ہوئے چونک کر پوچھا۔

"اس کے ہیڈ کوارٹر میں۔ ٹرانسمیٹر اور فون کا انچارج ہے"۔ عقبی سیٹ پر بیٹھے ہوئے نارفوک کے ساتھی ہیمر نے کہا۔

"اوہ۔ اس سے بات ہو سکتی ہے رقم کی فکر مت کرو"۔ نارفوک نے کہا۔

"میں ابھی آپ کے سامنے بات کرتا ہوں"....... ہیمر نے جواب دیا اور نارفوک نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ ہیڈ کوارٹر میں پہنچ کر نارفوک ہیمر کو ساتھ اپنے آفس میں لے آیا۔

"کرو اسے فون۔ لیکن خیال رکھنا کہ بات لیک آؤٹ نہ ہو"۔ نارفوک نے کہا۔

"نہیں ہو گی باس"....... ہیمر نے جواب دیا اور پھر فون کا رسیور اٹھا کر اس نے فون پیس کے نیچے لگا ہوا بٹن پریس کر دیا۔

"لاؤڈر کا بٹن آن کرو"....... نارفوک نے میز کے پیچھے اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا تو ہیمر نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا اور پھر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ نارفوک خاموش بیٹھا ہوا تھا۔ چند لمحوں تک گھنٹی بجتی رہی پھر دوسری طرف سے رسیور اٹھایا گیا۔

"یس"....... ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"میں ہیمر بول رہا ہوں گارشین کلب سے۔ سٹیفن سے بات کراؤ میں اس کا دوست ہوں اور مجھے اس سے ضروری بات کرنی ہے"۔ ہیمر نے کہا۔

"ہولڈ آن کریں"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو سٹیفن بول رہا ہوں ہیمر۔ خیریت کیسے یہاں کال کی ہے"۔ چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی اس کے لہجے میں حیرت کی جھلکیاں نمایاں تھیں۔

"کیا یہ فون محفوظ ہے۔ میں نے سارڈر سنڈیکیٹ کے بارے میں بات کرنی ہے۔ تمہارے فائدے کی بات ہے"....... ہیمر نے کہا۔

"اوہ ایک منٹ"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو ہیمر اب کھل کر بات کرو۔ کیا کہنا چاہتے ہو۔ کیا سارڈر سے بات ہوئی ہے۔ کیا وہ رعایت دینے کے لئے تیار ہو گیا ہے" دوسری طرف سے انتہائی بے چین سے لہجے میں کہا گیا۔

"کیا فون پوری طرح محفوظ ہے"....... ہیمر نے کہا۔

"ہاں بالکل محفوظ ہے۔ تمہیں معلوم تو ہے کہ میں خود انچارج ہوں لیکن مسئلہ کیا ہے تم اس قدر پراسرار کیوں بن رہے ہو"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"سنو سٹیفن میں نے اتنی رقم کا بندوبست کر لیا ہے جتنی تم نے سارڈر کو دینی ہے۔ تمہیں تو معلوم ہے کہ وہ لوگ کس قدر ظالم ہیں۔ وہ کسی کی مجبوریاں نہیں دیکھتے"....... ہیمر نے کہا۔

"اوہ۔ مگر کیسے۔ اتنی بھاری رقم کون دے گا اور کن شرائط پر"۔ سٹیفن نے چونک کر کہا۔

"تمہیں تو معلوم ہے کہ میں نارفوک گروپ میں ہوں"۔ ہیمر نے کہا۔

"ہاں۔ مگر"....... سٹیفن نے اور زیادہ حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"سنو سٹیفن ہمارے پاس اطلاع موجود ہے کہ ایک افریقی سرگشاکا کو پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لوگ تمہارے باس کے

ہیڈ کوارٹر لے آئے ہیں اس سلسلے میں اگر تم درست معلومات مہیا کر دو تو تمہیں تمہاری مطلوبہ رقم بھی مل جائے گی اور کسی کو اس بارے میں علم بھی نہ ہو گا"....... ہیمر نے کہا۔

"افریقی آدمی۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس۔ کیا کہہ رہے ہو یہاں تو ایسے کوئی لوگ نہیں آئے"....... دوسری طرف سے سٹیفن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"باس نارفوک سے بات کرو"....... ہیمر نے رسیور نارفوک کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا کیونکہ نارفوک نے اسے رسیور دینے کا اشارہ کیا تھا۔

"ہیلو سٹیفن۔ میں نارفوک بول رہا ہوں۔ ہیمر نے جو کچھ کہا ہے وہ درست ہے تمہارا نام کبھی اور کسی بھی طرح سامنے نہیں آئے گا اور تمہیں رقم بھی مل جائے گی۔ اولڈ ڈرگلس کے کلب سے اس کی اسٹیشن ویگن پر ایک افریقی شخصیت سرگشاکا کو لے کر یہ لوگ تمہارے باس کے پاس ہی گئے ہوں گے"....... نارفوک نے کہا۔

"ہو سکتا ہے جناب کہ وہ باس کے خصوصی آفس گئے ہوں۔ یہاں ہیڈ کوارٹر نہیں آئے"....... سٹیفن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا تم وہاں سے معلوم نہیں کر سکتے"....... نارفوک نے کہا۔

"کر سکتا ہوں لیکن"....... سٹیفن نے ہچکچاتے ہوئے کہا۔

"کہا تو ہے کہ تمہارا نام سامنے نہیں آئے گا اور ہمیں صرف معلومات چاہئیں اور بس"....... نارفوک نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ آپ دس منٹ بعد کال دوبارہ کریں میں معلوم کرتا ہوں کہ کیا صورت حال ہے"....... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو نارفوک نے رسیور رکھ دیا۔ پھر دس منٹ بعد نارفوک نے ہیمر کو اشارہ کیا تو ہیمر نے رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ جب سٹیفن لائن پر آگیا اور اس نے ہیمر کے کہنے پر فون محفوظ ہونے کا بتا دیا تو ہیمر نے رسیور نارفوک کی طرف بڑھ گیا۔

"ہیلو سٹیفن۔ کیا پتہ چلا"....... نارفوک نے کہا۔

"کیا آپ وعدہ کرتے ہیں کہ دس ہزار ڈالر بھی دیں گے اور میرا نام بھی سامنے نہیں آئے گا"....... سٹیفن نے کہا۔

"دس ہزار کی جگہ پندرہ ہزار ڈالر دوں گا اور وعدہ میں پہلے ہی کر چکا ہوں اور میری شروع سے عادت ہے کہ اپنا وعدہ ہر حالت میں نبھاتا ہوں"....... نارفوک نے کہا۔

"باس کے سپیشل پوائنٹ پر واقعی ایک افریقی شخصیت کو لایا گیا ہے اس کے ساتھ ایک عورت اور چار ایکریمی بھی آئے ہیں اور وہ سب وہاں موجود ہیں"....... سٹیفن نے جواب دیا۔

"کہاں ہے یہ سپیشل پوائنٹ"....... نارفوک نے پوچھا تو سٹیفن نے تفصیل بتا دی۔

"وہاں کس قسم کے حفاظتی انتظامات ہیں"....... نارفوک نے پوچھا۔

"مجھے تفصیل کا علم نہیں ہے ویسے کہا جاتا ہے کہ وہاں انتہائی سخت حفاظتی انتظامات ہر وقت کئے جاتے ہیں"....... سٹیفن نے جواب دیا۔

"کیا ایسا ہو سکتا ہے کہ تم ایسے انتظامات کر سکو کہ ہم وہاں سے اس افریقی شخصیت کو نکال لائیں اور وہاں کسی کو پتہ بھی نہ چل سکے"....... نارفوک نے کہا۔

"نہیں جناب۔ اگر وہ ہیڈ کوارٹر ہوتا تو میں انتظامات کر لیتا۔ وہاں تو میں جا بھی نہیں سکتا۔ یہ بات بھی میں نے وہاں کے ایک آدمی سے بڑے طریقے سے معلوم کی ہے"۔ سٹیفن نے جواب دیا۔

"کیا یہ معلوم ہو سکتا ہے کہ وہ لوگ سرگشاکا کو کب لے جائیں گے"....... نارفوک نے پوچھا۔

"یہ بات صرف باس کو معلوم ہو گی جو ایکریمی اس افریقی کے ساتھ آئے ہیں وہ ان کے پرانے دوست ہیں اور ان سے ظاہر ہے کسی صورت بھی معلوم نہیں ہو سکتا اور باس کو اگر معمولی سا بھی شک پڑ گیا تو پھر میں اپنے بچوں سمیت ہلاک کر دیا جاؤں گا۔ وہ ان معاملات میں انتہائی سفاک ترین آدمی ہیں۔ میں تو شاید اتنی بات بھی معلوم کرنے کا رسک نہ لیتا لیکن مجھے رقم کی اشد ترین ضرورت ہے اس لئے مجبور تھا"....... سٹیفن نے کہا۔

"او کے۔ تم اپنی رقم ہیمر سے وصول کر لینا"....... نارفوک نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"آفس سے پندرہ ہزار ڈالر لے کر اسے دے دینا۔ یہ شخص پھر بھی کام آسکتا ہے"....... نارفوک نے ہیمر سے کہا تو ہیمر اٹھ کھڑا ہوا۔

"یس باس"....... ہیمر نے کہا اور سلام کر کے مڑا اور آفس سے باہر نکل گیا۔ نارفوک نے رسیور اٹھایا اور ایک بار پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"رافٹ کلب"۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"نارفوک بول رہا ہوں۔ رافٹ سے بات کراؤ"....... نارفوک نے کہا۔

"یس سر"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ رافٹ بول رہا ہوں"....... چند لمحوں بعد ایک بھاری آواز سنائی دی۔

"نارفوک بول رہا ہوں رافٹ"....... نارفوک نے کہا۔

"اوہ تم۔ خیریت کیسے آج فون کیا ہے"....... اس بار دوسری طرف سے بولنے والے کا لہجہ بے تکلفانہ ہو گیا تھا۔

"رافٹ تمہارے دوست لانگ فیلڈ کے خلاف میں نے ایکشن لینا ہے"....... نارفوک نے کہا۔

"لانگ فیلڈ کے خلاف۔ وہ کیوں۔ تمہارا اس سے کیا تعلق پیدا ہو گیا ہے"....... رافٹ نے حیران ہوتے ہوئے کہا اور نارفوک نے اسے سرگشاکا کے بارے میں بتانے کے ساتھ ساتھ ایکریمیا کے مفادات کے بارے میں بھی تفصیل بتا دی۔

"لانگ فیلڈ اس وقت ایکریمیا کے مفادات کے خلاف کام کر رہا ہے۔ اگر میں اعلیٰ حکام کو بتا دوں تو میرا خیال ہے کہ حکومت اس کے خلاف براہ راست فوج استعمال کرنے سے بھی نہ ہچکچائے گی اور تم سمجھتے ہو کہ ایسی صورت میں لانگ فیلڈ کا کیا ہو گا۔ وہ خود بھی مارا جائے گا اور اس کا پورا سنڈیکیٹ بھی تباہ و برباد ہو کر رہ جائے گا"۔ نارفوک نے کہا۔

"جو کچھ تم نے کہا ہے ایسی صورت میں تو واقعی ایسا ہو سکتا لیکن تم کیا چاہتے ہو"....... رافٹ نے کہا۔

"اگر تمہارا دوست خاموشی سے سرگشاکا کو حکومت کے حوالے کر دے تو اس کی بچت ہو سکتی ہے"....... نارفوک نے کہا۔

"نہیں۔ اب ایسا ممکن نہیں ہے۔ وہ حد درجہ ضدی آدمی ہے میں اسے اچھی طرح جانتا ہوں"....... رافٹ نے جواب دیا۔

"تو پھر مجھے اس کے خلاف حرکت میں آنا پڑے گا۔ ایسی صورت میں تم کوئی گلہ نہ کرو گے۔ میں نے تمہیں فون بھی اس لئے کیا ہے کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ تم نے بعد میں شکایت کرنی تھی کہ میں نے تم سے بات نہیں کی"....... نارفوک نے کہا۔

"تمہاری بات درست ہے۔ تم نے اچھا کیا کہ مجھ سے بات کر لی۔ تمہیں وہ افریقی چاہئے یا اسے لے آنے والے"۔ رافٹ نے کہا۔

"مجھے نہیں حکومت ایکریمیا کو وہ افریقی چاہئے زندہ یا مردہ۔ دونوں صورتوں میں"....... نارفوک نے کہا۔

"تم کہاں سے بول رہے ہو"...... رافٹ نے پوچھا۔

"اپنے آفس سے۔ لیکن تم کیا کرنا چاہتے ہو"۔ نارفوک نے کہا۔

"میں لانگ فیلڈ سے بات کرتا ہوں۔ ہو سکتا ہے کہ کوئی ایسی تجویز سامنے آجائے جس میں اس کے اصول بھی نہ ٹوٹیں اور تمہارا کام بھی ہو جائے گا"...... رافٹ نے کہا۔

"لیکن اس طرح وہ اس افریقی کو وہاں سے غائب بھی کر سکتا ہے اور ہم ایک بار پھر اندھیرے میں رہ جائیں گے اور یہ بات غلط ہو گی"۔ نارفوک نے کہا۔

"ہاں۔ ایسا بھی ہو سکتا ہے پھر کیا کیا جائے"...... رافٹ نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

"کام تو ہو جائے گا۔ بس تم مجھ سے گلہ نہ کرنا"...... نارفوک نے کہا۔

"کام نہیں ہو گا نارفوک۔ تمہیں لانگ فیلڈ کے بارے میں علم نہیں ہے۔ وہاں پورے ایکریمیا کی فوج بھی پہنچ جائے تب بھی وہ لوگ اس طرح وہاں سے غائب کر دیئے جائیں گے کہ کسی کو علم نہ ہو سکے گا۔ لانگ فیلڈ ایسے کاموں کا ماہر ہے"...... رافٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کہاں لے جائے گا۔ جب فوج کا ہر طرف گھیرا ہو گا"۔ نارفوک نے کہا۔

"تم اس بات کو چھوڑو۔ تم اسے پوری طرح نہیں جانتے میں

اسے جانتا ہوں مجھے اس سے بات کرنے دو شاید کوئی اچھا نتیجہ نکل آئے"۔ رافٹ نے کہا۔

"چلو ٹھیک ہے۔ کر لو بات۔ لیکن خیال رکھنا کہ اسے معلوم نہ ہو کہ میں نے تم سے یہ بات کی ہے"...... نارفوک نے کہا۔

"میں سمجھتا ہوں۔ میں حکومت کی بات کروں گا"...... رافٹ نے کہا۔

"میں آفس میں ہی ہوں۔ کب تک بات کرو گے"۔ نارفوک نے کہا۔

"زیادہ سے زیادہ ایک گھنٹے کے اندر"۔ رافٹ نے جواب دیا۔

"اوکے۔ میں انتظار کروں گا"...... نارفوک نے کہا اور پھر کریڈل ہر ہاتھ مار کر اس نے لائن کاٹی اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس۔ راسٹن بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"نارفوک بول رہا ہوں راسٹن"...... نارفوک نے کہا۔

"اوہ۔ آپ فرمائیے کیا حکم ہے"...... دوسری طرف سے چونک کر پوچھا گیا۔

"لانگ فیلڈ کو تو جانتے ہو تم"...... نارفوک نے کہا۔

"ہاں۔ اچھی طرح۔ کیوں کیا ہوا ہے"...... راسٹن نے حیران ہو کر پوچھا۔

"اس کے سپیشل پوائنٹ میں ایک افریقی اور پانچ ایکریمی موجود ہیں۔ ان ایکریمیوں میں ایک عورت اور چار مرد شامل ہیں۔ یہ افریقی آدمی حکومت ایکریمیا کو ہر صورت میں مطلوب ہے زندہ یا مردہ دونوں صورتوں میں اور یہ ایکریمی دراصل پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لوگ ہیں۔ میرا گروپ بے حد چھوٹا ہے اس لئے میں براہ راست اس کے سپیشل پوائنٹ پر ریڈ نہیں کر سکتا اس لئے دو صورتیں ہیں یا تو ہمارا گروپ وہاں ریڈ کر کے اس افریقی کو زندہ یا مردہ وہاں سے نکال لائے یا پھر میں حکومت کو اطلاع دے دوں اور حکومت فوج کے ذریعے وہاں سے اس افریقی کو نکال لے لیکن میں چاہتا ہوں کہ میں خود اس افریقی کو زندہ یا مردہ حکومت کے حوالے کروں اس لئے میں نے تمہیں فون کیا ہے کہ اگر تم کام کرو تو تمہیں تمہارا منہ مانگا معاوضہ دیا جا سکتا ہے"....... نارفوک نے کہا۔

"کیا براہ راست ریڈ کرنا ہو گا یا جب یہ لوگ وہاں سے نکلیں تب ان پر ریڈ کیا جائے۔ کس صورت میں کرنا ہو گا"....... راسٹن نے پوچھا۔

"جو صورت تمہارے لئے یقینی ہو مجھے تو بہر حال وہ افریقی چاہئے زندہ یا مردہ"....... نارفوک نے کہا۔

"ٹھیک ہے میں کام لے لیتا ہوں۔ پہلے مجھے چیکنگ کرنی ہو گی کہ وہاں کیا انتظامات ہیں۔ وہاں کا ایک آدمی میرا خاص مخبر ہے اس دوران میں نگرانی کراؤں گا اور پھر جو صورت حال بھی ہو گی ویسا کر

لیں گے لیکن معاوضہ کیا دو گے"....... راسٹن نے کہا۔

"معاوضہ تمہاری مرضی کا۔ لیکن کام میری مرضی کا اور یقینی"۔ نارفوک نے کہا۔

"او کے۔ ایک لاکھ ڈالر لوں گا"....... راسٹن نے کہا۔

"کام کر لو گے"....... نارفوک نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"سو فیصد یقینی"....... راسٹن نے جواب دیا۔

"او کے۔ منظور ہے۔ نگرانی کراؤ کہیں وہ انہیں وہاں سے شفٹ نہ کر دے"....... نارفوک نے کہا۔

"تم فکر نہ کرو میرے آدمی بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آتے ہیں"۔ راسٹن نے کہا۔

"مجھے کب رپورٹ ملے گی"....... نارفوک نے کہا۔

"جیسے ہی کام ہوا تمہیں رپورٹ مل جائے گی"....... راسٹن نے جواب دیا۔

"او کے۔ وش یو گڈ لک"....... نارفوک نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اب اس کے چہرے پر گہرے اطمینان کے تاثرات نمایاں ہو گئے تھے۔

عمران اپنے ساتھیوں کے ہمراہ ایک بڑے کمرے میں موجود تھا۔ سرگشا کا علیحدہ کمرے میں تھے کہ کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک نوجوان ہاتھ میں ایک کارڈلیس فون پیس اٹھائے اندر داخل ہوا۔

"پرنس۔ چیف باس سے بات کیجئے"...... نوجوان نے فون پیس عمران کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا تو عمران نے اس سے فون پیس لے لیا اور پھر اس کا بٹن پریس کر دیا۔

"یس۔ پرنس سپیکنگ"...... عمران نے کہا۔

"لانگ فیلڈ بول رہا ہوں پرنس۔ کیا آپ لوگ جس اسٹیشن ویگن پر آئے ہیں وہ اولڈ ڈرگلس کی ہے"...... دوسری طرف سے لانگ فیلڈ کی آواز سنائی دی۔

"ہاں۔ کیوں"...... عمران نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اولڈ ڈرگلس نے اس بارے میں نارفوک کو بتا دیا ہے اور پھر نارفوک کے آدمیوں نے آپ کو اس اسٹیشن ویگن پر میری طرف آتے چیک کر لیا ہے"...... لانگ فیلڈ نے کہا۔

"تو پھر"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"میں صرف آپ کو بتا رہا ہوں۔ نارفوک میں خود یہ ہمت نہیں تھی کہ وہ میرے پوائنٹ پر حملہ کرتا اس لئے اس نے یہاں کے ایک اور انتہائی طاقتور گروپ راسٹن سے رابطہ کیا ہے تاکہ سرگشا کا اور آپ کو مجھ سے زبردستی حاصل کیا جا سکے لیکن راسٹن گروپ میں میرے آدمی بھی ہیں۔ انہوں نے مجھے اطلاع کر دی ہے دوسری طرف نارفوک نے میرے ایک دوست رافٹ سے بات کی ہے اور اسے دھمکی دی ہے کہ وہ ایکریمین فوج کو میرے خلاف لے آئے گا۔ رافٹ نے مجھ سے بات کی تو میں نے اسے کہہ دیا ہے کہ آپ لوگ میرے پاس ضرور آئے تھے لیکن میں نے آپ کو اپنے پاس رکھنے سے انکار کر دیا ہے اور آپ لوگ اسٹیشن ویگن پر واپس چلے گئے۔ ادھر راسٹن کو میں نے خود فون کر کے اس سے بھی یہی بات کہہ دی ہے کہ آپ لوگ میرے پاس موجود نہیں ہیں اس لئے اگر راسٹن نے میرے خلاف کوئی حرکت کی تو میں اس کے پورے سنڈیکیٹ کو تباہ کر کے رکھ دوں گا لیکن اس کے باوجود مجھے شبہ ہے کہ راسٹن باز نہیں آئے گا کیونکہ اگر وہ حکومت کے ساتھ مل کر مجھے یا میرے سنڈیکیٹ کو شکست دے گا تو پھر ایکریمیا میں اس کی چودھراہٹ قائم

ہو جائے گی"...... لانگ فیلڈ نے کہا۔

" تمہارا مطلب ہے کہ ہم اب تمہارے پوائنٹ سے واپس چلے جائیں"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

" میں نے یہ بات کب کہی ہے پرنس۔ میں اصولوں کا آدمی ہوں اصولوں کے لئے میں خود تو کیا پورے سنڈیکیٹ کا خاتمہ کرا سکتا ہوں اور پورا ایکریمیا میری اس عادت کو جانتا ہے۔ یہ ساری رپورٹ میں نے اس لئے آپ کو دی ہے کہ آپ کو معلوم ہونا چاہیئے کہ یہاں کیا کیا ہو رہا ہے۔ باقی وہ اسٹیشن ویگن میرے کہنے پر میرے آدمیوں نے ٹھکانے لگا دی ہے اس لئے اب وہ ویگن کسی کو کبھی بھی نہ مل سکے گی۔ اسے یہاں سے قریب ہی ایک گہری جھیل میں ڈبو دیا گیا ہے اور اب وہ کبھی سطح پر نہ آسکے گی۔ آپ لوگوں کو کامرون پہنچانے کے لئے میں نے فول پروف بندوبست کر لیا ہے۔ ابھی تھوڑی دیر بعد میں ایک ٹرانسپورٹ ہیلی کاپٹر پر آ رہا ہوں آپ سب لوگ میرے ساتھ اس ٹرانسپورٹ ہیلی کاپٹر پر سوار ہو کر ایک ویران ساحل پر پہنچ جائیں گے جہاں ایک طاقتور بحری لانچ موجود ہو گی۔ اس لانچ کے ذریعے ہم بین الاقوامی سمندر میں موجود ایک سامان لے جانے والے بحری ٹرالر میں پہنچ جائیں گے اور پھر یہ ٹرالر ہمیں شمالی بحراوقیانوس کے ایک جزیرے ہاوڑ پہنچا دے گا۔ ہاوڑ پہنچ کر ہم ہر طرح سے محفوظ ہو جائیں گے ہاوڑ سے ہیلی کاپٹر کے ذریعے شمالی کانڈر کی بندرگاہ فائی لینڈ اور پھر وہاں سے ایک چارٹرڈ جیٹ طیارے کے ذریعے ہم سیدھے

کامرون پہنچ جائیں گے۔ یہ سارا سیٹ اپ میں نے انتہائی سوچ سمجھ کر تیار کیا ہے۔ اس سے ہم راستے میں موجود ایکریمین بحری اڈوں، بحری فوج اور ایسی ہی دوسری تمام رکاوٹوں سے بچ جائیں گے اور کسی کو بھی معلوم ہوئے بغیر خاموشی سے کامرون پہنچ جائیں گے"...... لانگ فیلڈ نے جواب دیا۔

" ہمارے ساتھ کون کون جائے گا"...... عمران نے پوچھا۔

" میں خود ساتھ جاؤں گا"...... لانگ فیلڈ نے کہا۔

" نہیں تمہارا ساتھ جانا ٹھیک نہیں ہے تم اگر یہاں سے غائب ہو گئے تو نارفوک کو شک پڑ جائے گا۔ ویسے بھی تمہارا نام سامنے آنے کے بعد اب یہ لوگ بحری ناکہ بندی کی طرف خاص توجہ دیں گے"۔ عمران نے کہا۔

" میری آپ فکر نہ کریں پرنس۔ میرے خاص آدمی ساتھ ہوں گے اور میری موجودگی کی وجہ سے وہ پوری طرح ہوشیار رہیں گے اس کے علاوہ لانچ اور ٹرالر میں انتہائی جدید ترین اسلحہ بھی موجود ہو گا۔ اس طرح ہم ہر صورت حال کا مقابلہ کر لیں گے"...... لانگ فیلڈ نے کہا۔

" تم یہیں رہو۔ ہمارے ساتھ اپنا کوئی ایسا آدمی بھیج دو جس پر تمہیں سو فیصد اعتماد ہو اور صرف اسے ہی اصل صورت حال کا علم ہو اور بس"...... عمران نے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ جیسے آپ کہیں۔ میرا خاص آدمی بارگو آپ کے

ساتھ ہو گا۔ بار گو بحر اوقیانوس کا کیڑا سمجھا جاتا ہے اور وہ انتہائی ذہین
اور سو فیصد قابل اعتماد آدمی ہے"....... لانگ فیلڈ نے کہا۔

"ٹھیک ہے پھر ہم نے کب روانہ ہونا ہے"....... عمران نے کہا۔

"ابھی۔ میں ہیلی کاپٹر پر آرہا ہوں"....... لانگ فیلڈ نے کہا۔

"ہیلی کاپٹر کے علاوہ اور کوئی ذریعہ نہیں ہے۔ ہیلی کاپٹر تو نگرانی
کرنے والوں کو نظر آجائے گا"....... عمران نے کہا۔

"اس کی آپ فکر نہ کریں۔ ہیلی کاپٹر پہلے مخالف سمت میں سفر
کرے گا اور پھر ایک لمبا چکر کاٹ کر وہاں پہنچ جائے گا جہاں لانچ
موجود ہو گی"....... لانگ فیلڈ نے کہا۔

"او کے۔ ٹھیک ہے ہم منتظر ہیں"....... عمران نے کہا اور بٹن
آف کر کے اس نے فون پیس اس نوجوان کی طرف بڑھا دیا جو فون
لے کر آیا تھا اور نوجوان فون پیس لے کر مڑا اور واپس چلا گیا۔
عمران نے اپنے ساتھیوں کو تفصیلات بتائیں تو سب کے چہروں پر
پریشانی کے تاثرات ابھر آئے۔

"ہم چوہے کی طرح چوہے دان میں پھنس گئے ہیں۔ کہاں رہتا
ہے یہ نارفوک میرے ساتھ چلیں میں پہلے اس کا خاتمہ کرتا ہوں"۔
تنویر نے بگڑے ہوئے لہجے میں کہا۔

"کیا نارفوک کے ختم ہو جانے سے حکومت ایکریمیا اور اس کی
ایجنسیاں بھی ختم ہو جائیں گی۔ یہ تو ہماری قسمت اچھی ہے کہ
حکومت ایکریمیا نارفوک کی کارکردگی پر مکمل اعتماد رکھے ہوئے ہے

اور نارفوک بھی اپنے کریڈٹ کے چکر میں اس معاملے میں فوج کو
استعمال نہیں کر رہا ورنہ ایکریمیا کے مفاوات اس وقت جس انداز
میں سرگشاکا کے ساتھ وابستہ ہو چکے ہیں اسے تو پوری ایکریمین فوج
کو حرکت میں لے آنا چاہئے تھا اور اب صرف دو یا تین دنوں کا کھیل
باقی رہ گیا ہے اور کیا یہ بات کم ہے کہ سرگشاکا زندہ سلامت اس
وقت ہمارے پاس موجود ہیں"....... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"میرا خیال ہے نارفوک لامحالہ بحری ناکہ بندی کرنے کی
کوشش کرے گا اور اس کے لئے وہ ایکریمین نیوی کو حرکت میں
لے آئے گا"....... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"جو ہو گا دیکھا جائے گا۔ ابھی سے اس معاملے میں فکر کرنے کی
ضرورت نہیں ہے"....... عمران نے بے نیازانہ لہجے میں جواب دیتے
ہوئے کہا۔

"آپ کو لانگ فیلڈ پر کچھ ضرورت سے زیادہ ہی اعتماد ہے"۔
صفدر نے کہا۔

"ظاہر ہے لانگ فیلڈ بحری سمگلر ہے اس لئے لانگ فیلڈ بہرحال
ہمیں یہاں سے نکلنے کے لئے بحری راستہ ہی اختیار کرے گا لیکن
مجھے لانگ فیلڈ کی ذہانت پر یقین ہے کہ اس نے بہت سوچ سمجھ کر
یہ سارا سیٹ اپ بنایا ہو گا اس کے باوجود بھی اگر کچھ ہوتا ہے تو پھر
اس سے نمٹ لیا جائے گا"....... عمران نے جواب دیا اور سب نے
اثبات میں سر ہلا دیئے۔

"سر گشاکا کا ایکریمین میک اپ نہ کر دیا جائے"....... صفدر نے کہا۔

"اس سے کیا فرق پڑے گا۔ ہاں البتہ سر گشاکا کو جولیا بنایا جا سکتا ہو تب تو ٹھیک ہے"....... عمران نے کہا اور سب ساتھی بے اختیار ہنس پڑے اور اس کے ساتھ ہی ماحول پر چھا جانے والا تناؤ ختم ہو گیا۔

"عمران صاحب کیا کسی آبدوز کا بندوبست نہیں ہو سکتا"۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ہو سکتا ہے بشرطیکہ وہ آبدوز ایکریمین نیوی کی ہو ورنہ تو شاید ہم ایک انچ بھی آگے نہ بڑھ سکیں"....... عمران نے جواب دیا اور سب ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

"جولیا تم جا کر سر گشاکا کو کہہ دو کہ وہ سفر کے لئے تیار ہو جائیں لیکن انہیں تفصیل بتانے کی ضرورت نہیں ہے"....... عمران نے جولیا سے مخاطب ہو کر کہا اور جولیا سر ہلاتی ہوئی اٹھی اور کمرے سے باہر چلی گئی۔

ٹیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی نارفوک نے چونک کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ نارفوک بول رہا ہوں"....... نارفوک نے کہا۔

"رافٹ بول رہا ہوں نارفوک"....... دوسری طرف سے رافٹ کی آواز سنائی دی۔

"ہاں۔ کیا ہوا رافٹ۔ مجھے تمہاری کال کا شدت سے انتظار تھا"۔ نارفوک نے کہا۔

"میری لانگ فیلڈ سے بات ہوئی ہے نارفوک۔ لانگ فیلڈ نے مجھے بتایا ہے کہ افریقی چیف سیکرٹری سر گشاکا کو ایک اسٹیشن ویگن میں اس کے پاس لایا گیا۔ لے آنے والے کا نام پرنس تھا اور دوسرے اس کے ساتھی تھے لیکن لانگ فیلڈ نے اس افریقی کو اپنے پاس رکھنے سے انکار کر دیا۔ اس کا کہنا تھا کہ وہ اس افریقی کو جانتا تھا چونکہ اس کا تعلق حکومت سے تھا اس لئے لانگ فیلڈ نے اپنے اصول

کے مطابق انہیں رکھنے سے انکار کر دیا اور پرنس اور اس کے ساتھی اسٹیشن ویگن لے کر واپس چلے گئے"...... رافٹ نے کہا۔

" وہ غلط کہہ رہا ہے۔ سرگشا کا اس کے پاس موجود ہے۔ لانگ فیلڈ کے ایک آدمی نے جو اس کے ہیڈ کوارٹر میں کام کرتا ہے اس کی تصدیق کی ہے"...... نارفوک نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" ہو سکتا ہے کہ تمہاری بات درست ہو لیکن اتنا مجھے بھی معلوم ہے کہ لانگ فیلڈ کا واقعی یہ اصول ہے کہ وہ حکومت سے متعلق آدمیوں کے بارے میں کبھی کسی قسم کا رسک نہیں لیا کرتا"۔ رافٹ نے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ معلوم ہو جائے گا۔ بہرحال اب تو تمہارا کوئی گلہ نہیں رہے گا"...... نارفوک نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

" ظاہر ہے جب لانگ فیلڈ نے انکار کر دیا ہے تو اگر اب سرگشا کا اس کے پاس سے برآمد ہو جاتے ہیں تو پھر کسی گلے کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ ویسے ایک بات میں پھر کہوں گا کہ لانگ فیلڈ کے خلاف حرکت میں آنے سے پہلے ایک بار پھر اس بات کو کنفرم کر لینا"۔ رافٹ نے کہا۔

" تم فکر نہ کرو۔ اب میں اتنا بھی احمق نہیں ہوں کہ ویسے ہی اس پر چڑھ دوڑوں گا"...... نارفوک نے جواب دیا۔

" اوکے۔ گڈ بائی"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور نارفوک نے بھی گڈ بائی کہہ کر رسیور رکھ دیا۔ ابھی اسے رکھے تھوڑی ہی دیر ہوئی

تھی کہ فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی اور نارفوک نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔ یہ اس کا خصوصی نمبر والا فون تھا اس لئے اس سے پی اے کا تعلق نہ تھا اور اس نمبر کو نارفوک براہ راست اٹنڈ کیا کرتا تھا۔

" یس۔ نارفوک بول رہا ہوں"...... نارفوک نے رسیور اٹھاتے ہوئے کہا۔

" راسٹن بول رہا ہوں نارفوک"...... دوسری طرف سے راسٹن کی آواز سنائی دی اور نارفوک چونک پڑا۔

" ہاں۔ کیا رپورٹ ہے"...... نارفوک نے کہا۔

" تمہارے آدمیوں کی طرف سے یہ بات لیک آؤٹ ہو گئی ہے کہ تم نے مجھ سے لانگ فیلڈ کے سلسلے میں رابطہ کیا ہے چنانچہ یہ اطلاع لانگ فیلڈ تک پہنچ گئی۔ لانگ فیلڈ نے مجھ سے براہ راست رابطہ کیا اور مجھے بتایا کہ نارفوک کی اطلاع غلط ہے۔ افریقی شخصیت کو اس کے پاس لایا ضرور گیا تھا لیکن اس نے اسے واپس کر دیا ہے اور اب وہ افریقی شخصیت اس کے پاس نہیں ہے"...... راسٹن نے کہا۔

" وہ غلط کہہ رہا ہے راسٹن۔ وہ جھوٹ بول رہا ہے ٹھیک ہے اگر تم کام نہیں کر سکتے تو مت کرو اب میں خود اس سلسلے میں براہ راست کام کروں گا"...... نارفوک نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

" میری بات تو پوری ہونے دو۔ تم مجھے اچھی طرح جانتے ہو کہ

جب تک میں خود کنفرم نہ ہو جاؤں ایسی باتوں پر یقین نہیں کیا کرتا اور یہ بات تم بھی جانتے ہو اور تمہارے ساتھ ساتھ سب جانتے ہیں کہ جرائم کی دنیا میں اگر لانگ فیلڈ کا کوئی مقابلہ کر سکتا ہے تو وہ صرف راسٹن ہے اور جب صورت حال یہ ہو تو پھر لامحالہ ایک دوسرے کی کارروائیوں سے باخبر رہنا پڑتا ہے۔ میرے آدمی لانگ فیلڈ گروپ میں موجود ہیں اور نہ صرف موجود ہیں بلکہ ان کے انتہائی قریبی ساتھی ہیں چنانچہ میں نے رابطہ کیا اور مجھے ابھی ابھی ایک حتمی اطلاع ملی ہے کہ لانگ فیلڈ نے اس افریقی شخصیت اور اس کے ساتھیوں کو انتہائی پراسرار انداز میں کامرون پہنچانے کا پورا نقشہ تیار کیا ہے اور اس نقشے کا علم مجھے ہو گیا ہے۔ یہ اطلاع انتہائی حتمی اور درست ہے"...... راسٹن نے کہا۔

"کیا ہے۔ بتاؤ جلدی"...... نارفوک نے اشتیاق بھرے لہجے میں کہا۔

"میرا معاوضہ مجھے ملنا چاہئے اگر میں اسے گھیر کر اس افریقی کو زندہ یا مردہ حاصل نہ کر سکا تو میں نے بہرحال یہ سارا پلان تو ٹریس آؤٹ کر لیا ہے اور اگر یہ پلان ٹریس آؤٹ نہ ہوتا تو تمہیں اور حکومت ایکریمیا کے فرشتوں کو بھی معلوم نہ ہو سکتا تھا اور وہ افریقی کامرون پہنچ جاتا"...... راسٹن نے کہا۔

"ٹھیک ہے تمہارا معاوضہ تمہیں ضرور ملے گا۔ وعدہ رہا"۔ نارفوک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو پھر سنو۔ لانگ فیلڈ نے اپنے اڈے سے افریقی شخصیت اور اس کے ساتھیوں کو ایک ٹرانسپورٹ ہیلی کاپٹر پر اٹھایا ہے اور وہ انہیں ویران ساحلی علاقے کیرن لے گیا ہے جہاں ایک بڑی اور طاقتور لانچ پر یہ لوگ سوار ہوئے ہیں۔ لانگ فیلڈ ساتھ نہیں گیا۔ اس کے خاص آدمی ساتھ ہیں۔ یہ لانچ انہیں بین الاقوامی سمندر میں موجود سامان بردار بحری ٹرالر جس کا نام جیری فلاور ہے تک پہنچا دے گی۔ جیری فلاور انہیں شمالی بحراوقیانوس کے ایک جزیرے ہاوڑ لے جائے گا۔ ہاوڑ سے ہیلی کاپٹر کے ذریعے یہ شمالی کانڈر کی بندرگاہ فائی لینڈ پہنچیں گے اور پھر فائی لینڈ سے ایک چارٹرڈ طیارے سے وہ لوگ کامرون پہنچ جائیں گے"...... راسٹن نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"کیا اطلاع ہر لحاظ سے حتمی ہے"...... نارفوک نے کہا۔

"بالکل سو فیصد حتمی ہے"...... راسٹن نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ شکریہ۔ اب میں خود ہی سارا بندوبست کر لوں گا"۔ نارفوک نے کہا اور پھر اس نے کریڈل دبا کر رابطہ ختم کیا اور پھر جب ہاتھ اٹھا کر اس نے ٹون سنی تو اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس پی اے ٹو چیف سیکرٹری"...... رابطہ قائم ہوتے ہیں دوسری طرف سے چیف سیکرٹری کی پی اے کی نسوانی آواز سنائی دی۔

"میں نارفوک بول رہا ہوں۔ چیف سیکرٹری صاحب تک ایک انتہائی ضروری اور فوری اطلاع پہنچانی ہے"...... نارفوک نے کہا۔

"ہولڈ آن کریں میں پوچھتی ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور لائن پر خاموشی طاری ہو گئی۔

"ہیلو سر۔ کیا آپ لائن پر ہیں"...... تھوڑی دیر بعد پی اے کی آواز دوبارہ سنائی دی۔

"یس"...... نارفوک نے جواب دیا۔

"بات کیجئے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو سر میں نارفوک بول رہا ہوں"...... نارفوک نے کہا۔

"نارفوک کیا ہو رہا ہے۔ اب دیکھو کتنے دن باقی رہ گئے ہیں۔ میں نے تم پر اعتماد کیا ہے لیکن تم نجانے کیا کر رہے ہو"۔ چیف سیکرٹری نے انتہائی تلخ لہجے میں کہا۔

"سر آپ کے اس اعتماد کا شکریہ۔ آپ نے واقعی ان حالات میں مجھ پر اس قدر اعتماد کر کے مجھے انتہائی عزت بخشی ہے اور سر میں مسلسل کام کر رہا ہوں۔ بروک سے سرگشاکا کو پاکیشیا کے عمران نے چھین کر اولڈ ڈرگلس تک پہنچایا اور پھر وہاں سے نکال کر سرگشاکا کو یہاں کے ایک بدنام بحری سمگلر لانگ فیلڈ کے اڈے پر لے جایا گیا۔ ابھی میں اس اڈے کو گھیرنے والا تھا کہ مجھے ان کے فرار ہونے کی نہ صرف اطلاع مل گئی بلکہ ان کا کامرون تک پہنچنے کا پورا پلان بھی مل گیا۔ اس پلان کے تحت سرگشاکا عمران اور اس کے ساتھیوں کو

ایک ہیلی کاپٹر پر اس لانگ فیلڈ کے اڈے سے ایک ویران ساحلی علاقے کیرن لے جایا گیا ہے۔ کیرن سے ایک طاقتور لانچ کے ذریعے یہ لوگ بین الاقوامی سمندر میں موجود ایک بحری ٹرالر جیری فلاور پر پہنچیں گے پھر جیری فلاور انہیں جزیرہ ہاوڑ پہنچائے گا۔ جزیرہ ہاوڑ سے یہ لوگ ہیلی کاپٹر کے ذریعے شمالی کانڈر کی بندرگاہ فائی لینڈ پہنچیں گے اور فائی لینڈ سے چارٹرڈ جیٹ طیارے کے ذریعے یہ سب کامرون پہنچ جائیں گے"...... نارفوک نے راسٹن سے ملنے والی اطلاع دوہرا دی۔

"اوہ ویری بیڈ۔ اس قدر باوسائل ہیں یہ لوگ۔ اب اس وقت یہ لوگ کہاں ہیں"...... چیف سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

"ظاہر ہے اب تک یہ لوگ بحری ٹرالر میں منتقل ہو چکے ہوں گے اور اب بحری ٹرالر ہاوڑ جزیرے کی طرف جا رہا ہو گا"۔ نارفوک نے جواب دیا۔

"میں ابھی بحریہ کے ایڈمرل کو کہتا ہوں کہ وہ اس ٹرالر کو گھیر کر اسے میزائلوں سے اڑا دے"۔ چیف سیکرٹری نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"سر اس طرح سرگشاکا کی لاش بھی نہ مل سکے گی اور جب تک ان کی لاش نہ ملے گی اس کی آخری رسومات ادا نہیں ہو سکتیں اور جب تک آخری رسومات ادا نہ ہوں گی نائب سردار چیف سردار نہ بن سکے گا بلکہ سرداروں کی کونسل فیصلہ کرے گی اور نائب سردار تو درپردہ ایکریمین ہے لیکن سرداروں کی کونسل کا جھکاؤ مسلم بلاک کی طرف

ہے"...... نارفوک نے جلدی جلدی تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ ہاں۔ تمہاری بات درست ہے پھر تو ہمیں سرگشاکا کو زندہ پکڑنا چاہیئے"...... چیف سیکرٹری نے کہا۔

"زندہ ہاتھ آجائے تو ٹھیک ورنہ بہرحال اس کی لاش تو ہر حالت میں ملنی چاہیئے تاکہ اس کی رسومات ادا ہو سکیں اور اس طرح ہمارا آدمی نائب سردار چیف سردار بن جائے گا"...... نارفوک نے کہا۔

"پھر مجھے ایڈمرل کو کیا حکم دینا چاہیئے"۔ چیف سیکرٹری نے کہا۔

"آپ مجھے سرکاری نمائندہ کہہ کر ایڈمرل کو کہہ دیں کہ وہ میری ہدایات کے تحت کام کریں میں آپ سے وعدہ کرتا ہوں کہ زندہ یا مردہ سرگشاکا کو بہرحال آپ کے سامنے پیش کر دوں گا"۔ نارفوک نے کہا۔

"ٹھیک ہے میں ایڈمرل سے بات کرتا ہوں۔ تم دس منٹ بعد اسے فون کر لینا اور پھر اس سے باقی تمام معاملات خود ہی طے کر لینا"۔ چیف سیکرٹری نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو نارفوک کا چہرہ مسرت سے کھل اٹھا کیونکہ اب اس کی حیثیت چیف سیکرٹری سے بھی کہیں زیادہ اہمیت اختیار کر گئی تھی۔ اب تو ایکریمین بحریہ کا چیف ایڈمرل بھی اس کی ماتحتی میں کام کرنے پر مجبور ہو جائے گا۔ اس نے بڑی بے چینی کے عالم میں دیکھ دیکھ کر دس منٹ گزارے اور پھر فون کا رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس نیوی ہیڈ کوارٹر"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک سخت سی آواز سنائی دی۔

"ایڈمرل رونالڈ سے میری بات کراؤ میں حکومت ایکریمیا کا خصوصی نمائندہ نارفوک بول رہا ہوں۔ ابھی چیف سیکرٹری صاحب نے میرے بارے میں ایڈمرل صاحب کو بریف کیا ہے"۔ نارفوک نے بڑے فخریہ لہجے میں کہا اور نارفوک کے چہرے پر مسرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"یس سر۔ ہولڈ آن کریں"...... دوسری طرف سے اس بار مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"ہیلو ایڈمرل رونالڈ بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری اور باوقار آواز سنائی دی۔

"نارفوک بول رہا ہوں۔ چیف سیکرٹری صاحب نے آپ کو میرے بارے میں بریف کیا ہو گا"...... نارفوک نے کہا۔

"یس سر۔ حکم دیجئے"...... دوسری طرف سے ایڈمرل نے کہا تو نارفوک کے چہرے کے اعصاب خوشی سے اس طرح پھڑکنے لگے جیسے اسے رعشہ ہو گیا ہو۔

"حکم نہیں جناب۔ ہم نے مل کر کام کرنا ہے۔ ایکریمیا کے مفاد میں"...... نارفوک نے کہا۔

"تھینک یو۔ بہرحال فرمائیے میں کیا تعاون کر سکتا ہوں"۔ ایڈمرل نے کہا۔

"یہاں فون پر تو تفصیلات طے نہیں ہو سکتیں میں آپ کے آفس آجاتا ہوں"...... نارفوک نے کہا۔

"تشریف لے آئیے"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور نارفوک نے اوکے کہہ کر رسیور رکھا اور پھر اٹھ کر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

سامان لادنے والا بحری ٹرالر جیری فلاور خاصی تیز رفتاری سے سمندر میں سفر کرتا ہوا آگے بڑھا چلا جا رہا تھا۔ عمران اور اس کے ساتھی سرگشا کا سمیت ابھی تھوڑی دیر پہلے اس ٹرالر میں منتقل ہوئے تھے۔ ٹرالر میں سامان کے کنٹینرز موجود تھے لیکن ٹرالر کے اندر خفیہ تہہ خانے بھی بنے ہوئے تھے جن میں انتہائی جدید ترین اسلحہ بھی موجود تھا اور چھپنے کے لئے خفیہ جگہیں بھی۔ ویسے ٹرالر کو اس انداز میں ایڈجسٹ کیا گیا تھا کہ وہ بظاہر تو سامان لادنے والا عام سا بحری ٹرالر تھا لیکن درحقیقت وہ ایک چھوٹا سا بحری جنگی جہاز تھا اس کے اندر انتہائی خفیہ انداز میں انتہائی طاقتور اور انتہائی خوفناک میزائل نصب تھے۔ اوپر سے ہوائی حملے کے تحفظ کے لئے کمپیوٹرائزڈ اینٹی ایئر کرافٹ گنیں موجود تھیں جو ایک لمحے کے ہزارویں حصے میں نمودار ہو کر نشانہ لیتیں اور پھر ٹرالر کی تہہ میں غائب ہو جاتی تھیں۔ ٹرالر

کے کیپٹن کا نام ڈک تھا اور وہ لانگ فیلڈ کا خاص اور بااعتماد ساتھی تھا۔ اس کے علاوہ عمران اور اس کے ساتھیوں کے ہمراہ لانگ فیلڈ کا دست راست بارگو بھی ٹرالر پر منتقل ہوا تھا اور پھر عمران نے بارگو کے ہمراہ پورے ٹرالر کو چیک کیا تھا اور اس ٹرالر میں موجود تمام خفیہ سسٹمز کے بارے میں معلومات حاصل کی تھیں۔ اس وقت عمران اور بارگو دونوں کیپٹن ڈک کے آفس میں بیٹھے ہوئے تھے جبکہ عمران کے دوسرے ساتھی سرگشاکا کے ساتھ نیچے خفیہ تہہ خانوں میں تھے۔

" کیپٹن ڈک اگر ٹرالر کو ایکریمین نیوی کے جنگی جہاز گھیر لیں تو آپ کس طرح بچاؤ کریں گے "...... عمران نے کہا۔

" جناب اب جنگی جہازوں سے تو نہیں لڑا جا سکتا۔ یہ سارا سسٹم تو مخالف سمگلروں کے لئے ہے لیکن نیوی ویسے تو ٹرالر پر حملہ نہ کرے گی وہ یہاں چیک کرے گی اور یہاں سوائے سامان کے کنٹینروں کے انہیں اور کیا ملے گا "...... کیپٹن ڈک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" ایکریمین نیوی اس چکر میں نہیں پڑا کرتی جناب۔ کوسٹ گارڈز اور انٹی سمگلنگ سٹاف چیکنگ کرتا ہے اور ان سے ہمارے رابطے پہلے ہی ہوتے ہیں اس لئے سب کچھ صرف رسمی ہوتا ہے۔ ہمیں خطرہ دراصل مخالف تنظیموں سے ہوتا ہے۔ وہ ایک دوسرے کی ساکھ ختم کرنے کے لئے اکثر ایک دوسرے کے ٹرالروں پر حملے کرتے رہتے

ہیں۔ ان سے نمٹنے کے لئے یہاں مناسب بندوبست موجود ہے اس لئے آپ قطعی بے فکر رہیں "...... بارگو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" کیا تمہیں لانگ فیلڈ نے بریف کیا ہے کہ ہم لوگوں کی کیا اہمیت ہے "...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" جی ہاں۔ انہوں نے کہا ہے کہ آپ صاحبان کو ہر صورت میں ہم نے جزیرے پر پہنچانا ہے اور ہم پہنچا دیں گے "...... بارگو نے جواب دیا۔

" کیا اس ٹرالر میں کوئی طاقتور لانچ، کشتی یا کوئی ایسی چیز موجود ہے جس کی مدد سے اگر ہم چاہیں تو ٹرالر چھوڑ کر اس جزیرے تک پہنچ سکیں "...... عمران نے کہا کیونکہ اس کی چھٹی حس بار بار الارم بجا رہی تھی کہ کسی بھی لمحے ٹرالر کو گھیرا جا سکتا ہے اور واقعی اگر ایکریمین نیوی نے ٹرالر کو گھیر لیا تو پھر ان کا بچ نکلنا ناممکن ہو جائے گا۔ ٹرالر کے تمام انتظامات گو اپنی سطح تک اچھے تھے لیکن ظاہر ہے جہاں حکومت مقابل ہو وہاں ان انتظامات کی حیثیت سوائے بچوں کے کھلونوں کے اور کیا ہو سکتی تھی اور عمران جانتا تھا کہ اگر حکومت ایکریمین تک یہ اطلاع پہنچ گئی کہ سرگشاکا کو اس انداز میں ایکریمیا سے نکال کر لے جایا جا رہا ہے تو پھر اس پورے سمندر میں ہر طرف ایکریمین جنگی بحری جہاز ہی نظر آئیں گے کیونکہ اس وقت سرگشاکا ایکریمیا کا مستقبل بن چکے تھے لیکن اصل اور حقیقی خطرے کو سوائے عمران کے نہ ہی کیپٹن ڈک سمجھ پا رہا تھا اور نہ بارگو۔ وہ

اسے عام سی سمگلنگ سمجھ رہے تھے۔

" ہمارے پاس لانچ بھی ہے اور حفاظتی کشتیاں بھی ہیں لیکن آپ بے فکر رہیں انہیں استعمال کرنے کی نوبت ہی نہ آئے گی"۔ کیپٹن ڈک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" کیا آپ کے پاس ڈیپنگ بوٹ بھی ہے"....... عمران نے کہا تو کیپٹن ڈک چونک پڑا۔

" جی ہاں۔ وہ بھی ہے لیکن وہ تو سامان کے لئے استعمال ہوتی ہے انسانوں کے لئے تو نہیں ہوتی"....... کیپٹن ڈک نے جواب دیا۔

" کیا اس میں میرے ساتھی اور میں سما سکتے ہیں"....... عمران نے پوچھا۔

" جی ہاں۔ لیکن وہ تو انتہائی ایمرجنسی اور انتہائی قیمتی سامان کو محفوظ رکھنے کے لئے ہوتی ہے اور کافی گنجائش ہے اس میں"۔ کیپٹن ڈک نے کہا۔

" اسے ٹرالر سے اتارنے اور ہک کرنے کا کیا بندوبست ہے"۔ عمران نے پوچھا۔

" اس کا خفیہ انتظام ہے۔ زیادہ سے زیادہ دس منٹ میں اسے سمندر میں اتار کر اسے ٹرالر کے نیچے ہک کیا جا سکتا ہے"....... کیپٹن ڈک نے جواب دیا۔

" آپ کے پاس ایمرجنسی کے لئے آکسیجن سلنڈر تو ہوں گے"۔ عمران نے پوچھا۔

" جی ہاں۔ دو سلنڈر ہیں لیکن آپ کیا چاہتے ہیں ذرا کھل کر بتائیں"....... کیپٹن ڈک نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" بات یہ ہے کہ ہمارے ساتھ جو افریقی شخصیت ہے اس کی تلاش میں ایکریمیا کی حکومت سرتوڑ کوشش کر رہی ہے۔ وہ انہیں زندہ یا مردہ ہر صورت میں چاہئے اس لئے اگر حکومت ایکریمیا تک یہ اطلاع پہنچ گئی کہ اس ٹرالر میں انہیں لے جایا جا رہا ہے تو پوری ایکریمین نیوی اس ٹرالر کو گھیر سکتی ہے اس لئے میرا خیال ہے کہ اگر ایسا گھیراؤ ہو تو ہم سب اس ڈیپنگ بوٹ میں چھپ کر سمندر کے نیچے چلے جائیں تاکہ وہ ٹرالر کی تلاشی لیں تو انہیں نہ ہی ہم ملیں اور نہ ہی افریقی شخصیت۔ لیکن مسئلہ یہ ہے کہ یہ ڈیپنگ بوٹ چونکہ سامان کے لئے بنائی گئی ہے اس لئے اس میں آکسیجن کی فراہمی نہیں ہو سکتی اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ اس ٹرالر کی جزیرے تک نگرانی کریں"....... عمران نے کہا۔

" اس کی آپ فکر نہ کریں۔ ڈیپنگ بوٹ میں آکسیجن کی فراہمی کا بھی انتہائی معقول انتظام ہے کیونکہ بعض اوقات سامان انسان سے بھی زیادہ قیمتی ہوتا ہے۔ اس بوٹ میں ایسا آلہ موجود ہے جو سمندر کے پانی سے آکسیجن کشید کر کے بوٹ میں سپلائی کرتا رہتا ہے"۔ کیپٹن ڈک نے کہا تو عمران نے اطمینان کا طویل سانس لیا۔

"یہاں سے جزیرہ کتنے فاصلے پر ہو گا"....... عمران نے پوچھا۔

" طویل سفر ہے۔ ہمیں وہاں تک پہنچنے میں آٹھ دس گھنٹے لگ

سکتے ہیں"۔۔۔۔۔۔۔ کیپٹن ڈک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"او کے۔ اگر آپ کو کوئی معمولی سا خطرہ بھی محسوس ہو تو آپ نے فوراً مجھے اطلاع کرنی ہے اور پھر ہم سب اس ڈپنگ بوٹ میں بیٹھ کر سمندر کی تہہ میں اتر جائیں گے"۔۔۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اب آپ بے فکر رہیں اگر اس کی ضرورت پڑی تو اس میں زیادہ سے زیادہ پانچ منٹ لگیں گے۔ اول تو مجھے یقین ہے کہ اس کی ضرورت نہیں پڑے گی"۔۔۔۔۔۔۔ کیپٹن ڈک نے کہا اور عمران سر ہلاتا ہوا اٹھا اور ان کے کمرے سے باہر نکل کر اپنے ساتھیوں کی طرف بڑھتا چلا گیا تاکہ انہیں ایمرجنسی کی صورت میں ڈپنگ بوٹ میں شفٹ ہونے کے بارے میں بتا سکے۔

ایکریمین نیوی کی چار خصوصی ساخت کی جنگی بوٹس انتہائی تیز رفتاری سے سمندر کا سینہ چیرتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھیں۔ یہ جنگی بوٹس انتہائی خوفناک میزائلوں سے لیس تھیں۔ بوٹس کے اوپر نیوی کا مخصوص جنگی ہیلی کاپٹر پرواز کر رہا تھا۔ سب سے آگے چلنے والی بوٹ کے کیبن میں نارفوک ایک کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے ساتھ نیوی کمانڈر کول اپنی مخصوص یونیفارم میں بیٹھا ہوا تھا۔ نارفوک نے ایڈمرل رونالڈ سے ملاقات کی تھی اور پھر یہ انتظام نارفوک کی فرمائش پر کیا گیا تھا اور نارفوک کو ہی اس مشن کا انچارج بنایا گیا تھا اور کمانڈر کول کو بلا کر بتا دیا گیا تھا کہ اس آپریشن کے دوران وہ اور تمام ایکریمین فوجی نارفوک کے تحت کام کریں گے۔ یہی وجہ تھی کہ کمانڈر کول خاموش بیٹھا ہوا تھا۔

"کمانڈر کول آپ نے پہلے بھی کبھی سمگروں کے ایسے ٹرالر کی

چیکنگ کی ہے"....... نارفوک نے کمانڈر کول سے مخاطب ہو کر کہا۔

"نو سر۔ ہمارا سمگروں سے کوئی تعلق ہی نہیں ہوتا۔ ہمارا کام تو دشمنوں سے لڑنا ہوتا ہے"....... کمانڈر کول نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میں نے تو سنا ہے کہ آج کل کے بحری سمگروں نے اپنے ٹرالرز میں باقاعدہ جنگی ہتھیار نصب کئے ہوتے ہیں اگر اس ٹرالر میں بھی ایسے ہتھیار ہوئے تو پھر"....... نارفوک نے کہا۔

"ہماری بوٹ میں اس کا بندوبست موجود ہے جناب۔ ریز مشین نصب ہے جو مخالف بوٹس یا جہازوں پر ایسی ریز فائر کرتی ہے جس سے مخالف کا ہر قسم کا بارودی اور شعاعی اسلحہ وقتی طور پر کارآمد نہیں رہتا"....... کمانڈر کول نے جواب دیا تو نارفوک چونک پڑا۔

"کیا ان بوٹس میں ایسا انتظام موجود ہے"....... نارفوک نے اشتیاق بھرے لہجے میں کہا۔

"یس سر"....... کمانڈر کول نے جواب دیا اور نارفوک نے اطمینان بھرے انداز میں سر ہلا دیا۔ پھر تقریباً پندرہ منٹ بعد کیبن میں ایک فوجی داخل ہوا۔

"وہ ٹرالر مارک ہو گیا ہے جناب۔ اس کا رخ جزیرے ہاوڑ کی طرف ہے اور وہ انتہائی تیز رفتاری سے چل رہا ہے"....... اس فوجی نے اندر داخل ہوتے ہوئے کہا۔

"اس کا نام چیک ہوا ہے"....... نارفوک نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ اس کا نام جیری فلاور ہے۔ سامان لادنے والا ٹرالر ہے"....... آنے والے نے کہا۔

"اسے گھیر کر روکو اور سنو اگر یہ نہ رکے تو بے شک اسے میزائلوں سے اڑا دو"....... نارفوک نے کہا۔

"یس سر"....... آنے والے نے کہا اور تیزی سے باہر نکل گیا۔ نارفوک کمانڈر کول کے ساتھ کیبن سے نکلا اور اس حصے کی طرف بڑھ گیا جہاں سے کمانڈر بیٹھ کر جنگی بوٹس کو ہدایات دیتے تھے۔ یہ ایک بم پروف شیشے کا کیبن تھا۔ کیبن میں ایک مائیک بھی موجود تھا اور کرسیاں اور میزیں بھی۔ میز پر ایک فکسڈ بحری ٹرانسمیٹر بھی موجود تھا۔ نارفوک کمانڈر کول کے ساتھ اس کیبن میں جا کر بیٹھ گیا اور پھر تھوڑی دیر بعد انہیں دور سے ایک بحری ٹرالر نظر آ گیا۔ یہ کافی بڑا ٹرالر تھا اور خاصی تیز رفتاری سے چل رہا تھا۔ جنگی بوٹس نے جن پر ایکریمین نیوی کا پرچم لہرا رہا تھا پھیل کر اس ٹرالر کو چاروں طرف سے گھیرنا شروع کر دیا تھا۔ کمانڈر کول نے میز کے سائیڈ میں لگے ہوئے سوئچ بورڈ میں سے ایک سوئچ دبایا۔

"میں ایکریمین نیوی کمانڈر کول جیری فلاور ٹرالر کے کیپٹن سے مخاطب ہوں۔ اپنا ٹرالر فوراً روک لو ورنہ اسے میزائلوں سے ہٹ کر دیا جائے گا"....... کمانڈر کول نے چیخ کر کہا اور اس کے ساتھ ہی اس

نے سوئچ کے ساتھ دوسرا سوئچ آن کر دیا۔

" کیپٹن ڈک بول رہا ہوں۔ ہمارے ٹرالر میں سامان ہے اور ہمارے پاس باقاعدہ کاغذات موجود ہیں"...... اس ٹرانسمیٹر نما آلے سے ایک آواز نکلی۔

" ہمیں اطلاع ملی ہے کہ تمہارے ٹرالر میں جنگی نوعیت کا سامان سمگل کیا جا رہا ہے۔ ہم نے اسے چیک کرنا ہے۔ اگر تم نے مکمل تعاون نہ کیا تو تمہارے ٹرالر کو میزائلوں سے ہٹ کر دیا جائے گا۔ روک لو ٹرالر"...... کمانڈر کول نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

" ہم آپ سے مکمل تعاون کریں گے جناب۔ آپ بے شک چیک کر لیں ہم ٹرالر روک رہے ہیں"...... کیپٹن ڈک کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی انہوں نے ٹرالر کی رفتار کو کم ہوتے محسوس کر لیا۔ جنگی بوٹس اب اسے گھیرے میں لئے ہوئے تھیں اور پھر وہ چاروں طرف سے اس کے قریب پہنچ گئیں۔ ٹرالر اب رک چکا تھا۔

" میرا سامان لے آؤ۔ یہ لوگ یقیناً میک اپ میں ہوں گے۔ ہم نے ٹرالر میں موجود ہر آدمی کا میک اپ چیک کرنا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ سامان کو بھی چیک کرنا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ کنٹینرز کے اندر انہوں نے مطلوبہ آدمیوں کو خصوصی حالات میں چھپایا ہوا ہو"۔ نارفوک نے اٹھتے ہوئے کہا۔

" یس سر"...... کمانڈر کول نے کہا اور پھر وہ دونوں ہی اس کیبن سے باہر آ گئے۔ تھوڑی دیر بعد ٹرالر اور بوٹ کے درمیان خصوصی تختے

لگا دیئے گئے اور نارفوک، کمانڈر کول اور دس مسلح اور چوکنے فوجیوں سمیت جیری فلاور ٹرالر میں پہنچ گئے۔ ٹرالر پر ان کا استقبال دو آدمیوں نے کیا۔

" میرا نام ڈک ہے جناب اور میں اس ٹرالر کا کیپٹن ہوں اور یہ میرا نائب ہے بار گو"...... ایک ادھیڑ عمر آدمی نے آگے بڑھ کر کہا تو نارفوک کی آنکھوں میں چمک سی ابھر آئی کیونکہ اسے معلوم تھا کہ بار گو لانگ فیلڈ کا خاص آدمی ہے۔

" میرا نام نارفوک ہے اور میں حکومت ایکریمیا کا نمائندہ خصوصی ہوں اور یہ نیوی کمانڈر کول ہیں"...... نارفوک نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" آپ بے شک ہمارے کاغذات دیکھ لیں تمام سامان چیک کر لیں ہم غلط نہیں ہیں۔ تمام کام قانونی ہے"...... کیپٹن ڈک نے کہا۔

" ہمارے آدمی اپنی مخصوص چیکنگ کر لیں اس کے بعد کاغذات بھی دیکھ لیں گے"...... نارفوک نے کہا اور پھر اس نے مسلح فوجیوں کے ساتھ مل کر پورے ٹرالر کو چیک کیا لیکن ٹرالر پر نہ ہی عمران اور اس کے ساتھی موجود تھے اور نہ ہی سر گشاکا۔ نارفوک نے خصوصی آلات کی مدد سے ٹرالر میں موجود تمام کنٹینرز کو چیک کیا لیکن ان میں واقعی سامان بھرا ہوا تھا۔ ان کے اندر انسان تو ایک طرف مکھی تک کے داخل ہونے کی گنجائش نہ تھی۔ نارفوک نے

ٹرالر کے خفیہ حصوں کو بھی چیک کر لیا۔ گو اس نے دیکھ لیا تھا کہ ٹرالر میں خفیہ طور پر باقاعدہ ہر قسم کے جنگی ہتھیار نصب ہیں لیکن اسے ان ہتھیاروں سے کوئی دلچسپی نہ تھی اس لئے اس نے انہیں نظر انداز کر دیا۔ تقریباً ڈیڑھ گھنٹے کی تلاشی کے بعد وہ واپس کیپٹن ڈک کے آفس میں پہنچ گیا جہاں کمانڈر کول موجود تھا۔

"آپ نے میک اپ چیکنگ نہیں کی جناب"...... کمانڈر کول نے نارفوک سے کہا۔

"اس کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ ٹرالر میں کوئی بھی عمران یا سرگشاکا کے قدوقامت کا آدمی موجود نہیں ہے"...... نارفوک نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا تو کمانڈر کول نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"کیپٹن ڈک مجھے معلوم ہے کہ اس ٹرالر کا تعلق لانگ فیلڈ سے ہے اور یہ جسے تم نائب کیپٹن بارگو بتا رہے ہو یہ لانگ فیلڈ کا خاص آدمی ہے اور میرے پاس حتمی معلومات بھی موجود ہیں کہ لانگ فیلڈ نے اپنے خاص اڈے سے ٹرانسپورٹ ہیلی کاپٹر پر ایک عورت اور پانچ مردوں جن میں ایک افریقی ہے کو لا کر ویران ساحلی علاقے کیرن پہنچایا۔ وہاں سے ایک تیز رفتار لانچ میں چار ایکریمی اور ایک افریقی شخصیت سوار ہوئی اور ان لوگوں کو لانچ نے تمہارے ٹرالر پر پہنچایا اور تم نے انہیں جزیرہ ہاوڑ پہنچانا ہے اور یہ بات حتمی ہے اس لئے یہ لوگ ہر صورت میں اس ٹرالر میں موجود ہونے چاہئیں لیکن بظاہر موجود نہیں ہیں اس لئے اب یہ بات تمہیں بتانی ہو گی کہ یہ

لوگ کہاں ہیں"...... نارفوک نے انتہائی درشت لہجے میں کہا۔

"جناب آپ پورے ٹرالر کی تلاشی لے لیں آپ چاہیں تو ایک بار پھر تلاشی لے لیں۔ دو بار لے لیں۔ جتنی بار جی چاہے تلاشی لے لیں لیکن یہ حقیقت ہے کہ نہ ہی ٹرالر پر کوئی غیر آدمی سوار ہوا ہے اور نہ ہی کسی لانچ نے کسی کو اس ٹرالر پر پہنچایا ہے۔ البتہ یہ بات درست ہے کہ ہم نے ہاوڑ جانا ہے۔ ہمارے پاس کاغذات موجود ہیں آپ بے شک ان کاغذات کو خود چیک کر لیں یا چیک کروا لیں۔ اگر یہ غلط ہوں تو آپ کی مرضی جو چاہیں سزا دے دیں لیکن جو کچھ ہے وہ آپ کے سامنے ہے۔ آپ کو یقیناً کسی نے غلط اطلاع دی ہے یا پھر ایسا ہو سکتا ہے کہ جو سیٹ اپ آپ بتا رہے ہیں وہ سیٹ اپ تبدیل کر دیا گیا ہے یا پھر یہ سیٹ اپ دھوکہ دینے کے لئے بنایا گیا ہو"...... کیپٹن ڈک نے کہا۔

"اگر ہم آپ کے اس ٹرالر کو واپس بندرگاہ پر لے جائیں اور وہاں جا کر اس کی چیکنگ کریں تو آپ کیا کہیں گے"...... نارفوک نے کہا۔

"آپ بے شک جہاں جی چاہے اسے لے جائیں ہم کسی قسم کا کوئی اعتراض نہیں کر سکتے لیکن یہ سارا سامان چونکہ قانونی طور پر جا رہا ہے اس لئے اس سلسلے میں جو نقصان ہو گا وہ ہماری کمپنی خود ہی حکومت سے وصول کر لے گی۔ ہم بہرحال آپ سے تعاون کے پابند ہیں"...... کیپٹن ڈک نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے آپ ٹرالر کو واپس بندرگاہ پر لے چلیں"۔ نارفوک نے اٹھتے ہوئے سخت لہجے میں کہا۔

"بارگو ٹرالر کو واپس بندرگاہ پر لے چلنے کا انتظام کرو"۔ کیپٹن ڈک نے بارگو سے کہا۔

"یس سر"....... بارگو نے کہا اور اٹھ کر دروازے کی طرف بڑھنے لگا۔

"ایک منٹ۔ ٹھیک ہے اب مجھے یقین آگیا ہے آپ کا ٹرالر صاف ہے اور ہماری اطلاع غلط تھی۔ آئی ایم سوری۔ آئیے کمانڈر چلیں"....... نارفوک نے کہا۔

"جیسے آپ کی مرضی جناب"....... کیپٹن ڈک نے اسی طرح سادہ لہجے میں کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد نارفوک، کمانڈر کول اور مسلح فوجیوں کے ساتھ واپس اپنی بوٹ پر پہنچ گیا۔

"اب کیا حکم ہے جناب۔ واپس چلیں"....... کمانڈر کول نے قدرے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"باقی بوٹس کو آپ واپس بھجوا دیں لیکن آپ میرے ساتھ جزیرہ ہاوڑ چلیں ہم نے اس ٹرالر سے پہلے وہاں پہنچنا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ یہ لوگ اس ٹرالر میں کسی نہ کسی انداز میں سوار ہیں اور چونکہ انہوں نے ہاوڑ پہنچنا ہے اس لئے ہم انہیں ہاوڑ میں بھی چیک کریں گے"۔ نارفوک نے کہا۔

"آپ نے اچھی طرح چیکنگ کر لی ہے کیا اتنے سارے لوگ

جادوگر ہیں کہ جو نظروں اور چیکنگ مشینوں کے باوجود وہاں موجود ہیں اور نظر نہیں آ رہے۔ یہ ٹرالر واقعی کلیئر ہے۔ یقیناً اطلاع میں کوئی غلط فہمی ہوئی ہے"....... کمانڈر کول نے کہا۔

"جو میں کہہ رہا ہوں وہ کریں کمانڈر صاحب۔ آپ کو معلوم ہی نہیں ہے کہ یہ لوگ کس انداز میں کام کرتے ہیں۔ مجھے سو فیصد یقین ہے کہ یہ لوگ ٹرالر کے اندر موجود ہیں لیکن کہاں ہیں یہ چیک نہیں ہو سکا۔ بہرحال انہوں نے ہاوڑ تو پہنچنا ہے۔ ہیلی کاپٹر اوپر موجود ہے وہ انہیں چیک کر سکتا ہے کہ یہ لوگ ہاوڑ کی بجائے کسی اور طرف کا رخ نہ کریں اگر ایسا ہوا تو ہم دوبارہ بھی انہیں چیک کر سکتے ہیں"....... نارفوک نے کہا۔

"ٹھیک ہے جناب۔ میں بہرحال آپ کے حکم کی تعمیل کا پابند ہوں"۔ کمانڈر کول نے کہا اور نارفوک نے اثبات میں سر ہلا دیا اور اٹھ کر وہ اس کنٹرول کیبن سے نکل کر اس کیبن کی طرف بڑھ گیا جہاں وہ پہلے بیٹھا ہوا تھا۔ اسے سمجھ نہ آ رہی تھی کہ عمران اپنے ساتھیوں اور سرگشاکا سمیت آخر کہاں چلا گیا۔ گو ٹرالر کو اس نے واقعی اچھی طرح چیک کر لیا تھا لیکن اس کی چھٹی حس بار بار الارم دے رہی تھی کہ عمران اور اس کے ساتھی بہرحال ٹرالر میں موجود ہیں اس لئے اس نے فیصلہ کیا تھا کہ وہ ہاوڑ ان سے پہلے پہنچ کر وہاں انہیں خفیہ طور پر چیک کرے گا۔ اچانک اسے ایک خیال آیا تو اس نے کیبن کے اندر ہی موجود مسلح فوجی کو بلالیا۔

"یس سر"...... فوجی نے قریب آکر مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"اس علاقے کا تفصیلی نقشہ لے آؤ۔ ہاوڑ جزیرے اور اس کے ارد گرد کا نقشہ"...... نارفوک نے کہا۔

"یس سر"...... فوجی نے جواب دیا اور تیزی سے مڑ کر کیبن سے باہر نکل گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں رول شدہ نقشہ موجود تھا۔ اسی لمحے کمانڈر کول بھی کیبن میں آگیا۔

"کمانڈر اس نقشے کو دیکھیں اور میری مدد کریں"...... نارفوک نے مسکراتے ہوئے کہا اور نقشہ لے کر سامنے رکھی ہوئی میز پر پھیلا دیا۔

"آپ کیا دیکھنا چاہتے ہیں جناب"...... کمانڈر کول نے پوچھا۔

"میں یہ چیک کرنا چاہتا ہوں کہ ہاوڑ جزیرے اور یہاں سے درمیان میں کوئی ایسا جزیرہ تو نہیں آتا۔ ایسا نہ ہو کہ یہ لوگ راستے میں خاموشی سے کسی جزیرے پر اتر جائیں اور پھر کسی لانچ کے ذریعے وہاں پہنچ جائیں جبکہ ہم اس جیری فلاور کو ہی چیک کرتے رہ جائیں"۔ نارفوک نے کہا۔

"آپ کی بات درست ہے۔ اگر یہ لوگ واقعی ٹرالر میں ہوں گے تو انہیں بہرحال چیکنگ کی اطلاع تو مل گئی ہو گی۔ آپ نے انہیں یہ بھی بتا دیا ہے کہ آپ کی اطلاع کے مطابق ان لوگوں نے ہاوڑ جانا ہے"۔ کمانڈر کول نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا اور نارفوک نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے کیونکہ اس سے واقعی یہ حماقت ہو گئی تھی۔

اسے ہاوڑ کا نام نہ لینا چاہئے تھا لیکن پھر اسے خیال آیا کہ عمران جیسے ذہین شخص سے ایسی باتیں چھپانا حماقت ہی ہو سکتی ہے۔

"یہ دیکھئے جناب اس جگہ پر ٹرالر موجود ہے اور یہ جزیرہ ہاوڑ ہے اور یہ ہے بین الاقوامی راستہ جس پر ٹرالر سفر کرتے ہیں۔ اب آپ دیکھیں کہ راستے میں دو چھوٹے جزیرے آتے ہیں لیکن ان دونوں جزیروں پر ایکریمین نیوی کا قبضہ ہے اس لئے یہ لوگ ان جزیروں پر کسی صورت بھی نہیں اتر سکتے۔ انہیں بہرحال ہاوڑ ہی پہنچنا ہو گا"۔ کمانڈر کول نے نشاندہی کرتے ہوئے کہا اور نارفوک نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ یہ لوگ راستے میں نہیں اتر سکتے۔ گڈ شو"۔ نارفوک نے کہا۔

"جی ہاں اس کے باوجود ہیلی کاپٹر ان کی نگرانی کرتا رہے گا۔ میں نے ہدایات دے دی ہیں"...... کمانڈر کول نے کہا اور نارفوک نے اطمینان بھرے انداز میں سر ہلا دیا۔

کیپٹن ڈک کے آفس میں اس وقت عمران اپنے ساتھیوں سمیت موجود تھا۔ سرگشاکا علیحدہ کمرے میں تھے۔ وہ ڈپنگ بوٹ سے ابھی ٹرالر پر آئے تھے اور پھر وہ سیدھے یہاں آفس میں آ گئے تھے۔

"کیا آپ نے چیکنگ کے دوران گفتگو ٹیپ کر لی ہے کیپٹن ڈک"۔ عمران نے کیپٹن ڈک سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس سر۔ آپ کی تمام ہدایات پر پورا پورا عمل کیا گیا ہے"۔ کیپٹن ڈک نے جواب دیا۔

"سناؤ ٹیپ"....... عمران نے کہا تو کیپٹن ڈک نے ہاتھ بڑھا کر میز پر رکھے ہوئے ایک جدید ساخت کے ٹیپ ریکارڈر کا بٹن آن کر دیا۔ اس کے ساتھ ہی نارفوک کی آواز ٹیپ ریکارڈر سے نکلنے لگی اور عمران کے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیل گئی۔ جب تک ٹیپ ختم نہیں ہو گیا وہ سب خاموش بیٹھے گفتگو سنتے رہے۔

"پرنس۔ نارفوک نے جو کچھ کہا ہے اس سے صاف ظاہر ہے کہ اس کے پاس ہمارے پلان کی مکمل تفصیل موجود ہے۔ اگر ہم یہ ڈپنگ بوٹ والی ترکیب استعمال نہ کرتے تو ہمارا بچ نکلنا ناممکن تھا اور اب بھی وہ بہرحال جزیرہ ہاوڑ پر ہمیں ضرور چیک کرے گا"۔ صفدر نے کہا۔

"مجھے تو یہ خطرہ لاحق تھا کہ نارفوک کے ساتھ بحریہ کے لوگ تھے اور یہ لوگ تو ڈپنگ بوٹ کے متعلق بخوبی جانتے ہیں اس لئے ہمیں چیک کیا جا سکتا تھا لیکن شاید ان کا اس طرف خیال ہی نہیں گیا"۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ان کے تصور میں بھی نہ ہو گا کہ عام لوگ بھی ڈپنگ بوٹ استعمال کر سکتے ہیں۔ ویسے بھی یہ ڈپنگ بوٹس صرف فوجی مقاصد کے لئے استعمال کی جاتی ہے اور فوجیوں کے لئے ہی بنائی جاتی ہیں۔ یہ تو لانگ فیلڈ کا کمال ہے کہ اس نے ڈپنگ بوٹ نہ صرف حاصل کی ہوئی ہے بلکہ اسے استعمال بھی کرتا ہے۔ بہرحال صفدر کی بات درست ہے۔ نارفوک نہ صرف ہمیں جزیرہ ہاوڑ پر چیک کرے گا بلکہ میرا اندازہ ہے کہ ہمارا پورا پلان اس تک پہنچ چکا ہو گا۔ یہ تو اس نے حماقت کی ہے کہ ہمیں راستے میں اس نے چیک کر لیا ہے ورنہ وہ بڑی آسانی سے ہمیں جزیرہ ہاوڑ پر بھی چیک کر سکتا تھا"....... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہمیں بہرحال اپنا پلان بدلنا ہو گا پرنس۔ اس کے سوا اور کوئی

چارہ نہیں"....... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"کیوں نہ یہاں سے ہی لانچ کے ذریعے باقی سفر پورا کریں اس طرح یہ لوگ ٹرالر کو ہی چیک کرتے رہ جائیں گے"....... صفدر نے کہا۔

"نہیں جناب۔ یہاں سے جزیرہ ہاوڑ تک لانچ سفر نہیں کر سکتی اور اس کے علاوہ نیوی کا ہیلی کاپٹر بھی مسلسل ہماری نگرانی کر رہا ہے اور اس کا انداز بتا رہا ہے کہ وہ جزیرہ ہاوڑ تک مسلسل نگرانی کرے گا اور لانچ بہرحال ان کی نظروں سے نہ چھپ سکے گی"۔ کیپٹن ڈک نے کہا۔

"پھر تم کوئی ایسا طریقہ تلاش کرو کہ ہم جزیرہ ہاوڑ پہنچ جائیں اور یہ لوگ ہمیں وہاں چیک نہ کر سکیں"....... عمران نے کہا۔

"میری سمجھ میں تو خود کوئی طریقہ نہیں آ رہا جناب۔ ایک ہی صورت ہے کہ ہم آگے جانے کی بجائے واپس چلے جائیں لیکن ہماری واپسی کا کوئی جواز نہیں ہے اور راستے میں کوئی ایسا جزیرہ یا ٹاپو بھی نہیں ہے جہاں خاموشی سے آپ کو اتارا جائے اور ہم آگے بڑھ جائیں اور آپ کے وہاں پہنچنے کے بعد پھر کسی ذریعے سے لے آیا جائے۔ یہاں راستے میں دو چھوٹے جزیرے تو آتے ہیں لیکن ان پر ایکریمین نیوی کے اڈے ہیں"....... کیپٹن ڈک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ ہم جزیرہ ہاوڑ سے پہلے سمندر میں اتر جائیں اور پھر سمندر کے نیچے سفر کرتے ہوئے چکر کاٹ کر جزیرے پر

پہنچ جائیں اور ٹرالر سیدھا آگے بڑھتا رہے۔ انہوں نے بہرحال ٹرالر پر ہی نظر رکھنی ہے"....... عمران نے کہا۔

"اگر آپ ایسا کر سکتے ہیں تو یہ سب سے اچھا حل ہے۔ غوطہ خوری کے جدید ترین لباس ہمارے پاس موجود ہیں لیکن ہمیں آپ کو کافی فاصلے پر اتارنا ہوگا"....... کیپٹن ڈک نے کہا۔

"سرگشاکا سے پوچھنا پڑے گا اصل مسئلہ ان کا ہے"....... عمران نے کہا۔

"آپ اجازت دیں تو میں معلوم کر آؤں"....... صفدر نے کہا۔

"ہاں تم ان سے پوچھ لو کہ وہ غوطہ خوری کے لباس میں کچھ فاصلہ سمندر کی سطح سے نیچے سفر کر سکتے ہیں یا نہیں"....... عمران نے کہا تو صفدر سر اٹھاتا ہوا اٹھا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا آفس سے باہر چلا گیا۔ عمران نے آنکھیں بند کر کے کرسی کی پشت پر سر ٹکا دیا۔ تھوڑی دیر بعد صفدر واپس آیا تو عمران نے آنکھیں کھول دیں۔

"سرگشاکا کا کہنا ہے کہ وہ سوئمنگ پول میں تو تیراکی کرتے رہے ہیں سمندر میں تیراکی انہوں نے کبھی نہیں کی"....... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا تو عمران بھی بے اختیار ہنس پڑا۔

"سرگشاکا کی اس بات سے مجھے فلسفی اور ملاح کی مثال یاد آ گئی ہے۔ ایک فلسفی کشتی میں بیٹھا دریا پار کر رہا تھا۔ فلسفی نے ملاح سے پوچھا کہ کیا اس نے فلسفہ پڑھا ہوا ہے تو ملاح نے اسے بتایا کہ وہ تو پڑھا ہوا ہی نہیں ہے۔ اس پر فلسفی نے کہا کہ اس نے آدھی

زندگی ضائع کر دی۔ کچھ دیر بعد کشتی طوفان میں پھنس گئی تو ملاح نے فلسفی سے پوچھا کہ کیا وہ تیرنا جانتا ہے تو فلسفی نے نفی میں سر ہلا دیا۔ اس پر ملاح نے کہا کہ پھر تو اس کی پوری زندگی ہی ضائع ہو گئی۔ یہی جواب سر گشاکا کا ہے۔ مجھے تو ان کی بھی پوری زندگی ضائع ہوتی نظر آ رہی ہے"...... عمران نے کہا اور سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"سر گشاکا کو ہم لوگ سہارا دے کر لے جائیں گے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"نہیں۔ یہ کھلا سمندر ہے یہاں جو شخص ماہر نہ ہو اسے زبردستی نہیں لے جایا جا سکتا۔ ہمیں کچھ اور سوچنا پڑے گا"...... عمران نے کہا اور کیپٹن شکیل نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"میرا خیال ہے کہ آپ سب لوگ خواہ مخواہ اتنی درد سری کر رہے ہیں۔ زیادہ سے زیادہ یہی ہو گا کہ جب ہم جزیرہ ہاوڑ پہنچیں گے تو وہ نارفوک ہمیں چیک کرے گا۔ کر لے۔ اس نارفوک کو بھی گولی ماری جا سکتی ہے"...... تنویر نے جو اب تک خاموش بیٹھا ہوا تھا اچانک بات کرتے ہوئے کہا۔

"جزیرہ ہاوڑ میں ایکریمین نیوی کی کیا پوزیشن ہے۔ کیپٹن ڈک"۔ عمران نے تنویر کی بات کا جواب دینے کی بجائے کیپٹن ڈک سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"وہاں ان کا باقاعدہ اڈہ ہے لیکن پورا جزیرہ ان کے قبضے میں

نہیں ہے۔ خاصا بڑا جزیرہ ہے اور وہاں آزاد حکومت ہے"...... کیپٹن ڈک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اب اس کے سوا اور کوئی صورت نہیں ہے کہ ہم جزیرے ہاوڑ پہنچ کر وہاں جو حالات ہوں ان کے مطابق ان سے نمٹیں۔ کتنی دیر میں پہنچ جائیں گے ہم وہاں"...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"کیپٹن ڈک آپ اس ٹرالر کو تو مستقل طور پر جزیرہ ہاوڑ لے جاتے رہتے ہوں گے"...... اچانک جولیا نے کیپٹن ڈک سے سوال کرتے ہوئے کہا اور وہ سب چونک کر جولیا کی طرف دیکھنے لگے۔

"یس مس۔ ہمارا تو یہ مستقل دھندہ ہے۔ آپ کی وجہ سے پہلی بار ہم قانونی طریقے سے سفر کر رہے ہیں اور چیف نے سامان بھی قانونی لوڈ کرایا ہے اور اصل کاغذات بھی بنوا کر دیئے ہیں"۔ کیپٹن ڈک نے جواب دیا۔

"کیا آپ کے اس ریکٹ میں اس جیری فلاور کے علاوہ اور کوئی ٹرالر شامل نہیں ہے"...... جولیا نے کہا تو عمران بے اختیار چونک کر سیدھا ہو گیا۔ اس کے چہرے پر یکلخت تحسین کے تاثرات نمایاں ہو گئے تھے اور آنکھوں میں چمک سی ابھر آئی تھی لیکن وہ خاموش بیٹھا رہا۔

"یس مس۔ اور بھی کئی ٹرالر اس ریکٹ میں شامل ہیں"۔ کیپٹن ڈک نے جواب دیا۔

"تو کیا آپ اپنے ریکٹ کے کسی اور ٹرالر سے رابطہ نہیں کر سکتے کہ وہ ہمیں راستے میں پک کر لے"....... جولیا نے کہا۔

"لیکن ہیلی کاپٹر سے ہماری مسلسل نگرانی ہو رہی ہے"۔ کیپٹن ڈک نے کہا۔

"یہ تو کوئی مسئلہ نہیں ہے ہم سمندر میں اتر جائیں گے۔ آپ آگے بڑھ جائیں پھر دوسرا ٹرالر ہمیں پک کر لے۔ نگرانی کرنے والے آپ کے ٹرالر کی نگرانی کرتے رہیں گے۔ دوسروں کی تو نہیں کریں گے ظاہر ہے اس راستے پر تو آمدورفت جاری ہی رہتی ہو گی"۔ جولیا نے کہا۔

"ہاں ایسا ہو سکتا ہے"....... کیپٹن ڈک نے کہا۔

"ویل ڈن۔ تمہارے ذہن کا جواب نہیں ہے۔ بڑا آسان۔ بڑا سادہ اور بڑا ہی بہترین حل سوچا ہے تم نے"....... عمران نے نام لئے بغیر جولیا سے مخاطب ہو کر تحسین بھرے لہجے میں کہا تو جولیا کا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا۔

"یہ اچانک ہی میرے ذہن میں تجویز آئی تھی"....... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کاش وہ تجویز بھی اچانک تمہارے ذہن میں آجائے جس کا انتظار نجانے مجھے کب سے ہے"....... عمران نے کہا۔

"خاموش رہو۔ فضولیات کا وقت نہیں ہے"....... جولیا نے آنکھیں نکالتے ہوئے کہا اور عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"کیپٹن ڈک نے میز کی دراز کھولی اور ایک چھوٹا سا جدید ساخت کا ٹرانسمیٹر نکالا اور اس پر فریکونسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی اس بات کا خیال رکھیں کیپٹن کہ یہ کال کچھ بھی ہو سکتی ہے"۔ عمران نے کیپٹن ڈک سے کہا۔

"یس سر۔ میں خیال رکھوں گا"....... کیپٹن ڈک نے جواب دیتے ہوئے کہا پھر فریکونسی ایڈجسٹ کر کے اس نے ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ سی وولف کالنگ۔ اوور"....... کیپٹن ڈک نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس۔ وھیل اٹنڈنگ یو۔ اوور"....... تھوڑی دیر بعد ٹرانسمیٹر سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"کاسٹر میں ٹائیگر تو موجود ہو گا۔ اوور"....... کیپٹن نے کہا۔

"ہاں۔ کیوں۔ اوور"....... دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"میں نے اس سے ضروری بات کرنی ہے۔ میں ہائی وے میں ہوں۔ اوور"....... کیپٹن ڈک نے کہا۔

"اوکے۔ بات ہو جائے گی۔ اوور"....... دوسری طرف سے کہا گیا اور کیپٹن ڈک نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا اور پھر میز کی دراز کھول کر اس نے ٹرانسمیٹر دراز میں رکھا اور ایک کارڈلیس فون پیس نکال کر میز پر رکھ دیا۔

" اس میں لاؤڈر موجود ہے اس کا بٹن آن کر دیں "....... عمران نے کہا تو کیپٹن ڈک نے لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا چند لمحوں بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی اور کیپٹن ڈک نے فون پیس اٹھا کر اس کا بٹن آن کیا اور پھر اسے کان سے لگا لیا۔

" ہیلو۔ ٹائیگر بول رہا ہوں "....... ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

" کرافٹ بول رہا ہوں ٹائیگر چیف مشن پر میں اس وقت ہائی وے پر موجود ہوں "....... کیپٹن ڈک نے کہا۔

" اوہ پھر۔ کیا کوئی خاص بات ہو گئی ہے "....... دوسری طرف سے چونک کر پوچھا گیا۔

" ہاں۔ ہائی وے پولیس نے ناکہ بندی کر رکھی ہے جب کہ میرے پاس سپیشل باٹلز ہیں جنہیں چیف کے حکم پر فرائز ہل پر پہنچانا ہے تم ایسا کرو کہ اپنی سپیشل کار لے کر ہائی وے کے کراس چوک پر پہنچ جاؤ اور یہ باٹلز مجھ سے وصول کر کے فرائز ہل پہنچا دو"۔ کیپٹن ڈک نے کہا۔

" ناکہ بندی کہاں اور کس انداز کی ہے "....... دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

" ناکہ بندی تو فرائز ہل پر موجود ہے لیکن انڈر گراؤنڈ لائٹنگ مسلسل موجود ہے "....... کیپٹن ڈک نے کہا۔

" اوہ پھر تو مجھے سپورٹ کار لے کر آنی پڑے گی "....... دوسری طرف سے کہا گیا تو کیپٹن ڈک بے اختیار چونک پڑا۔

" سپورٹس کار۔ وہ تمہارے پاس موجود ہے "....... کیپٹن ڈک نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" موجود تو نہیں ہے لیکن حاصل کی جا سکتی ہے "....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" لیکن سپورٹس کار تو خود ناکہ بندی کرنے والوں کی ملکیت ہو گی "۔ کیپٹن ڈک نے کہا۔

" اوہ تو سپیشل فورس نے ناکہ بندی کر رکھی ہے "....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" ہاں "....... کیپٹن ڈک نے جواب دیا۔

" کیا یہ باٹلز چیف سے متعلق ہیں "....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" ہاں۔ کہا تو ہے کہ سپیشل باٹلز ہیں۔ چیف خود انہیں چھوڑ کر گیا ہے "....... کیپٹن ڈک نے کہا۔

" تو پھر اس کے سوا اور کوئی چارہ نہیں ہے کہ سپورٹس کار ہی استعمال کی جائے "....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" میری بات کراؤ اس سے "....... اچانک خاموش بیٹھے بارگو نے کہا۔

" ٹائیگر۔ سیکنڈ چیف میرے پاس موجود ہیں ان سے بات کرو"۔ کیپٹن ڈک نے کہا اور رسیور بارگو کی طرف بڑھا دیا۔

" ہیلو ٹائیگر۔ میں سیکنڈ چیف بول رہا ہوں "....... بارگو نے

تحکمانہ لہجے میں کہا۔

" یس سر۔ فرمایئے "....... دوسری طرف سے ٹائیگر کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

" کیا تم واقعی سپورٹس کار حاصل کر سکتے ہو۔ جب کہ ناکہ بندی بھی انہی کی ہے جن کی سپورٹس کار ہو گی "....... بارگو نے کہا۔

" جب تک انہیں معلوم نہ ہو اس وقت تک تو حاصل کی جا سکتی ہے لیکن اسے صرف ناکہ بندی توڑنے کے لئے استعمال کیا جا سکتا ہے۔ اس میں طویل سفر نہیں کیا جا سکتا "....... ٹائیگر نے جواب دیا۔

" کیا ایسا ممکن ہے کہ تم سپیشل باٹلز ہماری کار سے سپورٹس کار میں منتقل کرو اور پھر ان سپیشل باٹلز کو ناکہ بندی توڑنے کی بجائے کسی دوسرے سپاٹ پر پہنچا دو۔ جہاں کوئی گراس ویپر موجود ہو۔ جو انہیں اور کہیں لے جائے "....... بارگو نے کہا۔

" کہاں پہچانا ہے باٹلز کو۔ اور کتنی باٹلز ہیں "....... ٹائیگر نے پوچھا۔

" سات باٹلز ہیں اور انہیں کافی دور پہنچانا ہے "....... بارگو نے کہا۔

" اوکے۔ بندوبست ہو جائے گا۔ میں دس منٹ بعد آپ کو پھر کال کرتا ہوں "....... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

" کیا یہ واقعی بندوبست کر لے گا۔ عمران نے پوچھا۔

" جی ہاں "....... بارگو نے جواب دیا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر واقعی دس منٹ بعد ٹائیگر کی کال آ گئی۔

" میں نے بندوبست کر لیا ہے باس۔ کراس چوک پر آپ پہنچیں گے تو آپ انڈر فائر کریں گے۔ پھر ہم سامنے آ جائیں گے "۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور بارگو نے او۔ کے کہہ کر فون آف کر دیا۔ اس کے بعد تقریباً ڈیڑھ گھنٹے کے مزید سفر کے بعد ٹرالر کو کھلے سمندر میں روک دیا گیا اور پانی کے اندر مخصوص گن سے فائر کیا گیا اور تھوڑی دیر بعد ایکریمین نیوی کی ایک چھوٹی لیکن جدید آبدوز پانی سے باہر نکلتی نظر آنے لگی اور عمران کو پہلی بار لانگ فیلڈ اور اس کے آدمیوں کی طاقت کا اندازہ ہوا کہ وہ لوگ ایکریمین نیوی کی اس قدر جدید آبدوز بھی حاصل کر لیتے ہیں جس کا بظاہر تصور بھی ناممکن ہے تھوڑی دیر بعد عمران لپنے ساتھیوں سرگشاکا اور بارگو سمیت اس آبدوز میں منتقل ہو گیا اور ٹرالر ہاوڑ کی طرف چلا گیا۔ ٹائیگر ایکریمی نوجوان تھا۔ اس کے جسم پر ایکریمین نیوی کی یونیفارم تھی۔

" آپ کو یہاں سے کچھ فاصلے پر ایک ویران جزیرے ٹرامیکا پہنچایا جائے گا۔ وہاں ایکریمین نیوی کا ایک ٹرانسپورٹ ہیلی کاپٹر موجود ہے آپ اس ہیلی کاپٹر پر اطمینان سے جہاں چاہیں پہنچ سکتے ہیں "۔ ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" ہمیں فائی لینڈ پہنچنا ہے "....... بارگو نے کہا۔

" اس کا بھی بندوبست ہو جائے گا۔ یہاں آپ سب کے سائز کی

یونیفارمز موجود ہیں اور میک اپ کا سامان بھی۔ آپ سب ایکریمین نیوی کی یونیفارم پہن لیں اور ان افریقی صاحب کا میک اپ کر کے انہیں بھی ایکریمین بنا دیں پھر اطمینان سے اس ہیلی کاپٹر کے ذریعے چلے جائیں۔ راستے میں چیکنگ سے نمٹنے کے لئے تمام انتظامات کر لئے گئے ہیں آپ کو کوئی نہ روکے گا"...... ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا تو عمران نے اس کا شکریہ ادا کیا۔ وہ واقعی ان انتظامات سے پوری طرح مطمئن ہو گیا تھا اور اسے اب یقین ہو گیا تھا کہ وہ بغیر کسی رکاوٹ کے سر گشاکا کو کامرون لے جانے میں کامیاب ہو جائے گا اور نارفوک اور ایکریمین حکومت ان کا کچھ نہ بگاڑ سکے گی۔ ویسے بھی اب انتخابات کے اعلان میں بہت کم وقت رہ گیا تھا اس لئے اب صرف مسئلہ سر گشاکا کے زندہ سلامت کامرون پہنچنے کا تھا اور یہ مسئلہ بہرحال اب اطمینان بخش انداز میں حل ہوتا نظر آ رہا تھا اس لئے اب عمران کے چہرے پر گہرے اطمینان کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

نارفوک جزیرہ ہاوڑ میں نیوی کے ہیڈ کوارٹر کے ایک آفس نما کمرے میں بیٹھا ہوا تھا۔ کمانڈر کول بھی اس کے ساتھ موجود تھا۔ یہاں پہنچ کر کمانڈر کول نے نیوی کے کمانڈر سے مل کر جیری فلاور ٹرالر کی خفیہ چیکنگ کا اطمینان بخش انداز میں بندوبست کر لیا تھا اس لئے نارفوک بھی مطمئن تھا کہ اب عمران اور اس کے ساتھی سر گشاکا کو اس جزیرے پر لے آنے کے بعد آگے نہ لے جا سکیں گے اور اس بار نارفوک نے فیصلہ کر لیا تھا کہ سر گشاکا کے ساتھ ساتھ عمران اور اس کے ساتھیوں کا بھی فوری طور پر خاتمہ کر دے گا۔ اسی لمحے کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک فوجی ہاتھ میں ایک جدید ساخت کا ٹرانسمیٹر اٹھائے اندر داخل ہوا۔

"سر آپ کی کال ہے ایس ایس ون ہیلی کاپٹر کا پائلٹ آپ سے بات کرنا چاہتا ہے"...... فوجی نے مودبانہ لہجے میں کمانڈر کول سے

مخاطب ہو کر کہا اور ٹرانسمیٹر اس کی طرف بڑھا دیا۔

" ایس ایس ون ہیلی کاپٹر۔ اوہ یہ وہی ہیلی کاپٹر ہے جو اس ٹرالر کی چیکنگ کر رہا ہے"....... نارفوک نے چونک کر کہا۔

" ہاں"....... کمانڈر کول نے کہا۔

" مجھے دو میں بات کرتا ہوں"....... نارفوک نے کہا تو کمانڈر کول نے ٹرانسمیٹر اس کی طرف بڑھا دیا۔ نارفوک نے ٹرانسمیٹر لے کر اس کا بٹن آن کر دیا۔

" ہیلو نارفوک اٹنڈنگ یو۔ سپیشل ایجنٹ آف گورنمنٹ آف ایکریمیا۔ اوور"....... نارفوک نے انتہائی رعب دار لہجے میں کہا۔

" یس سر۔ میں ایس ایس ون ہیلی کاپٹر کا پائلٹ جیری بول رہا ہوں سر۔ اوور"....... دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

" کیا کوئی خاص بات ہو گئی ہے۔ اوور"....... نارفوک نے کہا۔

" خاص بات تو نہیں ہوئی سر۔ لیکن ایک ایسی بات ہوئی ہے جس کی رپورٹ بہرحال دینی ہے۔ مشکوک ٹرالر کے قریب ایک ایکریمین نیوی کی ٹی ایس ٹائپ آبدوز سمندر کی سطح پر ابھری اور پھر کچھ دیر بعد دوبارہ سمندر میں غائب ہو گئی۔ ٹرالر اس آبدوز کے نمودار ہونے سے پہلے رک گیا تھا۔ پھر وہ چل پڑا اور آبدوز واپس سمندر میں اتر کر غائب ہو گئی۔ اوور"....... پائلٹ جیری نے کہا۔

" کیا ٹرالر سے کچھ افراد بھی اس آبدوز میں منتقل ہوئے ہیں۔ اوور"....... نارفوک نے چونک کر پوچھا۔

" نہیں جناب ایسی کوئی بات سکرین پر نظر نہیں آئی۔ اوور"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

" آبدوز کا نمبر کیا ہے۔ اوور"....... نارفوک نے پوچھا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا۔

" ٹھیک ہے۔ آپ چیکنگ جاری رکھیں۔ اوور اینڈ آل"۔ نارفوک نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

" کمانڈر کول اس آبدوز کا فوری پتہ چلائیں کہ یہ کہاں ہے اور کس مشن پر ہے"....... نارفوک نے کہا تو کمانڈر کول نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے میز پر رکھے ہوئے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور اس کے دو نمبر پریس کر دیئے۔

" یس سر"....... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

" کمانڈر کول بول رہا ہوں۔ یہاں سب میرین سیکشن کا انچارج کون ہے"....... کمانڈر کول نے پوچھا۔

" کمانڈر سمتھ جناب"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" کمانڈر سمتھ سے میری بات کراؤ"....... کمانڈر کول نے کہا۔

" یس سر"....... دوسری طرف سے جواب دیا گیا اور کمانڈر کول نے انٹرکام کا رسیور رکھ دیا۔ چند لمحوں بعد ساتھ پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی اور کمانڈر کول نے رسیور اٹھا لیا۔

" یس کمانڈر کول سپیکنگ"....... کمانڈر کول نے کہا۔

" سب میرین سیکشن انچارج کمانڈر سمتھ لائن پر ہیں جناب"۔

دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو کمانڈر کول آن سپیشل ڈیوٹی۔ سپیکنگ"....... کمانڈر نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس۔ سب میرین کمانڈر سمتھ بول رہا ہوں۔ فرمائیے"۔ دوسری طرف سے ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"آپ کے سیکشن کی ایک سب میرین کھلے سمندر میں موجود ہے وہ کس مشن پر کام کر رہی ہے"....... کمانڈر کول نے کہا اور ساتھ ہی وہ نمبر دوہرا دیا جو پائلٹ جیری نے بتایا تھا۔

"ایک منٹ۔ میں معلوم کرتا ہوں۔ ہولڈ آن کریں"۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر لائن پر خاموشی طاری ہو گئی۔

"ہیلو کمانڈر کول۔ کیا آپ لائن پر ہیں"....... چند لمحوں بعد کمانڈر سمتھ کی آواز سنائی دی۔

"یس"....... کمانڈر کول نے کہا۔

"آپ نے جس سب میرین کے بارے میں پوچھا ہے جناب وہ اوور ہالنگ سیکشن میں ہے اور آج اس کی ٹرائی کی جا رہی ہے اس وقت وہ ٹرائی پر ہے"....... کمانڈر نے جواب دیا۔

"میری بات کرا دینا"....... نارفوک نے کہا۔

"ہیلو کمانڈر سمتھ۔ حکومت ایکریمیا کے سپیشل ایجنٹ جناب نارفوک سے بات کیجئے۔ میں ان کے ساتھ ہی خصوصی مشن پر یہاں آیا ہوں"....... کمانڈر کول نے کہا اور رسیور نارفوک کی طرف بڑھا

دیا۔

"ہیلو نارفوک بول رہا ہوں"....... نارفوک نے کہا۔

"یس سر۔ فرمائیے"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کمانڈر سمتھ کیا اس سب میرین کو واپس بلوایا جا سکتا ہے"۔ نارفوک نے کہا۔

"واپس۔ یس سر کیوں نہیں بلوایا جا سکتا۔ لیکن مسئلہ کیا ہے کیا یہ مشکوک ہے"....... کمانڈر سمتھ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آپ اسے فوری سب میرین یارڈ میں بلوائیں میں اور کمانڈر کول سب میرین یارڈ پہنچ رہے ہیں"....... نارفوک نے کہا۔

"ٹھیک ہے آ جائیں میں بھی وہاں پہنچ رہا ہوں اور سب میرین بھی پہنچ جائے گی۔ میں اس کے فوری واپسی کے آرڈر کر دیتا ہوں"۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور نارفوک نے او کے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

"آئیے کمانڈر کول۔ میری چھٹی حس کہہ رہی ہے کہ معاملہ گڑبڑ ہے"....... نارفوک نے اٹھتے ہوئے کہا اور کمانڈر کول سر ہلاتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔ تھوڑی دیر بعد وہ دونوں سب میرین یارڈ میں پہنچ گئے۔ کمانڈر سمتھ وہاں موجود تھا۔ تعارف کے بعد کمانڈر سمتھ نے بتایا کہ سب میرین واپس آ رہی ہے اور پھر واقعی آدھے گھنٹے بعد سب میرین واپس پہنچ گئی اس کا نمبر وہی تھا جو چیکنگ ہیلی کاپٹر کے پائلٹ نے بتایا تھا۔ سب میرین کمانڈر نیومین نے باہر آ کر کمانڈر سمتھ کو سیلوٹ کیا تو کمانڈر سمتھ نے باہمی تعارف کرایا۔

"یس سر۔ حکم سر"....... کمانڈر نیومین نے کہا۔

"کیا ہم آپ کی سب میرین کو چیک کر سکتے ہیں"....... نارفوک نے کہا۔

"یس سر۔ کیوں نہیں سر"....... کمانڈر نیومین نے جواب دیا لیکن اس کے لہجے میں حیرت کی جھلکیاں نمایاں تھیں۔

"چلئے کمانڈر سمتھ۔ آپ بھی ساتھ چلئے"....... نارفوک نے کمانڈر سمتھ سے کہا اور پھر نارفوک کمانڈر کول اور کمانڈر سمتھ کے ساتھ سب میرین کے اندر چلے گئے۔ نارفوک نے پوری سب میرین کو چیک کیا لیکن اس میں سوائے عملے کے چار افراد کے اور کوئی نہ تھا۔

"کمانڈر نیومین"....... اچانک نارفوک نے کمانڈر نیومین سے مخاطب ہو کر کہا۔ وہ اس وقت چیکنگ کے بعد اس کے آفس میں پہنچ چکے تھے۔

"یس سر"....... کمانڈر نیومین نے چونک کر پوچھا۔

"ٹرالر جیری فلاور سے آدمیوں کو سب میرین میں منتقل کرنے کا کتنا معاوضہ وصول کیا تھا آپ نے"....... نارفوک نے کہا تو کمانڈر نیومین بے اختیار اچھل پڑا۔ کمانڈر سمتھ بھی چونک پڑا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہیں آپ"....... کمانڈر نیومین نے حیران ہو کر کہا۔

"کمانڈر نیومین میں اڑتی چڑیا کے پر گن لیتا ہوں آپ نے سمگلروں کے ٹرالر جیری فلاور سے آدمیوں کو سب میرین میں منتقل

کیا اور پھر انہیں کسی جگہ اتار دیا۔ آپ کو شاید معلوم نہیں کہ آسمان پر ایک خصوصی چیکنگ ہیلی کاپٹر موجود ہے جس میں نصب مشینری پر سب کچھ چیک ہوتا رہا ہے اس لئے تو ہم یہاں آئے ہیں۔ آپ اگر چاہیں تو آپ کو تمام تصاویر بھی دکھائی جا سکتی ہیں لیکن میں حکومت ایکریمیا کا خصوصی نمائندہ ہوں اس لئے اگر آپ مجھے سب کچھ سچ سچ بتا دیں تو میرا وعدہ کہ آپ کا کورٹ مارشل بھی نہیں ہو گا بلکہ آپ کو حکومت کی طرف سے انعام بھی ملے گا کیونکہ جن لوگوں کو ہم نے پکڑنا ہے وہ ایکریمیا کے بین الاقوامی مفادات کے خلاف کام کر رہے ہیں اور اگر دو روز کے اندر اندر یہ لوگ نہ پکڑے گئے تو ایکریمیا بین الاقوامی سطح پر انتہائی نقصان میں رہے گا اور مسلم بلاک اکٹھا ہو کر ہمیشہ کے لئے ایکریمیا کی اجارہ داری کو ختم کر دے گا"....... نارفوک نے کہا۔

"وہ۔ وہ جزیرہ ٹارمیکا میں اترے ہیں"....... کمانڈر نیومین نے کہا تو وہ سب بے اختیار اچھل پڑے۔

"کتنے افراد تھے"....... نارفوک نے پوچھا۔

"سات افراد تو اس ٹرالر سے منتقل ہوئے تھے۔ ایک آدمی یہاں سے ہمارے ساتھ گیا تھا۔ وہ بھی وہیں اتر گیا ہے جب کمانڈر سمتھ صاحب کی کال مجھے ملی ہے تو اس وقت وہ لوگ جزیرے ٹرامیکا پر منتقل ہو رہے تھے۔ چنانچہ انہیں وہاں چھوڑ کر ہم فوری واپس آ گئے ہیں"۔ کمانڈر نیومین نے جواب دیا۔

"عورت بھی تھی ان کے ساتھ"...... نارفوک نے پوچھا۔

"یس۔ایک عورت بھی تھی"...... کمانڈر نیومین نے جواب دیا۔

"اوہ۔اوہ۔ہمیں فوراً وہاں پہنچنا ہے جلدی کرو ہمیں لے چلو وہاں۔جلدی کرو"...... نارفوک نے کہا۔

"اسی سب میرین پر جانا ہو گا۔ہم ہیلی کاپٹر پر بھی جا سکتے ہیں"۔ کمانڈر کول نے کہا۔

"نہیں وہ لوگ انتہائی خطرناک ہیں اس جدید سب میرین میں تو ایسی مشینری موجود ہے کہ اس سے ہم اس جزیرے پر بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کر دیں گے اس کے بعد ہم وہاں پہنچ جائیں گے ورنہ وہ لوگ کسی ہیلی کاپٹر کو وہاں اترنے سے پہلے ہی فضا میں ہٹ کر سکتے ہیں"...... نارفوک نے کہا۔

"چلو نیومین جلدی کرو"...... کمانڈر سمتھ نے کہا اور نیومین نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر انٹرکام کا رسیور اٹھا کر اس نے عملے کو ہدایات دینا شروع کر دیں۔

"جس قدر تیزی سے ممکن ہو سب میرین کو وہاں تک پہنچاؤ"۔ نارفوک نے کہا تو نیومین نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد سب میرین سمندر کی تہہ میں تیزی سے سفر کرتی ہوئی آگے بڑھتی چلی جا رہی تھی۔

"ویسے یہ بات میری سمجھ میں ابھی تک نہیں آئی کہ یہ لوگ ٹرالر میں کہاں چھپے ہوئے تھے۔ہم نے پورا ٹرالر اور اس کی ایک ایک چیز

چیک کر لی تھی"...... کمانڈر کول نے کہا۔

"وہ عمران شیطانی دماغ رکھنے والا آدمی ہے وہ ایسی ایسی باتیں سوچ لیتا ہے کہ جس کا تصور بھی کوئی دوسرا نہیں کر سکتا۔اب دیکھیں ہم اس ٹرالر کا جزیرے ہاوڑ پہنچنے کا انتظار کر رہے تھے لیکن اس نے راستے میں ہی سارا بندوبست کر لیا۔اب کون سوچ سکتا ہے کہ ایکریمین نیوی کی سب میرین انہیں راستے سے پک کر کے کسی جزیرے پر پہنچا دے گی۔اب اگر وہ پائلٹ ہمیں اطلاع نہ دیتا اور نیومین صاحب کی گھبراہٹ دیکھ کر مجھے شک نہ پڑتا تو ہم ہاوڑ جزیرے پر بیٹھے رہ جاتے اور وہ انتہائی اطمینان سے نکل جاتا"۔ نارفوک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس ویران جزیرے پر اس نے رہنا تو نہیں۔ظاہر ہے اس نے وہاں سے نکلنے کا بھی کوئی نہ کوئی بندوبست کیا ہو گا"...... کمانڈر کول نے کہا۔

"ظاہر ہے کیا ہو گا۔لیکن شاید اسے یہ خیال نہ ہو کہ ہم اتنی جلدی اس تک پہنچ سکتے ہیں"...... نارفوک نے کہا اور کمانڈر کول نے اثبات میں سر ہلا دیا۔تقریباً آدھے گھنٹے بعد وہ اس جزیرے کے قریب پہنچ گئے۔

"جزیرے پر بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کرو"...... نارفوک نے کہا اور نیومین نے اثبات میں سر ہلا دیا۔پھر تھوڑی دیر بعد جب انہیں تسلی ہو گئی کہ عمران اور اس کے ساتھ جزیرے پر بے ہوش

ہو گئے ہوں گے تو وہ سب میرین کو سطح سمندر پر لے آئے اور پھر ایک بوٹ کی مدد سے وہ جزیرے پر پہنچ گئے۔ یہ چھوٹا سا جزیرہ تھا جس پر صرف جھاڑیاں ہی جھاڑیاں تھیں لیکن وہاں کوئی انسان موجود نہ تھا۔

"یہ۔ یہ ہیلی کاپٹر یہاں اترا ہے۔ ویری بیڈ۔ یہ نشانات بتا رہے ہیں کہ ابھی تھوڑی دیر پہلے ہیلی کاپٹر نے یہاں سے پرواز کی ہے"۔ نارفوک نے کہا۔

"پھر تو انہیں آسانی سے چیک کیا جا سکتا ہے"...... کمانڈر کول نے کہا۔

"وہ کیسے"...... نارفوک نے چونک کر پوچھا۔

"ہیڈ کوارٹر کال کر کے وہاں سے پوچھا جا سکتا ہے کہ اس وقت فضا میں کتنے ہیلی کاپٹر موجود ہیں اور ان سب کو چاہے وہ فوجی ہوں یا غیر فوجی واپس بلوایا جا سکتا ہے"...... کمانڈر کول نے جواب دیا۔

"اوہ۔ اگر ایسا ہو سکتا ہے تو ہم یقیناً کامیاب رہیں گے۔ فوری کال کریں"...... نارفوک نے کہا۔

"سب میرین میں جانا پڑے گا"...... کمانڈر کول نے کہا اور پھر وہ واپس تیزی سے سب میرین میں پہنچ گئے۔

"تم سب میرین کو واپس ہاوڑ جزیرے پر لے چلو میں اس دوران کال کرتا ہوں"...... کمانڈر کول نے کہا اور نیومین نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر انجن روم کی طرف بڑھ گیا جبکہ کمانڈر کول کو وہ

خصوصی ٹرانسمیٹر ایک الماری سے نکال کر دے گیا تھا۔ کمانڈر کول نے ٹرانسمیٹر پر فریکونسی ایڈجسٹ کی اور پھر بٹن دبا کر کال دینا شروع کر دی۔

"ہیلو ہیلو۔ کمانڈر کول آن سپیشل ڈیوٹی کالنگ کمانڈر ہیڈ کوارٹر۔ اوور"...... کمانڈر کول نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس کمانڈر بارتھی اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز ٹرانسمیٹر پر سنائی دی۔

"کمانڈر بارتھی ایکریمیا کے ٹاپ دشمن ایجنٹ جزیرہ ٹارمیکا سے کسی فوجی یا غیر فوجی ہیلی کاپٹر پر سوار ہو کر اڑے ہیں اور وہاں موجود نشانات سے محسوس ہوتا ہے کہ انہوں نے چند منٹ پہلے ہی پرواز کی ہے اس لئے آپ بحیثیت کمانڈر فوری طور پر آرڈر کر دیں کہ ہاوڑ جزیرے سے دو سو میل کے اندر اندر جتنے بھی فوجی یا غیر فوجی ہیلی کاپٹر فضا میں موجود ہوں انہیں واپس ہاوڑ لایا جائے ورنہ یہ ایجنٹ ہاتھوں سے نکل جائیں گے اور اس کی ذمہ داری آپ پر آئے گی۔ اوور"...... کمانڈر کول نے تیز لہجے میں کہا۔

"پہلے میں معلوم تو کر لوں کہ کتنے ہیلی کاپٹر فضا میں موجود ہیں۔ اوور"...... کمانڈر کول نے کہا۔

"جتنے بھی ہوں انہیں واپس بلوائیں۔ یہ ایکریمیا کی سلامتی کا مسئلہ ہے۔ اوور"...... کمانڈر کول نے تیز لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے ایسا ہی ہو گا آپ کے بارے میں مجھے ایڈمرل

صاحب کی خصوصی ہدایات مل چلی ہیں اس لئے آپ کے حکم کی تعمیل ہم سب پر فرض ہے۔اوور"...... کمانڈر بارتھی نے کہا۔

"ہم سب ایکریمین ہیں اس لئے یہ ہم سب کا مشترکہ مسئلہ ہے۔ ہم ہاوڑ پہنچ رہے ہیں۔ اوور اینڈ آل"...... کمانڈر کول نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا اور پھر جیسے ہی سب میرین واپس ہاوڑ پہنچی نارفوک نے سب میرین کے سیکشن کمانڈر سمتھ سے کہہ دیا کہ کمانڈر نیومین نے چونکہ انتہائی اہم راز بتایا ہے اس لئے اس کی غلطی کو نظرانداز کر دیا جائے اور اس کے خلاف کوئی رپورٹ نہ کی جائے اور کمانڈر سمتھ نے حامی بھر لی تو نارفوک کمانڈر کول کے ساتھ نیوی ہیڈ کوارٹر واپس پہنچ گیا۔چند لمحوں بعد انہیں کمانڈر بارتھی کے آفس میں پہنچا دیا گیا۔

"کیا رپورٹ ہے کمانڈر"...... نارفوک نے کہا۔

"جناب دو سو میل کے محیط میں اس وقت چھ فوجی اور چار غیر فوجی ہیلی کاپٹرز پرواز کر رہے تھے۔ان سب کو واپسی کا حکم دے دیا گیا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ یہ حکم بھی دے دیا گیا ہے کہ اب جب تک مزید ہدایات نہ دی جائیں ہاوڑ سے کوئی فوجی یا غیر فوجی ہیلی کاپٹر پرواز نہیں کرے گا"...... کمانڈر بارتھی نے جواب دیا۔

"اب تک کتنے ہیلی کاپٹر واپس پہنچے ہیں"...... نارفوک نے کہا۔

"سب ہی واپس پہنچ چکے ہیں اور ان سب میں موجود فوجی اور غیر فوجی افراد سب کو روک لیا گیا ہے۔ کسی ایک کو بھی ہیلی پیڈ کی

عمارت سے باہر نہیں جانے دیا گیا"...... کمانڈر بارتھی نے کہا۔

"گڈ شو۔آپ واقعی بہترین کمانڈر ہیں۔ میں ایڈمرل صاحب کو آپ کی رپورٹ خصوصی طور پر دوں گا"...... نارفوک نے کہا تو کمانڈر بارتھی کے چہرے پر مسرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"بے حد شکریہ جناب"...... کمانڈر بارتھی نے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔

"آئیے ان لوگوں کو آپ چیک کر لیں"...... کمانڈر بارتھی نے کہا اور نارفوک اور کمانڈر کول دونوں اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کرسیوں سے اٹھ کھڑے ہوئے اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ جیپ میں سوار ہو کر ہیلی پیڈ کی خصوصی عمارت میں پہنچ گئے۔ وہاں اس وقت ستائیس افراد موجود تھے جن میں فوجی بھی تھے اور غیر فوجی بھی۔ نارفوک نے ان سب کا جائزہ لیا لیکن انہیں دیکھتے ہی اس کے چہرے پر مایوسی کے تاثرات ابھر آئے تھے کیونکہ ان میں سے کوئی بھی سرگشاکا کے مخصوص قدوقامت کا آدمی نہ تھا۔

"ان کے علاوہ اور لوگ چلے تو نہیں گئے"...... نارفوک نے کہا۔

"نہیں جناب"...... کمانڈر بارتھی نے کہا۔

"ان میں ہمارے مطلوبہ آدمی نہیں ہیں آپ انہیں جانے دیں"۔ نارفوک نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور پھر کمانڈر بارتھی کے حکم پر انہیں جانے کی اجازت مل گئی اور وہ سب اسی طرح جیپ میں سوار ہو کر واپس ہیڈ کوارٹر پہنچ گئے۔ابھی انہیں ہیڈ کوارٹر واپس

پہنچے چند ہی لمحے گزرے ہوں گے کہ اچانک کمرے کا دروازہ کھلا اور
ایک نوجوان اندر داخل ہوا۔ یہ نارفوک کا ساتھی تھا۔

"باس میں نے سرگشاکا کو ٹریس کر لیا ہے"...... آنے والے
نوجوان نے انتہائی جذباتی لہجے میں کہا تو نارفوک بے اختیار اچھل کر
کھڑا ہو گیا۔

"کہاں ہے وہ۔ کیسے ٹریس کیا ہے اسے تم نے برج"۔ نارفوک
نے انتہائی اشتیاق آمیز لہجے میں کہا۔

"باس سرگشاکا ہاوڑ جزیرے میں واقع ہوٹل بلیو لائن کے ہال
میں موجود ہے۔ میں نے اسے خود دیکھا ہے"...... آنے والے نوجوان
نے جس کا نام برج تھا جواب دیا۔

"یہاں ہاوڑ میں۔ اوہ۔ اوہ۔ وہ یہاں کیسے پہنچ گئے۔ عمران اور اس
کے ساتھی۔ وہ کہاں ہیں۔ کیسے پہچانا ہے تم نے۔ کیا وہ اپنی اصل
شکل میں ہیں"...... نارفوک کے لہجے میں بے پناہ حیرت تھی۔

"نہیں باس۔ وہ ایکریمین میک اپ میں ہیں لیکن چونکہ میں
سرگشاکا کے ساتھ اس وقت کافی دیر تک رہا ہوں جب وہ آپ کی
تحویل میں تھے اس لئے ان کی ایک خاص نشانی اور ایک خاص
عادت کا مجھے علم ہے۔ ان کے دائیں کان کی لو پر ایک چھوٹا سا تل
ہے لیکن یہ عام تل نہیں ہے۔ درمیان میں ایک بڑا تل ہے جس
کے گرد چار چھوٹے چھوٹے تل ہیں اس کے علاوہ سرگشاکا کی خاص
عادت ہے کہ وہ اکثر اپنی انگلیاں اس تل پر پھیرتے رہتے ہیں۔ ہوا یہ

کہ میرا ایک دوست جو پہلے ولنگٹن میں رہتا تھا کافی عرصہ پہلے یہاں
ہاوڑ میں مستقل طور پر شفٹ ہو گیا تھا۔ وہ مجھے اچانک بازار میں مل
گیا اور"...... برج نے تفصیل بتانی شروع کر دی۔

"ایک منٹ۔ رک جاؤ۔ پہلے میں ان کا بندوبست کر دوں پھر
بات ہو گی"...... نارفوک نے اس کی بات کاٹتے ہوئے کہا اور اس
کے ساتھ ہی اس نے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے ایک نمبر
پریس کر دیا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"نارفوک بول رہا ہوں۔ کمانڈر بارتھی سے بات کراؤ۔ جلدی"۔
نارفوک نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ ہولڈ آن کریں سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو سر۔ بات کریں"...... چند لمحوں بعد وہی آواز دوبارہ سنائی
دی۔

"ہیلو نارفوک بول رہا ہوں۔ کمانڈر کول آپ کے پاس موجود
ہوں گے"...... نارفوک نے کہا۔

"جی ہاں"...... دوسری طرف سے کمانڈر بارتھی کی آواز سنائی دی

"ہمارے مطلوبہ افراد ہاوڑ میں داخل ہو چکے ہیں اور ان میں ایک
اہم ترین آدمی اس وقت ہاوڑ کے ایک ہوٹل بلیو لائن میں دیکھا گیا
ہے آپ ایسا کریں کہ فوری طور پر ہاوڑ کو مکمل طور پر کلوز کر دیں۔
جب تک یہ لوگ پکڑے یا مارے نہ جائیں کسی فوجی یا غیر فوجی کو

ہاوڑ سے باہر جانے کی اجازت نہیں ہونی چاہئے۔ پلیز فوری آرڈر کر
دیں ورنہ یہ شاطر لوگ پھر کسی بھی میک اپ میں نکل جانے میں
کامیاب ہو جائیں گے"....... نارفوک نے کہا۔

"لیکن یہ آرڈر کب تک کے لئے ہونا چاہئے لامحدود مدت تک تو
جزیرے کو کلوز نہیں کیا جا سکتا"....... کمانڈر بارتھی نے جواب دیا۔

"آپ فی الحال آٹھ گھنٹے تک کے لئے حکم دے دیں"۔ نارفوک
نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں حکم دے دیتا ہوں"....... دوسری طرف سے
کہا گیا۔

"کمانڈر کول سے بات کرائیں"....... نارفوک نے کہا۔

"ہیلو۔ کمانڈر کول بول رہا ہوں"....... چند لمحوں بعد کمانڈر کول
کی آواز سنائی دی۔

"کمانڈر کول۔ کمانڈر بارتھی سے کہہ کر مقامی پولیس کمشنر سے
میری بات کرائیں۔ میں ان لوگوں کو اس انداز میں گھیرنا چاہتا
ہوں کہ انہیں آخری لمحے تک اس کا احساس نہ ہو سکے کہ انہیں
چیک کر لیا گیا ہے"....... نارفوک نے کہا۔

"میں پولیس کمشنر کو یہیں نہ بلوالوں ہیڈ کوارٹر میں۔ تاکہ
اطمینان سے بات ہو سکے"....... کمانڈر کول نے کہا۔

"ٹھیک ہے آپ اسے لے کر یہاں میرے پاس آفس میں آجائیں
لیکن جو کچھ کرنا ہے جلدی کریں"....... نارفوک نے کہا اور رسیور

رکھ دیا۔

"ہاں اب تم بتاؤ کہ کیا ہوا"....... نارفوک نے رسیور رکھ کر
نوجوان برج سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میرا دوست مجھے بازار میں مل گیا تو اس نے مجھے ہوٹل بلیو لائن
میں کھانے کی دعوت دی۔ چنانچہ میں وہاں پہنچ گیا۔ ہماری میز کے
ساتھ ہی ایک میز پر سرگشاکا موجود تھے۔ ان کے ساتھ ایک اور
ایکریمین تھا۔ اچانک میں نے سرگشاکا کو کان کی لو پر موجود تل کو
انگلیوں سے مسلتے دیکھا تو میں چونک پڑا اور پھر جب میں نے توجہ کی
تو وہ واقعی سرگشاکا تھے۔ وہی مخصوص قدوقامت۔ وہی تل۔ وہی
آواز۔ میں نے ان دونوں کے درمیان ہونے والی باتیں سننے کی
کوشش کی تو کنفرم ہو گیا۔ ویسے وہ عام سی باتیں کر رہے تھے۔ لیکن
سرگشاکا کا لہجہ افریقن تھا۔ وہی لفظوں کو چبا چبا کر بولنے کا خاص
طریقہ۔ چنانچہ میں نے اپنے دوست سے معذرت کی اور سیدھا یہاں
آگیا"....... برج نے کہا۔

"تمہیں معلوم کرنا چاہئے تھا کہ سرگشاکا اس ہوٹل میں ٹھہرے
ہوئے ہیں یا کہیں اور سے وہاں آئے ہیں۔ اب اگر ہمارے جانے
تک وہ وہاں سے نکل گئے تو پھر"....... نارفوک نے غصیلے لہجے میں
کہا۔

"میں نے ٹونی کو بلا کر نگرانی پر لگا دیا ہے پھر میں یہاں آیا ہوں
باس"....... برج نے کہا تو نارفوک کے چہرے پر مسرت کے تاثرات

اُبھر آئے۔

" گڈ شو۔ بہرحال اب تم جاؤ اور باقی ساتھیوں کو بھی کال کر کے وہاں اس انداز میں نگرانی کرو کہ انہیں شک نہ پڑے"۔ نارفوک نے کہا۔

" باس۔ کیوں نہ اسے وہیں ہال میں ہی گولی مار دی جائے۔ کم از کم اس کے فرار ہونے کا خدشہ تو ختم ہو جائے گا"...... برج نے کہا۔

" نہیں اگر وہ زندہ ہمارے ہاتھ لگ جاتا ہے تو مردہ سے کہیں فائدہ مند ثابت ہوگا۔ ہم اپنی مرضی سے اس سے اعلان کرا لیں گے لیکن اگر زندہ ہاتھ آنے کی کوئی صورت نظر نہ آئے تو پھر آخری چارہ کار کے تحت اسے بہرحال گولی مار دی جائے گی"...... نارفوک نے کہا اور برج نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر کمرے سے باہر چلا گیا۔

" یہ لوگ نجانے کس طرح ہاوڑ پہنچ گئے ہیں"...... نارفوک نے بے چینی سے ٹہلتے ہوئے بڑبڑا کر کہا۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور کمانڈر کول پولیس چیف کے ساتھ اندر داخل ہوا۔ پولیس چیف کو یہاں پولیس کمشنر کہا جاتا تھا۔

" یہ پولیس کمشنر ہیں جیمز۔ اور جیمز۔ یہ نارفوک ہیں جن کا تعارف میں پہلے آپ کو کرا چکا ہوں"...... کمانڈر کول نے کمرے میں داخل ہوتے ہی نارفوک اور پولیس کمشنر کا باہمی تعارف کراتے ہوئے کہا اور دونوں نے ہی ایک دوسرے سے انتہائی گرمجوشی سے مصافحہ کیا۔

" فرمایئے جناب۔ میرے لئے کیا حکم ہے"...... پولیس کمشنر جیمز نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا تو نارفوک نے اسے مختصر طور پر مشن کے بارے میں بتا دیا۔

" تو آپ کیا چاہتے ہیں"...... پولیس کمشنر نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" میں چاہتا ہوں کہ آپ کے ذریعے چیکنگ کے بہانے اس آدمی کو جس پر سرگشاکا ہونے کا شک ہے پولیس ہیڈ کوارٹر لے آیا جائے۔ پھر وہاں چیکنگ کے بعد اگر وہ واقعی سرگشاکا ہوا تو ہم اسے کسی بھی فوجی طیارے کے ذریعے آسانی سے واپس ولنگٹن لے جائیں گے"۔ نارفوک نے کہا۔

" لیکن آپ بتا رہے ہیں کہ ان کے ساتھ پاکیشائی ایجنٹ ہیں۔ ان کا کیا ہوگا"...... پولیس کمشنر نے کہا۔

" اگر وہ مداخلت کریں تو آپ انہیں بھی پولیس ہیڈ کوارٹر لے جائیں۔ وہ اس وقت تک کوئی غلط حرکت نہیں کریں گے۔ جب تک انہیں یہ یقین نہ ہو جائے کہ آپ ہمارے کہنے پر یہ سب کچھ کر رہے ہیں۔ اس لئے میں چاہتا ہوں کہ آپ سب کچھ اس انداز میں کریں جیسے عام پولیس کرتی ہے"...... نارفوک نے کہا۔

" اس سرگشاکا کی نشاندہی کون کرے گا"۔ پولیس کمشنر نے کہا۔

" میرا آدمی۔ میں ابھی معلوم کرتا ہوں کہ سرگشاکا اس وقت

کہاں ہیں"....... نارفوک نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے ایک فکسڈ فریکونسی کا چھوٹا سا ٹرانسمیٹر نکالا اس پر چار مختلف رنگوں کے چھوٹے بٹن موجود تھے۔ نارفوک نے سبز رنگ کا بٹن پریس کیا تو اس پر ایک چھوٹا سا بلب جلنے بجھنے لگا۔

"ہیلو ہیلو۔ نارفوک کالنگ۔ اوور"....... نارفوک نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس۔ برج اٹنڈنگ یو باس۔ اوور"....... چند لمحوں بعد دوسری طرف سے آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی جلتا بجھتا بلب مسلسل جلنے لگ گیا۔

"ٹارگٹ کی کیا پوزیشن ہے۔ اوور"....... نارفوک نے کہا۔

"وہ اسی ہوٹل میں رہائش پذیر ہے باس۔ کمرہ نمبر اٹھاسی۔ دوسری منزل۔ یہاں اس کا نام ڈاکٹر برکسن ہے اور کاغذات کے مطابق وہ ایکریمیا سے سیاحت کے لئے آیا ہوا ہے۔ اوور"۔ برج نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس کے دوسرے ساتھیوں کے بارے میں کیا اطلاع ہے۔ اوور"....... نارفوک نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"معلوم نہیں باس۔ میں تو انہیں پہچانتا نہیں ہوں۔ ویسے تو یہ ہوٹل غیر ملکیوں سے بھرا ہوا ہے۔ اوور"....... برج نے کہا۔

"ڈاکٹر برکسن اس وقت کہاں ہیں۔ اوور"....... نارفوک نے پوچھا۔

"اپنے کمرے میں ہیں باس۔ اوور"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"تم خیال رکھنا۔ میں کمانڈر کول کو بھیج رہا ہوں۔ ان کے ساتھ پولیس کمشنر ہوں گے۔ وہ اس ڈاکٹر برکسن کو پولیس ہیڈ کوارٹر لے جائیں گے تم نے یہ خیال رکھنا ہے کہ اس کے ساتھیوں کو کسی طرح ٹریس کرو۔ اوور"....... نارفوک نے کہا۔

"یس باس۔ اوور"....... برج نے جواب دیا تو نارفوک نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کیا اور اسے واپس جیب میں ڈال لیا۔

"آپ نے سن لیا کہ وہ ڈاکٹر برکسن کے نام سے ہوٹل بلیو لائن کے کمرہ نمبر اٹھاسی دوسری منزل میں رہائش پذیر ہے۔ کمانڈر کول صاحب آپ کے ساتھ جائیں گے جبکہ میں یہاں سے براہ راست پولیس ہیڈ کوارٹر پہنچ جاؤں گا"....... نارفوک نے کہا۔

"آپ بھی ہمارے ساتھ چلیں"....... پولیس کمشنر نے کہا۔

"نہیں۔ وہ لوگ مجھے اچھی طرح پہچانتے ہیں۔ اس لئے مجھے ہوٹل کے قریب دیکھ کر وہ لوگ چونک پڑیں گے اور پھر سرگشاکا کو اس طرح غائب کر دیا جائے گا جیسے گدھے کے سر سے سینگ"۔ نارفوک نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ آپ بے فکر رہیں۔ یہ ڈاکٹر برکسن بہرحال پولیس ہیڈ کوارٹر پہنچ جائے گا"....... پولیس کمشنر نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"ایک بات کا خیال رکھیں۔ اس ڈاکٹر برکسن کو کسی صورت

بھی فرار نہیں ہونا چاہئے"...... نارفوک نے بھی کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"یہاں ہاوڑ میں پولیس کا مکمل کنٹرول ہے جناب۔یہاں پولیس کی گرفت سے کسی کی روح بھی نہیں نکل سکتی۔آپ زندہ انسان کی بات کر رہے ہیں"...... پولیس کمشنر نے فخریہ لہجے میں کہا تو نارفوک نے مسکراتے ہوئے اثبات میں سرہلا دیا۔

عمران اپنے ساتھیوں، سرگشاکا اور بارگو سمیت، جزیرہ ٹارمیکا پر موجود تھا۔ ٹائیگر بھی ان کے ساتھ ہی وہاں آگیا تھا جبکہ ایکریمین نیوی کی آبدوز جس نے انہیں جیری فلاور ٹرالر سے یہاں منتقل کیا تھا واپس جا چکی تھی۔ یہ چھوٹا سا جزیرہ تھا جس پر درختوں کی تعداد تقریباً نہ ہونے کے برابر تھی البتہ بڑی بڑی جھاڑیاں موجود تھیں۔

"وہ ہیلی کاپٹر کب پہنچے گا یہاں"...... عمران نے ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ابھی تھوڑی دیر بعد میں ہی پہنچ جائے گا۔ فکر مت کریں۔ ٹائیگر کوئی کام غلط نہیں کرتا"...... ٹائیگر نے بڑے اعتماد بھرے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں پرنس۔ ٹائیگر جو کہتا ہے وہ کر دکھاتا ہے۔ آپ نے دیکھا کہ اس نے کتنی جلدی ایکریمین نیوی کی آبدوز کا

بندوبست کر لیا ہے"...... بار گو نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"یہ ہیلی کاپٹر کیا فوجی ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"جی نہیں۔ یہ پاوڑ میں ایک پرائیویٹ کمپنی کا ٹرانسپورٹ ہیلی کاپٹر ہے۔ در پردہ یہ کمپنی سمگلنگ میں ملوث ہے لیکن بظاہر یہ قانونی کاروبار کرتی ہے۔ ان کے پاس مکمل کاغذات ہوتے ہیں اور راستے میں بھی ان کے مکمل رابطے ہیں۔ اس لئے فائی لینڈ تک ہمیں کوئی رکاوٹ پیش نہیں آئے گی"...... ٹائیگر نے جواب دیا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر تقریباً بیس منٹ بعد انہیں دور سے ایک ٹرانسپورٹ ہیلی کاپٹر اڑتا ہوا اسی جزیرے کی طرف آتا دکھائی دیا۔

"آپ سب جھاڑیوں کی اوٹ لے لیں۔ چیکنگ کے بعد ہم سب سامنے آئیں گے"...... ٹائیگر نے کہا تو عمران اور اس کے ساتھیوں نے بڑی بڑی جھاڑیوں کی اوٹ لے لی۔ اس وقت ان سب نے فوجی یونیفارم پہنی ہوئی تھی ٹائیگر نے جیب سے ٹرنچ فائر کرنے والا پسٹل نکالا اور اسے ہاتھ لے لیا۔ ہیلی کاپٹر واقعی ٹرانسپورٹ تھا اور اس پر کسی کمپنی کا نام اور نشان بھی بنا ہوا تھا۔ ہیلی کاپٹر اس جزیرے کے اوپر آکر ہوا میں معلق ہو گیا۔ اس کی بڑی لائیٹیں مخصوص انداز میں تین بار جل کر بجھ گئیں تو ٹائیگر نے ہاتھ میں موجود ٹرنچ پسٹل کا ٹریگر دبا دیا۔ سر کی آواز کے ساتھ ہی ایک کیپسول آسمان کی طرف بڑھا اور پھر ہلکے سے دھماکے سے پھٹ گیا اور تیز نیلے رنگ کی

چنگاریاں ہوا میں پھیلیں اور پھر غائب ہو گئیں۔ ہیلی کاپٹر تیزی سے جزیرے پر اترنے لگا۔

"یہ ہمارا ہیلی کاپٹر ہے"...... ٹائیگر نے اٹھتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی عمران سمیت سب اٹھ کھڑے ہوئے۔ چند لمحوں بعد ہیلی کاپٹر جزیرے پر اتر گیا اور پھر ہیلی کاپٹر سے ایک آدمی نیچے اتر آیا۔

"کیا ہم نے براہ راست فائی لینڈ جانا ہے یا راستے میں کہیں رکنا بھی ہے"...... ہیلی کاپٹر سے اترنے والے نے جو قدوقامت کے لحاظ سے ایکریمی ہی تھا ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"براہ راست فائی لینڈ جانا ہے۔ کیوں"...... ٹائیگر نے چونک کر پوچھا۔

"لیکن آپ سمیت آپ کے ساتھی تو نیوی یونیفارم میں ہیں۔ راستے میں باقاعدہ سکرین چیکنگ ہوتی ہے۔ ان یونیفارم کے ساتھ تو آپ لوگ سفر نہیں کر سکتے۔ اس کے لئے تو آپ کو فوجی ہیلی کاپٹر حاصل کرنا چاہئے تھا"...... پائلٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ تم نے پہلے تو یہ بات نہیں کی تھی"...... ٹائیگر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"پہلے آپ نے کب بتایا تھا کہ ہیلی کاپٹر پر فوجی سوار ہوں گے۔ آپ نے تو افراد کا نام لیا تھا اس لئے میں سمجھا کہ سول لوگ ہوں گے اور اسی لحاظ سے میں نے کاغذات تیار کرا لئے"...... پائلٹ نے جواب دیا۔

"کیا آپ ہمیں ہاوڑ پہنچا سکتے ہیں"....... عمران نے مداخلت کرتے ہوئے کہا۔

"ہاوڑ۔ جہاں سے میں آیا ہوں۔ کیا آپ نے ہاوڑ جانا وہ تو یہاں سے قریب ہی ہے"....... پائلٹ نے چونک کر کہا۔

"ہاں۔ تم ہمیں ہاوڑ پہنچا دو۔ وہاں سے ہم لباس وغیرہ تبدیل کر لیں گے۔ اس کے بعد وہیں سے سفر شروع کر دیں گے"....... عمران نے کہا کیونکہ اسے احساس ہو گیا تھا کہ نیوی یونیفارم میں واقعی اتنا طویل سفر نہیں کیا جا سکتا۔ انہیں لامحالہ نیوی والوں نے چیک کر لینا ہے اور ان کے پاس کوئی جواز نہ ہو گا۔

"ہاں۔ ایسا ہو سکتا ہے"....... پائلٹ نے کہا۔

"لیکن پرنس۔ وہ چیکنگ وغیرہ۔ اس کا کیا ہو گا"....... بارگو نے کہا۔

"وہ جیری فلاور ٹرالر کو چیک کر رہے ہوں گے۔ کسی دوسرے کو نہیں"....... عمران نے کہا تو بارگو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"ٹھیک ہے چلیں"....... بارگو نے کہا تو ایک ایک کر کے وہ سب ہیلی کاپٹر میں سوار ہو گئے اور چند لمحوں بعد ہیلی کاپٹر فضا میں اٹھا اور پھر تیزی سے مڑ کر اسی طرف بڑھنے لگا جدھر سے آیا تھا۔

"وہاں فوری طور پر کوئی چھپنے کی جگہ ہو گی"....... عمران نے ساتھ بیٹھے ہوئے ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"بالکل جناب۔ ہاوڑ تو ہمارا جزیرہ ہے"....... ٹائیگر نے جواب

دیا۔

"ہمارے دشمن ایجنٹ وہاں موجود ہوں گے اور اگر ان کے کانوں میں معمولی بھنک بھی پڑ گئی کہ ہم یہاں موجود ہیں تو ان حالات میں پورے جزیرے کو گھیر سکتے ہیں"....... عمران نے کہا۔

"تو آپ کیا چاہتے ہیں"....... ٹائیگر نے کہا۔

"میں چاہتا ہوں کہ وہاں پہنچنے کے بعد صرف لباس تبدیل کیا جائے۔ میک اپ کیا جائے اور پھر وہاں سے فوری نکلا جائے اور فائی لینڈ نہ جائیں کسی اور جگہ چلے جائیں مگر ہاوڑ سے نکل جائیں"۔ عمران نے کہا۔

"جیسے آپ حکم کریں گے ویسے ہی ہو گا جناب۔ آپ قطعی بے فکر رہیں"....... ٹائیگر نے جواب دیا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا تھوڑی دیر بعد ہیلی کاپٹر جزیرہ ہاوڑ میں اتر گیا اور پھر وہ سب ٹائیگر کی رہنمائی میں ہیلی پیڈ سے ایک جیپ میں سوار ہو کر نکلے اور سیدھے ہوٹل بلیو لائن پہنچ گئے۔

"یہ ہوٹل ہمارا خاص اڈہ ہے جناب۔ یہاں آپ ہر لحاظ سے محفوظ رہیں گے"....... ٹائیگر نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"جیپ ہوٹل کے کمپاؤنڈ گیٹ میں داخل ہوئی لیکن مین گیٹ کی طرف جانے کی بجائے سائیڈ سے مڑ کر ہوٹل کی تین منزلہ عمارت کی عقبی طرف پہنچ کر رک گئی۔

"آیئے جناب"....... ٹائیگر نے نیچے اترتے ہوئے کہا اور عمران

لپنے ساتھیوں سمیت جیپ سے نیچے اتر آیا۔ سر گشاکا کو بھی اتار لیا گیا اور پھر ایک چھوٹے دروازے میں داخل ہو کر وہ ایک طویل اور بند سرنگ نما راہداری سے گزر کر ایک کافی بڑے ہال نما تہہ خانے میں پہنچ گئے۔

"یہاں آپ سب کے سائز کے عام لباس بھی موجود ہیں جناب اور میک اپ کا جدید ترین سامان بھی۔ آپ لباس وغیرہ تبدیل کر لیں اور مجھے اجازت دیں۔ میں آپ کی واپسی کو کوئی معقول بندوبست کر لوں"...... ٹائیگر نے کہا۔

"میں بھی تمہارے ساتھ چلتا ہوں"...... بارگو نے کہا اور پھر اس نے عمران سے اجازت لی اور وہ دونوں واپس چلے گئے۔

"لباس تبدیل کر لو اور میک اپ بھی۔ ہمیں جلد از جلد یہاں سے نکلنا ہے"...... عمران نے اپنے ساتھیوں سے کہا۔

"میری وجہ سے آپ سب کو انتہائی پریشانی اٹھانا پڑ رہی ہے پرنس۔ میں اس کے لئے بے حد شرمندہ ہوں"...... سر گشاکا جو مسلسل خاموش رہتے تھے پہلی بار بولے۔

"آپ کے لئے ہم کچھ بھی نہیں کر رہے سر گشاکا۔ اور نہ یہ ہمارا کام ہے کہ ہم کسی ایک شخصیت کی حفاظت کرتے پھریں۔ ہم مسلم بلاک کے مستقبل کے لئے کام کر رہے ہیں اور اس وقت آپ کی شخصیت اس سٹیج پر پہنچ چکی ہے کہ آپ مسلم بلاک اور ایکریمیا دونوں کے مستقبل کے لئے بیک وقت انتہائی فیصلہ کن حیثیت حاصل کر

چکے ہیں اس لئے آپ کو شرمندہ ہونے کی ضرورت نہیں ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور سر گشاکا نے بھی مسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"پرنس کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ جب تک کامرون میں انتخابات کا اعلان نہ ہو جائے ہم یہیں چھپے رہیں اور سر گشاکا یہیں سے اعلان کر دیں"...... جولیا نے کہا۔

"ہو تو سکتا ہے مگر اس کے بعد انہیں فوری طور پر سامنے آنا پڑے گا ورنہ ایکریمیا نے ان کے اعلان کو جعلی قرار دے دینا ہے اور ہو سکتا ہے کہ در پردہ انہوں نے وہاں ایسے انتظامات کر بھی لئے ہوں کہ اگر سر گشاکا کہیں سے اعلان کریں تو اسے غلط ثابت کیا جائے اور پھر اعلان ہوتے ہی سر گشاکا کا خاتمہ کر دیا جائے۔ جب کسی ملک کا مستقبل کسی مشن سے اس انداز میں اٹیچ ہو جائے تو پھر حکومتیں ہر حربہ اختیار کر لیتی ہیں۔ اس لئے سر گشاکا کا کامرون پہنچنا انتہائی ضروری ہے"...... عمران نے کہا۔

"یہاں سے میں کامرون کے صدر یا اپنے قبیلے کے لوگوں سے فون پر تو رابطہ کر سکتا ہوں"...... سر گشاکا نے کہا۔

"یہاں سے نہیں سر گشاکا۔ البتہ شمالی کانڈر پہنچنے کے بعد ایسا ممکن ہو سکے گا۔ شمالی کانڈر براہ راست ایکریمیا کے انڈر میں نہیں ہے اور وہ بہت بڑا علاقہ ہے۔ وہاں ایکریمین ایجنٹ آسانی سے آپ پر ہاتھ نہ ڈال سکیں گے"...... عمران نے جواب دیا اور سر گشاکا نے

ایک طویل سانس لیا لیکن وہ خاموش رہے۔ عمران کے ساتھیوں نے ایک ایک کر کے وہاں موجود لباسوں میں سے اپنے اپنے سائز کے لباس لے کر تبدیل کر لئے۔ جولیا نے بھی جینز اور شرٹ پہن لی تھی۔ کیونکہ وہاں اسکرٹ وغیرہ موجود نہ تھے البتہ اس نے شرٹ کے اوپر مردانہ جیکٹ پہن لی تھی۔ پھر عمران نے اپنا اور اپنے ساتھیوں کا نئے سرے سے میک اپ کیا اور ساتھ ہی اس نے سرگشاکا کا بھی میک اپ نئے سرے سے کرنا شروع کر دیا۔ اب وہ سب لباس اور چہرے کے لحاظ سے اپنے آپ کو مکمل طور پر تبدیل کر چکے تھے۔ اسی لمحے وہاں موجود فون کی گھنٹی بج اٹھی اور عمران نے چونک کر فون کی طرف دیکھا اور پھر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... عمران نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"ٹائیگر بول رہا ہوں پرنس۔ ہم بر وقت یہاں پہنچے ہیں۔ یہاں کے ملٹری کمانڈر بارتھی نے فضا میں موجود تمام فوجی اور غیر فوجی ہیلی کاپٹر کو واپس بلوایا ہے اور ان میں موجود تمام افراد کو ہیلی پیڈ پر روک لیا گیا ہے۔ یہ اس قدر غیر معمولی آرڈر تھا کہ میں نے اس کے پس منظر کا کھوج لگانا ضروری سمجھا اور پرنس۔ ابھی مجھے اطلاع ملی ہے کہ جس سب میرین سے ہم ٹرامیکا شفٹ ہوئے تھے اسی سب میرین پر چند ایکریمین جن میں ایک کا نام نارفوکیم بتایا گیا ہے ٹرامیکا جزیرے گئے ہیں اور اس کے بعد کمانڈر بارتھی نے یہ آرڈر دیا ہے۔ اگر ہم یہاں نہ آتے تو لامحالہ ہمیں بھی واپس اتار لیا جاتا"...... ٹائیگر

نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ انہیں اطلاع مل گئی تھی کہ ہم ٹرالر سے سب میرین کے ذریعے ٹرامیکا گئے ہیں اور وہاں سے ہیلی کاپٹر پر سوار ہو کر نکلے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"یس پرنس۔ لیکن اب وہ ہمیں یہاں ٹریس نہیں کر سکتے"۔ ٹائیگر نے کہا۔

"کیوں نہیں کر سکتے۔ اگر انہوں نے یہاں اس آرڈر سے پہلے یہاں آنے والے ہیلی کاپٹرز کو چیک کیا تو وہ ہیلی کاپٹر چیک ہو جائے گا اور اس طرح تم سامنے آجاؤ گے"...... عمران نے کہا۔

"میں میک اپ میں تھا پرنس اور میں نے نام بھی ٹونی رکھا ہوا تھا۔ اب میں اپنی اصل شکل میں آگیا ہوں اس لئے اب وہ مجھے کسی صورت بھی ٹریس نہیں کر سکتے البتہ جس جیپ میں ہم یہاں پہنچے ہیں اسے بھی انڈر گراؤنڈ کر دیا گیا ہے۔ اس لئے اب وہ کسی صورت بھی ہمیں ٹریس نہیں کر سکتے"...... ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن اب یہاں سے نکلنے کا کیا ہوگا"...... عمران نے کہا۔

"یہی بات بتانے کے لئے میں نے کال کی ہے کہ فوری طور پر یہاں سے اب نہیں نکلا جا سکتا"...... ٹائیگر نے کہا۔

"او کے۔ اگر تم سے رابطہ کرنا ہو تو پھر کس طرح کیا جا سکتا ہے"۔ عمران نے پوچھا۔

"میں وہیں آرہا ہوں۔ میں آپ کو مخصوص ٹرانسمیٹر دے دوں گا

اور آئندہ پروگرام کے لئے کوئی لائحہ عمل بھی بنالیں گے"۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

"تم میری بات مانو عمران۔ نارفوک یہاں موجود ہے۔ بجائے اس کے کہ ہم بھیگے ہوئے چوہوں کی طرح چھپتے پھریں۔ ہم خود آگے بڑھ کر اس نارفوک کا خاتمہ کر دیں"...... تنویر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"یہ اس کام کا وقت نہیں ہے تنویر۔ حالات بے حد نازک ہیں۔ مجھے کچھ اور سوچنے دو"...... عمران نے سپاٹ لہجے میں کہا اور تنویر ہونٹ بھینچ کر خاموش ہو گیا۔ عمران مسلسل سوچ رہا تھا کہ اسے یہاں سے محفوظ طریقے سے نکلنے اور کامرون پہنچنے کے لئے کیا طریقہ اختیار کرنا چاہئے لیکن کوئی واضح لائحہ عمل اس کی سمجھ میں نہ آ رہا تھا۔

"پرنس۔ ایک اور کام بھی تو ہو سکتا ہے"...... اچانک کیپٹن شکیل نے کہا تو عمران چونک پڑا۔

"کون سا"...... عمران نے پوچھا۔

"اگر ہم کامرون کے صدر سے بات کریں اور وہ سرکاری طور پر کامرون کے فوجی دستے کو یہاں بھجوا دیں اور سرکاری طور پر سرگشاکا کو یہاں سے کامرون لے جایا جائے تو نارفوک اور اس کے ساتھی کیا کر لیں گے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"نارفوک کے پیچھے اس وقت ایکریمیا کی حکومت اور پوری طاقت

پڑی ہوئی ہے۔ وہ جہاز ہوا میں میزائلوں سے بھی اڑایا جا سکتا ہے جس جہاز میں سرکاری طور پر سرگشاکا کو لے جایا جا رہا ہو گا۔ کون یہ ثابت کرے گا کہ یہ کام حکومت ایکریمیا نے کیا ہے۔ وہ بہرحال اپنا مقصد حاصل کر لیں گے۔ نائب سردار صاحب فوراً ایکریمیا کی مرضی کا اعلان کر دیں گے اور ہماری ساری محنت پر پانی پھر جائے گا"۔ عمران نے جواب دیا۔

"اوہ۔ واقعی۔ آئی ایم سوری۔ میرا اس طرف خیال ہی نہ گیا تھا"۔ کیپٹن شکیل نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی ایک نوجوان اندر داخل ہوا۔ عمران اسے دیکھ کر بے اختیار مسکرا دیا کیونکہ وہ اس کے قد وقامت اور چلنے کے انداز سے ہی سمجھ گیا تھا کہ وہ ٹائیگر ہے حالانکہ اس کا چہرہ اور سر کے بالوں کا انداز یکسر بدلا ہوا تھا۔

"اب اس حلیئے میں بھی تمہیں ٹائیگر ہی کہا جائے گا یا"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو آنے والا بے اختیار چونک پڑا۔

"آپ نے مجھے پہچان لیا ہے۔ وہ کیسے۔ حالانکہ جب تک آپ بولے نہیں۔ میں آپ کو نہیں پہچان سکا"...... آنے والا بے اختیار چونک پڑا۔

"پہچاننے والی نظر چاہئے ٹائیگر انسان بن کر بھی نہیں چھپ سکتا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو نوجوان بے اختیار ہنس پڑا۔

"آپ واقعی قیامت کی نظر رکھتے ہیں حالانکہ میرا خیال تھا کہ میں میک اپ میں بے حد ماہر ہوں لیکن آج پہلی بار مجھے احساس ہوا ہے کہ ایسے لوگ بھی موجود جن کے مقابل میں اناڑی ہوں۔ بہر حال میرا اصل نام فرینک ہے۔ ٹائیگر میرا کوڈ نام ہے"....... آنے والے نے کہا اور کرسی پر بیٹھ گیا۔

"مزید کچھ تفصیلات"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کمانڈر بارتھی۔ نارفوک اور دوسرے فوجیوں کے ساتھ ہیلی پیڈ پر گئے لیکن پھر سب کو واپس جانے کی اجازت مل گئی لیکن بہر حال اب چیکنگ بے حد سخت کی جا رہی ہے"....... فرینک نے جواب دیا۔

"سرگشاکا کے قدوقامت کا کوئی آدمی مل سکتا ہے یہاں۔ جو سرگشاکا کا رول نبھا سکے"....... اچانک عمران نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن آپ چاہتے کیا ہیں"....... فرینک نے حیران ہو کر پوچھا۔

"میں دراصل اس نارفوک کے لئے ٹریپ تیار کرنا چاہتا ہوں۔ وہ سرگشاکا کے پیچھے لگا ہوا ہے۔ اگر سرگشاکا کو اسی طرح سامنے لایا جائے تو مجھے یقین ہے کہ وہ انہیں پکڑ کر لے جائے گا اور اگر تمہارے آدمی نے درست طور پر اپنا رول نبھا لیا تو ہمیں بہر حال اتنا موقع مل جائے گا کہ ہم سرگشاکا کو یہاں سے نکال کر فائی لینڈ پہنچا دیں۔ ورنہ یہ نارفوک بھوت کی طرح ہمارے پیچھے لگا رہے گا"۔ عمران نے کہا۔

"آپ حکم کریں تو اس نارفوک کو بھی ہلاک کیا جا سکتا ہے"۔ فرینک نے کہا۔

"تم سے زیادہ بہتر انداز میں یہ کام ہم خود بھی کر سکتے ہیں لیکن ہم اس وقت تک نارفوک کو ہلاک نہیں کرنا چاہتے جب تک سرگشاکا کامرون نہ پہنچ جائیں۔ ورنہ اس کے ہلاک ہوتے ہی حکومت ایکریمیا ہمارے گرد فوج اور دوسری ایجنسیاں پھیلا دے گی۔ ابھی نارفوک ان کے اندھے اعتماد پر پورا بھی اتر رہا ہے۔ اس لئے نارفوک کی زندگی خود ہمارے لئے فی الحال کار آمد ہے"....... عمران نے کہا۔

"لیکن پرنس۔ وہ سرگشاکا کو دیکھتے ہی ہلاک نہ کر دیں"۔ صفدر نے کہا۔

"نہیں۔ زندہ سرگشاکا ان کے لئے لاش سے زیادہ کار آمد ہے۔ اس وقت انتخابات کا اعلان ہونے میں بہت کم وقت رہ گیا ہے اور اس وقت لاش سے زیادہ وہ زندہ سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں"....... عمران نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے جیسے آپ چاہیں۔ ہمارے چیف باس لانگ فیلڈ کا حکم ہے کہ آپ کے ہر حکم کی تعمیل کی جائے اس لئے ہم آپ کے حکم کے ہر لحاظ سے پابند ہیں"....... فرینک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ویسے ایک بات تو بتاؤ فرینک۔ لانگ فیلڈ نے بارگو کو اپنا خاص آدمی بتایا تھا لیکن میں نے محسوس کیا ہے کہ تم بارگو سے زیادہ تیز بھی ہو اور مؤثر بھی۔ اس کی کیا وجہ ہے"....... عمران نے کہا تو

فرینک بے اختیار مسکرا دیا۔

" بارگو نائب چیف ہیں۔ وہ طویل عرصے سے ہیڈ کوارٹر میں بیٹھ کر کام کرتے رہے ہیں۔ ان کا حکم چلتا ہے۔ ان کا نام چلتا ہے جبکہ ہمارا کام فیلڈ کا ہے اس لئے فیلڈ میں وہ اس انداز میں کام نہیں کر سکتے جس انداز میں ہم کر سکتے ہیں۔ دوسری بات یہ کہ ہاوڑ میرا علاقہ ہے۔ میں یہاں کا انچارج ہوں اور باس بارگو کا تعلق صرف سمگلنگ سے ہے جبکہ میں ایکریمیا کی انٹیلی جنس میں بھی طویل عرصے تک رہ چکا ہوں۔ اس لئے مجھے ایسے بہت سے طریقے آتے ہیں جن سے شاید باس بارگو سرے سے واقف ہی نہ ہوں "....... فرینک نے جواب دیا تو عمران نے اثبات میں سرہلا دیا۔

" پھر کیا کوئی ایسا آدمی مل سکتا ہے "....... عمران نے کہا۔

" جی ہاں۔ میں اسے یہیں بلوا لیتا ہوں۔ باقی آپ اسے سمجھا دیں "۔ فرینک نے کہا تو عمران نے اثبات میں سرہلا دیا۔ فرینک اٹھ کر ایک طرف پڑے ہوئے فون کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ فون پر کسی کو ہدایات دینے کے بعد فرینک واپس آکر کرسی پر بیٹھ گیا۔

" اب آپ مجھے اپنا پروگرام تفصیل سے بتا دیں تاکہ میں اس کے مطابق انتظامات کروں "....... فرینک نے کہا۔

" ہمارا اصل مقصد سرگشاکا کو یہاں سے لے کر فائی لینڈ پہنچانا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ جیسے ہی نقلی سرگشاکا کی انہیں اطلاع ملے گی

وہ سب کچھ بھول کر ان کے پیچھے پڑ جائیں گے اور اس وقت تک جب تک انہیں اصل نقل کا علم ہو گا ہم یہاں سے نکل چکے ہوں گے "۔ عمران نے کہا۔

" ہیلی کاپٹر پر فائی لینڈ پہنچنے میں کافی وقت لگ سکتا ہے اور یہاں جزیرے سے صرف ہیلی کاپٹر سروس ہے البتہ یہاں سے تقریباً سو بحری میل دور ایک دوسرا جزیرہ ہے جس کا نام تامو ہے۔ تامو جزیرے پر ایسے تو مکمل طور پر ایکریمین نیوی کا قبضہ ہے اور وہاں ایکریمین نیوی کا ہیڈ کوارٹر ہے لیکن اس جزیرے کے شمالی حصے میں عام آبادی موجود ہے اور وہاں سمگلنگ کا سامان ڈمپ کرنے کے لئے بڑے بڑے زیر زمین خفیہ گودام موجود ہیں اور یہ سارا کام ایکریمین نیوی کے مقامی حکام کی سرپرستی میں ہوتا ہے۔ گو ہماری پارٹی وہاں کام نہیں کرتی لیکن ایک پارٹی ایسی ہے جس کا وہاں انتہائی مؤثر اڈہ ہے۔ اس کا چیف میرا دوست ہے۔ وہاں سے آپ کو جیٹ طیارہ بھی فائی لینڈ کے لئے مل سکتا ہے۔ میرا مطلب اس کمپنی کے پی اے سے ہے۔ یہ ٹرانسپورٹ طیارے ہیں جو مال کی نقل و حمل میں کام آتے ہیں اور بظاہر تو یہی ظاہر کیا جاتا ہے کہ نیوی کا مطلوبہ سامان ان کے ذریعے ہیڈ کوارٹر میں لایا جاتا ہے اور لے جایا جاتا ہے لیکن ایسا بہت کم ہوتا ہے۔ اصل کام سمگلنگ کا مال لے آنا ہوتا ہے۔ ان طیاروں کو مکمل طور پر حکام سرپرستی کرتے ہیں اس لئے اگر آپ کو یہاں سے تامو جزیرے پر پہنچا دیا جائے اور وہاں سے آپ ٹرانسپورٹ طیارے

کے ذریعے انتہائی آسانی سے اور مکمل حفاظت سے فائی لینڈ پہنچ سکتے ہیں"...... فرینک نے کہا۔

"یہاں تاموجزیرے پر جانے کے لئے کون سا ذریعہ استعمال کیا جائے گا"...... عمران نے پوچھا۔

"نیوی کا ہیلی کاپٹر۔ بھاری رقم دے کر یہ کام ہو سکتا ہے کیونکہ یہاں سے ہیلی کاپٹر تاموجزیرے پر آتے جاتے رہتے ہیں"۔ فرینک نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ لیکن یہ دیکھ لو کہ وہاں پہنچ کر ہم الٹا پھنس نہ جائیں"...... عمران نے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں۔ میں نے پہلے بھی آپ کو بتایا ہے کہ فرینک کبھی ناپختہ کام نہیں کرتا اور مجھے اب حالات کا پوری طرح احساس ہو چکا ہے"...... فرینک نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اگر ایسی بات ہے تو پھر سرگشاکا کے نقلی چکر چلانے کی کیا ضرورت ہے۔ ہم خاموشی سے نکل جائیں گے"...... جولیا نے کہا۔

"نہیں۔ ان کی توجہ ہٹانا ضروری ہے۔ نارفوک بے حد تیز اور ہوشیار آدمی ہے"...... عمران نے کہا اور جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد ایک آدمی وہاں پہنچ گیا اور اسے دیکھ کر عمران کے لبوں پر اطمینان بھری مسکراہٹ ابھر آئی۔ کیونکہ آنے والا نہ صرف سرگشاکا کے قدوقامت اور جسامت کا حامل تھا بلکہ وہ سرگشاکا کی طرح افریقی تھا۔

"یہ میرا خاص آدمی ہے برکسن۔ اور برکسن یہ چیف باس لانگ فیلڈ کے خاص مہمان ہیں اور تمہیں اس لئے بلایا گیا ہے کہ یہ تمہارے ذریعے ایکریمین ایجنٹوں کو ٹریپ کرنا چاہتے ہیں"۔ فرینک نے تعارف کراتے ہوئے کہا۔

"مجھ سے جو ہو سکا میں کروں گا باس"...... برکسن نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"سرگشاکا سامنے بیٹھے ہوئے ہیں۔ ہم تمہیں ان کے روپ میں ایکریمین ایجنٹوں کے سامنے لے آنا چاہتے ہیں"...... عمران نے سرگشاکا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"وہ کس طرح۔ مجھے تفصیل تو بتائیں"...... برکسن نے سرگشاکا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"تمہارے چہرے پر ڈبل میک اپ کیا جائے گا۔ پہلے سرگشاکا کا میک اپ۔ یہ میک اپ ایسا ہو گا کہ اسے کسی مشین سے چیک نہ کیا جا سکے گا۔ اس کے اوپر ایکریمی میک اپ۔ جسے صاف کیا جا سکتا ہو۔ تم بظاہر ایک ایکریمین سیاح ہو گے لیکن جب تمہارا میک اپ صاف کیا جائے گا تو تم سرگشاکا بن جاؤ گے اور پھر تم نے انہیں زیادہ سے زیادہ عرصے تک سرگشاکا بن کر دکھانا ہو گا۔ ویسے تم فکر نہ کرو۔ سرگشاکا کے بولنے کا انداز۔ ان کا لہجہ اور ان کے بارے میں تمام تفصیلات سے تمہیں آگاہ کر دیا جائے گا"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں تیار ہوں"...... برکسن نے جواب دیا اور اس

نے جس اعتماد سے بات کی تھی عمران نے اس پر سنجیدگی کے انداز
میں سرہلا دیا۔

" فرینک ۔ تم اس دوران اس پلان پر عملی طور پر کام شروع کر دو
تاکہ جیسے ہی برکسن کی طرف ان کی توجہ ہو ہم فوراً یہاں سے نکل
جائیں"...... عمران نے کہا اور فرینک نے اثبات میں سرہلا دیا اور
اٹھ کھڑا ہوا۔

نارفوک بڑی بے چینی اور اضطراب کے عالم میں پولیس
ہیڈ کوارٹر میں پولیس کمشنر کے آفس میں ٹہل رہا تھا۔ پولیس کمشنر
جیمز اور کمانڈر کول دونوں ہوٹل بلیو لائن گئے ہوئے تھے تاکہ
سرگشاکا کو یہاں لا سکیں اور اسے شدت سے ان کی واپسی کا انتظار تھا
ویسے نارفوک بار بار یہ سوچ رہا تھا کہ عمران اور اس کے ساتھیوں
کی اس میں بھی کوئی چال نہ ہو۔ کیونں اس طرح اچانک سرگشاکا کا
سامنے آجانا جبکہ عمران اور اس کے ساتھیوں کا غائب ہو جانا۔ یہ
بات اس کے حلق سے نہ اتر رہی تھی۔ اسی خطرے کے پیش نظر اس
نے کمانڈر بارتھی سے کہہ کر جزیرے کو کلوز کرا دیا تھا تاکہ جب تک
وہ کسی حتمی نتیجے تک نہ پہنچ جائے تب تک عمران اور اس کے ساتھی
اس جزیرے سے باہر نہ نکل سکیں لیکن اس کے ساتھ ہی اس کے
ذہن میں یہ خدشہ بھی ابھر آتا تھا کہ کہیں برج کو غلط فہمی نہ ہوئی

ہو۔ یہ آدمی ڈاکٹر برکسن کی صرف سرگشاکا سے مماثلت ہو۔ لیکن لاشعوری عادت والی بات پر اس کا خیال یقین میں بدل جاتا۔ کیونکہ اتنی بات اسے بھی معلوم تھی کہ انسان شعوری طور پر تو اپنے آپ کو بدل سکتا ہے لیکن لاشعوری حرکات کی تبدیلی تقریباً ناممکن ہے کیونکہ دراصل اسے ان حرکات کا شعور نہیں ہوتا۔ اسے معلوم ہی نہیں ہوتا کہ وہ کیا کر رہا ہے اس لئے وہ انہیں بدل ہی نہیں سکتا۔ بہر حال جو کچھ بھی ہے ابھی اندھیرے میں ہے۔ بہرحال امید کی روشنی موجود تھی۔ ویسے اس نے اپنے آدمیوں کو فائی لینڈ حتیٰ کہ کامردن کے دارالحکومت میں بھی پہنچا رکھا تھا تاکہ اگر سرگشاکا کسی بھی طرح وہاں پہنچ جانے میں کامیاب ہو جائیں تو انہیں فوری طور پر ہلاک کر دینے کی کارروائی کی جا سکے۔ وہ اسی طرح بے چینی اور اضطراب کے عالم میں ٹہل رہا تھا اور یہ سب باتیں سوچ رہا تھا کہ اچانک دروازہ کھلا اور پولیس کمشنر جیمز اور اس کے پیچھے کمانڈر کول اندر داخل ہوئے اور نارفوک انہیں دیکھ کر چونک پڑا۔

"کیا ہوا"...... نارفوک پوچھا۔

" ڈاکٹر برکسن کو ہم لے آئے ہیں۔ وہ اس وقت چیکنگ روم میں موجود ہے"...... پولیس کمشنر نے جواب دیا۔

" کس طرح یہ سب ہوا۔ کوئی مداخلت۔ کوئی رکاوٹ"۔ نارفوک نے پوچھا۔

" ہم نے کسی کو معلوم نہیں ہونے دیا۔ ڈاکٹر برکسن اپنے کمرے

میں تھا۔ ان کمروں کے عقب میں ایک راہداری ہے جو بند رہتی ہے۔ وہاں کمروں میں دی گئی سہولیات کے کنٹرولنگ پینلز نصب ہیں اور صرف ایمرجنسی کی صورت میں اسے کھول کر مکینک کو اندر لے جایا جاتا ہے اس راہداری میں ہر کمرے کا دروازہ ہے جسے باہر سے لاک کیا جاتا ہے۔ میں نے اپنے اختیارات کی مدد سے انتہائی خاموشی سے یہ راہداری کھلوائی اور پھر ہم اس عقبی دروازے سے ڈاکٹر برکسن کے کمرے میں داخل ہوئے تو ڈاکٹر برکسن آرام کرسی پر بیٹھے ایک رسالے کے مطالعہ میں مصروف تھے۔ ہم اچانک اس کے سر پر پہنچ گئے تو وہ ہمیں دیکھ کر بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے چہرے پر حیرت اور خوف کے تاثرات ابھر آئے۔ میں نے اسے اپنے ساتھ چلنے کے لئے کہا تو اس نے مزاحمت کی جس پر میرے آدمیوں کو اسے مجبوراً بے ہوش کرنا پڑا اور پھر اسی بے ہوشی کے عالم میں ہم اسے اٹھا کر خفیہ راستے سے ہوٹل سے باہر لے آئے اور یہاں پہنچا دیا۔ اس کمرے میں سامان کی صورت میں صرف ایک بیگ تھا۔ وہ بیگ بھی ساتھ ہی لے آیا گیا ہے۔ اس طرح کسی کو علم ہی نہیں ہوا کہ وہ کہاں چلا گیا ہے۔ ہوٹل کے منیجر اور دوسرے عملے کو احکامات دے دیئے گئے ہیں کہ انہوں نے کسی صورت بھی زبان نہیں کھولنی کہ ڈاکٹر برکسن کو کون لے گیا ہے۔ وہ صرف یہی کہیں گے کہ ڈاکٹر برکسن خود ہی کہیں چلا گیا ہے۔ یہاں چونکہ پولیس کے احکامات کی خلاف ورزی کر کے کوئی آدمی زندہ نہیں رہ سکتا۔ اس لئے یقین ہے

کہ جو کچھ انہیں کہا گیا ہے وہ ویسا ہی کریں گے"...... پولیس کمشنر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں اپنے آدمیوں سے رپورٹ لے لوں"۔ نارفوک نے کہا اور جیب سے چھوٹا سا فکسڈ فریکوئنسی کا ٹرانسمیٹر نکالا اور اس پر موجود مختلف رنگوں کے بٹنوں میں سے سبز رنگ کا بٹن پریس کر دیا تو ٹرانسمیٹر پر موجود سبز رنگ کا بلب تیزی سے جلنے بجھنے لگا۔

"ہیلو ہیلو۔ نارفوک کالنگ۔ اوور"...... نارفوک نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس برج اٹنڈنگ یو باس۔ اوور"...... چند لمحوں بعد برج کی آواز سنائی دی۔

"کیا پوزیشن ہے برج ڈاکٹر برکسن کی۔ اوور"...... نارفوک نے کہا۔

"باس۔ وہ اپنے کمرے میں ہے۔ پولیس کمشنر کمانڈر کول صاحب کے ہمراہ ہوٹل آئے تھے لیکن کافی دیر اندر رہنے کے بعد واپس چلے گئے ہیں۔ ڈاکٹر برکسن ان کے ساتھ نہیں تھا۔ میں نے ان کے جانے کے بعد چیک کیا ہے ڈاکٹر برکسن کا کمرہ اندر سے بند ہے۔ اوور"۔ برج نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ڈاکٹر برکسن کو پولیس کمشنر صاحب خفیہ راستوں سے نکال لائے ہیں تاکہ ان کے ساتھیوں کو ان کا علم نہ ہو۔ اب تم نے

خیال رکھنا ہے کہ ان کے ساتھیوں کو مارک کر کے ان کی نگرانی کرنی ہے۔ انہیں جیسے ہی سرگشاکا کی گمشدگی کا علم ہو گا وہ فوری حرکت میں آ جائیں گے اور حرکت میں آتے ہی ان کے بارے میں معلوم ہو سکے گا۔ اوور"...... نارفوک نے کہا۔

"یس باس۔ اوور"...... برج نے جواب دیا اور نارفوک نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر کے اسے واپس جیب میں ڈال لیا۔

"آپ نے واقعی حیرت انگیز انداز میں کام کیا ہے کہ میرے آدمیوں کو بھی معلوم نہیں ہو سکا"...... نارفوک نے مسکراتے ہوئے کہا تو پولیس کمشنر بے اختیار مسکرا دیا۔

"آئیے اب اس ڈاکٹر برکسن کی چیکنگ کر لیں۔ کاش یہ سرگشاکا ہی ہو"...... نارفوک نے کہا اور پھر وہ پولیس کمشنر اور کمانڈر کول کے ہمراہ چیکنگ روم میں پہنچ گیا جہاں لوہے کے راڈز والی کرسی میں ایک ایکریمی جکڑا ہوا موجود تھا۔ اس کی گردن ڈھلکی ہوئی تھی ویسے قد وقامت اور جسامت کے لحاظ سے وہ واقعی سرگشاکا ہی لگتا تھا۔ اس کمرے میں دو پولیس والے بھی موجود تھے اور کمرے میں موجود سامان سے صاف معلوم ہوتا تھا کہ اس کمرے کو ٹارچنگ سیل کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔

"میک اپ واشر سے اس کا میک اپ چیک کراؤ"...... نارفوک نے پولیس کمشنر جیمز سے کہا اور جیمز نے سر ہلاتے ہوئے وہاں موجود ایک آدمی کو حکم دے دیا۔ چند لمحوں بعد جدید ترین میک اپ واشر

کی مدد سے بے ہوش سرگشاکا کا میک اپ چیک ہونا شروع ہو گیا۔ تھوڑی دیر بعد سرگشاکا کے سر اور چہرے پر چڑھا ہوا کنٹوپ ہٹایا گیا تو نارفوک بے اختیار اچھل پڑا۔ کیونکہ سرگشاکا اصل چہرہ سامنے آ گیا تھا۔

"کہیں ڈبل میک اپ نہ ہو۔ دوبارہ چیکنگ کراؤ۔ ڈبل لائننگ کے ساتھ"...... نارفوک نے جیمز سے مخاطب ہو کر کہا۔

"دوبارہ۔ کیا مطلب۔ ابھی چیکنگ تو کی ہے اور جو میک اپ تھا وہ واش ہو چکا ہے"...... پولیس کمشنر جیمز نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آج کل ڈبل میک اپ کا بھی رواج ہے۔ ہو سکتا ہے کہ اس کے چہرے پر بھی ڈبل میک اپ ہو"...... نارفوک نے کہا تو پولیس کمشنر نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر ایک بار پھر اپنے آدمی کو ہدایات دینا شروع کر دیں۔ ایک بار پھر سرگشاکا کے چہرے اور سر پر کنٹوپ چڑھا دیا گیا اور مشین آن کر دی گئی۔ تھوڑی دیر بعد جب کنٹوپ ہٹایا گیا تو وہی پہلے والا چہرہ موجود تھا۔

"سنو۔ اب انہیں ہوش میں لے آؤ"...... نارفوک نے کہا اور اس بار پولیس کمشنر نے جیب سے ایک شیشی نکال کر اپنے آدمی کی طرف بڑھا دی۔ اس آدمی نے شیشی کا ڈھکن کھولا اور پھر شیشی کا دہانہ بے ہوش سرگشاکا کی ناک سے لگا دیا۔ چند لمحوں بعد اس نے شیشی ہٹائی اور پھر ڈھکن لگا کر شیشی اس نے واپس پولیس کمشنر جیمز کی

طرف بڑھا دی۔ جو اس نے واپس اپنی جیب میں رکھ لی۔ وہ تینوں سرگشاکا کے سامنے رکھی ہوئی کرسیوں پر بیٹھے ہوئے تھے۔ تھوڑی دیر بعد سرگشاکا کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگ گئے اور پھر اس کی آنکھیں ایک جھٹکے سے کھل گئیں۔ چند لمحوں تک تو اس کی آنکھوں میں دھندسی چھائی رہی لیکن پھر ان میں شعور کی چمک ابھر آئی۔

"اوہ۔ اوہ۔ میں کہاں آ گیا ہوں۔ یہ۔ یہ"...... سرگشاکا نے حیرت بھرے انداز میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اٹھنے کی کوشش کی لیکن ظاہر ہے راڈز میں جکڑے ہونے کی وجہ سے وہ صرف کسمسا کر رہ گیا۔

"سرگشاکا۔ تم نے شاید یہ سمجھا تھا کہ تم میرے ہاتھوں سے بچ کر نکل جانے میں کامیاب ہو جاؤ گے لیکن دیکھ لو نارفوک نے آخر کار تمہیں اپنی گرفت میں لے لیا ہے"...... نارفوک نے مسکراتے ہوئے کہا تو سرگشاکا بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"سرگشاکا۔ کون سرگشاکا۔ میں تو برکسن ہوں۔ ڈاکٹر برکسن۔ ایکریمین سیاح۔ میں تو کسی سرگشاکا کو نہیں جانتا"...... سرگشاکا نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا تو نارفوک بے اختیار ہنس پڑا۔

"جیمز۔ اپنے آدمیوں کو کہو کہ سرگشاکا کو آئینہ دکھائیں"۔ نارفوک نے پولیس کمشنر جیمز سے مخاطب ہو کر کہا تو پولیس کمشنر

جیمز نے اپنے آدمی کو ہدایات دیں۔ ایک آدمی نے ایک الماری سے ایک درمیانے سائز کا آئینہ نکالا اور اسے لا کر سر گشاکا کے سامنے کر دیا۔

" اوہ۔ اوہ۔ یہ کیسے ہو گیا اس عمران نے تو کہا تھا کہ یہ میک اپ صاف ہی نہیں ہو سکتا پھر۔ پھر یہ کیسے ہو گیا"...... سر گشاکا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو نارفوک بے اختیار ہنس پڑا۔ اور پھر اس سے پہلے کہ ان کے درمیان مزید کوئی بات ہوتی دروازہ کھلا اور ایک پولیس آفیسر ہاتھ میں کارڈلیس فون پیس اٹھائے اندر داخل ہوا۔

" سر آپ کی کال ہے۔ کمانڈر بارتھی صاحب آپ سے بات کرنا چاہتے ہیں"...... آنے والے نے نارفوک سے کہا اور فون پیس نارفوک کی طرف بڑھا دیا۔ نارفوک نے چونک کر اس کے ہاتھ سے فون پیس لیا اور اس کا بٹن آن کر کے فون پیس کان سے لگا لیا۔

" ہیلو۔ نارفوک بول رہا ہوں"...... نارفوک نے کہا۔

" کمانڈر بارتھی بول رہا ہوں جناب۔ آپ نے جزیرے کو کلوز کرنے کا کہا تھا جس پر میں نے آرڈر کر دیئے لیکن ابھی ولنگٹن سے اعلیٰ حکام کی کال آئی ہے کہ جزیرہ کلوز ہونے سے انتہائی ضروری کاموں کا حرج ہو رہا ہے اس لئے مجھے مجبوراً جزیرہ اوپن کرنا پڑ رہا ہے میں نے سوچا کہ آپ کو بتا دوں۔ آپ کے بارے میں معلوم ہوا ہے کہ آپ پولیس ہیڈ کوارٹر میں ہیں اس لئے یہاں کال کی ہے آپ اگر چاہیں تو نگرانی کی جا سکتی ہے"...... کمانڈر بارتھی نے کہا۔

ٹھیک ہے۔ آپ جزیرہ اوپن کر دیں۔ ہمارا کام ہو گیا ہے اور ہمیں نگرانی کی بھی ضرورت نہیں ہے"...... نارفوک نے کہا۔

اوکے"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی ختم ہو گیا تو نارفوک نے فون آف کیا اور فون پیس واپس اسی یس آفیسر کی طرف بڑھا دیا جو اسے لے آیا تھا اور پولیس آفیسر فون لئے خاموشی سے واپس چلا گیا۔

سر گشاکا۔ کیا آپ کو یہی بتایا گیا تھا کہ یہ میک اپ صاف ہو گا"...... نارفوک نے مسکراتے ہوئے کہا۔

ہاں"...... سر گشاکا نے مختصر سا جواب دیا۔

عمران اور اس کے ساتھی کہاں ہیں اور انہوں نے آپ کو کیوں طرح سامنے کر دیا ہے۔ اس کا کیا بیک گراؤنڈ ہے"۔ نارفوک اچانک انتہائی سنجیدگی سے بات کرتے ہوئے کہا۔

اب کچھ چھپانے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ یہ پلاننگ اس عمران کی اس کا خیال تھا کہ مجھے اس جزیرے سے وہ باہر نہیں لے جا اور کامرون میں انتخابات میں اب صرف دو یوم رہ گئے ہیں۔ اس یری بات صدر کامرون سے کرائی گئی۔ صدر کامرون نے بھی ہی مشورہ دیا کہ میں یہ دو یوم یہاں ہاوڑ میں ہی گزار دوں اور پھر ہیں سے ہی کامرون ریڈیو پر تقریر کرتے ہوئے انتخابات میں قبیلے یوشو کی حمایت کا اعلان کر دوں۔ وہاں یہی ظاہر کیا جائے گا نا یہ تقریر ریڈیو کامرون سے ہی کر رہا ہوں۔ اس طرح آپ

لوگ بے بس ہو جائیں گے اور یہی سمجھیں گے کہ میں واقعی کامرون
پہنچ گیا ہوں۔ پھر مجھے یہاں سے خاموشی سے کامرون پہنچا دیا جائے
اور میں پبلک کے سامنے آجاؤں گا اور اس عمران کا خیال تھا کہ آپ
لوگ مسلسل ان کے پیچھے لگے ہوئے ہیں۔ اس لئے اس نے مجھے
ڈاکٹر برکسن بنا دیا۔ اس کے یہاں ہمدردوں نے ڈاکٹر برکسن کے
باقاعدہ اصل کاغذات بھی تیار کرا دیئے اور میں ڈاکٹر برکسن کے نام
سے ہوٹل میں باقاعدہ کمرہ لے کر رہنے لگا۔ عمران اور اس کے
ساتھیوں نے جان بوجھ کر مجھ سے ہر قسم تعلق ختم کر لیا تاکہ آپ
لوگوں کو مجھ پر شک نہ پڑے۔ لیکن اب یہ سب کچھ دیکھ کر محسوس
ہو رہا ہے کہ عمران غلطی پر تھا۔ آپ لوگ اس سے بھی زیادہ ذہین
اور تیز ہیں"...... سرگشاکا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا عمران اور اس کے ساتھی ابھی تک ہاوڑ میں ہی ہیں"۔
نارفوک نے کہا۔

"مجھے نہیں معلوم۔ ڈاکٹر برکسن کے روپ میں آنے کے بعد میرا
ان سے ہر قسم کا تعلق ختم ہو گیا تھا۔ لیکن آپ لوگوں نے آخر مجھے
کیسے پہچان لیا۔ میرا تو خیال یہی تھا کہ اس میک اپ میں مجھے کوئی
نہ پہچان سکے گا"...... سرگشاکا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آپ کی لاشعوری عادت ہے کہ آپ اپنے کان کی لو پر انگلی
پھیرتے رہتے ہیں اور میک اپ کرنے کے باوجود آپ کی یہ عادت
تبدیل نہیں ہو سکتی تھی۔ میرے ایک آدمی نے اسی عادت کی وجہ

سے آپ کو پہچان لیا لیکن ایک دوسری نشانی بھی تھی اور وہ یہ کہ آپ
کے کان کی لو پر ایک مخصوص انداز کا تل ہے لیکن یہ بات میری سمجھ
میں نہیں آئی کہ عمران جیسا زیرک آدمی میک اپ میں اس تل کو
نظر انداز نہیں کر سکتا۔ جبکہ یہ تل اس نے نظر انداز کر دیا ہے"۔
نارفوک نے کہا وہ بات کرتے کرتے خود ہی چونک پڑا تھا۔

"یہ میرا میک اپ عمران کے ایک ساتھی نے کیا تھا"...... سرگشاکا
نے کہا تو نارفوک نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا اس کے ستے
ہوئے چہرے پر اطمینان کے تاثرات نمودار ہو گئے تھے۔

"ہاں۔ ایسا ہو سکتا ہے۔ ظاہر ہے اب عمران کے سارے ساتھی
تو اس کی طرح ذہین تو نہیں ہو سکتے بہرحال اب آپ بتائیں کہ آپ
کا کیا پروگرام ہے"...... نارفوک نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"کیسا پروگرام"...... سرگشاکا نے چونک کر کہا۔

"آپ ایکریمیا کا ساتھ دیں گے یا مسلم بلاک کا"...... نارفوک
نے کہا تو سرگشاکا نے اختیار مسکرا دیئے۔

"اب ظاہر ہے میں آپ کے ہاتھوں میں ہوں۔ اس لئے آپ کا ہی
ساتھ دوں گا"...... سرگشاکا نے جواب دیا۔

"مجھے چیف سیکرٹری صاحب سے بات کرنی پڑے گی۔ اس کے
بعد ہی کچھ فائنل ہو سکے گا۔ فون پیس منگوائیں"...... نارفوک نے
پولیس کمشنر سے مخاطب ہو کر کہا تو پولیس کمشنر نے اپنے آدمی کو
فون پیس لانے کا کہہ دیا۔

"یس سر"....... اس آدمی نے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے سے باہر چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں کارڈلیس فون پیس موجود تھا۔

"یہاں سے ولنگٹن کا رابطہ نمبر کیا ہے"....... نارفوک نے پولیس کمشنر سے پوچھا تو اس نے رابطہ نمبر بتا دیا۔ نارفوک نے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے اور پھر فون پیس کان سے لگا لیا۔ دوسری طرف گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دے رہی تھی۔

"یس پی اے ٹو چیف سیکرٹری"....... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک آواز سنائی دی۔

"میں جزیرہ ہاوڑ سے نارفوک بول رہا ہوں چیف سیکرٹری صاحب سے فوری بات کرنی ہے۔ اٹ از ایمرجنسی"....... نارفوک نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ ہولڈ آن کریں"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو"....... چند لمحوں بعد چیف سیکرٹری کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"نارفوک بول رہا ہوں جناب"....... نارفوک نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"تم کیا کرتے پھر رہے ہو۔ کہاں ہے وہ سر گشاکا۔ تم نے اب تک کوئی رپورٹ ہی نہیں دی اور یہاں میری جان سولی پر لٹکی ہوئی ہے۔ ایک ایک لمحہ مجھ پر بھاری گزر رہا ہے۔ مجھے تو بعض اوقات

یوں محسوس ہوتا ہے کہ اس قدر اہم ترین معاملے میں تم پر اس طرح کا اندھا اعتماد کر کے کہیں میں نے اپنی زندگی کی سب سے بڑی حماقت نہ کی ہو"....... چیف سیکرٹری نے نارفوک کی آواز سنتے ہی مسلسل بولتے ہوئے کہا۔ ان کا لہجہ بتا رہا تھا کہ وہ واقعی بری طرح جھلائے ہوئے ہیں۔

"سر۔ میں مسلسل کام کر رہا تھا اور اس وقت سر گشاکا میرے سامنے موجود ہیں"....... نارفوک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا واقعی۔ کس طرح۔ جلدی بتاؤ کس طرح۔ وہ پاکیشیائی ایجنٹوں کا کیا ہوا"....... چیف سیکرٹری نے کہا تو نارفوک نے اسے مختصر طور پر اب تک کے تمام واقعات بتا دیئے۔

"کیا کہہ رہے ہو۔ یہ کیسے ممکن ہے کہ وہ عمران خود سر گشاکا کو اس انداز میں سامنے لے آئے۔ نہیں نارفوک۔ ایسا ممکن ہی نہیں ہے"۔ چیف سیکرٹری نے انتہائی تیز لہجے میں کہا۔

"میں نے تسلی کر لی ہے سر۔ وہ واقعی سر گشاکا ہیں"۔ نارفوک نے کہا۔

"سر گشاکا سے میری بات کراؤ"....... چیف سیکرٹری نے کہا۔

"یس سر"....... نارفوک نے کہا اور پھر اس نے فون پیس اپنے کان سے علیحدہ کر کے اس میں موجود لاؤڈر کا بٹن آن کیا اور پھر اٹھ کر اس نے فون پیس سر گشاکا کے کان سے لگا دیا۔

"چیف سیکرٹری صاحب سے بات کیجئے"....... نارفوک نے کہا۔

"ہیلو"....... سرگشاکا نے کہا۔

"سرگشاکا۔ کیا آپ کی واقعی کامرون کے صدر سے بات ہوئی تھی"۔ چیف سیکرٹری نے کہا۔

"جی ہاں"....... سرگشاکا نے جواب دیا۔

"تو پھر صدر کامرون نے آپ کو انتخابات کی نئی تاریخ بتا دی ہو گی"....... چیف سیکرٹری نے کہا۔

"نئی تاریخ۔ کیا مطلب"....... سرگشاکا نے چونک کر پوچھا۔

"تو آپ کو معلوم ہی نہیں ہے کہ کامرون میں انتخابات کو ملتوی کر دیا گیا ہے اور اس کے لئے نئی تاریخ کا اعلان کیا گیا ہے۔ کامرون کے صدر نے آپ کو نہیں بتایا۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے"۔ چیف سیکرٹری نے کہا۔

"مجھے تو انہوں نے نہیں بتایا"....... سرگشاکا نے کہا۔

"حیرت ہے۔ حالانکہ اس کا باقاعدہ اعلان ٹی وی اور ریڈیو پر کیا گیا ہے انتخابات تین ماہ کے لئے ملتوی کر دیئے گئے ہیں اور انتخابات کی تاریخ تین ماہ بعد کی رکھی گئی ہے"....... چیف سیکرٹری نے کہا۔

"ایسا ہی ہو گا۔ لیکن مجھ سے تو کوئی بات نہیں ہوئی"۔ سرگشاکا نے کہا۔

"فون پیس نارفوک کو دیں"....... دوسری طرف سے چیف سیکرٹری نے کہا تو نارفوک نے جو چیف سیکرٹری کی بات سن رہا تھا فون پیس سرگشاکا کے کان سے ہٹا کر خود اپنے کان سے لگا لیا۔

"یس سر۔ کیا واقعی تاریخ تبدیل کر دی گئی ہے سر"۔ نارفوک نے حیران ہو کر کہا۔

"نارفوک۔ اب یہ بات طے ہو گئی ہے کہ جسے تم سرگشاکا سمجھ رہے ہو۔ یہ سرگشاکا نہیں ہے کیونکہ اصل سرگشاکا کو بطور چیف سیکرٹری کامرون اس بات کا بخوبی علم ہے کہ کامرون کے آئین کے مطابق انتخابات کی تاریخ تبدیل ہی نہیں کی جا سکتی۔ آئین کے مطابق چاہے حالات کیسے ہی کیوں نہ ہوں انتخابات بہرحال مقررہ تاریخ پر ہی ہوتے ہیں جب کہ سرگشاکا کہہ رہے ہیں کہ ایسا ہو سکتا ہے۔ میں نے جان بوجھ کر یہ بات پوچھی تھی۔ تم انہیں اچھی طرح چیک کرو اور پھر مجھے بتاؤ"....... چیف سیکرٹری نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا اور نارفوک کا چہرہ چیف سیکرٹری کی بات سن کر تیزی سے مسخ ہوتا چلا گیا۔ کیونکہ اب اس کے ذہن میں بھی شک پیدا ہو گیا تھا کیونکہ واقعی پوری دنیا میں کامرون واحد ملک تھا کہ جس کے آئین میں انتخابات کی باقاعدہ تاریخ درج تھی۔ آئین میں اس ترمیم سے پہلے وہاں یہی ہوتا تھا کہ جو حکومت بھی برسراقتدار ہوتی وہ انتخابات مسلسل ملتوی کرتی رہتی تھی۔ اس لئے وہاں یہ تاریخ آخرکار آئین میں ترمیم کر کے درج کر دی گئی تھی۔

"یس سر۔ میں چیک کرتا ہوں"....... نارفوک نے کہا اور فون بند کر کے اس نے کمانڈر کول کی طرف بڑھا دیا۔

"تو تم سرگشاکا نہیں ہو۔ کون ہو تم"....... نارفوک نے پھاڑ

کھانے والے لہجے میں کہا۔

" میں سرگشاکا ہوں"....... سرگشاکا نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

" اچھا یہ بتاؤ کہ میری تم سے پہلی ملاقات کہاں ہوئی تھی"۔ نارفوک نے کہا۔

" مجھے یاد نہیں ہے"....... سرگشاکا نے جواب دیا۔

" جیمز۔ یہ سرگشاکا نہیں ہے۔ ہمیں ٹریپ کیا گیا ہے اسے گولی سے اڑا دو"....... نارفوک نے ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا تو پولیس کمشنر نے بجلی کی سی تیزی سے ہولسٹر سے سرکاری ریوالور کھینچ لیا۔

" رک جاؤ۔ مجھے مت مارو۔ میں بتا دیتا ہوں۔ میرا نام برکسن ہے اور میرا تعلق لانگ فیلڈ سے ہے۔ ویسے میں افریقی ہوں مجھے سرگشاکا بنایا گیا ہے۔ میرے چہرے پر ڈبل میک اپ کیا گیا تھا اور میک اپ کرنے والے پرنس نے کہا تھا کہ اوپر والا میک اپ تو صاف ہو جائے گا لیکن سرگشاکا والا میک اپ کسی مشین سے صاف نہیں ہو سکتا۔ یہ صرف سادہ پانی سے صاف ہو سکے گا۔ پھر اس نے مجھے تمام سابقہ باتوں کے بارے میں بریف کیا۔ مجھے سرگشاکا کا لہجہ اور انداز سمجھایا۔ مشق کرائی اور پھر مجھے ہوٹل کے کمرے میں بھجوا دیا"۔ برکسن نے خود ہی تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" یہ سب کچھ کہاں ہوا"....... نارفوک نے ہونٹ چباتے ہوئے

کہا۔

" بلیو لائن ہوٹل کے نیچے خفیہ تہہ خانے میں۔ ہوٹل بلیو لائن لانگ فیلڈ گروپ کی ملکیت ہے"....... برکسن نے جواب دیا۔

" سنو برکسن۔ اگر تم زندہ رہنا چاہتے ہو تو سچ سچ بتا دو کہ پرنس کا یہاں سے نکلنے کا کیا پروگرام تھا۔ اگر تم نے سچ بتا دیا تو میرا وعدہ کہ میں تمہیں زندہ چھوڑ دوں گا"....... نارفوک نے کہا۔

" میں نے پرنس اور باس فرینک کے درمیان جو باتیں سنیں۔ ان کے مطابق میرا اندازہ ہے کہ وہ یہاں سے فوجی ہیلی کاپٹر میں جزیرہ تامو جائیں گے اور تامو سے کسی ٹرانسپورٹ جیٹ طیارے سے فائی لینڈ۔ اور یہ میرا اندازہ ہے۔ انہوں نے مجھے براہ راست کچھ نہیں بتایا"....... برکسن نے جواب دیا۔

" کیا یہ فرینک جسے تم باس کہہ رہے ہو ساتھ گیا ہو گا"۔ نارفوک نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" مجھے نہیں معلوم۔ ہو سکتا ہے گیا ہو۔ ہو سکتا ہے نہ گیا ہو"۔ برکسن نے کہا۔

" کیا یہ بات کنفرم کرا سکتے ہو"....... نارفوک نے کہا۔

" ہاں۔ کیوں نہیں۔ میں باس کا خصوصی نمبر بتاتا ہوں۔ اس نمبر پر میری بات کراؤ۔ ابھی معلوم ہو جائے گا"....... برکسن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی ایک نمبر بتا دیا۔ نارفوک نے فوراً وہی نمبر پریس کئے اور فون پیس برکسن کے کان سے لگا دیا۔ دوسری طرف

گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دے رہی تھی۔

"ہیلو"....... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"برکسن بول رہا ہوں ڈیی۔ باس سے بات کراؤ"....... برکسن نے کہا۔

"تم کہاں سے بول رہے ہو۔ کیا پولیس ہیڈ کوارٹر سے بول رہے ہو"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہاں۔ لیکن انہیں مجھ پر شک نہیں ہوا۔ البتہ ایک اہم بات میرے نوٹس میں آئی ہے۔ اس سلسلے میں فوری طور پر باس سے بات کرنی ہے"....... برکسن نے کہا۔

"وہ تو چیف باس کے آدمیوں کے ساتھ گئے ہیں اور وہاں ان کے ساتھ کوئی رابطہ نہیں ہے وہ وہاں سے انہیں آگے بھیج کر ہی واپس آئیں گے"....... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"ٹھیک ہے۔ اب کیا کیا جا سکتا ہے۔ او کے"....... برکسن نے کہا تو نارفوک نے فون پیس اس کے کان سے علیحدہ کیا اور اسے آف کر دیا۔

"آؤ میرے ساتھ"....... نارفوک نے دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے پولیس کمشنر اور کمانڈر کول سے کہا۔

"اس کا کیا کرنا ہے"....... پولیس کمشنر نے برکسن کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"اسے گولی مار دو"....... نارفوک نے مڑے بغیر کہا اور تیز تیز قدم

اٹھاتا کمرے سے باہر آگیا۔ اسی لمحے پیچھے سے گولی چلنے اور برکسن کی چیخ سنائی دی لیکن نارفوک آگے بڑھتا چلا گیا۔ اس کے ذہن میں مسلسل دھماکے ہو رہے تھے۔ عمران نے واقعی نقلی سرگشاکا کو آگے کر کے اس کے ساتھ بہت بڑا ہاتھ کیا تھا اور وہ احمق بن گیا تھا۔

"ہمیں فوری اب فائی لینڈ پہنچنا چاہئے۔ اس طرح بھاگنے کا کوئی فائدہ نہیں۔ انہوں نے بہرحال فائی لینڈ پہنچنا ہے"....... نارفوک نے فیصلہ کن لہجے میں بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر وہ کمانڈر کول کی طرف مڑ گیا جو اس کے پیچھے آ رہا تھا۔

"کمانڈر کول۔ کمانڈر بارتھی سے کہہ کر کوئی انتہائی تیز رفتار ہیلی کاپٹر تیار کرائیں۔ میں اپنے ساتھیوں سمیت جلد از جلد فائی لینڈ پہنچنا چاہتا ہوں"....... نارفوک نے کہا۔

"ٹھیک ہے"....... کمانڈر کول نے جواب دیا اور نارفوک نے ایک بار پھر ہونٹ بھینچ لئے۔

ٹرانسپورٹ جیٹ طیارہ آسمان کی بلندیوں پر انتہائی تیز رفتاری سے سفر کرتا ہوا فائی لینڈ کی طرف بڑھتا چلا جا رہا تھا۔ عمران اور اس ساتھیوں کے لئے خصوصی نشستیں طیارے میں لگائی گئی تھیں۔ انہیں سفر کرتے ہوئے تقریباً ایک گھنٹہ گزر چکا تھا اور روانگی کے وقت پائلٹ سے عمران کی جو بات چیت ہوئی تھی اس کے مطابق تاموجیریے سے فائی لینڈ کا سفر انتہائی تیز رفتاری کے باوجود آٹھ گھنٹوں کا تھا اور ان آٹھ گھنٹوں میں انہوں نے مسلسل سفر کرنا تھا۔ اس کا مطلب تھا کہ ابھی انہیں سات گھنٹے مزید سفر کرنا تھا۔

" پرنس۔ آپ کی ٹرانسمیٹر کال ہے"...... اچانک پائلٹ کیبن سے سیکنڈ پائلٹ نے جھانک کر عمران سے مخاطب ہو کر کہا تو عمران تیزی سے اٹھا اور پائلٹ کیبن کی طرف بڑھ گیا۔

" کس کی کال ہے"...... عمران نے پوچھا۔

" ٹائیگر فرام ہاوڑ"...... سیکنڈ پائلٹ نے کہا۔

" ہیلو پرنس اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... عمران نے ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کرتے ہوئے کہا۔

" پرنس۔ میں ٹائیگر بول رہا ہوں۔ ہمارا پلان اوپن ہو چکا ہے۔ ہمارے آدمی کو ہلاک کر دیا گیا ہے اور آپ کا حریف خصوصی فوجی تیز رفتار ہیلی کاپٹر میں اپنے ساتھیوں سمیت فائی لینڈ کے لئے فلائی کر چکا ہے۔ اوور اینڈ آل"...... فرینک کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر آف کر کے رابطہ ختم کر دیا۔ عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

" کیا ایسا ہو سکتا ہے کہ ہم فائی لینڈ کی بجائے شمالی کانڈر کے کسی اور شہر لینڈ کر سکیں"۔ عمران نے پائلٹ سے مخاطب ہو کر کہا۔

" کیا مطلب۔ کہاں"...... پائلٹ نے کنٹرول سیکنڈ پائلٹ کو دیتے ہوئے کانوں سے ہیڈ فون اتار کر پوچھا۔

" فائی لینڈ کی بجائے شمالی کانڈر کا کوئی ایسا شہر جہاں سے افریقہ کے لئے چارٹرڈ جیٹ طیارے مل سکتے ہوں"...... عمران نے کہا۔

" فائی لینڈ سے پہلے اگر ہم مڑ جائیں تو کیا بک اتر سکتے ہیں۔ ہمارے پاس فیول صرف فائی لینڈ تک کا ہے اس سے آگے تو ہم جا نہیں سکتے اور کیابک کے علاوہ ہم اور کہیں اتر نہیں سکتے کیونکہ پھر ہمیں ایکریمیا میں ہی اترنا ہو گا اور وہاں اترنے کے بعد انتہائی سخت چیکنگ ہو گی اس لئے صرف کیابک ہی اترا جا سکتا ہے۔ کیابک سے آپ کو چارٹرڈ جیٹ طیارے بھی مل سکتے ہیں"...... پائلٹ نے

جواب دیا۔

" فائی لینڈ کی بجائے کیابک اترنے پر انکوائری نہیں ہو گی"۔ عمران نے پوچھا۔

" نہیں۔ کیونکہ ہمارے پاس شمالی کانڈر کے لئے باقاعدہ اجازت نامہ موجود ہے اور طیارے میں خرابی کا بہانہ بنایا جا سکتا ہے"۔ پائلٹ نے کہا۔

" او کے۔ پھر آپ کیابک ہی لینڈ کریں فائی لینڈ نہیں۔ کیونکہ جن سے بچ کر ہم نکل رہے ہیں انہیں معلوم ہو چکا ہے کہ ہم نے فائی لینڈ پہنچنا ہے اس لئے وہ ایک فوجی ہیلی کاپٹر کے ذریعے فائی لینڈ جا رہے ہیں اور وہ ہم سے پہلے وہاں یقیناً پہنچ جائیں گے"...... عمران نے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ جیسے آپ کہیں۔ ہم بہرحال شمالی کانڈر آپ کو پہنچانے کے پابند ہیں"...... پائلٹ نے کہا۔

" خیال رکھنا۔ ہو سکتا ہے کہ راستے میں ایکریمین نیوی کی چیکنگ سپاٹس سے چیکنگ وغیرہ کی جائے"...... عمران نے کہا۔

" اس کی فکر مت کریں۔ ہمارے رابطے مضبوط ہیں۔ چیکنگ ہوئی بھی ہی تو صرف رسمی ہو گی"...... پائلٹ نے جواب دیا اور عمران نے اطمینان بھرے انداز میں سر ہلا دیا اور پھر پائلٹ کیبن سے نکل کر واپس اپنے ساتھیوں کے پاس پہنچ گیا۔

" کیسی کال تھی"...... جولیا نے پوچھا تو عمران نے اسے تفصیل

بتا دی۔

" بہرحال اس سے ایک فائدہ تو ہوا ہے کہ ہم اس چوہے دان سے تو نکل آنے میں کامیاب ہو گئے ہیں"...... صفدر نے کہا۔

" لیکن نارفوک کو اگر معلوم ہو گیا ہے کہ نکل گئے ہیں تو وہ فائی لینڈ جانے والے طیاروں کی چیکنگ تو کرا سکتا تھا"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

" اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ نارفوک کو معلوم ہے کہ وہ کچھ بھی کر لے چیکنگ رسمی ہی ہونی ہے اس لئے اس نے وقت ضائع کرنے کی بجائے یہی مناسب سمجھا کہ ہمارا استقبال فائی لینڈ میں ہی کرے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" لیکن ہمیں تو شمالی کانڈر کی بجائے وہاں سے کامرون جانا چاہئے تھا۔ اس طرح تو ہم ایک لحاظ سے واپس ایکریمیا کی طرف ہی جا رہے ہیں"...... جولیا نے کہا۔

" یہاں سے کامرون کے لئے بہت طویل فاصلہ طے کرنا پڑتا ہے اور اس قدر طویل سفر سوائے معمول کی پروازوں کے اور کوئی طیارہ نہیں کر سکتا۔ معمول سے ہٹ کر کوئی بھی پرواز کسی صورت بھی چیک ہوئے بغیر آگے نہیں جا سکتی"...... عمران نے کہا اور جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

" آپ نے اس بر کسن پر محنت تو بہت کی تھی عمران صاحب۔ پھر کیسے اس نارفوک کی اس کی اصلیت کا علم ہو گیا"...... صفدر نے

کہا۔

" نارفوک خاصا ذہین اور ہوشیار آدمی ہے۔ اس لئے میں نے محنت بھی کی تھی اور یہ سارا اس محنت کا ہی نتیجہ ہے کہ ہمیں اتنا وقفہ بھی مل گیا ہے۔ ورنہ شاید اتنا وقفہ بھی نہ ملتا"....... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

" کیا آپ پہلے کبھی کیابک گئے ہیں۔ وہاں سے نکلنا بھی تو مسئلہ ہو گا۔ کاغذات کی تیاری کا کام کیسے ہو گا"....... چند لمحوں بعد صفدر نے کہا۔

" ان علاقوں میں دولت سب کام کرا دیتی ہے"....... عمران نے جواب دیا۔

" عمران صاحب۔ ایک کام اور ہو سکتا ہے کہ میں شمالی کانڈر کے دارالحکومت میں موجود کامرون سفارت خانے پہنچ جاؤں۔ وہاں سے مجھے سفارتی تحفظ کے ساتھ کامرون پہنچایا جا سکتا ہے"۔ سر گشاکا نے کہا۔

" ہاں۔ ہو تو سکتا ہے لیکن شرط ہے کہ اس سفارت خانے کی نگرانی نہ ہو رہی ہو۔ کیونکہ نارفوک کو تو معلوم ہو گیا ہے کہ ہم بہرحال شمالی کانڈر جا رہے ہیں اور اس وقت ایکریمیا کے لئے ایک ایک لمحہ بھاری ہے اور معاف کیجئے سفارت خانوں میں بھی دولت کا کھیل کھیلا جا سکتا ہے۔ اگر انہیں ذرا بھی بھنک پڑ گئی تو وہ سب کچھ کر گزرنے پر تیار ہو جائیں گے"..... عمران نے کہا اور سر گشاکا ایک

طویل سانس لے کر خاموش ہو گئے اور پھر مسلسل اور طویل سفر کے بعد آخر کار وہ صحیح سلامت کیابک کے ہوائی اڈے پر اتر گئے۔ چونکہ وہ ایکریمین میک اپ میں تھے اور ان کے پاس کاغذات بھی مکمل تھے اور اس لئے انہیں کسی جگہ نہ روکا گیا اور وہ اطمینان سے تمام مراحل طے کر کے ایئرپورٹ سے باہر آ گئے۔

" کیا ہم یہاں کسی ہوٹل میں ٹھہریں گے"....... جولیا نے باہر آتے ہی کہا۔

" جب ہمارا طیارہ فائی لینڈ نہیں پہنچے گا تو لامحالہ چیکنگ ہو گی اور اتنا تو انہیں آسانی سے معلوم ہو جائے گا کہ ایک طیارہ ایکریمینز کو لے کر کیابک اترا ہے اور یہ چھوٹا شہر ہے اس لئے ہمیں یہاں آسانی سے چیک کر لیا جائے گا۔ اس لئے ہمیں یہاں سے فوری طور پر نکلنا ہے"....... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" لیکن کہاں جانا ہو گا۔ کیا فائی لینڈ"۔ جولیا نے حیران ہو کر پوچھا۔

" نہیں یہاں سے ہم کارڈن جائیں گے۔ وہ بڑا شہر ہے وہاں ہم زیادہ محفوظ ہوں گے اور کارڈن کا شاید نارفوک کو خیال تک نہ آئے"....... عمران نے کہا اور پھر وہ ٹیکسیوں میں بیٹھ کر پہلے شہر گئے تاکہ اگر یہاں سے ان کی چیکنگ کی جائے تو کسی کو یہ معلوم نہ ہو سکے کہ وہ کہاں گئے ہیں۔ شہر پہنچ کر انہوں نے ٹیکسیاں چھوڑ دیں اور اس کے بعد وہ کافی دیر تک بازار میں پیدل گھومتے پھرتے رہے۔ اس کے بعد عمران نے وہاں سے طویل سفر کرنے والی بسوں کے اڈے

کے بارے میں معلومات حاصل کیں کیونکہ شمالی کانڈر میں طویل
سفر کے لئے بسوں کا استعمال زیادہ کیا جاتا تھا اور بسیں اس قدر آرام
دہ اور تیز رفتار ہوتی تھیں کہ یہاں کے لوگ جہازوں کی نسبت ان
بسوں کو طویل سفر کے لئے ترجیح دیتے تھے۔ تقریباً ایک گھنٹے کے سفر
کے بعد وہ کارڈن پہنچ گئے۔ یہ کافی بڑا شہر تھا بس سے اتر کر عمران اپنے
ساتھیوں سمیت ایک چارٹرڈ کمپنی کے آفس پہنچا جہاں سے کامرون
کے لئے طیارے چارٹرڈ کئے جا سکتے تھے۔ لیکن وہاں پہنچ کر اس وقت
انہیں بے حد مایوسی ہوئی جب انہیں معلوم ہوا کہ اس قدر طویل
سفر کے لئے وہ طیارے چارٹرڈ نہیں کرتے۔ اس کے لئے انہیں
معمول کی پروازوں سے ہی جانا ہوگا اور یہ پروازیں بھی انہیں شمالی
کانڈر کے دارالحکومت ستاوا سے ہی مل سکتی ہیں البتہ اگر وہ چاہیں تو
چارٹرڈ طیارے سے دارالحکومت پہنچ سکتے ہیں اور عمران نے اسے ہی
غنیمت سمجھا اور پھر انہوں نے دارالحکومت کے لئے طیارہ چارٹرڈ کرا لیا
اور تھوڑی دیر بعد وہ ایک بار پھر طیارے میں بیٹھے سفر کرنے
مصروف تھے۔

"اس مشن میں تو ہمیں مسلسل سفر کرنا پڑ رہا ہے"...... صفدر
نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"گھن چکر کا لفظ تو سنتے رہتے تھے لیکن اس کا صحیح مطلب اب سمجھ
میں آیا ہے"...... عمران صاحب نے جواب دیا اور سب ساتھی اس
کی بات پر بے اختیار ہنس پڑے۔

کار رکتے ہی دروازے کے سامنے کھڑے ہوئے ایک مسلح آدمی
نے جلدی سے آگے بڑھ کر دروازہ کھولا اور نارفوک کار سے نیچے اتر
آیا۔

"خوش آمدید نارفوک۔ خوش آمدید"...... اسی لمحے دروازے پر
کھڑے ہوئے ایک پستہ قد اور بھاری جسم کے آدمی نے آگے بڑھتے
ہوئے کہا اس کے جسم پر گہرے رنگ کا سوٹ تھا لیکن اس نے ٹائی
انتہائی شوخ اور پھولدار پہنی ہوئی تھی۔ وہ آدھے سر سے گنجا تھا البتہ
اس کی بھنویں بے حد موٹی تھی یوں محسوس ہوتا تھا جیسے وہ انسان
کی بجائے کسی جن یا دیو کی بھنویں ہوں۔

"اس گرمجوشانہ استقبال کا بے حد شکریہ پالمر۔ سچ پوچھو تو مجھے
تمہاری طرف سے اس قسم کے استقبال کی توقع نہ تھی"۔ نارفوک
نے آگے بڑھ کر بڑے گرمجوشانہ انداز میں مصافحہ کرتے ہوئے کہا تو

پالمر بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔

" اس وقت تم سرکاری ڈیوٹی پر تھے اور ہم غیر سرکاری لوگ۔ لیکن اب تو ہم دونوں ایک ہی کیٹگری میں ہیں"...... پالمر نے ہنستے ہوئے کہا اور نارفوک بھی بے اختیار مسکرا دیا اور پھر وہ دونوں آگے پیچھے چلتے ہوئے دروازے میں داخل ہوئے اور ایک طویل راہداری کراس کر کے وہ ایک بڑے سے کمرے میں پہنچ گئے۔ جسے انتہائی شاندار انداز میں آفس کے طور پر سجایا گیا تھا بلکہ مہاگنی کی جہازی سائز کی آفس ٹیبل دیکھ کر محسوس ہوتا تھا کہ آفس کی ڈیکوریشن کسی باذوق آدمی کی مرہون منت ہے۔

" آؤ بیٹھو اور مجھے بتاؤ کہ آج تمہیں میری یاد کیسے آ گئی"...... پالمر نے اس جہازی سائز میز کے پیچھے جہازی سائز اور اونچی پشت والی کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا اور نارفوک میز کی دوسری طرف رکھی ہوئی کرسی پر بیٹھ گیا۔

" میں ابھی ہاوڑ سے ایک انتہائی تیز رفتار فوجی ہیلی کاپٹر پر فائی لینڈ پہنچا ہوں۔ ساتھیوں کو تو میں نے ایئرپورٹ بھجوا دیا ہے لیکن میں سیدھا تمہارے پاس آیا ہوں اس لئے کہ تم بہر حال ایکریمی ہو اور یہاں فائی لینڈ میں انتہائی موثر آدمی ہو"...... نارفوک نے کہا۔

" ارے ایسی بھی کوئی بات نہیں نارفوک۔ یہاں تو بڑے بڑے مگرمچھ پڑے ہوئے ہیں۔ بہر حال مسئلہ کیا ہے۔ تمہاری سنجیدگی بتا رہی ہے کہ مسئلہ انتہائی اہم اور فوری نوعیت کا ہے"...... پالمر نے

کہا اور پھر اس سے پہلے کہ نارفوک کوئی جواب دیتا اچانک کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک خوبصورت لڑکی ایک ٹرے اٹھائے اندر داخل ہوئی۔ اس نے مسکراتے ہوئے نارفوک کو ہیلو کہا اور ٹرے میں موجود شراب کی بوتل اور دو جام میز پر رکھ دیئے۔ اس کے بعد اس نے بوتل کھولی اور دونوں جام آدھے آدھے بھر کر اس نے بوتل کا ڈھکن بند کیا اور پھر ایک ایک جام اٹھا کر نارفوک اور پالمر کے سامنے رکھا اور پھر ٹرے اٹھا کر مسکراتی ہوئی واپس چلی گئی۔

" لو پیو۔ تمہارے لئے خصوصی طور پر سٹور سے منگوائی ہے"۔ پالمر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" شکریہ"...... نارفوک نے کہا اور جام اٹھا کر اس نے اس کی چسکی لی۔

" بہت خوب۔ خاصی پرانی لگتی ہے"...... نارفوک نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

" ہاں۔ بہت پرانی ہے"...... پالمر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور نارفوک نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

" میری بات غور سے سننا پالمر۔ اس وقت ایکریمیا کا بین الاقوامی مستقبل داؤ پر لگا ہوا ہے اور چیف سیکرٹری ایکریمیا نے مجھ پر اس معاملے میں اعتماد کر کے مجھے ہمیشہ کے لئے خرید لیا ہے لیکن میں ابھی تک ان کے اعتماد پر پورا نہیں اتر سکا۔ اس لئے میں تمہارے پاس آیا ہوں"...... نارفوک نے کہا تو پالمر کے چہرے پر انتہائی

سنجیدگی کے ساتھ ساتھ حیرت کے تاثرات بھی ابھر آئے۔

" تم جیسا آدمی یہ فقرہ کہہ رہا ہے تو پھر حالات واقعی بے حد سنگین ہیں۔ بہر حال تم بتاؤ۔ مجھ سے جو ممکن ہو سکا میں کروں گا"۔ پالمر نے انتہائی سنجیدگی سے کہا تو نارفوک نے اسے مختصر طور پر پہلے اقوام متحدہ کے تحت قائم ہونے والی کمیٹی ٹریٹی کے بارے میں بتایا۔ اس کی اہمیت کے بارے میں بتایا اور پھر اس نے وہ واقعات بتائے جن کی وجہ سے یہ کھیل شروع ہوا اور پھر اس نے اس وقت سے جب وہ سیگر کے چیف بروک کے ذریعے اس کھیل میں شامل ہوا تھا سے لے کر اب پالمر تک پہنچنے کے تمام واقعات و حالات مختصر طور پر بتا دیئے

" اوہ۔ اوہ۔ ویری بیڈ۔ یہ تو واقعی ایکریمیا کا مستقبل ہمیشہ کے لئے تاریک ہو جائے گا۔ آج مجھے پہلی بار احساس ہو رہا ہے کسی ایک شخص کو کسی ملک یا قوم کے لئے اس قدر اہمیت بھی حاصل ہو سکتی ہے۔ بہرحال وہ تامو سے سوار ہوئے ہیں یہ بات تو طے ہے ناں"....... پالمر نے کہا۔

" ہاں۔ اور اسی لئے میں آیا ہوں کہ مجھے معلوم ہے کہ تامو میں تمہارا بے حد اثر و رسوخ ہے اور تم وہاں سے اس طیارے کا پتہ بھی چلا لو گے اور پھر اس طیارے کی موجودہ پوزیشن بھی تمہیں آسانی سے معلوم ہو جائے گی"....... نارفوک نے کہا تو پالمر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

" کتنے آدمی ہیں وہ اور ان کی کوئی خاص نشانی"....... پالمر نے میز

پر پڑے ہوئے فون کے رسیور کی طرف ہاتھ بڑھاتے ہوئے پوچھا۔

" وہ سب یقیناً ایکریمین میک اپ میں ہوں گے لیکن ایک عورت اور پانچ مرد ہوں گے۔ ہو سکتا ہے کہ ایک دو اور بھی ہوں۔ بہرحال ان کے ساتھ عورت ایک ہی ہے اور ان کی منزل فائی لینڈ ہے"....... نارفوک نے کہا تو پالمر نے رسیور اٹھایا اور دو نمبر پریس کر دیئے۔

" یس باس"....... دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

" تامو میں رچرڈ سے بات کراؤ۔ جلدی"....... پالمر نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

" تم فکر نہ کرو نارفوک۔ اب یہ کام تمہارا نہیں۔ میرا ہے اور تم دیکھنا کہ اب کیا ہوتا ہے"....... پالمر نے رسیور رکھ کر کہا۔

" یہ عمران دنیا کا شاطر ترین آدمی ہے۔ اس لئے مجھے یقین ہے کہ یہ شخص فائی لینڈ براہ راست نہیں اترے گا۔ یہ لازماً راستہ بدل جائے گا"....... نارفوک نے کہا۔

" ایک بار ٹریس ہو جائے۔ پھر چاہے دنیا کے کسی بھی کونے میں وہ چلا جائے پالمر کی گرفت سے نہیں نکل سکتا"....... پالمر نے بڑے بااعتماد لہجے میں کہا اور نارفوک نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی اور پالمر نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے لاؤڈر کا بٹن بھی آن کر دیا۔ لاؤڈر کا بٹن آن ہوتے ہی ایک نسوانی آواز نارفوک کو واضح طور پر سنائی دی۔

"ہیلو باس۔ رچرڈ لائن پر ہے"...... نسوانی آواز نے کہا۔

"ہیلو"...... پالمر نے کہا۔

"یس باس۔ رچرڈ بول رہا ہوں تامو سے"...... ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ لہجہ مؤدبانہ تھا۔

"رچرڈ۔ ہاوڑ سے ایک عورت اور چند ایکریمین مردوں کا گروپ تامو پہنچا ہے اور پھر وہاں سے وہ کسی طیارے کے ذریعے فائی لینڈ روانہ ہوا ہے۔ مجھے اس بارے میں حتمی اور فوری معلومات چاہئیں"۔ پالمر نے تیز لہجے میں کہا۔

"باس۔ کیا اس گروپ کا تعلق لانگ فیلڈ سے تھا"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو نارفوک بے اختیار اچھل پڑا اور اس نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"ہاں۔ کیوں کیا تمہیں اس بارے میں معلوم ہے"...... پالمر نے پوچھا۔

"باس۔ یہ طیارہ ہمارا ہی ہے۔ لانگ فیلڈ کے گروپ ہاوڑ کے انچارج فرینک کے کہنے پر میں نے ہی اس کا انتظام کیا تھا۔ کیونکہ فرینک کے ساتھ ہمارے سلسلے چلتے رہتے ہیں اور ہمیں ایک دوسرے کا کام کرنا پڑتا ہے"...... رچرڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ اس طیارے کی تفصیل بتاؤ۔ نمبر وغیرہ اور یہ بھی معلوم کر کے بتاؤ کہ یہ طیارہ اس وقت کہاں ہے۔ پائلٹ سے میری بات کراؤ"...... پالمر نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس باس۔ میں ابھی معلوم کر کے آپ کو کال کرتا ہوں"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"جلدی معلوم کرو"...... پالمر نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"کیا ستم ظریفی ہے کہ یہ لوگ ہمیں ہی ہمارے خلاف استعمال کر رہے ہیں"...... نارفوک نے کہا اور پالمر بے اختیار ہنس پڑا۔

"یہ اچھا ہوا کہ یہ لوگ ہمارے طیارے میں ہی سفر کر رہے ہیں۔ اب سب کچھ فوری معلوم ہو جائے گا۔ ورنہ نجانے کتنی ٹکریں مارنی پڑتیں انہیں تلاش کرنے میں"...... پالمر نے جواب دیا اور نارفوک نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پانچ منٹ بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی اور پالمر نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... پالمر نے کہا۔

"تامو سے رچرڈ لائن پر ہے باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو رچرڈ کیا معلوم ہوا ہے"...... پالمر نے اشتیاق بھرے لہجے میں کہا۔

"باس میری پائلٹ الفریڈ سے بات ہوئی ہے اس نے بتایا ہے کہ راستے میں سفر کے دوران اس گروپ کے لیڈر پرنس کو ایک ٹرانسمیٹر کال موصول ہوئی جسے اٹنڈ کرنے کے بعد اس نے پائلٹ سے کہا کہ وہ طیارے کو فائی لینڈ لے جانے کی بجائے کسی اور جگہ لے جائے تو پائلٹ نے طیارہ کیابک لے جا کر اتار دیا۔ اس نے

بتایا ہے کہ انہیں کیابک پہنچے ہوئے پندرہ منٹ گزر چکے ہیں اور یہ گروپ ایئرپورٹ سے باہر جا چکا ہے۔ اس گروپ میں ایک عورت اور پانچ ایکریمی مرد شامل ہیں"...... رچرڈ نے جواب دیا۔

" پائلٹ سے میری بات کراؤ تاکہ میں اس سے ان کے حلیئے معلوم کر لوں"...... پالمر نے کہا۔

" یس باس۔ میں اسے آپ کر فریکونسی بتا دیتا ہوں۔ وہ آپ کو ٹرانسمیٹر کال کر لے گا"...... رچرڈ نے جواب دیا اور پالمر نے او۔ کے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

" وہ فائی لینڈ کی بجائے کیابک اترے ہیں اور اسی لئے جلدی اتر گئے ہیں ورنہ شاید طیارہ اس وقت فائی لینڈ اتر رہا ہوتا بہرحال تم فکر نہ کرو۔ اب وہ مجھ سے کہیں نہیں بھاگ سکیں گے"...... پالمر نے کہا اور نارفوک نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ وہ اس دوران شراب چسکیاں لے لے کر پینے میں مصروف تھا۔ پالمر نے میز کی دراز کھولی اور اس میں سے ایک جدید ساخت کا ٹرانسمیٹر نکال کر اس نے میز پر رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد ٹرانسمیٹر سے سیٹی کی تیز آواز نکلنے لگی اور پالمر نے ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔

" ہیلو ہیلو۔ پائلٹ الفریڈ کالنگ چیف۔ اوور"...... ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

" یس چیف اٹنڈنگ یو۔ اس گروپ کے حلیئے بتاؤ جسے تم نے اپنے طیارے میں کیابک پہنچایا ہے۔ اوور"...... پالمر نے تیز لہجے میں

کہا دوسری طرف سے الفریڈ نے ایک عورت اور پانچ مردوں کے حلیئے بتا دیئے۔

" ان کے لباس وغیرہ کی تفصیل بتاؤ۔ اوور"...... پالمر نے پوچھا تو پائلٹ نے اس بارے میں بھی بتا دیا۔

" او۔ کے۔ اوور اینڈ آل"...... پالمر نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے اس نے اسے واپس میز کی دراز میں رکھا اور پھر رسیور اٹھا کر اس نے دو نمبر پریس کر دیئے۔

" یس باس"...... دوسری طرف سے نسوانی آواز سنائی دی۔

" کیابک میں ٹیری سے بات کراؤ۔ فوراً"...... پالمر نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ چند لمحوں بعد ہی گھنٹی بج اٹھی تو پالمر نے رسیور اٹھا لیا۔

" یس "...... پالمر نے کہا۔

" ٹیری لائن پر ہے باس"...... دوسری طرف سے وہی نسوانی آواز سنائی دی۔

" ہیلو"...... پالمر نے تیز لہجے میں کہا۔

" یس چیف۔ میں ٹیری بول رہا ہوں کیابک سے"...... ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ لہجہ مؤدبانہ تھا۔

" ایک عورت اور پانچ ایکریمین مرد پندرہ بیس منٹ پہلے طیارے کے ذریعے تاموجزیرے سے کیابک پہنچے ہیں تم نے انہیں فوری طور پر ٹریس کرنا ہے۔ میں تمہیں ان کے حلیئے اور لباس کی

تفصیل بتا دیتا ہوں لیکن یہ کام انتہائی ایمرجنسی میں کرنا ہے"۔ پالمر نے کہا۔

"یس باس"....... دوسری طرف نے جواب دیتے ہوئے کہا اور پھر پالمر نے پائلٹ کے بتائے ہوئے حلیئے اور لباس وغیرہ کی تفصیلات بتا دیں اور اس کے ساتھ ہی رسیور رکھ دیا۔ تقریباً آدھے گھنٹے بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی۔

"یس"....... پالمر نے رسیور اٹھاتے ہوئے کہا۔

"ٹیری لائن پر ہے باس"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہاں۔ کیا رپورٹ ہے ٹیری"....... پالمر نے تیز لہجے میں پوچھا۔

"چیف۔ میں نے تمام ہوٹلوں میں چیکنگ کرالی ہے۔ یہ گروپ کسی چھوٹے یا بڑے ہوٹل میں نہیں ٹھہرا۔ البتہ صرف اتنا معلوم ہو سکا ہے کہ ایئرپورٹ سے یہ لوگ ٹیکسیوں میں سوار ہو کر مین مارکیٹ اترے ہیں۔ اس کے بعد ان کا پتہ نہیں چل رہا۔ لیکن میرے آدمی پورے شہر میں پھیلے ہوئے ہیں۔ جیسے ہی معلومات ملیں میں آپ کو دوبارہ کال کروں گا"....... ٹیری نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ جس قدر جلد ممکن ہو سکے ان کا کھوج لگاؤ۔ لیکن کسی قسم کی مداخلت کی ضرورت نہیں ہے تم نے پہلے مجھے رپورٹ دینی ہے اس کے بعد میں تمہیں خصوصی ہدایات دوں گا۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ انہوں نے وہاں کسی سے کوئی پرائیویٹ رہائش گاہ حاصل کر لی ہو۔ ہر طرف چیکنگ کرو"....... پالمر نے اسے ہدایات

دیتے ہوئے کہا۔

"یس چیف۔ میں سمجھتا ہوں چیف۔ آپ بے فکر رہیں۔ میں ہر قیمت پر انہیں ڈھونڈ نکالوں گا"....... دوسری طرف سے کہا گیا اور پالمر نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا اور پھر وہ دونوں مسلسل شراب نوشی میں مصروف رہے لیکن ٹیری کی کال نہ آئی۔

"حیرت ہے۔ کافی وقت ہو گیا ہے۔ شاید ایک گھنٹے سے بھی زیادہ ہو گیا ہے لیکن ٹیری کی کال نہیں آئی"....... پالمر نے کہا۔

"یہ انتہائی شاطر لوگ ہیں۔ آسانی سے ان کا کھوج ملنا مشکل ہے"۔ نارفوک نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ پالمر کوئی جواب دیتا فون کی گھنٹی بج اٹھی اور پالمر نے جھپٹ کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"....... پالمر نے کہا۔

"ٹیری سے بات کیجئے باس"....... دوسری طرف سے اس کی سیکرٹری نے کہا۔

"ہاں ٹیری۔ کیا ہوا۔ بہت دیر لگا دی تم نے کال کرنے میں"۔ پالمر نے تیز لہجے میں کہا۔

"چیف۔ میں اور میرے آدمی ان لوگوں کو مسلسل شہر میں تلاش کرتے رہے لیکن ابھی ابھی اطلاع ملی ہے کہ یہ لوگ بس کے ذریعے کارڈن روانہ ہو گئے تھے۔ میں نے کارڈن بس سٹینڈز سے اس بس کے بارے میں معلومات کیں تو پتہ چلا کہ یہ بس پندرہ بیس منٹ پہلے کارڈن پہنچ چکی ہے اور ہمارا مطلوبہ گروپ وہاں ڈراپ ہو

گیا تھا اور بس آگے چلی گئی جس پر میں نے کارڈن میں اپنے آدمی میکاٹے سے بات کی اور اس کی ڈیوٹی لگائی کہ وہ ان لوگوں کا کھوج لگائے اور آپ کو فوری رپورٹ کرے"....... ٹیری نے کہا۔

"ٹھیک ہے"....... پالمر نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"کیا کارڈن سے انہیں کامرون جانے کے لئے طیارہ مل جائے گا"۔ نارفوک نے پوچھا۔

"نہیں۔ اس قدر طویل سفر کے لئے معمول کی مخصوص پروازوں کے علاوہ کوئی طیارہ نہیں جاتا اور یہ پرواز دارالحکومت ستاوا سے تو مل سکتی ہے کارڈن سے نہیں"....... پالمر نے جواب دیا اور نارفوک نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر تقریباً آدھے گھنٹے کے مزید انتظار کے بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی اور پالمر نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس"....... پالمر نے کہا۔

"باس۔ کارڈن سے میکاٹے کی کال ہے وہ آپ کو کوئی رپورٹ دینا چاہتا ہے"....... دوسری طرف سے سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

"بات کراؤ"....... پالمر نے کہا۔

"ہیلو چیف۔ میں میکاٹے بول رہا ہوں کارڈن سے۔ مجھے ٹیری نے کہا تھا کہ میں رپورٹ آپ کو براہ راست دوں"....... ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"یس۔ کیا رپورٹ ہے"....... پالمر نے خشک لہجے میں پوچھا۔

"چیف۔ جس گروپ کے بارے میں ٹیری نے تفصیلات بتائی

ہیں یہ گروپ کارڈن پہنچتے ہی فوراً ایک چارٹرڈ طیارے کے ذریعے دارالحکومت ستاوا روانہ ہو گیا ہے۔ اسے روانہ ہوئے ایک گھنٹہ گزر چکا ہے"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کیا تم کنفرم ہو"....... پالمر نے پوچھا۔

"یس چیف"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اس چارٹرڈ طیارے کی کیا تفصیلات ہیں۔ کس کمپنی کا ہے اور یہ معلوم کیا ہے کہ وہ دارالحکومت پہنچ چکا ہے یا نہیں"۔ پالمر نے پوچھا۔

"اسے دارالحکومت پہنچنے میں ابھی مزید ایک گھنٹہ لگے گا البتہ تفصیلات میں بتا دیتا ہوں"....... میکاٹے نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے طیارے چارٹرڈ کرنے والی کمپنی اور طیارے کے بارے میں معلومات کی تفصیل بتا دی۔

"اوکے"....... پالمر نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"اب بتاؤ۔ کیا چاہتے ہو۔ کیا اس طیارے کو فضا میں ہی اڑا دیا جائے یا جیسے ہی یہ ستاوا پہنچے وہاں ایئرپورٹ پر ان لوگوں کو ہلاک کر دیا جائے"....... پالمر نے نارفوک سے مخاطب ہو کر کہا۔

"کیا ہم یہاں سے دارالحکومت ستاوا اس طیارے کے لینڈ کرنے سے پہلے پہنچ سکتے ہیں"....... نارفوک نے کہا۔

"نہیں یہاں سے انتہائی تیز رفتاری سے بھی سفر کیا جائے تو دو گھنٹے لگ جائیں گے اور جس انداز میں یہ لوگ مسلسل سفر کر رہے

ہیں میرا خیال ہے کہ یہ ستاوا میں بھی نہیں رکیں گے بلکہ وہاں سے
پہلی دستیاب پرواز کے ذریعے کامرون روانہ ہو جائیں گے"...... پالمر
نے کہا۔

"کیا تم معلوم کر سکتے ہو کہ ان کا طیارہ دارالحکومت ستاوا پہنچنے
کے بعد وہاں سے کامرون کے لئے پہلی دستیاب پرواز کس وقت روانہ
ہو گی"...... پالمر نے کہا۔

"وہ تو معلوم ہو سکتی ہے لیکن نارفوک۔ اگر انہوں نے کوئی
جیٹ طیارہ چارٹرڈ کرا لیا تب"...... پالمر نے کہا۔

"کوئی بات نہیں۔ اس طیارے کو راستے میں ہی کسی بھی جگہ
ایکریمین ایئر فورس اتار سکتی ہے۔ دراصل میں اس سرگشاکا کو ہر
قیمت پر زندہ حاصل کرنا چاہتا ہوں۔ اسی میں ایکریمیا کا اصل فائدہ
ہے"...... نارفوک نے کہا اور پالمر نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر
فون کا رسیور اٹھا کر اس نے دو نمبر پریس کر دیئے۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے اس کی سیکرٹری کی آواز
سنائی دی۔

"ستاوا میں فلپ سے بات کراؤ۔ فوراً"...... پالمر نے کہا اور
رسیور رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد گھنٹی کی آواز سنائی دی تو پالمر نے رسیور
اٹھا لیا۔

"یس"...... پالمر نے کہا۔

"فلپ لائن پر ہے باس"...... دوسری طرف سے سیکرٹری نے

کہا۔

"ہیلو"...... پالمر نے تیز لہجے میں کہا۔

"فلپ بول رہا ہوں چیف۔ ستاوا سے"...... ایک مردانہ آواز
سنائی دی۔ لہجہ بے حد مؤدبانہ تھا۔

"فلپ۔ ایک عورت اور پانچ مردوں پر مشتمل ایک ایکریمین
گروپ کارڈن سے چارٹرڈ طیارے کے ذریعے ستاوا پہنچ رہا ہے۔
اس طیارے کی تفصیلات میں تمہیں بتا دیتا ہوں۔ تم نے اس
گروپ کو ہر صورت میں کور کرنا ہے لیکن انہیں ہلاک نہیں کرنا
بلکہ بے ہوش کرنا ہے اور یہ بھی سن لو کہ یہ دراصل پاکیشیائی ہیں
اور دنیا کے خطرناک ترین سیکرٹ ایجنٹ ہیں اس لئے تمام کام
انتہائی احتیاط اور مہارت سے کرنا ہو گا۔ اس گروپ کی کوشش ہو
گی کہ ستاوا پہنچتے ہی یہ کسی بھی چارٹرڈ طیارے یا معمول کی پرواز سے
کامرون روانہ ہو جائیں اس لئے تم نے اگر انہیں مہلت دے دی یا
ذرا سی بھی غفلت کی تو یہ لوگ نکل جائیں گے"...... پالمر نے تیز
لہجے میں کہا۔

"آپ بے فکر رہیں چیف۔ آپ میری کارکردگی سے تو واقف ہی
ہیں"...... دوسری طرف سے فلپ نے جواب دیتے ہوئے کہا اور پالمر
نے اسے طیارے اور کمپنی کے بارے میں تفصیلات بتانے کے ساتھ
ساتھ اس گروپ کے حلیے اور لباس وغیرہ کے بارے میں بھی تفصیل
بتا دی۔

"یس چیف۔ انہیں کہاں رکھنا ہے"....... فلپ نے پوچھا۔

"اپنے ہیڈ کوارٹر میں۔ میں یہاں سے ابھی اپنے طیارے سے ستاوا کے لئے روانہ ہو رہا ہوں۔ تمہیں میری ذاتی فریکونسی کا علم ہے۔ جیسے ہی تم انہیں کور کرو۔ مجھے فوراً ٹرانسمیٹر پر رپورٹ دینا۔ اور سنو۔ کسی قسم کی گھبرانے کی ضرورت نہیں۔ بعد میں سب سنبھال لیا جائے گا"....... پالمر نے کہا۔

"یس چیف۔ آپ بے فکر رہیں"....... دوسری طرف سے کہا گیا اور پالمر نے رسیور رکھ دیا۔

"اب آؤ ستاوا چلیں۔ ویسے بے فکر رہو۔ فلپ بے حد تیز اور ہوشیار آدمی ہے ان سب کو معلوم ہی نہ ہو سکے گا اور یہ بے ہوش ہو کر اس کے ہیڈ کوارٹر پہنچ جائیں گے"....... پالمر نے کہا اور نارفوک سر ہلاتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔

عمران کی آنکھیں ایک جھٹکے سے کھلیں۔ چند لمحے تک تو اس کے ذہن پر دھند سی چھائی رہی لیکن پھر آہستہ آہستہ یہ دھند صاف ہوتی چلی گئی اور اس کے ساتھ ہی عمران کے ذہن میں وہ منظر کسی فلم کے سین کی طرح دوڑ گیا جب وہ چارٹرڈ طیارے کے ذریعے کارڈن سے شمالی کانڈر کے دارالحکومت ستاوا ایئرپورٹ پر پہنچے اور پھر ایئرپورٹ سے باہر نکلتے ہی اچانک عمران کی ناک پر غبارہ سا پھٹا۔ نامانوس سی بو اس کے ذہن سے ٹکرائی اور اس کے ساتھ ہی اس کے احساسات جیسے کسی گہرے کنوئیں میں ڈوبتے چلے گئے البتہ آخری احساس اسے فائرنگ کا ہوا تھا۔ اس نے چونک کر ادھر ادھر دیکھا اور اس کے ہونٹ بے اختیار بھینچ گئے۔ وہ ایک تہہ خانے نما کمرے کی دیوار کے ساتھ زنجیروں سے جکڑا ہوا تھا۔ اس کے سارے ساتھی سرگشاکا سمیت اس کی طرح دیوار کے ساتھ زنجیروں میں جکڑے ہوئے تھے

البتہ ان سب کی گردنیں ڈھلکی ہوئی تھیں اور ان کے جسم بھی ڈھلکے ہوئے تھے تہہ خانے کا دروازہ بند تھا۔ کمرے میں ٹارچنگ کا سامان بھی موجود تھا عمران ہوش میں آنے کے بعد سیدھا کھڑا ہو گیا وہ ساری بات سمجھ گیا تھا کہ یہ کارروائی نارفوک کی طرف سے کرائی گئی ہے لیکن شاید نارفوک ابھی تک یہاں نہیں پہنچ سکا۔ ورنہ کم از کم سرگشاکا اس حالت میں یہاں موجود نہ ہوتے۔ انہیں یقیناً کسی گیس سے بے ہوش کیا گیا تھا عمران کی مخصوص ذہنی مشقیں یہاں بھی کام آ گئی تھیں اور اسے بغیر کسی دوا کے خودبخود ہوش آگیا تھا۔ اس نے اپنے بازوؤں پر بندھی ہوئی زنجیروں کو چیک کرنا شروع کر دیا۔ زنجیریں اوپر دیوار میں نصب کنڈوں سے لٹک رہی تھیں جبکہ اس کی کلائیوں پر باقاعدہ بیلٹیں بندھی ہوئی تھیں جن سے یہ زنجیریں منسلک تھیں۔ یہی پوزیشن پیروں کی تھی۔ چونکہ دونوں بازو علیحدہ علیحدہ اور ایک دوسرے سے کافی فاصلے پر بندھے ہوئے تھے اس لئے وہ ایک ہاتھ کی مدد سے دوسری کلائی سے بندھی ہوئی بیلٹ نہ کھول سکتا تھا۔ اس نے انگلیاں موڑ کر بیلٹ کھولنے کی کوشش کی لیکن بیلٹ کا کنڈہ اس جگہ پر تھا کہ اس کی انگلیاں کسی صورت بھی وہاں تک نہ پہنچ سکتی تھیں۔ لیکن ظاہر ہے اس وقت مسئلہ اس کی اپنی جان کا نہ تھا بلکہ مسلم بلاک کا مستقبل داؤ پر لگا ہوا تھا اور اسے معلوم تھا کہ جیسے ہی نارفوک یہاں پہنچا۔ اس نے ایک لمحہ ضائع کئے بغیر سرگشاکا کو اپنی تحویل میں لے لینا ہے اور انہیں گولیوں سے

اڑا دینا ہے اور اب بھی شاید انہیں اس لئے بے ہوش کیا گیا تھا کہ وہ سرگشاکا کو زندہ حاصل کرنا چاہتا ہو گا اور چونکہ وہ سب ایکریمین میک اپ میں تھے اس لئے اگر وہ اپنے آدمیوں کو سب کو ہلاک کرنے کا کہہ دیتا تو ہو سکتا ہے کہ سرگشاکا کو بھی ہلاک کر دیا جاتا۔ اس لئے اس کی آزادی بہرحال انتہائی ضروری تھی۔ اس نے اپنے بازوؤں کو زور سے آگے کی طرف جھٹکے دینے شروع کر دیئے لیکن چند لمحوں کی کوشش کے بعد اسے معلوم ہو گیا کہ نہ صرف زنجیر انتہائی مضبوط ہے بلکہ کنڈے جو دیوار میں نصب تھے وہ بھی انتہائی مضبوطی سے لگے ہوئے تھے۔ اس کا ذہن تیزی سے کوئی نہ کوئی لائحہ عمل سوچ رہا تھا کہ اچانک کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک نوجوان اندر داخل ہوا اس کے کاندھے سے مشین گن لٹک رہی تھی۔ وہ عمران کو ہوش میں دیکھ کر حیرت سے اچھل پڑا۔

" تم۔ تم ہوش میں ہو۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ تمہیں ہوش کیسے آ گیا"۔ نوجوان نے بجلی کی تیزی سے کاندھے سے مشین گن اتارتے ہوئے کہا۔

" تم۔ تم تو اس طرح مشین گن کندھے سے اتار رہے ہو جیسے میں تم پر حملہ کر دوں گا۔ حالانکہ تم دیکھ رہے ہو کہ میں تو زنجیروں میں جکڑا ہوا ہوں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو آنے والے کے چہرے پر قدرے شرمندگی کے تاثرات ابھر آئے۔

" تم ہوش میں کیسے آگئے"...... نوجوان نے دوبارہ وہی سوال

دوہرایا۔

"جس گیس سے تم لوگوں نے ہمیں بے ہوش کیا ہے اس گیس سے میں الرجی ہوں اس لئے میری ذہنی دفاعی قوت اس کے خلاف خود ہی کام کرنا شروع کر دیتی ہے اور آخر کار میں ہوش میں آگیا ہوں۔ ویسے میرا خیال ہے کہ ہمیں بے ہوش ہوئے زیادہ دیر نہیں ہوئی"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ آدھا گھنٹہ ہوا ہے۔ میں تو صرف روٹین میں یہاں آیا تھا میرے تو تصور میں بھی نہ تھا کہ تم ہوش میں بھی آسکتے ہو"۔ نوجوان نے ایک بار پھر مشین گن کاندھے سے لٹکاتے ہوئے کہا۔

"کیا تم ایک گلاس پانی مجھے پلا سکتے ہو"...... عمران نے کہا۔

"سوری۔ جب تک باس کا حکم نہ ہو میں تمہارے قریب بھی نہیں آسکتا"...... نوجوان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تمہارا باس نارفوک ہے"...... عمران نے کہا تو نوجوان چونک پڑا۔

"نارفوک۔ وہ کون ہے۔ ہمارے باس کا نام تو فلپ ہے"۔ نوجوان نے جواب دیا۔

"تمہارا اپنا نام کیا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"میرا نام رچمنڈ ہے۔ ہمارا تعلق پالمر گروپ سے ہے"۔ نوجوان نے جواب دیا۔

"تمہارے باس فلپ سے تو ہماری کوئی مخالفت نہیں ہے اور نہ

آشنائی ہے۔ پھر اس نے ہمارے خلاف یہ کارروائی کیوں کی ہے"۔ عمران نے کہا۔

"چیف پالمر نے کال کر کے یہ کارروائی کرنے کے لئے کہا تھا جس پر فلپ نے یہ کارروائی کی ہے۔ اب چیف پالمر فائی لینڈ سے خود آرہا ہے۔ وہ بس آدھے گھنٹے بعد پہنچ جائے گا اس کے بعد تمہاری قسمت کا فیصلہ ہوگا"...... نوجوان نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ مڑا اور تیزی سے کمرے سے باہر چلا گیا۔ اس کے باہر جاتے ہی دروازہ خود بخود اس کے عقب میں بند ہو گیا اور عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ وہ بہرحال سمجھ گیا تھا کہ پالمر نارفوک کا کوئی دوست گروپ ہوگا جس کے ذریعے اس نے یہ کارروائی کرائی ہے۔ اس کا مطلب بہرحال واضح تھا کہ نارفوک کے پاس ان کے یہاں پہنچنے کی باقاعدہ اطلاع موجود تھی۔ اس لئے انہیں یہاں پہنچتے ہی بے ہوش کر دیا گیا تھا۔

اس نے ایک بار پھر زنجیروں پر زور آزمائی شروع کر دی لیکن نہ ہی اس کی انگلیاں بیلٹ تک پہنچ رہی تھیں اور نہ زنجیر جھٹکے سے کنڈے سے علیحدہ ہو رہی تھی۔ عمران کے ذہن میں دھماکے سے ہو رہے تھے۔ اسے معلوم ہو گیا تھا کہ اس کے پاس سرگشاکا کو بچا کر لے جانے میں صرف آدھا گھنٹہ ہے بلکہ ہو سکتا ہے اس سے بھی کم وقت ہو۔ کیونکہ اس نوجوان نے بھی شاید اندازے سے یہ وقت بتا دیا تھا لیکن ان زنجیروں کے کھلنے کی کوئی صورت اسے نظر نہ آرہی تھی لیکن وہ مسلسل کوشش کر رہا تھا کہ اچانک اسے کراہ کی آواز سنائی

دی تو اس نے چونک کر اس طرف دیکھا۔ جولیا کے جسم میں حرکت
کے تاثرات نمایاں ہو رہے تھے۔ اس کے بند پپوٹوں میں لرزش
نمایاں طور پر نظر آ رہی تھی۔ اس کا مطلب تھا کہ جولیا ہوش میں آ
رہی تھی حالانکہ عمران جانتا تھا کہ جولیا اس کی طرح ذہنی مشقیں
نہیں کرتی۔ اس لئے اس کا اس طرح بغیر کسی دوا کے ہوش میں آ
جانا اس کے لئے بھی حیران کن تھا لیکن بہر حال وہ ہوش میں آ رہی
تھی اور پھر چند لمحوں بعد اس کی آنکھیں کھل گئیں اور اس کے ساتھ
ہی اس کا نیچے کی طرف ڈھلکا ہوا جسم سیدھا ہونے لگ گیا۔ شاید بے
ہوشی کی وجہ سے اس کے بازوؤں پر پڑنے والے دباؤ نے اس کے
جسم میں درد کی لہریں دوڑ رہی تھیں جنہوں نے ذہنی مشقوں جیسا کام
کیا تھا کیونکہ انسانی ذہن پر چھائی ہوئی بے ہوشی درد کی تیز لہروں سے
قدرتی طور پر دور ہو جایا کرتی ہے۔

"یہ۔ یہ۔ کیا مطلب۔ یہ ہم کہاں ہیں"...... اچانک جولیا کی
حیرت بھری چیختی ہوئی سی آواز سنائی دی۔

"ایک تہہ خانے میں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب
دیا۔

"اوہ۔ اوہ۔ تم۔ لیکن ہم تو ایئر پورٹ پر تھے کہ اچانک میری
ناک پر غبارہ سا پھٹا اور پھر مجھے ہوش نہیں رہا"...... جولیا ابھی تک
حیرت کے جھٹکوں سے باہر نہ نکل رہی تھی۔

"اب اگر ہم فوری طور پر آزاد نہ ہو سکے تو اب غبارے کی بجائے

بم ہمارے جسموں سے لگ کر پھٹیں گے اور اس کے بعد ہوش بے
ہوش دونوں الفاظ قیامت تک کے لئے بے معنی ہو کر رہ جائیں
گے"۔ عمران نے کہا۔

"کیا۔ مطلب۔ اوہ۔ اوہ۔ تو کیا ہم نارفوک کی قید میں ہیں"۔
جولیا نے اس بار سنبھلتے ہوئے لہجے میں کہا اور عمران بے اختیار
مسکرا دیا کیونکہ جس مقصد کے لئے اس نے وہ فقرہ بولا تھا وہ مقصد
پورا ہو گیا تھا اور جولیا کا ذہن حیرت کی کیفیت سے باہر آ گیا تھا۔

"نارفوک کا کوئی دوست گروپ ہے پالمر۔ ہم اس کی قید میں ہیں
اور آدھے گھنٹے کے اندر یہ لوگ یہاں پہنچنے والے ہیں اور ظاہر ہے
اس کے بعد سرگشا کا ان کے قبضے میں اور ہم سب ملک الموت کی
تحویل میں دے دیئے جائیں گے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے
کہا۔

"تمہیں یہ سب باتیں کیسے پتہ چل گئیں"...... جولیا نے حیران
ہو کر کہا تو عمران نے اسے نوجوان رچمنڈ کی آمد اور اس سے ہونے
والی باتیں بتا دیں۔

"اوہ۔ پھر تو ہمیں فوری طور پر ان زنجیروں سے آزادی حاصل
کرنا ہو گی"...... جولیا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"میں نے بے حد کوشش کی ہے لیکن میری تو انگلیاں اس بیلٹ
تک نہیں پہنچ رہیں۔ تم کوشش کرو۔ شاید کام بن جائے"۔ عمران
نے کہا تو جولیا نے اپنی انگلیاں موڑ کر کوشش شروع کر دی لیکن

کافی کوشش کے باوجود وہ بھی کامیاب نہ ہو سکی کیونکہ بیلٹ کا کنڈا الٹی طرف کو لگا ہوا تھا اور اس طرف کسی صورت بھی انگلیاں نہ پہنچ پا رہی تھیں۔ اس نے کوشش جاری رکھی لیکن بے سود۔

"کوشش جاری رکھو جولیا۔ شاید کام ہو جائے"....... عمران نے اسے ڈھیلے پڑتے دیکھ کر کہا۔

"اس طرح نہیں ہو سکتا۔ مجھے کچھ اور سوچنا ہو گا"....... جولیا نے کہا اور پھر وہ یکلخت چونک پڑی۔ اس نے جسم کو دائیں طرف کو کھینچا تو اس کا بایاں بازو تن سا گیا۔ لیکن کسی حد تک اس کا سر اس کی کلائی کے قریب پہنچ گیا تھا۔ جولیا نے اور زیادہ زور لگایا۔ اب اس کا پورا دباؤ ایک ٹانگ پر تھا اور پھر ایک جھٹکے سے گو اس کی گردن غیر فطری انداز میں مڑ سی گئی تھی اور اس کے چہرے پر شدید تکلیف کے تاثرات نمودار ہو گئے تھے لیکن بہرحال وہ اپنے منہ کو کلائی میں بندھی ہوئی بیلٹ کے کنڈے تک لے جانے میں کامیاب ہو گئی اور پھر تھوڑی سی کوشش کے بعد وہ اپنے دانتوں کی مدد سے کنڈا کھولنے میں کامیاب ہو گئی اور اس کے ساتھ ہی بیلٹ کھل گئی اور زنجیر دیوار سے جا ٹکرائی۔

"ویل ڈن جولیا۔ جلدی کرو"....... عمران نے مسرت بھرے لہجے میں کہا تو جولیا کا جسم تیزی سے مڑا اور اس نے آزاد ہاتھ کی مدد سے دوسری کلائی سے بندھی ہوئی بیلٹ کا کنڈا کھولا اور پھر وہ اپنے پیروں پر جھک گئی۔ چند لمحوں بعد وہ ان زنجیروں سے آزاد ہو چکی تھی۔

زنجیروں سے آزاد ہوتے ہی وہ بجلی کی سی تیزی سے عمران کی طرف بڑھی لیکن ابھی وہ عمران کے قریب پہنچی ہی تھی کہ اچانک اس کی پشت پر دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور وہی نوجوان رچمنڈ اندر داخل ہوا۔

"اسے قابو کرو"....... عمران نے آہستہ سے کہا تو جولیا کا جسم پارے کی تڑپا۔ وہ مڑی اور دوسرے لمحے وہ اڑتی ہوئی دروازے سے داخل ہو کر حیرت سے بت بنے کھڑے رچمنڈ سے ٹکرائی اور رچمنڈ چیختا ہوا دروازے سے ٹکرایا اور پھر نیچے گر گیا۔ جولیا بجلی کی سی تیزی سے اٹھ کر کھڑی ہو گئی اور اس کے ساتھ ہی اس کی لات حرکت میں آئی اور تیزی سے اٹھنے کی کوشش کرتے ہوئے رچمنڈ کی کنپٹی پر اس کے جوتے کی نوک پوری قوت سے پڑی۔ رچمنڈ کے حلق سے چیخ نکلی اور وہ دھڑام سے واپس گرا ہی تھا کہ جولیا کی دوسری لات گھومی اور اس بار رچمنڈ چیخ بھی نہ سکا اور اس کا جسم ایک زور دار جھٹکا کھا کر ساکت ہو گیا۔ یہ سب کچھ اس قدر تیزی سے ہوا کہ جیسے پلک جھپکنے میں ہو گیا ہو۔ جولیا نے جلدی سے دروازے کو اندر سے لاک کر دیا اور واپس دوڑ کر وہ عمران کے پاس پہنچی اور اس نے جلدی سے اس کی کلائی کی بیلٹ کھول دی۔

"اس کی مشین گن اٹھا لو۔ جلدی کرو"۔ عمران نے کہا تو جولیا واپس پلٹی اور اس نے جلدی سے رچمنڈ کے کاندھے سے لٹکی ہوئی مشین گن علیحدہ کر کے ہاتھ میں پکڑ لی۔ عمران نے اپنی دوسری کلائی

آزاد کی اور پھر جھک کر اس نے اپنے دونوں پیر کھولے اور پھر تیزی سے جولیا کی طرف بڑھا۔

" اس کی جیب میں ہوش میں لے آنے والی دوا موجود ہو گی۔ تم اپنے ساتھیوں کو ہوش میں لاؤ۔ میں باہر کا کنٹرول سنبھالتا ہوں"۔ عمران نے جولیا کے ہاتھ سے مشین گن لی اور پھر دروازہ کھول کر وہ دروازے کے سامنے پڑے ہوئے رچمنڈ کے بے ہوش جسم کو پھلانگتا ہوا باہر راہداری میں پہنچ گیا۔ راہداری ایک طرف سے بند تھی جبکہ دوسری طرف سیڑھیاں اوپر جا رہی تھیں جن کے اختتام پر دروازہ تھا۔ عمران سیڑھیاں پھلانگتا ہوا اوپر چڑھا اور پھر اس نے دروازے سے سر باہر نکال کر دیکھا۔ یہ ایک راہداری تھی جس میں دو کمروں کے دروازے تھے لیکن راہداری میں کوئی آدمی موجود نہ تھا۔ عمران تیزی سے آگے بڑھا اور پھر چند لمحوں بعد ہی وہ اس چھوٹی سی عمارت کو چیک کر چکا تھا۔ وہاں کوئی آدمی موجود نہ تھا البتہ ایک کمرے میں صرف فون پڑا ہوا تھا وہ عمارت سے نکل کر جب واپس اس کمرے کے سامنے پہنچا جہاں فون موجود تھا تو فون کی گھنٹی بج اٹھی اور عمران نے اندر داخل ہو کر رسیور اٹھا لیا۔

" یس "...... عمران نے رچمنڈ کی آواز اور لہجے میں کہا۔

" کیا پوزیشن ہے رچمنڈ "...... دوسری طرف سے ایک تیز اور سخت آواز سنائی دی۔

" او کے ہے "...... عمران نے جواب دیا۔

" وہ جسے خود بخود ہوش آ گیا تھا اسے دوبارہ بے ہوش کر دیا گیا ہے "...... دوسری طرف چیختے ہوئے پوچھا گیا۔

" یس باس "...... عمران نے جواب دیا۔

" زنجیریں وغیرہ سب او کے ہیں ناں۔ کوئی گڑبڑ تو نہیں کیونکہ چیف پالمر ہیڈ کوارٹر پہنچنے والے ہیں اور جیسے ہی وہ یہاں پہنچے میں انہیں کر آ جاؤں گا۔ کسی قسم کی کوئی گڑبڑ نہیں ہونی چاہئے "۔ دوسری طرف سے انتہائی سخت لہجے میں کہا گیا۔

" آپ بے فکر رہیں باس "...... عمران نے کہا اور دوسری طرف سے بغیر کچھ کہے رسیور رکھ دیا گیا۔ عمران اب اصل بات سمجھ گیا تھا۔ یہ رچمنڈ کا کوئی باس ہو گا جس نے فون پر رچمنڈ سے رپورٹ لی ہو گی تو رچمنڈ نے اسے بتایا ہو گا کہ قیدیوں میں سے ایک قیدی خود بخود ہوش میں آ گیا ہے جس پر اس نے اسے کہا ہو گا کہ وہ جا کر اسے دوبارہ بے ہوش کر دے۔ اس لئے رچمنڈ دوبارہ کمرے میں آیا ہو گا اور جولیا نے اسے بے ہوش کر دیا۔ عمران تیزی سے واپس سیڑھیوں کی طرف بڑھا تو اس نے راہداری میں قدموں کی آوازیں سنیں۔

" جولیا۔ میں عمران ہوں "...... عمران نے دروازے کے قریب پہنچ کر کہا اور پھر دروازے کے سامنے آ گیا۔ اسے خطرہ تھا کہ کہیں جولیا یا دوسرے ساتھی اسے مخالف سمجھ کر اس پر حملہ نہ کر دیں۔ اس نے دیکھا کہ جولیا اور سارے ساتھی سر گشا کا سمیت راہداری میں موجود تھے البتہ تنویر نے بے ہوش رچمنڈ کو کاندھے پر اٹھایا ہوا تھا۔

"آجاؤ۔ عمارت خالی ہے"....... عمران نے واپس مڑتے ہوئے کہا اور پھر وہ سب اوپر پہنچ گئے۔

"اس آدمی کی جیب میں واقعی ہوش میں لانے والی گیس کی شیشی تھی"....... جولیا نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"وہ لوگ ابھی یہاں پہنچنے والے ہیں تم یہاں چیک کرو۔ یقیناً یہاں اسلحہ وغیرہ ہو گیا البتہ اس رچمنڈ کو یہاں کرسی پر بٹھا دو اور تم ادھر ادھر دیکھ کر مورچہ بندی کر لو۔ میں اس رچمنڈ سے بات کرتا ہوں"۔ عمران نے کہا تو تنویر نے کاندھے پر لدے ہوئے رچمنڈ کو ایک کرسی پر دھکیل دیا۔

"آپ بھی بیٹھ جائیں سر گشاکا"....... عمران نے سر گشاکا سے مخاطب ہو کر کہا اور سر گشاکا خاموشی سے ایک کرسی پر بیٹھ گئے۔

"اس کو باندھنا پڑے گا۔ میں رسی تلاش کر لاؤں"....... تنویر نے کہا اور عمران کے اثبات میں سر ہلانے پر وہ تیزی سے مڑ کر دروازے سے باہر نکل گیا جبکہ جولیا اور دوسرے ساتھی پہلے ہی باہر چلے گئے تھے۔

"ہم ستادا میں ہیں شاید"....... سر گشاکا نے کہا۔

"ہاں۔ کیوں"....... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"کل انتخابات کا اعلان ہونا ہے اور کل تک مجھے ہر حالت میں کامرون پہنچنا ہے۔ میرا خیال ہے کہ میں فون پر صدر کامرون سے بات کر لوں۔ وہ یہاں کے سفارت خانے کے ذریعے ضرور کوئی نہ

کوئی بندوبست کر لیں گے"....... سر گشاکا نے کہا۔

"کیا واقعی ایسا بندوبست ہو جائے گا"....... عمران نے کہا اور سر گشاکا نے اثبات میں سر ہلا دیا تو عمران نے رسیور اٹھایا اور انکوائری کے نمبر پریس کر دیئے۔

"یس انکوائری پلیز"....... دوسری طرف سے رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"یہاں سے کامرون کے دارالحکومت کا رابطہ نمبر بتا دیں"۔ عمران نے کہا تو دوسری طرف سے ایک رابطہ نمبر بتا دیا گیا تو عمران نے کریڈل دبا دیا۔

"کیا نمبر ہے صدر صاحب کا"....... عمران نے سر گشاکا سے کہا۔

"مجھے دو۔ میں ملاتا ہوں"....... سر گشاکا نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا اور عمران نے رسیور ان کی طرف بڑھا دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے فون میں موجود لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا اور ساتھ ہی رابطہ نمبر جو آپریٹر نے بتایا تھا دوہرایا۔ سر گشاکا نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ دوسری طرف گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دی۔ پھر کسی نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس پریذیڈنٹ ہاؤس"....... ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"چیف سیکرٹری گشاکا بول رہا ہوں۔ صدر صاحب سے فوری بات کراؤ"....... سر گشاکا نے بڑے رعب دار لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ یس سر۔ ہولڈ آن کریں سر"....... دوسری طرف سے

بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا گیا اور پھر لائن پر خاموشی طاری ہو گئی۔

"ہیلو"...... چند لمحوں بعد ایک باوقار سی آواز سنائی دی لیکن لہجے میں اشتیاق کی جھلکیاں نمایاں تھیں۔

"ہیلو سر میں گشاکا بول رہا ہوں"...... سر گشاکا نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ آپ کہاں ہیں سر گشاکا۔ کہاں سے بول رہے ہیں آپ۔ کہاں غائب ہو گئے تھے۔ یہاں پوری حکومت مسلسل زلزلے کی زد میں ہے۔ کل انتخابات کا اعلان ہونا ہے اور آپ کے قبیلے کا نائب سردار بھی غائب ہو گیا ہے یا کر دیا گیا ہے۔ اور آپ کا باوجود سر توڑ کوششوں کے کہیں سے بھی سراغ نہیں مل رہا تھا۔ اس وقت بھی اسی سلسلے میں اعلیٰ سطح کی میٹنگ ہو رہی تھی کہ غیر متوقع طور پر آپ کی کال آ گئی۔ تمام اسلامی ممالک کی طرف سے اور خاص طور پر پاکیشیا کے سیکرٹری وزارت خارجہ سر سلطان کی طرف سے بار بار یہ بات پوچھی جا رہی ہے کہ آئندہ انتخابات میں کیا پوزیشن ہو گی"۔ صدر نے اس انداز میں مسلسل بولنا شروع کر دیا جیسے رکے ہوئے دریا کو اچانک کہیں سے بہنے کا راستہ مل جائے تو وہ پورے زور شور سے بہنے لگ جاتا ہے۔

"سر میں اس وقت ایکریمیا کے ایجنٹوں سے بچتا پھر رہا ہوں۔ پہلے ایکریمین ایجنٹوں نے مجھے اغوا کر لیا تھا اور مجھے ایکریمیا لے گئے تھے۔ وہاں سے پاکیشیائی ایجنٹوں نے مجھے ان کے قبضے سے نکال کر اپنی

تحویل میں لے لیا اور تب سے ہم سب کامرون پہنچنے کے لئے مسلسل اور سر توڑ کوششیں کر رہے ہیں۔ اب ایکریمین ایجنٹ چاہتے ہیں کہ میں ہلاک کر دیا جاؤں اور شاید انہوں نے نائب سردار کو اس لئے اپنی تحویل میں لے لیا ہو گیا تاکہ میری ہلاکت ہوتے ہی وہ اس سے اپنی مرضی کا اعلان کرا دیں۔ میں اس وقت شمالی کانڈر کے دارالحکومت سٹاوا سے بول رہا ہوں۔ یہاں بھی ایکریمین ایجنٹ میرے پیچھے لگے ہوئے ہیں۔ آپ سٹاوا میں کامرون سفارت خانے فون کر کے انہیں ہدایات دے دیں کہ وہ مجھے سفارتی سطح پر بغیر کسی کے علم میں لائے کسی چارٹرڈ طیارے سے فوری کامرون پہنچانے کا بندوبست کریں۔ میں وہاں پہنچ جاتا ہوں"...... سر گشاکا نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ آپ جہاں بھی ہیں فوراً سفارت خانے پہنچ جائیں۔ وہاں سفیر گابلے ہیں۔ ان کے پاس اپنا تیز رفتار جیٹ طیارہ ہے۔ میں انہیں ہدایات دے دیتا ہوں"...... صدر نے کہا۔

"یہ خیال رکھیں کہ وہاں سے میری کامرون روانگی کا کسی بھی طرح ایکریمیا یا اس کے ایجنٹوں کو علم نہ ہو۔ ورنہ وہ فضا میں ہی طیارہ اڑا دینے سے بھی دریغ نہ کریں گے"...... سر گشاکا نے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں۔ جلد پہنچیں۔ سب انتظام ہو جائے گا"۔ کامرون کے صدر نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ شکریہ۔ خدا حافظ"...... سر گشاکا نے کہا اور رسیور

رکھ دیا۔ اسی لمحے صفدر اندر داخل ہوا۔

"صفدر۔ سرگشاکا کو ساتھ لے کر فوراً یہاں سے نکلو اور ٹیکسی میں بیٹھ کر فوراً انہیں کامرون سفارت خانے پہنچاؤ۔ تم خود بھی وہیں رک جانا۔ میں خود ہی وہاں تم سے رابطہ کروں گا۔ وہاں تمہارا نام رابرٹ ہو گا۔ سرگشاکا آپ صفدر کے بارے میں سفارت خانے والوں کو بتا دینا"....... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ سب ٹھیک ہو جائے گا۔ آؤ"....... سرگشاکا نے کہا اور تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گئے۔ صفدر بھی اس کے پیچھے باہر نکل گیا۔ چند لمحوں بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھالیا۔

"یس"....... عمران نے رچمنڈ کے لہجے میں کہا۔ رچمنڈ ویسے ہی بے ہوش پڑا ہوا تھا۔

"باس فلپ بول رہا ہوں رچمنڈ۔ قیدیوں کی کیا پوزیشن ہے"۔ وہی پہلے والی سخت سی آواز دوبارہ سنائی دی۔

"ویسے ہی باس۔ وہ سب بندھے ہوئے اور بے ہوش ہیں"۔ اس بار عمران نے ذرا طویل جواب دیتے ہوئے کہا۔

"او کے۔ میں چیف اور ان کے مہمان کے ساتھ پہنچ رہا ہوں"۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ عمران نے رسیور رکھا اور تیزی سے کمرے سے باہر آگیا۔ اسی لمحے تنویر ہاتھ میں رسی کا گچھا اٹھائے کمرے کی طرف آتا دکھائی دیا۔

"بڑی تلاش کے بعد ملی ہے"....... تنویر نے کہا۔

"اب اس کی ضرورت نہیں ہے۔ اس کی گردن توڑ دو۔ نارفوک دوسرے لوگوں کے ساتھ آرہا ہے اور ہم نے انہیں کور کرنا ہے"۔ عمران نے کہا اور آگے بڑھ گیا۔ پھر اس نے جولیا اور کیپٹن شکیل دونوں کو ہدایات دینی شروع کر دیں۔ اسی لمحے تنویر وہاں پہنچ گیا اور عمران نے اسے بھی ہدایات دیں۔

"صفدر کہاں ہے"....... تنویر نے کہا تو عمران نے اسے بتا دیا کہ صفدر سرگشاکا کے ساتھ گیا ہے۔

"عمران صاحب۔ اس پوزیشن میں سرگشاکا کو علیحدہ کرنا رسک ہے"....... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"فوری طور پر اس کے سوا اور کوئی چارہ نہ تھا۔ نارفوک بے حد ہوشیار اور تیز آدمی ہے اس نے لازماً ایئرپورٹ پر اپنے آدمی تعنیات کر دیئے ہوں گے تاکہ اگر ہم کسی بھی طرح بچ کر نکل جائیں تو وہ ایئرپورٹ پر ہمیں گھیر سکیں جبکہ اب سفارت خانے والے اپنے خاص طیارے میں انہیں لے جائیں گے"....... عمران نے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور پھر وہ سب علیحدہ علیحدہ جگہوں پر چھپ کر کھڑے ہو گئے جبکہ عمران خود پھاٹک کے قریب کھڑا ہو گیا تھا تاکہ کار آنے پر پھاٹک کھول سکے۔

نارفوک اور پالمر دونوں پالمر کے خصوصی تیز رفتار ہیلی کاپٹر پر سوار تیزی سے ستاوا کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔ وہ تقریباً نصف سفر طے کر چکے تھے کہ ٹرانسمیٹر پر کال آ گئی اور پالمر نے جلدی سے ٹرانسمیٹر نکال کر اس کا بٹن پریس کر دیا۔

" ہیلو ہیلو۔ فلپ کالنگ۔ اوور"...... رابطہ قائم ہوتے ہی فلپ کی آواز سنائی دی۔

" یس۔ کیا رپورٹ ہے فلپ۔ تم نے رپورٹ دینے میں اتنی دیر کیوں لگا دی۔ اوور"...... پالمر نے کہا۔

" چیف۔ میرا ٹرانسمیٹر اچانک آؤٹ آف آرڈر ہو گیا ہے۔ پہلے تو میں اس پر کوشش کرتا رہا۔ پھر میں نے فوری طور پر دوسرا منگوایا یہ ابھی پہنچا ہے اور میں اس پر آپ کو کال کر رہا ہوں۔ آپ کا مطلوبہ گروپ بے ہوش کر کے سپیشل پوائنٹ پر پہنچا دیا گیا ہے اور انہیں

بے ہوشی کے باوجود زنجیروں سے جکڑ دیا گیا ہے۔ اوور"...... فلپ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" کیا یہ وہی گروپ ہے۔ کنفرم کر لیا ہے ناں۔ اوور"...... پالمر نے پوچھا۔

" یس چیف۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" ان کا پھر بھی خیال رکھنا۔ وہ انتہائی خطرناک ایجنٹ ہیں۔ اوور"۔ پالمر نے کہا۔

" آپ بے فکر رہیں چیف۔ میں پوری طرح محتاط ہوں۔ اوور"۔ فلپ نے جواب دیا۔

" اس سے پوچھو کہ کس طرح بے ہوش کیا ہے۔ پوری رپورٹ لو"۔ نارفوک نے کہا۔

" فلپ۔ میرے ساتھ میرے انتہائی معزز دوست نارفوک ہیں یہ ایکریمیا کے بہت بڑے آدمی ہیں میں نے یہ ساری کارروائی بھی ان کی خاطر کی ہے۔ ان سے بات کرو اور جو یہ پوچھیں انہیں تفصیل سے جواب دو۔ اوور"...... پالمر نے کہا اور ٹرانسمیٹر ساتھ والی سیٹ پر بیٹھے ہوئے نارفوک کی طرف بڑھا دیا۔

" یس چیف۔ اوور"...... دوسری طرف سے فلپ کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

" ہیلو۔ نارفوک بول رہا ہوں فلپ۔ تم نے واقعی کارنامہ سر انجام دیا اور اس کارنامے پر نہ صرف تم مبارکباد کے مستحق ہو بلکہ

انعام کے بھی۔ تم فکر نہ کرو۔ حکومت ایکریمیا کی طرف سے تمہیں باقاعدہ خطیر انعام دیا جائے گا۔ اوور"...... نارفوک نے کہا تو ساتھ بیٹھا ہوا پالمر نے بے اختیار مسکرا دیا۔

"آپ کی مہربانی ہے جناب۔ اوور"...... دوسری طرف سے فلپ نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"تم تفصیل بتاؤ کہ تم نے کس طرح اس گروپ کو بے ہوش کیا ہے۔ کوئی رکاوٹ۔ کوئی نگرانی۔ تمام تفصیل بتاؤ۔ یہ انتہائی اہم ہے۔ اوور"...... نارفوک نے کہا۔

"جناب۔ معاملات بالکل سادہ رہے۔ ہمیں طیارے کے بارے میں تفصیلات معلوم تھی اور چونکہ یہ چارٹرڈ طیارہ تھا اس لئے ان کی کمپنی نے علیحدہ رن وے بنایا ہوا ہے جہاں رش نہ ہونے کے برابر ہوتا ہے۔ ہم وہاں پہنچ گئے۔ میں نے جدید ترین فائرنگ گنز لے لی تھیں جن سے دور سے ٹارگٹ کے چہرے پر گیس کا فائر اس طرح ہوتا ہے کہ وہ کسی صورت بے ہوش ہونے سے نہیں بچ سکتا ہم نے مورچے لگائے اور ہمارے آدمی کاروں سمیت انہیں اٹھا کر فوراً وہاں سے نکلنے کے لئے بھی تیار تھے چنانچہ طیارہ پہنچا تو اس میں سے ایک عورت اور پانچ ایکریمی مردوں پر مشتمل گروپ باہر آیا۔ ان کے حلیئے اور لباسوں کی تفصیلات بھی ہمارے پاس موجود تھیں۔ وہ ہمارے مطلوبہ لوگ ہی تھے چنانچہ جب وہ باہر پہنچے تو ہم نے ان پر فائر کھول دیا۔ وہ سب بے ہوش گئے تو ہمارے آدمیوں نے بجلی کی

سی تیزی سے انہیں اٹھا کر کاروں میں ڈالا اور لے گئے۔ وہاں پر موجود پولیس اور گارڈز نے تعاقب کرنا چاہا تو ہم نے ان پر فائر کھول کر انہیں روک دیا اور پھر ہم خود بھی فرار ہو گئے چونکہ یہاں کی پولیس بے حد تیزی سے کام کرتی ہے اس لئے ہم نے ہر ممکن خطرے سے بچنے کے لئے میں نے اس گروپ کو اپنے کسی عام اڈے یا ہیڈ کوارٹر میں رکھنے کی بجائے ایک انتہائی خفیہ اور سپیشل پوائنٹ پر بھجوا دیا جہاں بے ہوشی کے باوجود انہیں زنجیروں سے جکڑ کر رکھا گیا ہے اور میرا آدمی ان کی نگرانی کر رہا ہے۔ اوور"...... فلپ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"پولیس وہاں تک پہنچ تو نہیں گئی۔ اوور"...... نارفوک نے کہا۔

"نہیں جناب۔ اوور"...... فلپ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم نے ان کا مسلسل خیال رکھنا ہے۔ کہیں وہ ہوش میں نہ آ جائیں۔ اوور"...... نارفوک نے کہا۔

"جناب۔ انہیں گیس سے بے ہوش کیا گیا ہے اس لئے اب جب تک انہیں اس گیس کا توڑ نہ سنگھایا جائے گا وہ ہوش میں نہیں آ سکتے۔ اوور"...... فلپ نے جواب دیا۔

"او کے۔ پھر بھی محتاط رہنا۔ اوور اینڈ آل"...... نارفوک نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے اس نے ساتھ بیٹھے ہوئے پالمر کی طرف بڑھا دیا۔

"ہمیں سٹاوا پہنچنے میں مزید کتنا وقت لگے گا"...... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد نارفوک نے پالمر نے پوچھا۔

"میرا خیال ہے کہ مزید آدھے گھنٹے بعد ہم فلپ کے ہیڈ کوارٹر پہنچ جائیں گے"...... پالمر نے گھڑی دیکھتے ہوئے جواب دیا اور نارفوک نے اثبات میں سرہلا دیا اور پھر واقعی آدھے گھنٹے بعد ہیلی کاپٹر ایک چار منزلہ عمارت کی فراخ چھت پر بنے ہوئے خصوصی ٹائپ کے ہیلی پیڈ پر اتر گیا۔ چونکہ یہاں کمپنیوں کے بڑے بڑے افسران اپنے ذاتی ہیلی کاپٹر استعمال کرتے رہتے تھے اس لئے یہاں ایسے بے شمار ہیلی پیڈز بنائے گئے تھے اور یہ سٹاوا کے لئے کوئی غیر معمولی بات نہ تھی۔ ہیلی پیڈ پر فلپ ان کے استقبال کے لئے موجود تھا۔ اور پھر وہ اس کے شاندار آفس میں پہنچ گئے۔

"کیا پوزیشن ہے ان لوگوں کی۔ کوئی گڑبڑ تو نہیں ہوئی"۔ نارفوک نے فلپ سے پوچھا۔

"نو سر۔ البتہ میں نے اپنے آدمی کو فون کیا تو اس نے بتایا کہ ان میں سے ایک آدمی کو خودبخود ہوش آ گیا تھا۔ لیکن چونکہ وہ زنجیروں سے جکڑا ہوا تھا اس لئے میں نے بھی زیادہ پرواہ نہ کی۔ لیکن پھر مجھے اچانک خیال آیا کہ آپ نے انہیں خطرناک کہا تھا اس لئے میں نے اپنے آدمی کو کہہ دیا کہ وہ جا کر اسے دوبارہ بے ہوش کر دے اور آپ کے آنے سے چند لمحے پہلے میں نے اس سے رپورٹ لے لی ہے۔ اس نے اسے دوبارہ بے ہوش کر دیا ہے"...... فلپ نے کہا۔

"خودبخود اسے کیسے ہوش آ سکتا ہے"...... پالمر نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"یہی بات میری سمجھ میں نہیں آئی باس۔ لیکن بہرحال اسے دوبارہ بے ہوش کر دیا گیا"...... فلپ نے جواب دیا۔ اس دوران شراب کا دور چلتا رہا تھا۔

"یہ بتاؤ کہ اپنے اس سپیشل پوائنٹ کی بیرونی نگرانی کا بھی انتظام کیا ہے تم یا نہیں"...... نارفوک نے پوچھا تو فلپ چونک پڑا۔

"بیرونی نگرانی۔ کیا مطلب۔ جب اندر وہ لوگ بے ہوش ہیں اور زنجیروں میں جکڑے ہوئے ہیں تو پھر بیرونی نگرانی کا کیا مقصد"۔ فلپ نے حیران ہو کر کہا۔

"یہ بات تمہیں سمجھ نہیں آ سکتی اور نہ ہی میں تمہیں سمجھا سکتا ہوں۔ بہرحال اب تم ایسا کرو کہ اپنے چند ایسے آدمی ساتھ لو جن کے پاس انتہائی جدید ترین گیس میگنم فائیو کیپسول فائر کرنے والی گنیں ہوں اور پھر ہمیں اپنے اس سپیشل پوائنٹ پر لے چلو"۔ نارفوک نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"بے ہوش کر دینے والی گیس اب تم کسے بے ہوش کرنا چاہتے ہو۔ وہ لوگ تو پہلے ہی بے ہوش ہیں"...... پالمر نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"جیسے میں کہہ رہا ہوں ایسے کرو۔ جتنا میں اس پاکیشیائی ایجنٹ

کو جانتا ہوں اتنا تم نہیں جانتے یہ لوگ ناممکن کو ممکن بنا دیتے ہیں۔ تم نے دیکھا کہ گیس سے بے ہوش ہونے کے باوجود وہ خود بخود ہوش میں آگیا"...... نارفوک نے کہا۔

"ٹھیک ہے فلپ۔ جیسے نارفوک صاحب کہتے ہیں ویسے کرو"۔ پالمر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے فلپ سے کہا۔

"یس چیف۔ آپ دو منٹ تشریف رکھیں۔ میں گنوں کا انتظام کر لوں پھر چلتے ہیں"...... فلپ نے کہا اور نارفوک اور پالمر دونوں دوبارہ کرسیوں پر بیٹھ گئے۔ فلپ نے فون کا رسیور اٹھایا اور پھر دو نمبر پریس کر کے وہ اپنے کسی آدمی کو ہدایات دینے میں مصروف ہو گیا۔ پھر اس نے رسیور رکھ دیا۔

"اپنے آدمی کو فون کر کے اس سے تازہ ترین صورت حال معلوم کرو"۔ نارفوک نے کہا تو فلپ نے اثبات میں سرہلاتے ہوئے رسیور دوبارہ اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"لاؤڈر ہو تو اس کا بٹن پریس کر دو"...... نارفوک نے کہا اور فلپ نے لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا۔ دوسری طرف سے گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دی۔ پھر رسیور اٹھائے جانے کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"یس"...... دوسری طرف سے ایک مردانہ سنائی دی۔

"باس فلپ بول رہا ہوں رچمنڈ۔ قیدیوں کی کیا پوزیشن ہے"۔ فلپ نے سخت اور تحکمانہ لہجے میں کہا اور شاید نارفوک اور پالمر کی موجودگی کی وجہ سے اس نے باقاعدہ اپنے آپ کو باس کہہ کر بات کی

تھی۔

"ویسے ہی ہے باس۔ وہ سب بندھے ہوئے اور بے ہوش ہیں"۔ دوسری طرف سے رچمنڈ نے جواب دیا۔

"او کے۔ میں چیف اور ان کے معزز مہمان کے ساتھ پہنچ رہا ہوں"۔ فلپ نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"آپ نے رپورٹ سن لی جناب"...... فلپ نے بڑے بااعتماد لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ بہرحال جیسے میں نے کہا ہے ویسے ہی کرو۔ میں عمران کے معاملے میں کوئی رسک نہیں لینا چاہتا۔ کیونکہ ہو سکتا ہے کہ جسے تم رچمنڈ سمجھ رہے ہو۔ اس کی جگہ عمران خود بول رہا ہو"۔ نارفوک نے کہا تو پالمر اور فلپ دونوں کے چہرے پر شدید حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں جناب۔ رچمنڈ میرا خاص آدمی ہے۔ میں اس کی آواز کی اچھی طرح پہچانتا ہوں"...... فلپ نے قدرے ناخوشگوار سے لہجے میں کہا۔

"یہی بات تو میں تمہیں سمجھا نہیں سکتا کہ جس سے تمہارا پالا پڑا ہے وہ کس ٹائپ کا آدمی ہے۔ بس اتنا بتا دوں کہ پوری دنیا کی سیکرٹ ایجنسیاں اور بین الاقوامی تنظیمیں اس کا نام سن کر کانپنے لگ جاتی ہیں اور شاید ہزاروں نہیں تو سینکڑوں تنظیمیں اس کے ہاتھوں موت کے گھاٹ اتر چکی ہوں گی۔ وہ یقیناً مافوق الفطرت

صلاحیتوں کا مالک ہے۔ بہر حال یہ معمولی سا رسک لینے میں کوئی حرج نہیں ہے"۔ نارفوک نے کہا۔

"ٹھیک ہے فلپ۔ جیسے نارفوک صاحب کہتے ہیں ویسے ہی کرو"۔ پالمر نے کہا اور فلپ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی اور فلپ نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... فلپ نے کہا۔

"روڈی بول رہا ہوں باس۔ آپ کے حکم کی تعمیل کر دی گئی ہے۔ ہم آپ کے منتظر ہیں"...... دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"ٹھیک ہے۔ ہم آ رہے ہیں"...... فلپ نے کہا اور رسیور رکھ دیا اور اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے ساتھ ہی پالمر اور نارفوک بھی اٹھ کھڑے ہوئے تھوڑی دیر بعد وہ تینوں ایک کار میں بیٹھے اس عمارت سے نکل کر مختلف سڑکوں پر سے ہوتے ہوئے آگے بڑھے چلے جا رہے تھے۔ کار کی ڈرائیونگ سیٹ پر فلپ تھا جبکہ پالمر اور نارفوک دونوں عقبی سیٹ پر بیٹھے ہوئے تھے ان کے پیچھے ایک اور کار تھی جس میں فلپ کے آدمی تھے مختلف سڑکوں سے گزرنے کے بعد وہ ایک رہائشی کالونی میں داخل ہو گئے۔ یہ متوسط طبقے کی کالونی نظر آتی تھی کیونکہ یہاں بہت چھوٹے چھوٹے گھر تھے۔ لیکن ہر گھر بہر حال علیحدہ بنا ہوا تھا لیکن ان کا رقبہ خاصا کم تھا۔

"اپنے سپیشل پوائنٹ سے کچھ دور کار روک لینا۔ قریب نہ لے

جانا"...... نارفوک نے کہا تو فلپ نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد اس نے ایک سائیڈ میں کر کے کار روک دی اس کے پیچھے آنے والی کار بھی رک گئی اور پھر وہ تینوں کار سے نیچے اتر آئے عقبی کار میں سے بھی چار آدمی باہر آ گئے۔

"کہاں ہے تمہارا سپیشل پوائنٹ"...... نارفوک نے کہا۔

"یہ سامنے والی سڑک آگے جا کر جہاں مڑتی ہے وہاں سے دائیں ہاتھ پر ہے"...... فلپ نے کہا۔

"گڈ۔ یہ تم نے اچھا کیا کہ اس کے سامنے جا کر کار نہیں روکی۔ اب اپنے آدمیوں کو بھیجو۔ جو انتہائی خاموشی سے جا کر اچانک اندر کیپسول فائر کر دیں اور سنو۔ انہیں کہہ دینا کہ کسی قسم کی مشکوک حرکت نہ کریں۔ ہو سکتا ہے کہ کسی طرف سے نگرانی کی جا رہی ہو"۔ نارفوک نے باقاعدہ ہدایات دیتے ہوئے کہا اور فلپ نے عقبی کار کے قریب جا کر اپنے آدمیوں کو ہدایات دیں تو ان میں سے دو آدمی خاموشی سے آگے بڑھے اور پھر سڑک کراس کر کے وہ سامنے جانے والی سڑک پر اس طرح اطمینان سے بڑھتے چلے گئے جیسے وہ یہیں کے رہنے والے ہوں اور پھر کافی آگے بڑھ کر وہ مڑ گئے اور ان کی نظروں سے غائب ہو گئے۔ پھر دس منٹ بعد وہ اسی انداز میں واپس آتے دکھائی دیئے۔

"کام ہو گیا ہے باس"...... ان میں سے ایک نے قریب آ کر فلپ سے کہا۔

"آیئے جناب"....... فلپ نے کہا اور کار کی ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا جبکہ نارفوک اور پالمر دونوں عقبی سیٹ پر بیٹھ گئے اور فلپ نے کار آگے بڑھا دی۔ دوسری کار بھی ان کے پیچھے آ رہی تھی۔ تھوڑی دیر بعد کار ایک متوسط درجے کی کوٹھی کے گیٹ پر جا کر رک گئی۔ دوسری کار بھی ان کے پیچھے آکر رک گئی اور پھر وہ سب نیچے اتر آئے۔

"اپنا ایک آدمی اندر بھیجو اور پھاٹک کھلواؤ اب تک گیس کے اثرات ختم ہو چکے ہوں گے"...... نارفوک نے کہا اور فلپ کے کہنے پر ایک آدمی تیزی سے پھاٹک پر چڑھ کر اندر اتر گیا اور چند لمحوں بعد چھوٹا پھاٹک کھلا اور وہی آدمی باہر آگیا۔

"باس۔ پھاٹک کے قریب ایک ایکریمی بے ہوش پڑا ہے اور پورچ کے قریب بھی ایک عورت اور دو مرد بے ہوش پڑے مجھے نظر آئے ہیں"...... پھاٹک سے باہر آنے والے نے کہا تو فلپ اور پالمر دونوں بے اختیار اچھل پڑے۔

"ایکریمی بے ہوش پڑے ہیں۔ اوہ۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے"۔ فلپ نے کہا اور نارفوک کے لبوں پر طنزیہ مسکراہٹ بکھر گئی پھر وہ سب تیزی سے اندر داخل ہوئے تو واقعی وہاں پھاٹک کے قریب ایک ایکریمی بے ہوش پڑا ہوا تھا۔

"یہ۔ یہ تو عمران ہے۔ اس کا قدوقامت وہی ہے۔ جلدی کرو۔ اسے اٹھا کر اندر لے آؤ"...... نارفوک نے کہا اور پھر وہ تیزی سے آگے بڑھ گیا۔ پورچ کے قریب ایک ایکریمی عورت اور دو ایکریمی مرد

بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔

"سرگشا کا کہاں ہے اسے تلاش کرو"...... نارفوک نے چیخ کر کہا تو فلپ تیزی سے دوڑتا ہوا آگے بڑھ گیا۔ دوسری کار میں آنے والے آدمی اس کے ساتھ تھے۔

"یہ تو واقعی انتہائی حیرت انگیز کام ہوا ہے۔ یہ تو بے ہوش اور بندھے ہوئے تھے"...... پالمر نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ ہمارے منتظر تھے اگر ہم اچانک گیس فائر نہ کرتے تو اس وقت ان کے قبضے میں ہوتے"...... نارفوک نے کہا۔

"وہ۔ وہ میرا آدمی رچمنڈ تو ہلاک ہو چکا ہے۔ اس کی گردن توڑ دی گئی ہے اور دوسرا کوئی آدمی موجود نہیں ہے"...... فلپ نے کہا۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ سرگشا کا موجود نہیں ہے اور ان کی تعداد بھی کم ہے۔ ان کا ایک آدمی کم ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ ہمارے پہنچنے سے پہلے وہ دونوں نکل گئے اس لئے میں نے پوچھا تھا کہ بیرونی نگرانی بھی ہو رہی ہے یا نہیں"...... نارفوک نے انتہائی تلخ لہجے میں کہا۔

"اب یہ بتائیں گے کہ وہ کہاں ہیں۔ میں ان کی روحوں سے بھی اگلوا لوں گا"...... فلپ نے کہا۔

"تم ان کے ٹکڑے بھی اڑا دو۔ یہ زبان نہیں کھولیں گے مجھے خود معلوم کرنا ہو گا۔ یہاں فون تو ہو گا"...... نارفوک نے کہا۔

"ہاں۔ دوسرے کمرے میں ہے"...... فلپ نے کہا اور نارفوک تیزی سے اس کے پیچھے چلتا ہوا ایک کمرے میں گیا۔ پالمر بھی اب کے

پیچھے آ گیا۔ یہاں ایک آدمی کی لاش پڑی ہوئی تھی جس کی گردن ٹوٹی ہوئی تھی۔ پاس ہی فون بھی موجود تھا۔

"یہاں سے ولنگٹن کا رابطہ نمبر کیا ہے"...... نارفوک نے پوچھا تو فلپ نے اسے نمبر بتا دیا تو نارفوک نے بجلی کی سی تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"پی۔ اے ٹو چیف سیکرٹری"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"ستاوا سے نارفوک بول رہا ہوں۔ چیف سیکرٹری صاحب سے فوری بات کراؤ"...... نارفوک نے کہا۔

"وہ ستاوا سے آنے والی ضروری کال سن رہے ہیں۔ آپ ہولڈ آن رکھیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو نارفوک بے اختیار چونک پڑا۔

"یہاں ستاوا سے کون انہیں کال کر رہا ہے"...... نارفوک نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"وہ ایکریمیا کے چیف سیکرٹری ہیں۔ انہیں دنیا بھر سے کال کی جا سکتی ہے۔ آخر سرکاری کام تو چلتے ہی رہتے ہوں گے"...... پالمر نے کہا اور نارفوک نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"ہیلو سر۔ کیا آپ لائن پر ہیں"...... چند لمحوں بعد سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

"یس"...... نارفوک نے کہا۔

"بات کیجئے"...... دوسری طرف کہا گیا۔

"ہیلو سر۔ میں نارفوک بول رہا ہوں ستاوا سے"...... نارفوک نے کہا۔

"ہاں۔ کیا رپورٹ ہے سر گشاکا کے متعلق"...... چیف سیکرٹری نے کہا تو نارفوک ان کا لہجہ سن کر چونک پڑا۔ کیونکہ ان کے لہجے میں جو اطمینان اور مسرت کی جھلک تھی اس نے اسے چونکا دیا تھا۔ اس کے ذہن میں فوراً سیکرٹری کی بات آ گئی کہ چیف سیکرٹری صاحب ستاوا سے آنے والی کال سن رہے ہیں۔

"میرے آدمیوں نے انہیں ستاوا میں گھیر لیا تھا لیکن ہمارے پہنچنے سے پہلے سر گشاکا ایک پاکیشیائی ایجنٹ کے ساتھ نکل گئے ہیں میں چاہتا ہوں کہ آپ ستاوا میں موجود ایکریمین ایجنٹوں کو فوری حرکت میں لے آئیں تاکہ ہم انہیں ستاوا سے نکلنے سے پہلے کور کر لیں"...... نارفوک نے کہا۔

"اب تمہیں مزید تگ و دو کی ضرورت نہیں ہے نارفوک۔ یہ لوگ تمہارے بس کے نہیں ہیں۔ تم مکمل طور پر ناکام رہے ہو۔ اگر میں پہلے سے حفظ ماتقدم کے طور پر انتظامات نہ کرتا تو ہم مایوسی سے ہاتھ ملتے رہ جاتے۔ سر گشاکا ستاوا میں کامرون سفارت خانے پہنچ گئے جبکہ وہاں ہمارے آدمی پہلے سے موجود تھے۔ کیونکہ کامرون کے صدر نے کامرون سے کال کر کے سفیر کو بتا دیا تھا کہ سر گشاکا سفارت خانے پہنچ رہے ہیں اور انہیں فوری طور پر خصوصی طیارے

کے ذریعے کامرون پہنچایا جائے۔ سفیر صاحب سر گشاکا کے انتظار میں
تھے اور ایئر پورٹ پر موجود ان کا اپنا خاص طیارہ روانگی کے لئے تیار
ہو رہا تھا۔ لیکن ہمارے آدمیوں نے عین آخری لمحات میں کام کیا اور
سفیر صاحب کو ہلاک کر دیا گیا اور ان کی جگہ ہمارا آدمی سفیر کے
میک اپ میں ان کے آفس میں پہنچ گیا۔ سر گشاکا ایک ایکریمی کے
ساتھ وہاں پہنچے تو اس آدمی کو بے ہوش کر دیا گیا جبکہ سر گشاکا کو
فوری طور پر ایک کار میں سوار کر کے بجائے ایئر پورٹ لے جانے
کے سیدھا ایکریمین سفارت خانے پہنچا دیا گیا جہاں وہ اب ہماری
تحویل میں ہیں اور کل یہیں سے ان سے اعلان کرایا جائے گا اس کے
بعد انہیں ایکریمین ایجنٹوں کی تحویل میں خصوصی طور پر کامرون لے
جایا جائے گا۔ جب تمہاری کال آئی تو اس وقت میں ستاوا میں کامرون
سفارت خانے میں اپنے آدمی سے بات کر رہا تھا۔ اس نے بتایا کہ
صدر کامرون کا فون آیا تھا۔ وہ سر گشاکا کے بارے میں پوچھ رہے تھے
تو اس نے انہیں بتایا کہ سفیر صاحب کے ساتھ وہ ایئر پورٹ گئے
ہیں۔ وہ مجھ سے پوچھ رہا تھا کہ اب کیا کیا جائے۔ اس پر میں نے
اسے کہہ دیا ہے کہ جو دوسرا آدمی سر گشاکا کے ساتھ آیا تھا اور بے
ہوش ہے اسے اسی بے ہوشی کے عالم میں طیارے پر سوار کر کے
کامرون بھجوا دیا جائے اور صدر صاحب کو بتا دیا جائے کہ سر گشاکا
خصوصی طیارے پر کامرون پہنچ رہے ہیں چونکہ فاصلہ کافی ہے اس
لئے چند گھنٹے اس آدمی کو وہاں پہنچنے میں لگ جائیں گے اور کامرون

کے صدر مطمئن ہو جائیں گے پھر جب ان پر اصل حقیقت کھلے گی تو
پھر ان کے پاس سوائے سر پیٹنے کے اور کوئی چارہ کار نہ رہے گا اور
آخری فتح بہرحال ایکریمیا کے حصے میں ہی آئے گی"....... چیف
سیکرٹری نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"تھینک گاڈ۔ تو سر گشاکا آخر کار ایکریمی تحویل میں پہنچ گئے۔ آپ
نے واقعی بے پناہ ذہانت سے کام لیا ہے سر۔ میں تو دل سے آپ کی
ذہانت اور کارکردگی کا قائل ہو گیا ہوں۔ آپ کی وجہ سے ہی عظیم
ایکریمیا۔ عظیم ایکریمیا بنا ہوا ہے"....... نارفوک نے انتہائی
خوشامدانہ لہجے میں کہا۔

"ہمیں ہر طرف کا خیال رکھنا پڑتا ہے۔ بہرحال تم نے بھی بے
حد کام کیا ہے۔ تم اب واپس آجاؤ۔ تمہیں تمہارا انعام مل جائے گا۔
گڈ بائی"....... چیف سیکرٹری نے مسرت بھرے لہجے میں کہا اور اس
کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا اور نارفوک نے رسیور رکھ دیا۔

"تم نے سنا پالمر کہ عین آخری لمحات میں ہمارے ساتھ کیا ہو رہا
تھا"....... نارفوک نے پالمر سے کہا۔

"ہاں۔ اگر چیف سیکرٹری صاحب اپنا کام نہ دکھاتے تو معاملہ
واقعی ہاتھ سے نکل گیا تھا لیکن اب ان لوگوں کا کیا کرنا ہے۔ انہیں
گولی ماریں اور ان کی لاشیں کہیں پھینکوا دیں"....... پالمر نے کہا۔

"نہیں۔ اب میں پوری طرح مطمئن ہوں اور اب میں اس
عمران کو بتانا چاہتا ہوں کہ وہ ایکریمیا اور نارفوک کو شکست نہیں

دے سکتا۔ میں اسے سرگشاکا کا اعلان سنوانا چاہتا ہوں جو وہ ایکریمیا
کے حق میں کریں گے تاکہ مرنے سے پہلے اس عمران کو معلوم ہو
سکے کہ وہ واقعی شکست کھا چکا ہے"...... نارفوک نے کہا۔
"تو پھر کیا کرنا ہے۔ ویسے میں بھی اس عمران سے باتیں کرنا
چاہتا ہوں۔ اس نے جس طرح یہاں کی سچوئیشن تبدیل کی ہے وہ
واقعی میرے لئے بھی انتہائی حیرت انگیز ہے"...... پالمر نے کہا۔
"یہاں تم بتا رہے تھے کہ زنجیریں وغیرہ ہیں باندھنے کے لئے"۔
نارفوک نے کہا۔
"ہاں۔ نیچے تہہ خانہ نما کمرہ ہے"...... پالمر نے کہا۔
"تو ان سب کو اٹھاؤ اور زنجیروں سے اچھی طرح بندھوا دو۔ پھر
انہیں ہوش میں لے آنا تاکہ انہیں معلوم ہو سکے کہ وہ ناقابل تسخیر
نہیں ہیں۔ انہیں شکست دینے والے بھی یہاں موجود ہیں"۔
نارفوک نے کہا اور پالمر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

عمران کی آنکھیں ایک جھٹکے سے کھلیں۔ پہلے چند لمحوں تک تو
اس کے ذہن پر دھند سی چھائی رہی۔ لیکن پھر اس کا شعور جاگ اٹھا
اور اس کے ساتھ ہی اس کے ذہن میں بے ہوش ہونے سے پہلے کا
منظر گھوم گیا جب وہ نارفوک کے انتظار میں پھاٹک کے قریب
موجود تھا اور اس کے ساتھی گیراج میں مختلف جگہوں پر چھپے ہوئے
تھے کہ اچانک دونوں طرف سے کیپسول فائر ہوئے اور پھر اس سے
پہلے کہ عمران کچھ سمجھتا یا سنبھلتا۔ اس کے ذہن پر سیاہ چادر سی پھیلتی
چلی تھی اور اب اسے ہوش آیا تھا۔ اس نے ہوش میں آتے ہی
محسوس کر لیا تھا کہ وہ ایک بار پھر اپنے ساتھیوں سمیت زنجیروں میں
جکڑا اسی کمرے میں موجود ہے جس کمرے میں پہلے انہیں زنجیروں
میں جکڑا گیا تھا اور سامنے کرسی پر نارفوک بیٹھا ہوا تھا جس کے
چہرے پر فاتحانہ مسکراہٹ تھی۔ نارفوک کے دائیں بائیں دو

کانڈین افراد بیٹھے ہوئے تھے جبکہ ان کی کرسیوں کے عقب میں مشین گنوں سے مسلح دو کانڈین کھڑے ہوئے تھے۔

" تمہیں ہوش آگیا علی عمران "...... نارفوک نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" ابھی کہاں آیا ہے۔ جب تمہاری مشین گن سے نکلنے والی گولیاں میرے دل میں سوراخ کریں گی تب ہوش آئے گا "۔ عمران نے مسکراتے ہوتے جواب دیا تو نارفوک بے اختیار ہنس پڑا۔

" وہ وقت اب بہت قریب ہے۔ یہ میرا دوست پالمر ہے شمالی کانڈر کے سب سے بڑے گروپ کا چیف اور یہ ان کے گروپ کا یہاں سٹاوا کا مقامی انچارج اور باس فلپ ہے "۔ نارفوک نے باقاعدہ اپنے دائیں بائیں بیٹھے ہوئے آدمیوں کا تعارف کراتے ہوئے کہا۔

" تم تو زنجیروں میں بندھے ہوئے تھے اور بے ہوش تھے پھر تم اور تمہارے ساتھی نہ صرف ہوش میں آگئے بلکہ تم نے کلائیوں پر بندھی ہوئی بیلٹ بھی کھول لی اور آزاد ہوگئے۔ ویسے میرے تصور میں بھی نہ تھا کہ ایسا بھی ہو سکتا ہے۔ اس لئے جب نارفوک نے یہاں بے ہوش کرنے والی گیس فائر کرنے کے لئے کہا تو حقیقت یہی ہے کہ میں اسے احمقانہ فعل سمجھ رہا تھا "...... پالمر نے کہا۔

" تم یقیناً کوئی مجرمانہ سنڈیکیٹ چلاتے ہو گے جبکہ نارفوک کو معلوم ہے کہ سیکرٹ ایجنٹ کس انداز میں کام کرتے ہیں "۔ عمران نے جواب دیا۔

" ہاں۔ میں تمہاری صلاحیتوں سے اچھی طرح واقف ہوں۔ بہرحال یہ بتاؤ کہ سرگشاکا اور تمہارا ایک ساتھی کہاں ہیں "۔ نارفوک نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

" اب تم خود یہ بات بتاؤ گے نارفوک۔ کیونکہ تمہارے چہرے پر موجود اطمینان اور تمہارا میرے ہوش میں آنے پر فوری طور پر سرگشاکا کے بارے میں نہ پوچھنے سے یہی مطلب نکلتا ہے کہ سرگشاکا اور میرا ساتھی تمہارے ہاتھ لگ چکے ہیں "...... عمران نے کہا تو نارفوک بے اختیار ہنس پڑا۔ البتہ پالمر کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

" تم نے دیکھا پالمر کہ یہ شخص کس قدر تیز ذہن کا مالک ہے "۔ نارفوک نے پالمر سے مخاطب ہو کر کہا اور پالمر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

" علی عمران۔ تمہاری گیم ختم ہو چکی ہے مجھے اعتراف ہے کہ تم نے مجھے حقیقتاً شکست دینے کا بندوبست کر لیا تھا۔ لیکن سرگشاکا اب چیف سیکرٹری ایکریمیا کی تحویل میں پہنچ چکے ہیں اور تمہارا ساتھی سرگشاکا کے روپ میں اس وقت سفارت خانے کے خصوصی طیارے میں بے ہوشی کے عالم میں کامرون کی طرف پرواز کر رہا ہوگا "۔ نارفوک نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

" کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں۔ جہاں تک سرگشاکا کے ایکریمیا کی تحویل میں جانے کا تعلق ہے وہ تو ہو سکتا ہے لیکن میرے ساتھی کا

سر گشاکا کے روپ میں کامرون جانے کا کیا مطلب ہوا۔ جبکہ میرا ساتھی سر گشاکا کے قدوقامت اور جسامت کا حامل ہی نہیں ہے۔ پھر اسے کس طرح سر گشاکا ظاہر کیا جا سکتا ہے"...... عمران نے حیران ہو کر کہا۔ اسی لمحے اس کے ساتھیوں کے منہ سے یکے بعد دیگرے کراہیں نکلنے لگیں اور وہ سب ان کی طرف متوجہ ہو گئے اور پھر ایک ایک کر کے سب ساتھی ہوش میں آ گئے اور ان سب کے چہروں پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

" یہ نارفوک صاحب کی ذہانت ہے کہ ہم دوبارہ زنجیروں میں جکڑے ہوئے ہیں"...... عمران نے اپنے ساتھیوں سے مخاطب ہو کر کہا اور ان سب نے ہونٹ بھینچ لئے۔

" میں نے تو تمہیں پہلے ہی کہا تھا کہ نارفوک کا خاتمہ کر دیا جائے لیکن نجانے تمہیں ایسے لوگوں کو بچانے میں کیا لطف آتا ہے"۔ تنویر نے کہا تو نارفوک کے چہرے پر یکلخت غصے کے تاثرات ابھر آئے۔

" نہیں۔ نارفوک اب ریٹائر ہو چکا ہے اور ریٹائر آدمی تو بہرحال ریٹائر ہی ہوتا ہے"...... عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔

" یہ تمہارا ساتھی ہے۔ کیوں نہ اس کا خاتمہ کر دیا جائے"۔ نارفوک نے غصیلے لہجے میں کہا۔

" ارے ارے۔ کیا واقعی تم ریٹائر ہو چکے ہو۔ پہلے تو تمہیں ایسی باتوں پر غصہ نہ آیا کرتا تھا۔ میرے اس ساتھی کا ذہن گرم ہے۔ اور تم جانتے ہو کہ ہر تنظیم میں ایسے گرم دماغ آدمیوں کی موجودگی

ضروری ہوتی ہے۔ بہرحال تم نے یہ نہیں بتایا کہ سر گشاکا اور میرے ساتھی والی بات جو تم نے بتائی ہے اس کا پس منظر کیا ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو نارفوک نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

" تم نے سر گشاکا اور اپنے ساتھی کو یہ سمجھ کر سٹاوا میں کامرون سفارت خانے بھجوایا کہ سر گشاکا وہاں محفوظ رہیں گے اور اس سے پہلے تم نے شاید یہاں سے سر گشاکا اور کامرون کے صدر کی بات بھی کرائی ہو گی۔ چنانچہ صدر کامرون نے سفیر صاحب کو حکم دیا کہ سر گشاکا جیسے ہی سفارت خانے پہنچیں انہیں فوری طور پر سفارتی چارٹرڈ طیارے پر کامرون بھجوا دیا جائے۔ چنانچہ سر گشاکا کے وہاں پہنچنے سے پہلے ہی تیاریاں مکمل کر لی گئی تھیں لیکن ایکریمیا کے چیف سیکرٹری بھی تمہاری طرح ہر طرف کا خیال رکھتے ہیں چنانچہ انہوں نے شاید اسی نقطہ نظر کے تحت کہ سر گشاکا کسی بھی وقت سفارت خانے میں پناہ لے سکتے ہیں۔ اپنے آدمیوں کو الرٹ کر دیا۔ چنانچہ سر گشاکا کے سفارت خانے پہنچنے سے پہلے کامرون سفیر کو ہٹا دیا گیا اور ایکریمین ایجنٹ سفیر بن گیا۔ چنانچہ جیسے ہی سر گشاکا وہاں پہنچے انہیں ایئر پورٹ لے جانے کے بہانے سیدھا ایکریمین سفارت خانے پہنچا دیا گیا جہاں سے ایکریمیا کے سفیر نے انہیں اپنی تحویل میں لے کر ایک انتہائی خفیہ مقام پر پہنچا دیا۔ اور چیف سیکرٹری صاحب کے حکم پر تمہارے ساتھی کو بے ہوش کر کے اور سر گشاکا کا

نام دے کر طیارے پر سوار کرا دیا گیا اور کامرون کے صدر کو بتا دیا
گیا کہ سرگشاکا طیارے پر کامرون پہنچ رہے ہیں تاکہ وہ مطمئن ہو
جائیں۔ اب طیارہ انتخابات کے اعلان سے ایک دو گھنٹے پہلے کامرون
پہنچے گا اور اس وقت انہیں معلوم ہو گا کہ آنے والا سرگشاکا نہیں ہے
اور پھر جب تک سرگشاکا کے بارے میں وہ کچھ معلوم کریں گے
چیف الیکشن کمشنر صاحب انتخابات کا اعلان کر دیں گے اور سرگشاکا
کی طرف سے یوشو قبیلے کے اتحاد کا اعلان ایکریمیا کی مرضی کے مطابق
کر دیا جائے گا اور سرگشاکا کو اس اعلان کے بعد ٹی وی پر پیش کر دیا
جائے گا۔ شمالی کانڈر کے ٹی وی پر اور اس کے بعد وہ مکمل طور بے
بس ہو جائیں گے۔ نتیجہ یہ کہ کامرون میں ایکریمیا کی مرضی کی
حکومت آ جائے گی اور پھر ٹریٹی پر ایکریمیا کا مکمل کنٹرول ہو جائے گا
اس طرح مسلم بلاک شکست کھا جائے گا اور مسلم بلاک کے خواب
بکھر کر رہ جائیں گے"۔ نارفوک نے بڑے اطمینان بھرے انداز میں
کہا تو عمران کے چہرے پر سنجیدگی کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"یہ تو واقعی تم لوگوں نے میدان مار لیا۔ ٹھیک ہے۔ مقدر سے
کون لڑ سکتا ہے۔ اب تمہارا ہمارے بارے میں کیا فیصلہ ہے"۔
عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"دو صورتیں ہیں۔ ایک تو یہ کہ تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو
گولیوں سے اڑا دیا جائے۔ دوسرا یہ کہ تم کھلے عام اپنی شکست تسلیم
کر لو تو سرگشاکا کے اعلان کے بعد تمہیں رہا کیا جا سکتا ہے۔ اب یہ

فیصلہ کرنا تمہارا کام ہے"....... نارفوک نے کہا۔

"کس معاملے میں شکست"....... عمران نے چونک کر پوچھا تو
نارفوک چونک پڑا۔

"اسی ٹریٹی کے سلسلے میں"....... نارفوک نے ہونٹ بھینچتے
ہوئے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"ابھی تو نہ ہی انتخابات کا اعلان ہوا ہے نارفوک اور نہ سرگشاکا
کی طرف سے کوئی اعلان۔ تم نے پہلے ایسے ہی یہ بات طے کر لی کہ
ہم شکست کھا گئے ہیں"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تو کیا تمہارا خیال ہے کہ میں تم سے جھوٹ بول رہا ہوں"۔
نارفوک نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

"میں نے کب کہا ہے کہ تم جھوٹ بول رہے ہو۔ لیکن اتنی بات
تو تم بھی جانتے ہو کہ ہمارے پیشے میں آخری لمحات تک امید کا دامن
نہیں چھوڑا جاتا"....... عمران نے کہا تو نارفوک نے ایک طویل
سانس لیا۔

"ٹھیک ہے۔ میں تمہاری بات سمجھ گیا ہوں۔ او کے۔ اب تم
خود جب سرگشاکا کا اعلان سنو گے تو تمہیں معلوم ہو گا کہ کیا ہوا
ہے۔ تب تک تو یہاں بندھے رہو گے"....... نارفوک نے کہا اور
اس کے ساتھ ہی وہ پالمر سے مخاطب ہو گیا۔

"پالمر۔ کیا ایسا ہو سکتا ہے کہ ان سب کو طویل بے ہوشی کے
انجکشن لگا دیئے جائیں اور انہیں یہاں سے نکال کر کسی اور محفوظ جگہ

پر پہنچا دیا جائے۔ جہاں یہ کل تک مسلسل بے ہوش رہیں"۔ نارفوک نے کہا۔

"کیوں نہیں ہو سکتا نارفوک۔ تم جو چاہو ویسے ہی ہو سکتا ہے۔ کیوں فلپ"...... پالمر نے کہا اور پھر فلپ سے مخاطب ہو گیا۔

"یس چیف"...... فلپ نے پہلی بار زبان کھولتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ پھر ایسا ہی کرو کہ ان سب کو طویل بے ہوشی کے انجکشن لگا دو"...... نارفوک نے فیصلہ کن لہجے میں کہا اور پھر اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"اوکے عمران۔ تم پہلے سر گشاکا کا اعلان سن لو۔ پھر تمہارے متعلق فیصلہ کروں گا"...... نارفوک نے کہا اور بیرونی دروازے کی طرف مڑ گیا اور عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"کیا آپ کو یقین ہے کہ سفارت خانے میں آپ کی حفاظت بخوبی ہو سکے گی"...... صفدر نے سر گشاکا سے مخاطب ہو کر کہا۔ وہ دونوں اس کوٹھی سے جہاں انہیں زنجیروں میں جکڑا گیا تھا نکل کر کالونی کے بیرونی علاقے کی طرف پیدل بڑھے چلے جا رہے تھے کیونکہ یہاں ٹیکسی نظر ہی نہ آ رہی تھی۔

"کیوں۔ آپ نے یہ سوال کیوں پوچھا۔ بہرحال وہ ہمارے ملک کا سفارت خانہ ہے اور صدر صاحب نے سفیر صاحب کو براہ راست ہدایات دے دی ہیں تو اس کے بعد اس کا کیا جواز باقی رہ جاتا ہے"۔ سر گشاکا نے کہا۔

"ایکریمیا کی کامیابی کی ایک بڑی وجہ یہ بھی ہے کہ اس کے ایجنٹوں کا جال ہر طرف پھیلا ہوا ہے اور لازماً سفارت خانے میں بھی ان کے ایجنٹ موجود ہوں گے اور اس وقت آپ کی شخصیت جو

حیثیت اختیار کر چکی ہے اس سے آپ بھی بخوبی واقف ہیں"۔ صفدر
نے جواب دیا۔
"میں سمجھتا ہوں۔ لیکن آپ بے فکر رہیں۔ سب ٹھیک ہو جائے
گا۔ ویسے آپ لوگوں نے جس طرح مجھے ایکریمین ایجنٹوں کے نرغے
سے نکالا ہے اور پھر یہاں تک پہنچانے میں جس طرح محنت کی ہے۔
میں اس کے لئے آپ سب کا انتہائی مشکور ہوں اور ہمیشہ مشکور
رہوں گا"...... سر گشاکا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
"یہ ہمارا فرض تھا۔ ہم نے آپ پر کوئی ذاتی احسان نہیں کیا۔ کیا
یہاں کے سفیر آپ کو جانتے ہیں۔ میرا مطلب ہے ذاتی حیثیت سے"۔
صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"نہیں۔ میرا تعلق سفارت خانوں سے براہ راست نہیں ہے البتہ
بطور چیف سیکرٹری ضرورت پڑنے پر فون پر رابطہ ہو جاتا ہے"۔
سر گشاکا نے کہا۔
"آپ میک اپ میں ہیں۔ اس لئے اگر کوئی آپ سے ذاتی طور پر
واقف ہو گا تو پھر آپ کو سر گشاکا کی حیثیت سے پہچان سکے گا۔ اس
لئے اگر آپ ناراض نہ ہوں تو میں ایک درخواست کروں"۔ صفدر
نے کہا۔
"کیسی درخواست"...... سر گشاکا نے حیران ہو کر پوچھا۔
"آپ کی جگہ میں اپنے آپ کو سر گشاکا کے طور پر پیش کروں گا
اور جب تک میں نہ کہوں آپ نے اپنی شناخت نہیں کرانی"۔ صفدر

نے کہا۔
"اس کی وجہ"...... سر گشاکا نے حیران ہو کر کہا۔
"میں پہلے اپنے طور پر پوری تسلی کر لینا چاہتا ہوں کہ آپ محفوظ
ہاتھوں میں جا رہے ہیں یا نہیں۔ کیونکہ عمران صاحب کا مجھے آپ کے
ساتھ بھیجنے کا اصل مقصد ہی یہی ہے ورنہ تو آپ خود بھی ٹیکسی میں
بیٹھ کر سفارت خانے جا سکتے تھے"...... صفدر نے کہا۔
"ٹھیک ہے۔ مجھے کیا اعتراض ہو سکتا ہے لیکن یہ آپ لوگوں کی
بے جا احتیاط ہی ثابت ہو گی"۔ سر گشاکا نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"ہماری کچھ عادت سی ہو گئی ہے کہ ہم اپنے سائے سے بھی محتاط
رہتے ہیں"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور سر گشاکا
بے اختیار ہنس پڑے اور پھر انہیں ایک خالی ٹیکسی نظر آ گئی۔ صفدر
نے اسے اشارہ کیا تو ٹیکسی ان کے قریب آ کر رک گئی۔
"ٹاور ہاؤس"...... صفدر نے ٹیکسی ڈرائیور سے کہا اور اس کے
اثبات میں سر ہلانے پر صفدر اور سر گشاکا دونوں عقبی سیٹ پر بیٹھ
گئے۔ سر گشاکا شاید پوچھنا چاہتے تھے کہ صفدر نے کامرون سفارت
خانے جانے کی بجائے ٹاور ہاؤس کا نام کیوں لے دیا ہے کیونکہ ٹاور
ہاؤس سٹاوا کا ایسا مقام تھا جہاں ہر وقت غیر ملکی سیاح پھرتے رہتے
تھے لیکن صفدر کے اشارے پر وہ خاموش ہو گئے۔ ٹاور ہاؤس پہنچ کر
صفدر نے ٹیکسی چھوڑ دی اور پھر وہ سر گشاکا کو ساتھ لے کر ادھر ادھر
گھومتا رہا اور پھر وہ سر گشاکا کو لے کر مین مارکیٹ کی طرف بڑھ گیا۔

"یہ آخر تم کیا کر رہے ہو۔ ہمیں فوراً سفارت خانے پہنچنا چاہئے"۔ سر گشاکا نے آہستہ سے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں سر۔ لیکن آپ برائے مہربانی مداخلت نہ کریں"۔ صفدر نے کہا اور سر گشاکا ہونٹ بھینچ کر خاموش گئے۔ صفدر نے مین مارکیٹ پہنچ کر مختلف سپر سٹورز سے سامان خریدا اور پھر وہ سامان لے کر قریب ہی ایک چھوٹے سے ہوٹل میں آگیا۔

"ہم چند گھنٹے آرام کرنا چاہتے ہیں۔ گھومتے پھرتے تھک گئے ہیں۔ کیا ہمیں کوئی کمرہ مل سکتا ہے"...... صفدر نے کاؤنٹر پر بیٹھے ہوئے نوجوان سے کہا۔

"کرایہ تو آپ کو بہرحال چوبیس گھنٹوں کا دینا ہوگا جناب"۔ کاؤنٹر بوائے نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کرائے کی فکر نہ کریں۔ ہم ذرا آرام کرنے کے بعد غسل کر کے تازہ دم ہو جانا چاہتے ہیں"...... صفدر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے ایک بڑا نوٹ نکال کر کاؤنٹر بوائے کی طرف بڑھا دیا۔ کاؤنٹر بوائے نے ایک ڈبل بیڈ روم کی چابی کلپ سے اتاری جس کے ساتھ ٹوکن لگا ہوا تھا اور پھر وہ چابی اور ساتھ ہی بقایا رقم دے دی۔ صفدر نے ایک معقول رقم اسے ٹپ کے طور پر دے دی اور چابی لے کر وہ آگے بڑھ گیا۔

"آخر تم یہ سب کیا کرتے پھر رہے ہو۔ وہاں ہمارا انتظار ہو رہا ہو گا"...... سر گشاکا نے کمرے میں پہنچتے ہی کہا۔

"سر گشاکا۔ حالات کسی بھی وقت ہمارے مخالف ہو سکتے ہیں۔ وہاں ہو سکتا ہے کہ ہمارے مخالف ایجنٹ موجود ہوں جو آپ کو دیکھتے ہی گولی سے اڑا دیں اور ہماری ساری محنت بے کار ہو جائے۔ اس لئے جب تک پوری طرح میری تسلی نہ ہو جائے اس وقت تک میں آپ کی شناخت کو اوپن نہیں کرنا چاہتا۔ میں نے مختلف دکانوں سے سامان خرید کر میک اپ کا سامان مکمل کیا ہے۔ اب میں آپ کے چہرے پر ڈبل میک اپ کروں گا۔ آپ کے اصل چہرے پر پاکیشیائی میک اپ اور اوپر ایکریمین میک اپ اور میں اپنے اصل چہرے پر آپ کا یعنی سر گشاکا کا میک اپ اور اوپر ایکریمین میک اپ۔ اس کے بعد ہم یہاں سے سیدھا سفارت خانے پہنچ جائیں گے۔ اگر حالات نارمل ہوئے تو آپ ڈبل میک اپ صاف کر کے اپنی شناخت کرا دیں گے ورنہ میں سر گشاکا بن جاؤں گا اور آپ پاکیشیائی بنیں رہیں۔ ان کے لئے اہمیت سر گشاکا کی ہے پاکیشیائی کی نہیں"...... صفدر نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ جو کچھ کرنا ہے جلدی کرو"...... سر گشاکا نے کہا تو صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر تقریباً ایک گھنٹہ بعد صفدر اپنے کام سے فارغ ہو گیا۔

"اب میری بات غور سے سن لیں۔ اگر حالات خراب ہوں تو آپ نے فوری طور پر وہاں سے نکلنا ہے اور پھر کسی بھی جگہ سے عمران کو فون کرنا ہے۔ فون نمبر میں آپ کو بتا دیتا ہوں"۔ صفدر

نے سر گشاکا سے کہا اور ساتھ ہی ایک فون نمبر بتا دیا۔

"یہ فون نمبر کس جگہ کا ہے"۔ سر گشاکا نے حیران ہو کر پوچھا

"وہیں کا جہاں سے ہم آئے ہیں۔ میں نے فون پر لکھا ہوا نمبر دیکھ لیا تھا"...... صفدر نے کہا۔

"تو کیا عمران وہاں موجود رہے گا"...... سر گشاکا نے حیران ہو کر پوچھا۔

"ہاں۔ جب تک میری طرف سے انہیں رپورٹ نہیں مل جائے گی یا میں واپس نہیں پہنچ جاؤں گا۔ اس وقت تک وہ وہیں رہیں گے"۔ صفدر نے جواب دیا اور سر گشاکا نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ ہوٹل سے باہر آئے اور ٹیکسی میں بیٹھ کر کامرون سفارت خانے کی طرف بڑھ گئے۔ اب دونوں کے چہروں پر گو ایکریمی میک اپ تھے لیکن بہرحال اب دونوں کے چہرے پہلے سے مختلف تھے۔ کامرون سفارت خانے کے سامنے صفدر نے ٹیکسی چھوڑ دی اور پھر وہ سر گشاکا کو ساتھ لے کر عمارت میں داخل ہو گیا۔

"سفیر صاحب سے کہیں کہ چیف سیکرٹری کامرون سر گشاکا ان سے ملاقات چاہتے ہیں"...... صفدر نے استقبالیہ پر پہنچ کر کہا تو استقبالیہ پر موجود لڑکی بے اختیار اچھل پڑی اور حیرت سے ادھر ادھر دیکھنے لگی۔

"کہاں ہیں سر گشاکا"...... لڑکی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں آپ کے سامنے موجود ہوں"...... صفدر نے مسکراتے

ہوئے کہا تو لڑکی اس طرح آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر صفدر کو دیکھنے لگی جیسے اسے اپنی آنکھوں پر یقین نہ آ رہا ہو۔

"محترمہ۔ ہم دونوں میک اپ میں ہیں۔ آپ سفیر صاحب سے بات کریں"...... صفدر نے قدرے نرم لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ اچھا آیئے۔ سفیر صاحب تو آپ کی آمد کے شدت سے منتظر ہیں"...... لڑکی نے بوکھلائے ہوئے انداز میں اٹھتے ہوئے کہا اور پھر صفدر اور سر گشاکا جو اس دوران خاموش رہے تھے اس لڑکی کی رہنمائی میں مختلف راہداریوں سے گزرتے ہوئے ایک بند دروازے پر پہنچ گئے جس کے باہر دو مسلح آدمی موجود تھے اور دروازے پر سرخ رنگ کا بلب جل رہا تھا۔ دروازے کے باہر ایک فون پیس دیوار پر نصب تھا۔ لڑکی نے فون پیس ہک سے علیحدہ کیا اور اس کے دو نمبر پریس کر دیئے۔

"لاشاکی بول رہی ہوں جناب۔ سر گشاکا ایک آدمی کے ساتھ تشریف لے آئے ہیں۔ وہ ایکریمین میک اپ میں ہیں"۔ لڑکی نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور پھر دوسری طرف سے بات سن کر اس نے یس سر کہا اور فون پیس واپس ہک کر دیا۔ چند لمحوں بعد سرخ رنگ کا بلب بجھ گیا اور اس کے ساتھ ہی دروازہ کھلا اور ایک کامرونی آدمی دروازے پر نظر آیا۔

"آیئے جناب۔ تشریف لے آیئے میرا نام روفے ہے۔ میں یہاں کامرون کا سفیر ہوں"...... دروازے پر موجود شخصیت نے انتہائی

مؤدبانہ لہجے میں کہا اور ایک طرف ہٹ گیا تو صفدر مسکراتا ہوا اندر داخل ہوا۔ اس کے پیچھے سرگشاکا بھی اندر داخل ہو گئے تو اس سفیر نے دروازہ بند کر دیا اور پھر وہ انہیں لے کر اس کمرے کو کراس کر کے اندرونی دیوار میں موجود ایک دروازے سے دوسری طرف ایک اور کمرے میں آ گیا۔

" یہ کمرہ ہر لحاظ سے محفوظ ہے جناب۔ تشریف رکھیں۔ لیکن آپ کی شناخت کس طرح ہو گی۔ یہی بات میری سمجھ میں نہیں آ رہی "۔ روفے نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" میرا نام سرگشاکا ہے اور یہ میرے ساتھی ہیں۔ ان کا نام ڈیوک ہے۔ آپ میری صدر صاحب سے بات کرائیں "...... صفدر نے کہا۔

" آئی ایم سوری سر۔ پہلے آپ کو اپنا میک اپ صاف کرانا ہو گا۔ پھر آگے بات ہو سکتی ہے۔ یہ بھی صدر صاحب کی ہدایت ہے "۔ روفے نے کہا۔

" کیا آپ میری آواز نہیں پہچانتے "...... صفدر نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔ وہ خالصتاً افریقی لہجے میں بول رہا تھا جب کہ سرگشاکا خاموش تھے۔

" سوری سر۔ آپ کو اپنا میک اپ صاف کرانا ہو گا۔ اس کے بعد ہی ہم مطمئن ہو سکتے ہیں کیونکہ صدر صاحب کی ہمیں انتہائی سخت ہدایات ہیں "...... سفیر نے جواب دیا۔

" کیا آپ نے صدر صاحب کی ہدایات پر تیاری مکمل کر لی ہے "۔

صفدر نے پوچھا۔

" یس سر۔ سپیشل ایئرپورٹ پر سفارتی جیٹ طیارہ پرواز کے لئے تیار کھڑا ہے۔ جیسے ہی آپ کی شناخت ہوئی۔ آپ کو فوراً ائیرپورٹ لے جایا جائے گا "...... سفیر نے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ سادہ پانی منگوائیں۔ ابھی میک اپ صاف ہو جاتا ہے "...... صفدر نے کہا۔

" ادھر باتھ روم موجود ہے جناب "...... سفیر نے اٹھ کر ایک طرف اشارہ کیا اور صفدر سر ہلاتا ہوا کرسی سے اٹھا اور باتھ روم کی طرف بڑھ گیا۔

" آپ پاکیشیائی ہیں شاید "...... سفیر نے اس بار اصل سرگشاکا سے مخاطب ہو کر کہا۔

" یس "...... سرگشاکا نے جواب دیا اور سفیر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد صفدر باتھ روم سے باہر آیا تو اس کے چہرے پر افریقی میک اپ موجود تھا۔

" میرا خیال ہے کہ اب آپ کی تسلی ہو گئی ہو گی "...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" یس سر۔ آئی ایم سوری سر۔ لیکن یہ ضروری تھا سر "۔ سفیر نے اٹھتے ہوئے کہا۔

" کوئی بات نہیں۔ بہرحال اب آپ میری بات کرائیں صدر صاحب سے "...... صفدر نے کہا۔

"سوری سر۔ ہم نے صدر صاحب کی ہدایات پر عمل کرنا ہے۔ آپ کو ایئرپورٹ لے جانا ہے اور آپ کے یہ ساتھی یہاں رہیں گے۔ جب آپ کا طیارہ پرواز کر جائے گا تو پھر واپس آکر آپ کے ساتھی کو جہاں یہ چاہیں گے پہنچا دیا جائے گا سر آیئے"....... سفیر نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"میں اپنے ساتھی کو مزید ہدایات دینا چاہتا ہوں۔ آپ پلیز۔ چند منٹ ہمیں دے دیں"....... صفدر نے بڑے بااعتماد لہجے میں کہا۔

"یس سر"....... سفیر نے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ صفدر نے سامنے میز پر رکھا ہوا پیڈ اور قلم دان میں موجود قلم اٹھایا اور پھر کاغذ پر کچھ لکھنا شروع کر دیا۔ سرگشاکا ساتھ ساتھ پڑھتے جا رہے تھے۔ "معاملات گڑبڑ ہیں۔ سفیر صاحب کا رویہ نارمل نہیں ہے۔ اس لئے میں ان کے ساتھ جا رہا ہوں۔ آپ میرے جاتے ہی یہاں سے نکلنے کی کریں اور عمران صاحب سے رابطہ کر لیں۔ ان سے میں خود نمٹ لوں گا"۔ صفدر نے لکھا تو سرگشاکا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ صفدر نے کاغذ مروڑا اور پھر اس گولی بنا کر اسے منہ میں ڈال لیا اور پھر نگل گیا کیونکہ اس کے سوا اور کوئی صورت نہ تھی۔ قلم اس نے واپس قلمدان میں رکھ دیا۔

"مسٹر ڈیوک۔ آپ مطمئن ہو کر یہاں رہیں۔ اب ہم پوری طرح محفوظ ہاتھوں میں ہیں"....... صفدر نے اونچی آواز میں کہا۔

"ٹھیک ہے جیسے آپ کا حکم سر"....... سرگشاکا نے جواب دیا اور

پھر اس سے پہلے کہ ان کے درمیان مزید بات ہوتی دروازہ کھلا اور سفیر صاحب اندر داخل ہوئے۔

"آیئے جناب۔ دیر ہو رہی ہے۔ طیارہ تیار ہے اور آپ نے جلد از جلد کامرون پہنچنا ہے"....... سفیر نے اندر آکر مؤدبانہ لہجے میں صفدر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یہ میرے ساتھی آخر کیوں یہاں رہ جائیں۔ انہیں واپس بھجوا دیں"....... صفدر نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"جیسے آپ کا حکم جناب۔ آیئے جناب۔ آپ بھی تشریف لے آیئے"....... سفیر نے سرگشاکا سے کہا اور وہ بھی اٹھ کھڑے ہوئے۔ انہوں نے صفدر کی طرف کن انکھیوں سے اس انداز میں دیکھا جیسے کہہ رہے ہوں کہ ایسی صورت میں اصل حالات سامنے لائے جائیں یا نہیں۔ لیکن صفدر نے آنکھ کے اشارے سے انہیں منع کر دیا اور پھر وہ ایک کمرے میں پہنچ گئے جیسے ہی وہ کمرے میں داخل ہوئے اچانک چار مشین گنیں ان کی طرف اٹھ گئیں۔

"یہ۔ یہ کیا ہے"....... صفدر نے سرگشاکا کے لہجے میں انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"سوری سر۔ دراصل آپ میک اپ میں ہیں اور جب تک ہم پوری طرح تسلی نہ کر لیں آپ کو کامرون نہیں بھجوایا جا سکتا۔ آپ یہاں تشریف رکھیں آپ کا میک اپ چیک ہو گا"۔ سفیر نے کہا۔

"میک اپ تو میں نے صاف کر دیا ہے۔ اب آپ کون سا میک

اپ صاف کرنا چاہتے ہیں"...... صفدر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"میک اپ واشر سے جناب۔ اب تو ڈبل میک اپ کا عام رواج ہو گیا ہے"...... سفیر نے قدرے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ حالات ہی ایسے ہیں آپ چیکنگ کر لیں"۔ صفدر نے منہ بناتے ہوئے کہا اور ایک طرف موجود کرسی پر بیٹھ گیا۔

"آپ بھی بیٹھیں جناب۔ آپ کا بھی میک اپ چیک ہو گا"۔ سفیر نے سر گشاکا سے کہا۔

"اس کی کیا ضرورت ہے"...... صفدر نے ایک بار پھر غصیلے لہجے میں کہا۔

"آئی ایم سوری۔ جیسے آپ نے پہلے کہا ہے کہ واقعی حالات ہی ایسے ہیں کہ ہمیں ہر بات کی چیکنگ کرنی پڑ رہی ہے"...... سفیر نے لہجہ اسی طرح مؤدبانہ رکھتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے مسٹر ڈیوک۔ بیٹھ جائیں اور یہ جو چاہتے ہیں انہیں کر لینے دیں"...... صفدر نے سر گشاکا سے کہا اور سر گشاکا ایک طویل سانس لیتے ہوئے صفدر کے ساتھ والی کرسی پر بیٹھ گئے۔

"میک اپ واشر لے آؤ"...... سفیر نے اپنے قریب کھڑے ہوئے آدمی سے کہا تو وہ آدمی سر ہلاتا ہوا کمرے سے باہر نکل گیا جبکہ مسلح افراد اسی طرح مشین گنیں اٹھائے بڑے چوکنا انداز میں کھڑے تھے۔ تھوڑی دیر بعد صفدر اور سر گشاکا دونوں کے چہروں پر کنٹوپ چڑھا دیئے گئے لیکن صفدر مطمئن تھا کہ اس نے جو میک اپ بطور

سر گشاکا کا کیا ہے وہ میک اپ واشر سے کسی صورت بھی صاف نہیں ہو سکتا اس کے لئے ایک خاص دوا کی ضرورت تھی۔ اس دوا کے بغیر یہ میک اپ کسی صورت صاف نہیں ہو سکتا تھا جبکہ اوپر والا میک اپ صرف سادہ پانی سے پہلے ہی صاف کر چکا تھا البتہ وہ میک اپ واشر سے واش ہو سکتا تھا اس لئے صفدر کو معلوم تھا کہ سر گشاکا کا ایکریمی میک اپ صاف ہو جائے گا اور نیچے موجود ایشیائی میک اپ نکل آئے گا جبکہ اس کا چہرہ ویسے ہی رہے گا۔ ویسے اب تک سفیر صاحب کا جو رویہ سامنے آیا تھا اس نے صفدر کو واقعی مشکوک کر دیا تھا لیکن اب وہ سوچ رہا تھا کہ سر گشاکا کو وہ کس طرح یہاں چھوڑے۔ ایسا نہ ہو کہ یہاں کا کوئی آدمی سر گشاکا کو یہاں سے نکالنے کی کوشش کرتا اور سفیر اور یہاں کا عملہ اگر ایکریمی ایجنٹ ہیں تو وہ فوری طور پر سر گشاکا کو ہلاک بھی کر سکتے ہیں اس لئے وہ سوچ رہا تھا کہ اس سفیر کو کسی طرح قابو میں کر لیا جائے اس کے بعد اصل صورت حال سامنے آئے گی اور پھر اصل صورت حال دیکھ کر ہی مزید کارروائی کی جا سکتی ہے اس لئے اس نے ذہنی طور پر فیصلہ کر لیا تھا کہ میک اپ واشر کے اس کے چہرے سے علیحدہ ہوتے ہی وہ سفیر کو قابو میں کرنے کی کوشش کرے گا۔ وہ آنکھیں بند کئے یہ سب کچھ سوچ رہا تھا کیونکہ اس کے چہرے کے گرد تو گرم بھاپ پھیلی ہوئی تھی لیکن پھر اچانک اسے محسوس ہوا کہ جیسے بھاپ اس کی ناک میں گھستی چلی جا رہی ہو۔ اس نے اپنے سر کو جھٹکا دینے کی کوشش کی

لیکن اسے محسوس ہوا کہ جیسے اس کا سر تیزی سے بھاری ہوتا چلا جا رہا ہو اور پھر اس کے احساسات جیسے کسی گرم دلدل میں ڈوبتے چلے گئے اور ان پر سیاہ چادر سی چڑھ گئی۔ پھر جس طرح اندھیرے میں روشنی کی لہریں چمکتی ہیں اس طرح اس کے ذہن پر چھائے ہوئے اندھیرے میں یہ روشنی کی لہریں سی نمودار ہونے لگ گئی تھیں اور پھر اس کی آنکھیں کھل گئیں۔ پوری طرح ہوش میں آتے ہی وہ بے اختیار اٹھ کر بیٹھ گیا۔ پھر وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ وہ انتہائی قیمتی فرنیچر سے مزین ایک کمرے کے صوفے پر موجود تھا۔

"یہ میں کہاں آ گیا ہوں"....... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ وہ اس بارے میں کچھ سوچتا کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک ایکریمی اندر داخل ہوا۔ وہ شخصیت کے لحاظ سے خاصا معزز آدمی دکھائی دے رہا تھا۔ اس کے پیچھے دو ایکریمین لڑکیاں تھیں۔

"ہیلو سر گشاکا۔ میرا نام رمزے ہے اور میں سٹاوا میں ایکریمین سفارت خانے میں سفیر ہوں۔ مجھے بے حد افسوس ہے کہ آپ جیسی شخصیت کو بے ہوش کر کے یہاں لانا پڑا۔ مجھے امید ہے کہ آپ اس مجبوری کو نظرانداز کر دیں گے بہرحال اب آپ کو یہاں کوئی تکلیف نہ ہو گی"....... آنے والے نے مسکراتے ہوئے کہا اور سامنے صوفے پر بیٹھ گیا۔

"سر گشاکا کو ایکریمیا کی سب سے قیمتی شراب پیش کی جائے"۔

سفیر رمزے نے ایک لڑکی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس سر"....... لڑکی نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا اور واپس مڑنے لگی۔

"سوری۔ مجھے ڈاکٹر نے منع کر رکھا ہے۔ میں نے طویل عرصے سے شراب نہیں پی۔ آپ مجھے بتائیں کہ میں یہاں کیسے پہنچ گیا۔ میں تو کامرون سفارت خانے میں تھا اور میں نے تو خصوصی طیارے سے کامرون جانا تھا"....... صفدر نے کہا۔

"کافی لے آؤ"....... سفیر نے لڑکی سے کہا اور لڑکی سر ہلاتی ہوئی واپس چلی گئی تو سفیر رمزے سر گشاکا سے مخاطب ہو گیا۔

"سر گشاکا آپ کو حالات بتانے کی تو ضرورت نہیں ہے۔ سب کچھ آپ کو معلوم ہے۔ بہرحال یہ بات طے ہے کہ ایکریمیا کسی صورت بھی ٹریٹی جیسی کمیٹی کو مسلم بلاک کے ہاتھ میں نہیں دے سکتا۔ ہم نے آپ کے قبیلے میں بھی ضروری انتظامات کر لئے تھے۔ اس صورت میں آپ زندہ رہیں یا مار دیئے جائیں دونوں صورتوں میں بازی ایکریمیا کے ہاتھ میں ہی رہے گی لیکن بہرحال آپ کا زندہ یا مردہ دونوں حالتوں میں ایکریمیا کے پاس موجود ہونا ضروری تھا۔ بہرحال مزید تفصیلات بتانے کی ضرورت نہیں ہے۔ آپ کو سب علم ہے۔ آپ نے یہاں سٹاوا پہنچنے کے بعد کامرون کے صدر سے فون پر بات کی اور پھر یہ طے پایا کہ آپ سٹاوا میں کامرونی سفارت خانے پہنچ جائیں اور سفیر آپ کو سفارت خانے کے خصوصی طیارے پر خاموشی سے

کامرون پہنچا دے گا جب کہ پاکیشیائی ایجنٹ ہمارے سیکرٹ ایجنٹوں کے خلاف لڑتے رہیں تاکہ ایکریمیا کو یہ بات معلوم نہ ہو سکے لیکن ایکریمیا کا جال ہر جگہ پھیلا ہوا ہے۔ سٹاوا میں کامرونی سفارت خانے میں بھی ایکریمین ایجنٹ موجود ہیں۔ صدر کامرون نے جب سفیر صاحب کو ہدایات دیں تو انہیں بھی معلوم ہو گیا چنانچہ انہوں نے براہ راست چیف سیکرٹری ایکریمیا سے بات کی جس پر فوری طور پر ایکشن لیا گیا اور کامرون سفارت خانے کا وہ سارا عملہ جو ایکریمی ایجنٹ نہ تھا وہاں سے ہٹا دیا گیا حتیٰ کہ سفیر صاحب کو بھی۔ اور سفیر صاحب کی جگہ پر آنے والے آدمی نے بھی۔ اس طرح سب جگہیں فل کر لیں۔ یہ سب لوگ کامرونی ہی ہیں لیکن ہیں ایکریمین ایجنٹ۔ اور پھر آپ ایک پاکیشیائی ایجنٹ کے ساتھ وہاں پہنچ گئے۔ آپ کے میک اپ چیک کئے گئے اور میک اپ کی چیکنگ کے دوران ہی آپ اور آپ کے پاکیشیائی ساتھی کو بے ہوش کر دیا گیا۔ اس کے بعد اسی بے ہوشی کے عالم میں آپ کو یہاں پہنچا دیا گیا ہے اور اب آپ پر منحصر ہے کہ آپ زندہ رہ کر ایکریمیا کے حق میں اعلان کرنا چاہتے ہیں یا مرنا چاہتے ہیں تاکہ آپ کی لاش کامرون بھجوا دی جائے اور پھر آپ کے قبیلے کا نائب سردار جو ایکریمین لابی کا آدمی ہے اسے سردار بنا کر اس سے ایکریمیا کے حق میں اعلان کرا دیا جائے"...... سفیر نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے وہ لڑکی کافی کے برتن اٹھائے اندر داخل ہوئی اور پھر اس نے کافی کا

سامان لگانا شروع کر دیا۔

"کیا اس کافی میں زہر لایا گیا ہے"...... صفدر نے کہا۔

"اوہ نہیں جناب۔ آپ کی زندگی ہمارے لئے زیادہ قیمتی ہے۔ ویسے بھی اگر آپ کو ہلاک کرنا مقصود ہوتا تو یہ کام آپ کی بے ہوشی کے دوران بھی ہو سکتا تھا"...... سفیر نے کہا اور صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"میرے پاکیشیائی ساتھی کا کیا ہوا"...... صفدر نے ہونٹ بھینچ کر پوچھا۔

"آپ کی جگہ اسے کامرون بھجوا دیا گیا ہے سرگشاکا کے طور پر"۔ سفیر نے کہا تو صفدر بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا مطلب۔ کیا کہہ رہے ہیں آپ۔ وہ تو پاکیشیائی تھا"۔ صفدر نے کہا۔

"صدر کامرون بار بار فون کر کے پوچھ رہے تھے اس لئے ہم نے فیصلہ کیا کہ آپ کے پاکیشیائی ساتھی کو بے ہوشی کے عالم میں خصوصی طیارے میں ڈال کر کامرون بھجوا دیا جائے طیارے کا عملہ بھی ایکریمین ایجنٹ ہے۔ فاصلہ چونکہ بے حد زیادہ ہے اس لئے تب تک صدر کامرون مطمئن رہیں گے اور جب طیارہ وہاں پہنچے گا اور اصل حقیقت کھلے گی تو پھر ان کے پاس بہرحال اتنا وقت بھی نہ رہے گا کہ وہ کوئی ایکشن لے سکیں"...... سفیر نے کہا اور صفدر نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ وہ قدرت کے اس حسن انتظام پر

دل ہی دل میں حیران ہو رہا تھا کہ کس طرح اصل سرگشاکا وہاں پہنچ جائیں گے۔

" تو اب آپ یہ چاہتے ہیں کہ میں یہاں سے اپنے قبیلے کا اتحاد صدر کامرون کے مخالف گروپ سے کر دوں لیکن مجھے اس سارے سلسلے میں کیا ملے گا"....... صفدر نے بات چیت کو آگے بڑھاتے ہوئے کہا۔

" سرگشاکا۔ ایکریمیا اس معاملے میں آخری حد تک جانے کے لئے تیار ہے۔ آپ جو مراعات چاہیں آپ کو مل سکتی ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ آپ کے قبیلے کے لئے بھی ہر قسم کے مراعات دینے کے لئے تیار ہیں۔ صرف ایک کام ہم نہیں کر سکتے کہ آپ کو کامرون کا صدر نہیں بنا سکتے۔ وہ دوسرے قبیلے کا ہی ہو گا جو مکمل طور پر ایکریمیا کا وفادار ہے اس کے علاوہ آپ جو چاہیں وہ آپ کو مل سکتا ہے"....... سفیر نے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ مجھے آپ پر مکمل اعتماد ہے۔ میری پوزیشن دراصل عجیب سی ہے۔ مجھے سب سے زیادہ اپنی زندگی اور اپنے قبیلے کے لئے مراعات چاہئیں۔ مسلم بلاک ہمیں ہر قسم کی مراعات دینے پر تیار تھا لیکن جو کچھ مجھے ایکریمیا دے سکتا ہے وہ مسلم بلاک نہیں دے سکتا۔ لیکن انتخابات کے اعلان سے پہلے میں اپنی پوزیشن اس لئے واضح نہیں کر سکتا تھا کہ اس طرح قبیلے میں بغاوت پھوٹ پڑتی۔ اب جب کہ آپ نے مجھے اور میرے قبیلے کو کھل کر مراعات دینے کا کہا

ہے تو ٹھیک ہے۔ میں ایکریمیا کے حق میں اعلان کر دوں گا"۔ صفدر نے کہا۔

" آپ نے مراعات کے ساتھ ساتھ اپنی زندگی بھی بچا لی ہے سرگشاکا"....... سفیر نے کہا صفدر نے بے اختیار مسکرا دیا۔

" مجھے اپنی زندگی اصل میں سب سے زیادہ عزیز ہے۔ میں خواہ مخواہ بے موت نہیں مرنا نہیں چاہتا۔ اگر میں مر گیا تو پھر مجھے نہ ہی مسلم بلاک کچھ دے سکتا ہے اور نہ ہی ایکریمیا"....... صفدر نے جواب دیا اور سفیر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

" او۔ کے۔ اب آپ آرام کریں۔ کل صبح دس بجے کامرون کے چیف الیکشن کمشنر انتخابات کا اعلان کر دیں گے اور اس کے بعد آپ کی تقریر یہاں ٹیپ کی جائے گی اور پھر آپ کو شمالی کانڈر کے ایکریمین ٹیلی ویژن چینل پر پیش کر کے وہ ٹیپ چلائی جائے گی۔ اس کے بعد آپ کو ایکریمین طیارے میں کامرون پہنچا دیا جائے گا لیکن یہ ہماری مجبوری ہے کہ جب تک آپ کی تقریر نشر نہ ہو جائے آپ اس کمرے سے باہر نہ جا سکیں گے"....... سفیر نے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ میں خود بھی باہر نہیں جانا چاہتا۔ اب جب کہ میں نے فیصلہ کر لیا ہے تو پھر مجھے باہر جانے کی ضرورت بھی کیا ہے"۔ صفدر نے جواب دیا اور سفیر نے اثبات میں سر ہلا دیا اور لڑکیوں کو ساتھ آنے کا اشارہ کر کے وہ بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ ایک لڑکی نے کافی کا خالی سامان اٹھا کر ٹرے میں رکھ کر ٹرے اٹھا لی تھی

اور پھر وہ تینوں کمرے سے باہر چلے گئے اور کمرے کا دروازہ بند ہو گیا۔ صفدر اطمینان سے اٹھا اور باتھ روم کی طرف بڑھ گیا۔ اسے معلوم تھا کہ وہ طیارہ جس میں اصل سرگشاکا کو پاکیشیائی ایجنٹ کے طور پر لے جایا جا رہا ہے رات کے پچھلے پہر ہی کامرون پہنچے گا۔ اس لئے وہ صبح تک کسی قسم کی کوئی کارروائی نہ کرنا چاہتا تھا تاکہ ایکریمی مشکوک نہ ہو جائیں۔ ورنہ اگر انہیں ذرا بھی شک پڑ جاتا کہ طیارے میں پاکیشیائی ایجنٹ کی بجائے سرگشاکا کامرون پہنچ رہے ہیں تو وہ اس طیارے کو بھی میزائلوں سے اڑا دینے سے دریغ نہ کرتے۔ البتہ اسے عمران کی طرف سے فکر تھی لیکن چونکہ اسے معلوم تھا کہ اصل مشن اس انداز میں مکمل ہو رہا ہے اس لئے صبح تک اس نے ہر قسم کی کارروائی ملتوی کر دی تھی البتہ اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ صبح ہوتے ہی وہ یہاں سے نکلنے کی کوشش کرے گا اور اسے یقین تھا کہ یہ لوگ اسے چونکہ سرگشاکا سمجھ رہے ہیں جو کہ ظاہر ہے نہ ہی سیکرٹ ایجنٹ ہیں اور نہ ہی فیلڈ میں کرنے والے آدمی ہیں۔ اس لئے وہ مطمئن ہوں گے اس لئے وہ مطمئن تھا کہ وہ یہاں سے آسانی سے نکل جائے گا۔

عمران کی آنکھیں ایک جھٹکے سے کھلیں تو اسے اپنے سر میں شدید درد محسوس ہو رہا تھا۔ یوں لگ رہا تھا جیسے اس کا سر درد کی شدت سے پھٹ جائے گا اور درد محسوس ہوتے ہی اس نے آنکھیں بند کر لیں۔ اسے یاد آگیا تھا کہ اس نے طویل بے ہوشی کا انجکشن لگوانے سے پہلے اپنے ذہن کو ایک نقطے پر مرکوز کر کے بلینک کر لیا تھا اور اب جب کہ اسے ہوش آیا تھا تو ظاہر ہے کہ دوا کے دباؤ نے اپنا کام کرنا تھا اور اسی دباؤ کا نتیجہ یہ درد تھا لیکن آنکھیں بند کرتے ہی درد میں آہستہ آہستہ افاقہ ہونا شروع ہو گیا۔ پھر جب اس کا ذہن قدرے نارمل ہو گیا تو اس نے آنکھیں کھول دیں اور ادھر ادھر دیکھا۔ وہ ایک راڈز والی کرسی پر بیٹھا ہوا تھا اور اس کا جسم راڈز میں جکڑا ہوا تھا جب کہ اس کے ساتھی بھی ساتھ ہی راڈز والی کرسیوں میں جکڑے بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔ یہ ایک خاصا بڑا کمرہ تھا جس میں

ایک بلب جل رہا تھا اور کمرے کا اکلوتا دروازہ بند تھا۔ عمران نے
اپنے پیر پیچھے کی طرف موڑے تو دوسرے لمحے یہ محسوس کر کے اس کا
منہ بن گیا کہ کرسی کی نشست کے نیچے باقاعدہ لوہے کی چادر موجود
تھی تاکہ پیر نیچے سے گزار کر کرسی کے عقبی پائے میں موجود بٹن
پریس نہ کیا جاسکے۔ نارفوک نے اپنی طرف سے واقعی حد درجہ احتیاط
کا مظاہرہ کیا تھا کہ طویل بے ہوشی کے انجکشن لگانے کے باوجود بھی
اس نے تمام احتیاطی تدابیر اختیار کی تھیں۔ اس کمرے کی سامنے والی
دیوار اور چھت کے قریب نصب روشن دان میں موجود شیشے کی
دوسری طرف تاریکی دیکھ کر عمران سمجھ گیا کہ رات کا وقت ہے۔
کرسی کی نشست کے نیچے چادر کی موجودگی سے وہ اتنی بات تو بہرحال
سمجھ گیا تھا کہ راڈز کا سسٹم عقبی پائے میں ہے ورنہ خصوصی طور پر
چادر لگانے کی ضرورت نہ تھی۔ اسے معلوم تھا کہ صبح ہوتے ہی
کامرون میں الیکشن کا اعلان ہو جانا ہے اور سرگشاکا جو اس وقت بقول
نارفوک ایکریمیا کے قبضے میں ہیں اور ان سے ایکریمیا کی حمایت میں
اعلان کرایا جائے گا اور اس اعلان کے بعد سارا کھیل ختم ہو جائے
گا۔ مسلم بلاک کا ٹریٹی پر قبضے کا خواب بکھر کر رہ جائے گا اور ایکریمیا
کا ایک بار پھر ٹریٹی پر قبضہ ہو جائے گا کیونکہ سرگشاکا کے قبیلے یوشوکا
کا صدر کامرون کے مخالف قبیلے کی حمایت میں اعلان کا مطلب یہی ہو
گا کہ صدارت کا عہدہ وہ بہرحال لے جائیں گے اور وہ بہرحال سو
فیصد مسلم بلاک کی بجائے ایکریمیا کی مدد کریں گے اس لئے وہ صبح

ہونے سے پہلے ہر حالت میں سرگشاکا کو ایکریمیا کی گرفت سے آزاد
کرانا چاہتا تھا۔ اس کے لئے ظاہر ہے اس کا ان راڈز کی گرفت سے
آزاد ہونا بے حد ضروری تھا چنانچہ اس کا ذہن تیزی سے اس بارے
میں مختلف ترکیبیں سوچ رہا تھا۔ کرسی کے پائے زمین میں گڑے
ہوئے تھے اور کرسی خاصی مضبوط تھی۔ یہ تو غنیمت تھا کہ عمران کے
پیر کرسی کے پایوں کے ساتھ کلپ نہ کئے گئے تھے۔ شاید انہوں نے
اس کی ضرورت ہی نہ سمجھی تھی۔ اس لئے عمران نے اپنے جسم کو
بائیں طرف کو سمیٹا اور اپنی بائیں ٹانگ سائیڈ پر کی اور اس کے بعد
اس کے جسم کا زاویہ بھی کچھ ایسا ہو گیا تھا کہ ٹانگ میں درد کی تیز
لہریں سی اٹھنے لگی تھیں لیکن وہ ہونٹ بھینچے اپنا کام کرتا رہا۔ اس نے
اپنے پیر کو بڑی مشکل سے موڑا اور پھر اسے عقبی پائے پر رگڑنا شروع
کر دیا۔ چند لمحوں کی کوشش کے بعد اچانک کھٹاک کی آواز کے ساتھ
ہی راڈز کرسی میں غائب ہو گئے اور عمران نے مڑی ہوئی ٹانگ
سیدھی کی اور ایک طویل سانس لے کر وہ اٹھ کھڑا ہوا۔ اب مسئلہ
تھا اپنے ساتھیوں کے ہوش میں آنے کا۔ اسے معلوم تھا کہ طویل
بے ہوشی کے انجکشن کے بعد بغیر اس کی اینٹی دوا کے یہ کسی طرح
بھی ہوش میں نہ آسکتے تھے لیکن اسے اس کا توڑ بھی معلوم تھا۔ اس
کے لئے اسے تیز دھار خنجر یا کوئی نوک دار چیز چاہئے تھی اور پھر اس
کی نظریں سامنے ایک الماری پر جم گئیں۔ وہ تیزی سے آگے بڑھا اور
اس نے الماری کے پٹ کھولے تو اس کے چہرے پر بے اختیار

مسکراہٹ ابھر آئی۔ الماری میں تشدد کے لئے ہر قسم کے آلات موجود
تھے جن میں تیز دھار خنجر بھی شامل تھے۔ عمران نے ایک خنجر اٹھایا
اور اپنے ساتھیوں کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے خنجر کی مدد سے ان کی
گردنوں کے عقب میں کٹ لگائے اور تھوڑا سا خون نکلتے ہی اس کے
ساتھیوں نے خود بخود ہوش میں آنا شروع کر دیا۔ کیونکہ اس طرح
معمولی سا خون نکل جانے سے اعصاب کو تحریک مل جاتی تھی اور
بے ہوشی کی دوا کے اثرات جو دراصل اعصاب کی حرکت کو سست
کر دیتے تھے وہ اثرات ختم ہو جاتے تھے لیکن خون بھی اتنا نہ نکلتا تھا
کہ اسے بند کرنے کے لئے بھی باقاعدہ مرہم پٹی کرنی پڑے۔ تھوڑی
دیر بعد اس کے ساتھی جولیا، کیپٹن شکیل اور تنویر تینوں ایک ایک
کر کے ہوش میں آ گئے اور پھر عمران نے انہیں موجود حالات کے
بارے میں بریف کر کے ان کے راڈز کھول دیئے اور وہ سب اٹھ کر
کھڑے ہو گئے۔

" ہم نے صبح ہونے سے پہلے ہر صورت میں سرگشاکا کو اپنی
تحویل میں لینا ہے یہ تو شکر ہے کہ انہوں نے سرگشاکا کو یہیں سٹاوا
میں ہی رکھا ہوا ہے۔ ورنہ وہ اسے ایکریمیا بھجوا دیتے تو مسئلہ بن
جاتا"....... عمران نے کہا۔

" لیکن عمران صاحب۔ کیا نارفوک کو اس کا علم ہو گا کہ سرگشاکا
کو کہاں رکھا گیا ہے"....... کیپٹن شکیل نے کہا۔

" ظاہر ہے۔ اسے معلوم نہیں ہو گا تو اور کسے ہو گا۔ اسی کی گردن

تو دبانی پڑے گی ہمیں"....... تنویر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

" کیپٹن شکیل درست کہہ رہا ہے۔ نارفوک کو اس کا علم نہیں ہو
گا کیونکہ نارفوک نے اس سلسلے میں جو کچھ بتایا ہے۔ اس سے یہی
ظاہر ہوتا ہے کہ اسے ان سارے واقعات کا علم چیف سیکرٹری سے
ہوا ہے۔ لیکن اس نے سٹاوا میں ایکریمیا کے سفیر کا حوالہ دیا ہے۔
اس لئے میرا خیال ہے کہ ایکریمیا کے سفیر کو ہی اس بات کا علم ہو گا
کہ سرگشاکا کو کہاں رکھا گیا ہے"....... عمران نے جواب دیا۔

" پھر تو ہمیں یہاں سے نکل کر سیدھا سفارت خانے پہنچنا چاہئے"۔
جولیا نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

" اس الماری میں اسلحہ تو نہیں ہے لیکن خنجر وغیرہ موجود ہیں۔ نہ
ہونے سے کچھ ہونا بہتر ہے۔ نجانے یہاں کتنے افراد ہوں اور ہمارے
پاس بہرحال وقت نہیں ہے اس لئے تنویر ایکشن چلے گا"....... عمران
نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔
اس کا خیال تھا کہ دروازہ کھلا ہوا ہو گا کیونکہ ظاہر ہے ایک تو انہیں
طویل بے ہوشی کے انجکشن لگائے گئے تھے اس کے علاوہ انہیں راڈز
والی کرسیوں میں جکڑا گیا تھا۔ اس کے بعد دروازہ بند کرنے کا سوال
ہی پیدا نہ ہوتا تھا لیکن عمران نے جب دروازہ کھولنے کی کوشش کی
تو اس کے منہ سے بے اختیار ایک طویل سانس نکل گیا کیونکہ
دروازہ واقعی لاک تھا۔ نارفوک واقعی حد درجہ محتاط تھا۔

" کیا ہوا عمران صاحب۔ دروازہ لاک ہے کیا"....... کیپٹن شکیل

نے اس کے قریب آتے ہوئے کہا۔

" ہاں۔ لیکن یہ آسانی سے کھل جائے گا کیونکہ اس میں مکینیکل لاک لگا ہوا ہے"....... عمران نے کہا اور پھر اس نے جھک کر اپنے جوتے کا تسمہ کھولنا شروع کر دیا۔ تسمہ کھول کر اس نے اس کے ایک سرے کو جس پر کلپ لگا ہوا تھا کی ہول میں ڈالا اور پھر تسمے کو مخصوص انداز میں موڑنا شروع کر دیا۔ کچھ دیر کی مسلسل کوشش کے بعد ہلکی سی کھٹک کی آواز دی اور لاک کھل گیا۔ عمران نے تسمہ باہر نکالا اور اسے دوبارہ جوتے میں ڈال کر اچھی طرح کس کر باندھ لیا۔ پھر دروازہ کھول کر وہ آہستگی سے باہر آ گئے۔ یہ ایک چھوٹی سی راہداری تھی جو ایک طرف سے بند تھی جب کہ دوسری طرف سے سیڑھیاں اوپر جا رہی تھیں۔ سیڑھیوں کے اختتام پر بھی ایک دروازہ تھا جو کھلا ہوا تھا۔ عمران آہستگی سے سیڑھیاں چڑھتا ہوا اوپر پہنچا۔ اس نے دروازہ کھول کر سر باہر نکالا اور ادھر ادھر دیکھا تو یہ ایک طویل راہداری تھی جو آگے جا کر مڑ گئی تھی۔ راہداری میں ایک کمرے کا دروازہ تھا اور کمرے میں روشنی بھی ہو رہی تھی اور باتیں کرنے کی آوازیں بھی سنائی دے رہی تھیں۔ آوازوں سے محسوس ہوتا تھا کہ یہ دو آدمی ہیں۔ عمران نے اپنے ساتھیوں کو آنے کا اشارہ کیا اور پھر دروازے سے نکل کر راہداری میں پہنچ گیا۔ راہداری میں بھی بلب جل رہے تھے۔ عمران آہستہ آہستہ اس دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ دروازے کے قریب رک کر اس نے اپنی پشت دیوار سے لگا

لی۔ اس کے ساتھی بھی اس کی پیروی کر رہے تھے۔ باتوں کی آوازیں اب بند ہو گئی تھیں۔ عمران نے سر آگے کر کے جھانکا تو وہ بے اختیار مسکرا دیا۔ کمرے میں دو آدمی کرسیوں پر بیٹھے شراب نوشی میں مصروف تھے۔ ان کی مشین گنیں بھی میز پر رکھی ہوئی تھیں۔ عمران نے گردن موڑ کر اپنے ساتھیوں کو ہاتھ سے مخصوص کیا اور پھر ہاتھ میں پکڑا ہوا خنجر لئے وہ یکلخت مڑ کر دروازے میں داخل ہو گیا۔

" خبردار"....... عمران نے کہا تو وہ دونوں بے اختیار اچھل کر اٹھنے ہی لگے تھے کہ عمران کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور اس کے ہاتھ میں موجود خنجر بجلی کی سی تیزی سے ایک آدمی کی گردن میں دستے تک اترتا چلا گیا اور وہ آدمی ہلکی سی چیخ مار کر نیچے گرا اور بری طرح تڑپنے لگا جب کہ دوسرے آدمی پر تنویر نے چھلانگ لگا دی تھی اور پلک جھپکنے میں وہ آدمی ہوا میں قلابازی کھا کر فرش پر ایک دھماکے سے گرا ہی تھا کہ عمران نے پیر اس کی گردن پر رکھ کر تنویر کو ایک طرف ہٹنے کا کہا۔ جب کہ جولیا اور کیپٹن شکیل نے مشین گنیں جھپٹ لی تھیں۔ خنجر کھانے والا آدمی ساکت ہو چکا تھا۔

"یہاں کتنے آدمی ہیں۔ بولو"....... عمران نے پیر موڑتے ہوئے کہا تو اس آدمی کے اٹھے ہوئے ہاتھ ایک جھٹکے سے نیچے گر گئے اور اس کے منہ سے خرخراہٹ کی آوازیں نکلنے لگی۔

"بولو۔ ورنہ"....... عمران نے پیر کو اور موڑتے ہوئے غرا کر کہا۔

" اس۔ اس منزل پر ہم دونوں ہیں۔ اوپر والی منزل میں آٹھ آدمی

ہیں"....... اس آدمی نے رک رک کر کہا۔ اس کا چہرہ تکلیف کی شدت سے بری طرح مسخ ہو چکا تھا اور یہ الفاظ بھی اس نے بڑی مشکل سے رک رک کر ادا کئے تھے۔

"یہاں سے براہ راست باہر جانے کا راستہ بتاؤ۔ ورنہ"۔ عمران نے پیر کو مزید موڑا اور پھر واپس کر لیا۔

"بب۔ بب۔ بتاتا ہوں۔ یہ پیر ہٹا لو۔ یہ۔ یہ عذاب ہے۔ ہٹا لو اسے۔ بتاتا ہوں"....... اس آدمی نے بھنچے بھنچے لہجے میں کہا۔

"جلدی بتاؤ۔ غلط بتایا تو ایک ایک ریشہ علیحدہ کر دوں گا"۔ عمران نے سرد لہجے میں کہا اور پیر کو ذرا سا پیچھے موڑ دیا تو اس آدمی کے چہرے پر موجود تکلیف کے تاثرات میں کافی کمی آ گئی اور پھر اس نے واقعی راستہ بتانا شروع کر دیا۔

"جاؤ تنویر۔ چیک کرو کہ اس نے صحیح بتایا ہے یا نہیں"۔ عمران نے کہا اور پیر کو اور واپس موڑ لیا لیکن اٹھایا نہیں۔

"مم۔ مم۔ میں نے درست بتایا ہے۔ مم۔ مگر تم تو بے ہوش اور بندھے ہوئے تھے"....... اس آدمی نے اس بار قدرے سہولت بھرے لہجے میں کہا۔

"خاموش پڑے رہو۔ ورنہ"....... عمران نے غراتے ہوئے کہا۔ تنویر اس دوران باہر نکل گیا تھا اور کیپٹن شکیل بھی اس کے ساتھ تھا اور پھر دس منٹ بعد وہ دونوں واپس آ گئے۔

"راستہ درست ہے۔ عقبی سڑک پر نکلتا ہے"....... تنویر نے کہا

اور عمران نے ایک جھٹکے سے پیر موڑ دیا اس آدمی کے جسم نے ایک جھٹکا کھایا اور پھر اس کی آنکھیں بے نور ہوتی چلی گئیں۔

"ان کی تلاشی لو۔ یقیناً ان کے پاس ریوالور وغیرہ بھی ہوں گے۔ یہ مشین گنیں یہیں رہنے دو"....... عمران نے اس آدمی کے ہلاک ہونے پر اس کی گردن سے پیر ہٹاتے ہوئے کہا تو تنویر اور کیپٹن شکیل نے جھک کر ان دونوں کی تلاشی لینی شروع کر دی اور پھر واقعی ان کی جیبوں سے دو مشین پسٹل برآمد ہو گئے۔

"آؤ"....... عمران نے کیپٹن شکیل کے ہاتھ سے مشین پسٹل لیتے ہوئے کہا اور پھر تیزی سے کمرے سے باہر آ گئے۔ تھوڑی دیر بعد وہ واقعی اس چار منزلہ عمارت کی عقبی طرف ایک سڑک پر پہنچ گئے رات کا تقریباً پچھلا پہر تھا۔ اس لئے سڑکوں پر ٹریفک خاصی کم تھی۔ وہ سب تیز تیز قدم اٹھاتے آگے بڑھتے چلے گئے۔ پھر ایک موڑ پر وہ نسبتاً ایک زیادہ مصروف سڑک پر پہنچ گئے۔ عمران نے جیبوں کو ٹٹولا تو سکوں والی مخصوص جیب میں سکے موجود تھے۔ وہ تیزی سے ایک پبلک فون بوتھ کی طرف بڑھا۔ اس نے رسیور اٹھایا اور انکوائری کے نمبر ڈائل کر دیئے۔

"یس۔ انکوائری پلیز"....... ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"ایکریمین سفارت خانے کا نمبر دیں"....... عمران نے مقامی لہجے میں کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا۔ عمران نے کریڈل دبایا اور پھر جیب سے سکے نکال کر اس نے بوتھ میں ڈالے اور تیزی سے

آپریٹر کا بتایا ہوا نمبر ڈائل کرنا شروع دیا۔

"یس۔ ایکریمین سفارت خانہ"...... ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ لہجہ بتا رہا تھا کہ بولنے والا گارڈ ہے۔

"میں ایکریمیا سے اسسٹنٹ سیکرٹری ٹو سٹیٹ بول رہا ہوں۔ سفیر صاحب کی رہائش گاہ کا نمبر چاہیئے مجھے۔ میں نے ان سے ایمرجنسی بات کرنی ہے"...... عمران نے لہجے کو باوقار اور رعب دار بناتے ہوئے ایکریمین لہجے میں کہا۔

"اس وقت تو جناب وہ اپنے بیڈ روم میں ہوں گے"...... گارڈ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ یو نانسنس۔ اٹ از موسٹ ایمرجنسی۔ جلدی بتاؤ"۔ عمران نے غراتے ہوئے کہا تو گارڈ نے جلدی سے نمبر بتا دیا۔

"یہ نمبر سفارت خانے میں موجود رہائش گاہ کا ہو گا"۔ عمران نے پوچھا۔

"اوہ۔ نہیں جناب۔ سفیر صاحب تو ریمنڈ روڈ پر رہتے ہیں۔ سکسٹی تھری۔ ریمنڈ روڈ پر۔ یہ تو وہاں کا نمبر ہے"...... دوسری طرف سے گارڈ نے کہا۔

"او۔ کے۔ تھینک یو"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ بوتھ سے باہر آ گیا کیونکہ اس کا مقصد حل ہو گیا تھا۔ سفیر کی رہائش گاہ کا پتہ اسے معلوم ہو گیا تھا اور پھر تھوڑی دیر بعد انہیں ایک خالی ٹیکسی مل گئی اور عمران نے اسے ریمنڈ روڈ کا پتہ بتا دیا۔ اور پھر وہ

سب ٹیکسی میں بیٹھ کر آگے بڑھ گئے۔

"ریمنڈ روڈ پر آپ نے کہاں اترنا ہے جناب"...... ٹیکسی ڈرائیور نے بیس منٹ کی ڈرائیونگ کے بعد ٹیکسی کی رفتار آہستہ کرتے ہوئے کہا۔

"سکسٹی ریمنڈ روڈ پر"...... عمران نے جو عقبی سیٹ پر بیٹھا ہوا تھا جواب دیا تو ٹیکسی ڈرائیور نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر ایک دو منزلہ رہائشی پلازہ کے سامنے اس نے ٹیکسی روک دی اور عمران اور اس کے ساتھی ٹیکسی سے نیچے اتر آئے۔ کیپٹن شکیل نے ٹیکسی ڈرائیور کو پے منٹ کی اور پھر انہوں نے بظاہر اپنا رخ پلازہ کے کمپاؤنڈ گیٹ کی طرف کر دیا لیکن جب ٹیکسی آگے بڑھ گئی تو وہ رک گئے اور پھر اطمینان سے آگے بڑھتے چلے گئے۔ یہاں سڑک کے دونوں طرف رہائشی کوٹھیاں بھی تھیں اور رہائشی پلازے بھی۔ لیکن سب کا سٹینڈرڈ انتہائی اعلیٰ تھا اور پھر انہوں نے سکسٹی تھری نمبر تلاش کر لیا یہ ایک خاصی بڑی کوٹھی تھی جس پر باقاعدہ ایکریمیا کا جھنڈا بھی لہرا رہا تھا۔ وسیع و عریض پھاٹک کی سائیڈ پر باقاعدہ گارڈ روم بنا ہوا تھا۔ اس میں روشنی ہو رہی تھی۔

"یہاں ڈائریکٹ ایکشن ہو گا"...... عمران نے اپنے ساتھیوں سے کہا اور پھر وہ گارڈ روم کی طرف بڑھ گیا اس نے کال بیل کا بٹن پریس کیا تو گارڈ روم کا دروازہ کھلا اور پھر چھوٹا پھاٹک کھلا اور ایک مسلح باوردی نوجوان جیسے ہی باہر آیا اچانک عمران اسے دھکیلتا ہوا اندر

لے گیا اور پھر اس سے پہلے کہ وہ سنبھلتا عمران کا بازو بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور ہلکی سی کھٹک کی آواز کے ساتھ ہی وہ اچھل کر نیچے گرا اور تڑپنے لگا جب کہ اس دوران تنویر تیزی سے گارڈ روم میں گھسا تھا لیکن وہاں کوئی آدمی موجود نہ تھا البتہ وسیع و عریض صحن کے بعد پورچ اور برآمدہ نظر آرہا تھا۔ پورچ میں دو جدید ماڈل کی کیڈلاک کاریں موجود تھیں لیکن برآمدے میں کوئی آدمی نہ تھا۔

"آؤ"....... ہم نے سائیڈ سے ہو کر عقبی طرف جانا ہے۔ کیونکہ یہاں برآمدے میں کسی آدمی کی عدم موجودگی کا مطلب ہے کہ یہاں باقاعدہ سائنسی حفاظتی انتظامات کئے گئے ہوں گے"....... عمران نے کہا اور اس کے ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

"اسے اٹھا کر گارڈ روم میں ڈال دو"....... عمران نے سامنے پڑے ہوئے نوجوان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور تنویر نے جھک کر اسے اٹھایا اور گارڈ روم میں لے جا کر ڈال دیا اور پھر وہ آہستہ آہستہ سائیڈ گلی کی طرف بڑھ گئے۔ سائیڈ گلی سے ہو کر وہ عقبی طرف پہنچے تو عمران کی توقع کے عین مطابق عقبی طرف ایک کمرے کی کھڑکی بیڈ روم کی تھی اور بیڈ روم میں ایک آدمی سویا ہوا نظر آرہا تھا۔ یہ آدمی اپنے لباس سے ملازم ہی لگتا تھا۔ عمران کھڑکی پر چڑھا اور آہستہ سے اندر اتر گیا نیچے فرش پر قالین بچھا ہوا تھا۔ اس کے پیچھے اس کے ساتھی بھی ایک ایک کر کے اندر پہنچ گئے۔ وہ آدمی گہری نیند سویا ہوا تھا۔ بیڈ کی سائیڈ پر رکھی ہوئی میز پر ایک انٹر کام بھی موجود تھا اور ساتھ

ہی شراب کی ایک خالی بوتل بھی پڑی تھی عمران دوسرے دروازے کی طرف بڑھا۔ اس نے دروازہ آہستہ سے کھول کر ادھر جھانکا تو یہ اندرونی راہداری تھی جس میں اور کمروں کے دروازے بھی تھے۔ عمران نے دروازہ بند کر کے اسے اندر سے لاک کر دیا۔ اس کے بعد اس نے بستر پر گہری نیند سوئے ہوئے آدمی کو جھنجھوڑ دیا۔ چند لمحوں بعد وہ آدمی بے اختیار ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھا اپنے بستر کے گرد موجود اتنے آدمیوں کو دیکھ کر اس کے چہرے پر یکلخت انتہائی خوف کے تاثرات ابھرے اور چیخ مارنے کے لئے اس کا منہ کھلا ہی تھا کہ عمران نے اس کے منہ پر ہاتھ رکھ دیا۔

"خبردار اگر آواز نکالی تو گولی مار دیں گے"....... عمران نے غراتے ہوئے کہا تو اس آدمی کا چہرہ خوف کی شدت سے مزید بگڑ گیا لیکن عمران نے محسوس کیا کہ اس کہ منہ بند ہو گیا ہے اور وہ حیرت اور خوف کے فوری جھٹکے سے نکل آیا ہے تو عمران نے ہاتھ ہٹا لیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے دوسرے ہاتھ میں پکڑے ہوئے مشین پسٹل کی نال اس کی کنپٹی سے لگا دی۔

"کیا نام ہے تمہارا"....... عمران نے سرد لہجے میں پوچھا۔

"بب۔ بب۔ برٹ۔ میرا نام برٹ ہے۔ برٹ"....... اس آدمی نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہاں کیا کام کرتے ہو"....... عمران نے پہلے سے بھی زیادہ سرد لہجے میں کہا۔

"مم۔ مم۔ میں یہاں بٹلر ہوں۔ بٹلر"....... برٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"سفیر صاحب کہاں ہیں"....... عمران نے پوچھا۔

"وہ۔ وہ اپنے بیڈ روم میں ہیں"....... برٹ نے جواب دیا۔

"کہاں ہے ان کا بیڈ روم۔ پوری تفصیل سے بتاؤ"....... عمران نے کہا تو برٹ نے تفصیل بتانا شروع کر دی۔ اس نے جو تفصیل بتائی اس کے مطابق اس کمرے سے باہر راہداری کے درمیان میں ایک دروازہ ہے جو ایک اور راہداری میں نکلتا ہے اس راہداری کے اختتام پر سفیر صاحب کا بیڈ روم ہے۔ دروازہ اندر سے بند ہے اور جب تک سفیر صاحب نہ کھولیں باہر سے نہیں کھل سکتا۔

"اگر کوئی ایمرجنسی ہو تو دروازہ کیسے کھولو گے"....... عمران نے پوچھا۔

"سفیر صاحب کو فون کر کے کہنا پڑتا ہے۔ اگر وہ مناسب سمجھیں گے تو دروازہ کھول دیں گے ورنہ نہیں۔ مگر آپ لوگ یہاں کیسے پہنچ گئے۔ کوٹھی میں تو الارم نصب ہیں اور الارم بجتے ہی تمام کوٹھی کے دروازے اندر سے خود بخود لاک ہو جاتے ہیں"....... برٹ نے کہا۔ وہ اب پوری طرح سنبھل چکا تھا۔

"ایک افریقی شخصیت کو سفیر صاحب نے یہاں کوٹھی میں رکھا ہوا ہے۔ کہاں رکھا گیا ہے انہیں"....... عمران نے پوچھا۔

"مجھے معلوم نہیں اور نہ ہی یہاں سفیر صاحب کسی کو لے

آئے"۔ برٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہاں تمہارے علاوہ کتنے ملازم ہیں"....... عمران نے پوچھا۔

"چار ملازم ہیں اور ایک گارڈ۔ بیگم صاحبہ زیادہ ملازم رکھنا پسند نہیں کرتیں۔ اسی لئے تو سفیر صاحب نے یہاں سائنسی نظام قائم کر رکھا ہے"....... برٹ نے جواب دیا۔

"ان کے کمرے کہاں ہیں"....... عمران نے پوچھا۔

"اس راہداری میں ہیں"....... برٹ نے جواب دیا تو عمران کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور برٹ چیختا ہوا بستر پر گرا اور چند لمحے تڑپنے کے بعد ساکت ہو گیا۔ کنپٹی پر پڑنے والی ایک ہی جچی تلی اور زور دار ضرب نے اسے بے ہوشی کی وادی میں دھکیل دیا تھا۔

"جاؤ اور ان چاروں ملازمین کے کمروں میں داخل ہو کر انہیں بے ہوش کر دو۔ اس کے بعد ملازم نہیں اٹھیں گے لیکن خیال رکھنا بیرونی دروازہ کے قریب نہ جانا ورنہ وہ خفیہ الارم بج اٹھیں گے اور ہو سکتا ہے کہ ان کا تعلق کسی قریبی پولیس اسٹیشن سے بھی ہو"۔ عمران نے کہا تو سب ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور پھر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئے۔ عمران بھی ان کے پیچھے باہر راہداری میں آگیا۔ اس کے ساتھی راہداری میں موجود کمروں میں داخل ہو رہے تھے کیونکہ سب کے دروازے کھلے ہوئے تھے۔ عمران آگے بڑھا اور پھر اس دروازے کے سامنے جا کر رک گیا جو راہداری کے درمیان میں تھا اور دوسری طرف سے بند تھا۔ دروازہ لکڑی کا

تھا۔ اس میں نہ ہی کوئی تالا تھا اور نہ کسی قسم کا کوئی رخنہ۔ عمران نے اسے ہاتھ نہیں لگایا بلکہ اسے اوپر سے نیچے تک غور سے دیکھتا رہا۔ تھوڑی دیر بعد اس کے ساتھی واپس آگئے۔

"ایک عورت اور تین مرد تھے۔ سب کو بے ہوش کر دیا ہے"۔ جولیا نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اب یہاں کھڑے کیا سوچ رہے ہو۔ اس دروازے کو توڑ دیتے ہیں"...... تنویر نے کہا۔

"نہیں، ہو سکتا ہے اس میں کوئی خفیہ الارم موجود ہو۔ میں چاہتا ہوں کہ ایکریمی سفیر کو اس حالت میں جا پکڑوں کہ وہ کسی کو کال نہ کر سکے"...... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب جب بیرونی دروازے پر الارم موجود ہیں تو اندرونی دروازوں میں الارم نہیں ہو سکتے۔ یہ انسانی فطرت کے خلاف ہے ویسے اگر آپ چاہیں تو کسی ملازم کو ہوش میں لا کر اس سے پوچھ سکتے ہیں کہ وہ کس نمبر پر ایکریمی سفیر کو ان کے بیڈ روم میں فون کرتے ہیں۔ پھر انہیں فون کر کے بھی دروازہ کھلوایا جا سکتا ہے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"میں نے جان بوجھ کر اس برٹ سے اس بارے میں نہیں پوچھا تھا کیونکہ اس وقت یہ سفیر جس کی تحویل میں سرگشاکا ہیں بے حد چوکنا ہو گا۔ معمولی سی خلاف معمول حرکت سے وہ بیڈ روم سے ہی کسی کو فون کر سکتا ہے"...... عمران نے کہا اور پھر اس نے جیب

سے مشین پسٹل نکالا اور اس کی نال دروازے سے لگائی لیکن جب کوئی الارم وغیرہ نہ بجا تو اس نے اس نال کی مدد سے دروازے کو خوب اچھی طرح دبایا۔ اسی طرح اس نے دروازے کے اوپر والے حصے اور نیچے والے حصے کو بھی دبا کر چیک کیا اور اس طرح دروازے کو دبانے سے اسے معلوم ہو گیا کہ دروازہ اندر سے درمیان سے بند ہے۔ شاید کوئی چٹخنی یا خصوصی لاک نصب تھا جس کا کوئی حصہ باہر کی طرف موجود نہ تھا۔ عمران نے ایک جگہ پر مشین پسٹل کی نال رکھی اور اسے خوب زور سے دبایا اور پھر ٹریگر دبا دیا۔ ٹھک ٹھک کی تیز آوازیں ابھریں اور اس جگہ کے پرخچے اڑ کر اندرونی طرف گرے اور اس کے ساتھ ہی دروازہ کھلتا چلا گیا اور عمران اندر داخل ہو گیا۔ یہ ایک راہداری تھی جس کے اختتام پر ایک اور دروازہ تھا لیکن یہ دروازہ کھلا ہوا تھا۔ عمران کے ساتھی اس کے پیچھے اندر داخل ہوئے۔ چند لمحوں بعد وہ ایک بیڈ روم میں موجود تھے۔ ایکریمی سفیر بستر پر گہری نیند میں مدہوش پڑا ہوا تھا۔ درمیانی دیوار میں ایک اور دروازہ تھا جو کھلا ہوا تھا۔ عمران نے جولیا کو اشارہ کیا اور جولیا اس دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ اس نے دروازے کی دوسری طرف جھانکا اور پھر واپس مڑ کر عمران کے قریب آ گئی۔

"سفیر کی بیگم دوسرے کمرے میں سوئی ہوئی ہے"...... جولیا نے سرگوشی کرتے ہوئے کہا۔

"تم اسے بے ہوش کر دو"...... عمران نے کہا اور جولیا سر ہلاتی

ہوئی دوبارہ اس دروازے کی طرف مڑ گئی۔

"تنویر۔ سفیر صاحب کے دونوں ہاتھ ان کے عقب میں کر کے بیلٹ سے باندھ دو"....... عمران نے تنویر سے کہا اور تنویر نے جلدی سے بیلٹ کھولی اور پھر بیڈ پر گہری نیند سوئے ہوئے سفیر کی طرف بڑھ گیا۔ سفیر صاحب دائیں پہلو پر سوئے ہوئے تھے۔ تنویر نے اسے آہستہ سے الٹا کیا اور پھر بجلی کی سی تیزی سے اس کے دونوں ہاتھ عقب میں کر کے بیلٹ سے باندھنے لگا۔ سفیر کے منہ سے کراہ سی نکلی اور اس کا جسم حرکت کرنے لگا لیکن تنویر نے واقعی حیرت انگیز تیزی کا مظاہرہ کیا تھا۔ اس نے سفیر کے بازو اس کے پوری طرح ہوش میں آنے سے پہلے ہی باندھ دیئے تھے اور پھر اسے اس نے سیدھا کر دیا چند لمحوں بعد سفیر کی آنکھیں ایک جھٹکے سے کھل گئیں اور اس نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی۔ لیکن ہاتھ عقب میں بندھے ہونے کی وجہ سے وہ اٹھ نہ سکا۔ البتہ اس کا چہرہ شدید حیرت کی وجہ سے بری طرح بگڑ سا گیا تھا۔

"اسے اٹھا کر کرسی پر بٹھا دو"....... عمران نے کہا اور تنویر نے اسے بازو سے پکڑا اور ایک جھٹکے سے کھینچ کر بیڈ کر سائیڈ میں پڑی ہوئی کرسی پر بٹھا دیا۔

"کک۔ کک۔ کیا مطلب۔ یہ۔ یہ تم کون ہو۔ اور یہ میرے بیڈ روم میں۔ کیا مطلب"....... سفیر کی حالت واقعی بے حد خراب ہو رہی تھی۔ اسی لمحے جولیا دوسرے کمرے سے باہر آ گئی۔

"میں نے اسے بے ہوش کر دیا ہے اور باندھ بھی دیا ہے"۔ جولیا نے کہا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہی ہو۔ کسے بے ہوش کر دیا ہے۔ کون لوگ ہو تم اور یہاں کیسے پہنچ گئے"....... اس بار سفیر نے قدرے سنبھلے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تمہاری بیوی کے بارے میں یہ بات ہو رہی تھی۔ تمہارا نام کیا ہے"....... عمران نے جیب سے مشین پسٹل نکالتے ہوئے سرد لہجے میں کہا۔

"میرا نام رمزے ہے اور میں ایکریمیا کا سفیر ہوں۔ کیا تم ڈاکو ہو۔ لیکن"....... سفیر نے کہا اور عمران مسکرا دیا۔

"ہمارا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے سفیر صاحب۔ اور اب تم بتاؤ گے کہ تم نے سرگشاکا کو کہاں رکھا ہوا ہے"۔ عمران نے کہا تو سفیر بے اختیار اچھل پڑا۔

"کک۔ کک۔ کیا مطلب۔ کون سرگشاکا۔ کیا مطلب"۔ سفیر نے کہا۔

"خواہ مخواہ اداکاری کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ تم ایک سفیر ہو، سیکرٹ ایجنٹ نہیں ہو۔ اس لئے تمہارے حق میں بہتر یہی ہے کہ تم بتا دو کہ سرگشاکا کہاں ہیں ورنہ دوسری صورت میں یہاں تمہاری چیخیں سننے والا کوئی موجود نہیں ہے۔ تمہارے ملازم ہلاک ہو چکے ہیں"....... عمران نے کہا۔

"مم۔ مم۔ میں واقعی سر گشاکا کے بارے میں کچھ نہیں جانتا۔ تمہیں غلط فہمی ہوئی ہے"....... سفیر نے کہا۔

"تنویر، تمہارے پاس خنجر موجود ہے"....... عمران نے تنویر سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"ہاں ہے"....... تنویر نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"تم اس کی زبان کھلواؤ۔ لیکن خیال رکھنا یہ ہلاک نہ ہو جائے"۔ عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"ابھی لو۔ یہ کیا اس کے فرشتے بھی ابھی سب کچھ بتا دیں گے"۔ تنویر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے ایک تیز دھار خنجر نکالا۔ یہ خنجر شاید وہ اس اڈے سے اٹھا لایا تھا جہاں انہیں بے ہوش کر کے رکھا گیا تھا اور دوسرے لمحے کمرہ سفیر کے حلق سے نکلنے والی چیخ سے گونج اٹھا۔ تنویر کا بازو گھوما تھا اور خنجر سے سفیر کے ایک کان کا کچھ حصہ کٹ کر نیچے جا گرا تھا۔

"بولو۔ ورنہ اس بار خنجر تمہاری آنکھ میں گھس جائے گا"۔ تنویر نے سرد لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کا بازو گھوما اور کان کا کچھ اور حصہ کٹ گیا اور سفیر کے حلق سے ایک بار پھر چیخ نکلی اور اس کا جسم تکلیف کی شدت سے بری طرح کانپنے لگا۔

"مم۔ مم۔ مت مارو۔ میں بتاتا ہوں۔ مت مارو"....... یکلخت سفیر نے ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا۔

"رک جاؤ تنویر۔ اور تم بھی سن لو رمزے اگر تم نے جھوٹ بولا

تو پھر تمہارا انجام عبرتناک ہو گا"....... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"وہ۔ وہ گارنش ہاؤس میں ہے"....... سفیر نے کہا۔

"گارنش ہاؤس کہاں ہے"....... عمران پوچھا۔

"ستاوا کے شمالی نواح میں ایک فارم ہاؤس ہے اسے گارنش ہاؤس کہا جاتا ہے"....... سفیر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تنویر۔ اس کی بائیں آنکھ نکال دو۔ یہ جھوٹ بول رہا ہے"۔ عمران نے سرد لہجے میں کہا اور پھر اس سے پہلے کہ سفیر احتجاج کرتا تنویر نے انتہائی صفائی سے خنجر کی نوک اس کی بائیں آنکھ میں اتار دی۔ سفیر کے حلق سے انتہائی کربناک چیخیں نکلنے لگیں اور اس نے ادھر ادھر سر مارنا شروع کر دیا اور چند لمحوں بعد ہی اس کی گردن ڈھلک گئی۔

"اس کی بیوی کو لے آؤ"....... عمران نے جولیا سے کہا۔

"اسی سے پوچھ لو۔ اسے کیا کہنا ہے"....... جولیا نے حیران ہو کر کہا۔

"جیسے میں کہہ رہا ہوں ویسے کرو۔ سمجھیں"....... عمران نے یکلخت غراتے ہوئے کہا تو جولیا بے اختیار سہم سی گئی اور پھر تیزی سے ملحقہ کمرے کے دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ چند لمحوں بعد وہ واپس آئی تو اس کے کاندھے پر ایک ادھیڑ عمر عورت موجود تھی جس کے جسم پر رات کا لباس تھا اور اس کے ہاتھ اس کے عقب میں ایک چادر سے بندھے ہوئے تھے۔ جولیا نے اسے سفیر کے ساتھ والی کرسی پر بٹھا

دیا۔

"اسے ہوش میں لے آؤ"....... عمران نے کہا تو جولیا نے دونوں ہاتھوں سے اس کا ناک اور منہ بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد جب اس کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہوئے تو جولیا نے ہاتھ ہٹائے اور پیچھے ہٹ گئی۔ چند لمحوں بعد سفیر کی بیگم کی آنکھیں کھل گئیں اور اس نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن جولیا نے اس کے کاندھے پر ہاتھ رکھ کر اسے بیٹھے رہنے پر مجبور کر دیا۔

"اپنے شوہر کی حالت دیکھ لو مسز رمزے۔ ابھی اس کی ایک آنکھ ضائع ہوئی ہے"....... عمران نے سرد لہجے میں تو مسز رمزے نے گردن موڑ کر دیکھا اور پھر اس کے حلق سے بے اختیار چیخیں نکلنے لگیں۔

"یہاں تمہاری چیخیں سننے والا کوئی نہیں ہے"....... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"تم۔ تم کون ہو۔ اور یہ سب کیا ہے۔ تم یہاں کیسے پہنچ گئے"۔ چند لمحوں بعد مسز رمزے نے انتہائی خوفزدہ لہجے میں کہا۔

"تمہارا نام کیا ہے"....... عمران نے پوچھا۔

"روسیلا رمزے"....... عورت نے جواب دیا۔ اب وہ کسی حد تک سنبھل چکی تھی۔

"تو مسز روسیلا۔ جس طرح تمہارے شوہر کی ایک آنکھ ضائع کی گئی ہے۔ اسی طرح دوسری آنکھ بھی ضائع کی جا سکتی ہے اور بالکل

اسی طرح تمہیں بھی اندھا کیا جا سکتا ہے اور تمہارا یہ خوبصورت چہرہ اس حد تک بگاڑا جا سکتا ہے کہ دیکھنے والے تمہارا چہرہ دیکھ کر منہ پھیر لیں۔ اب تم خود سوچ لو کہ اندھی اور مکروہ چہرے والی عورت کا مستقبل کیا ہو گا۔ تمہارا شوہر بہادر بننے کی کوشش کر رہا ہے۔ اس نے ایک افریقی شخصیت سرگشا کو چھپا رکھا ہے۔ میں چاہتا تو تمہارا گلا سوتے میں کٹوا دیتا اور اس کے جسم کا بھی ریشہ ریشہ الگ کر دیتا۔ لیکن میں نہیں چاہتا کہ کسی پر خواہ مخواہ تشدد کروں۔ اس لئے میں نے تمہیں ہوش دلایا ہے۔ اگر تم جانتی ہو تو بتا دو ورنہ"۔ عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"مم۔ مم۔ مجھے نہیں معلوم۔ تم یقین کرو۔ مجھے نہیں معلوم"۔ روسیلا نے خوف سے کانپتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اوکے۔ ٹھیک ہے۔ میں نے تمہیں ایک موقع دیا تھا جو تم نے ضائع کر دیا۔ جولیا۔ اس کی گردن کاٹ دو۔ یہ ہمارے لئے بے کار ہے"۔ عمران نے سرد لہجے میں کہا تو جولیا نے تنویر کے ہاتھ سے خنجر لے لیا۔

"رک جاؤ۔ رک جاؤ۔ مت مارو مجھے۔ میں بتاتی ہوں۔ وہ۔ وہ اسی کوٹھی کے نیچے تہہ خانے میں موجود ہے"....... روسیلا نے چیختے ہوئے کہا تو عمران نے ہاتھ اٹھا کر جولیا کو روک دیا۔

"کس تہہ خانے میں۔ اور کہاں سے راستہ جاتا ہے"....... عمران نے کہا۔

"درمیانی راہداری میں ایک بورڈ ہے جس پر سرخ رنگ کا بٹن موجود ہے۔ اس بٹن کو پریس کرو تو دیوار درمیان سے کھل جائے گی اور نیچے تہہ خانے میں جاتی ہوئی سیڑھیاں نظر آ جائیں گی۔ نیچے باقاعدہ ایک بیڈ روم موجود ہے۔ وہ افریقی آدمی وہیں موجود ہے"۔ روسیلا نے جواب دیا۔

"سوچ لو۔ اگر تم نے غلط بیانی کی ہے تو اب بھی تمہارے پاس وقت ہے۔ پھر شاید تمہیں وقت نہ ملے"....... عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"میں سچ کہہ رہی ہوں تم لے جاؤ اسے۔ لیکن میری اور میرے شوہر کی جان بخش دو"....... روسیلا نے کہا۔

"جولیا۔ تم اس کا خیال رکھنا۔ اگر یہ کوئی غلط حرکت کرے تو بے شک اسے گولی مار دینا"....... عمران نے کہا اور پھر تنویر اور کیپٹن شکیل کو اپنے ساتھ آنے کا اشارہ کر کے وہ تیزی سے اس بیڈ روم سے نکل کر دوبارہ پہلے والی راہداری میں آ گیا۔ یہاں واقعی ایک بورڈ موجود تھا اور اس بورڈ پر ایک چھوٹا سا سرخ رنگ کا بٹن بھی موجود تھا۔ عمران نے بٹن پریس کیا تو سرر کی آواز کے ساتھ مقابل کی دیوار درمیان سے پھٹ کر علیحدہ ہو گئی اور نیچے جاتی ہوئی سیڑھیاں نظر آنے لگ گئیں۔ عمران تیزی سے سیڑھیاں اترتا چلا گیا۔ سیڑھیوں کے اختتام پر ایک دروازہ تھا جسے باہر سے لاک کیا گیا تھا۔ عمران نے لاک کھولا اور پھر ایک طرف ہٹ کر دروازہ کھول دیا۔

لیکن دوسرے لمحے وہ بے اختیار اچھل پڑا۔ کیونکہ سامنے ہی بیڈ روم تھا جس میں بستر پر ایک افریقی سویا ہوا تھا۔ لیکن وہ کسی طور بھی سرگشاکا نہ تھا البتہ اس کا چہرہ سرگشاکا سے ملتا جلتا تھا۔ عمران تیزی سے آگے بڑھا۔ اس کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات نمایاں تھے۔

"یہ تو صفدر ہے عمران صاحب"....... عمران کے پیچھے آنے والے کیپٹن شکیل نے کہا۔ اس کے لہجے میں بے پناہ حیرت تھی۔

"ہاں۔ واقعی یہ تو صفدر ہے۔ اسے گیس سے۔ بے ہوش کیا گیا ہے مگر۔ کیا مطلب۔ یہ یہاں کیسے آ گیا۔ سرگشاکا کہاں چلے گئے"۔ عمران نے حیرت سے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور دوسرے لمحے ایک خیال کے آتے ہی وہ بے اختیار اچھل پڑا۔

"اوہ۔ اوہ۔ میں سمجھ گیا۔ تو سرگشاکا صفدر کے روپ میں کامرون پہنچ گئے۔ ویری گڈ۔ یہ یقیناً صفدر کی پلاننگ ہو گی۔ ویری گڈ"۔ عمران نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا اور کیپٹن شکیل اور تنویر کے چہروں پر بھی مسرت اور تحسین کے تاثرات ابھر آئے۔

نارفوک پالمر کے ساتھ بیٹھا ناشتہ کرنے میں مصروف تھا اس
کے چہرے پر کامیابی اور اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے۔

" تم ان پاکیشیائیوں کو ضرورت سے زیادہ ڈھیل دے رہے ہو۔
کیا ضرورت تھی اس سارے ڈرامے کی۔ گولی مار کر ختم کر دینا تھا"۔
پالمر نے اچانک کہا تو نارفوک بے اختیار چونک پڑا۔

" کیا مطلب۔ کیا تمہارا خیال ہے کہ وہ اب بھی فرار ہو جائیں
گے"...... نارفوک نے کہا۔

" ارے نہیں۔ اب تو ان کی روحیں ہی فرار ہو سکتی ہیں۔ وہ خود
تو فرار نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ تم نے بھی حفاظت کی حد کر دی ہے۔
انہیں طویل بے ہوشی کے انجکشن لگا دیئے پھر انہیں راڈز والی
کرسیوں پر بھی حکڑ دیا ہے۔ اس کے بعد دروازہ بھی باہر سے بند کر
دیا ہے۔ میں تو اس لئے کہہ رہا تھا کہ اس کی ضرورت کیا تھی"۔ پالمر

نے جواب دیا۔

" تمہیں معلوم نہیں ہے پالمر کہ اس عمران کے چہرے پر شکست
کے تاثرات دیکھ کر مجھے کتنی مسرت ہو گی۔ یہ واقعی میری زندگی کا
سب سے پر مسرت لمحہ ہو گا جب ایک ایسے آدمی کے چہرے پر شکست
کے تاثرات نظر آئیں گے جس نے زندگی میں کبھی شکست نہیں
کھائی اور جسے شکست دینا اب ناممکن سمجھا جاتا ہے"...... نارفوک
نے کہا اور پالمر نے اثبات میں سرہلا دیا لیکن اس سے پہلے کہ ان کے
درمیان مزید کوئی بات ہوتی اچانک دروازہ کھلا اور ایک نوجوان
اندر داخل ہوا۔ اس کا چہرہ بری طرح متوحش ہو رہا تھا۔

" کیا ہوا جمی"...... پالمر نے حیران ہو کر پوچھا۔

" چیف وہ۔ وہ قیدی غائب ہیں"...... آنے والے نے کہا۔

" کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کون قیدی۔ کن کی بات کر رہے ہو"۔
نارفوک نے بے اختیار اچھل کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

" وہ جنہیں بے ہوش کر کے کرسیوں میں حکڑا گیا تھا اور دروازہ
باہر سے بند تھا۔ وہ غائب ہیں۔ دونوں محافظ بھی ہلاک ہو چکے ہیں
اور خفیہ راستہ کھلا ہوا ہے"...... جمی نے کہا۔

" یہ۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ نہیں۔ ایسا تو ممکن ہی نہیں ہے"۔
پالمر نے چیختے ہوئے کہا۔

" اوہ۔ آؤ میرے ساتھ۔ ویری سیڈ"...... نارفوک نے کہا اور پھر
وہ اور پالمر دونوں اس جمی کے پیچھے تقریباً دوڑتے ہوئے کمرے سے

نکلے اور پھر ایک لفٹ کے ذریعے وہ سب سے نچلی منزل پر پہنچے یہ ساری عمارت پالمر کی ملکیت تھی۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کو نچلی منزل میں قید کیا گیا تھا جب کہ دوسری منزل پر وہ خود تھے۔ تھوڑی دیر بعد وہ اس پورشن میں پہنچ گئے وہاں واقعی دو محافظوں کی لاشیں پڑی ہوئی تھیں۔ ایک کی گردن میں خنجر دستے تک گھسا ہوا تھا جب کہ دوسرے کی لاش فرش پر پڑی تھی اور اس کے چہرے پر شدید ترین کرب کے تاثرات جیسے منجمد ہوئے نظر آرہے تھے۔ وہ دوڑتے ہوئے اس کمرے میں گئے جہاں عمران اور اس کے ساتھی بندھے ہوئے تھے۔ وہاں کرسیوں کے راڈز کھلے ہوئے تھے۔

"یہ۔ یہ سب کیسے ہو گیا۔ کیا یہ جادوگر ہیں"...... پالمر کے لہجے میں یقین نہ آنے والی کیفیت تھی۔

"ویری بیڈ۔ بہر حال اس سے کیا فرق پڑتا ہے۔ سرگشاکا تو بہر حال ایکریمیا کے قبضے میں ہی ہے"...... نارفوک نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا لیکن دوسرے لمحے وہ بے اختیار چونک پڑا۔

"اوہ۔ اوہ۔ فون کہاں ہے۔ فون کہاں ہے"...... نارفوک نے کہا۔

"اوپر والے کمرے میں ہے۔ کیوں"...... پالمر نے کہا۔

"آؤ۔ ان لوگوں کے اس طرح یہاں سے نکلنے پر میرے ذہن میں خطرے کی گھنٹیاں بجنے لگی ہیں۔ کہیں انہوں نے سرگشاکا کو دوبارہ اپنی تحویل میں نہ لے لیا ہو۔ اوہ۔ ویری سیڈ۔ واقعی مجھ سے حماقت

ہو گئی ہے۔ مجھے انہیں گولیوں سے اڑا دینا چاہئے تھا"۔ نارفوک نے کہا اور پھر وہ دوڑتے ہوئے واپس اوپر والے کمرے میں پہنچ گئے جہاں فون موجود تھا۔ نارفوک نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"انکوائری پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"ایکریمین سفارت خانے کا نمبر دیں"...... نارفوک نے کہا تو دوسری طرف سے ایک نمبر بتا دیا گیا اور نارفوک نے جلدی سے کریڈل دبا کر ٹون آنے پر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"ایکریمین سفارت خانہ"...... تھوڑی دیر بعد ایک آواز سنائی دی۔

"کون بول رہا ہے"...... نارفوک نے تیز لہجے میں کہا۔

"میں گارڈ انچارج بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"سفیر صاحب کی رہائش گاہ کا نمبر دیں۔ میں ایکریمیا کے چیف سیکرٹری کا نمائندہ خصوصی بول رہا ہوں۔ انتہائی ایمرجنسی بات کرنی ہے ان سے"...... نارفوک نے کہا۔

"لیکن اس وقت تو وہ سو رہے ہوں گے جناب"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"آپ نمبر بتائیں۔ باقی کام آپ کا نہیں ہے۔ یہ حکومتی معاملات ہیں"...... نارفوک نے انتہائی تلخ لہجے میں کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا۔ نارفوک نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر ایک بار

پھر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے لیکن دوسری طرف گھنٹی بجتی رہی مگر کسی نے رسیور نہ اٹھایا تو نارفوک کے چہرے پر تشویش کے تاثرات پھیلتے چلے گئے۔

" یہ فون ہی کوئی اٹنڈ نہیں کر رہا۔ کیا مطلب ہوا اس کا"۔ نارفوک نے رسیور رکھتے ہوئے کہا۔

"آؤ میرے ساتھ میں فلپ سے بات کرتا ہوں۔ اسے معلوم ہو گا سفیر صاحب کی رہائش کہاں ہے"....... پالمر نے کہا تو نارفوک نے اثبات میں سرہلا دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ واپس اس حصے میں پہنچ گئے جہاں وہ پہلے موجود تھے۔ پالمر نے فون کا رسیور اٹھایا اور ایک نمبر پریس کر دیا۔

"یس سر"....... دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

" فلپ سے بات کراؤ میری"....... پالمر نے سخت لہجے میں کہا۔

" یس سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور پالمر نے رسیور رکھ دیا۔

" میری سمجھ میں تو ابھی تک یہ بات نہیں آ رہی کہ یہ لوگ آخر فرار کیسے ہوئے۔ انہیں ہوش آ جانا پھر راڈز کی گرفت سے آزاد ہونا۔ لیکن محافظوں کو اس کی خبر تک نہ ہوئی۔ یہ تو جادو ہی لگتا ہے"۔ پالمر نے کہا لیکن نارفوک صرف بار بار ہونٹ دانتوں سے چباتا رہا۔ چند لمحوں بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو پالمر نے رسیور اٹھا لیا۔

" یس"....... پالمر نے کہا۔

" باس فلپ سے بات کیجئے چیف"....... دوسری طرف کہا گیا۔

" ہیلو"....... پالمر نے کہا۔

" یس چیف۔ میں فلپ بول رہا ہوں"....... دوسری طرف سے فلپ کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

" فلپ تمہیں معلوم ہے کہ ایکریمیا کے سفیر کی رہائش کہاں ہے"۔ پالمر نے کہا۔

" یس سر۔ ریمنڈ روڈ پر ہے۔ میری اپنی رہائش بھی اسی روڈ پر ہے"۔ فلپ نے جواب دیا۔

" وہاں سے کوئی رسیور نہیں اٹھا رہا۔ تم فوراً وہاں پہنچ کر چیک کرو کیا پوزیشن ہے اور پھر مجھے فون کرو"....... پالمر نے کہا۔

" لیکن سر۔ میں اندر تو نہیں جا سکتا"....... فلپ نے ہچکچاتے ہوئے کہا۔

" میں کب کہہ رہا ہوں کہ تم اندر جاؤ۔ لیکن گارڈ سے تو پوچھ سکتے ہو کہ فون اٹنڈ کیوں نہیں کیا جا رہا" پالمر نے غصیلے لہجے میں کہا

"یس سر"....... دوسری طرف سے کہا گیا اور پالمر نے رسیور رکھ دیا۔

"وہ سرگشاکا کیا ایکریمین سفیر کی رہائش گاہ پر ہے"...... پالمر نے کہا۔

" معلوم نہیں مجھے تو چیف سیکرٹری نے صرف اتنا بتایا تھا کہ سرگشاکا کو ایکریمیا کے سفارت خانے پہنچا دیا تھا جہاں سے انہیں

کسی خاص خفیہ جگہ پہنچا دیا گیا ہے"...... نارفوک نے جواب دیا اور پالمر نے صرف سر ہلانے پر ہی اکتفا کیا۔ تقریباً دس منٹ بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو پالمر نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... پالمر نے کہا۔

"باس فلپ سے بات کریں چیف"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو"...... پالمر نے کہا۔

"چیف۔ میں فلپ بول رہا ہوں۔ ایکریمین سفیر کے گارڈ کو ہلاک کر دیا گیا ہے اس کی لاش گارڈ روم میں پڑی ہے۔ رہائش گاہ کے دروازے بند ہیں۔ باہر کوئی آدمی موجود نہیں ہے"...... فلپ نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ تم نے اندر جا کر دیکھنا تھا"...... پالمر نے کہا۔

"نہیں چیف۔ نجانے اندر کیسے حالات ہوں۔ میں نے اپنا نام بتائے بغیر پولیس کو فون کر کے اطلاع کر دی ہے۔ پولیس ابھی پہنچ جائے گی پھر اصل حالات سامنے آ جائیں گے۔ میں یہاں موجود ہوں۔ میں پھر آپ سے رابطہ کروں گا"...... فلپ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو پالمر نے رسیور رکھ دیا۔

"ویری سیڈ۔ تو میرا خدشہ درست ثابت ہوا۔ وہ عمران سر گشاکا کو لے اڑا۔ ویری سیڈ"...... نارفوک نے کہا۔ اس کا چہرہ مایوسی کی شدت سے بری طرح لٹک سا گیا تھا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ سر گشاکا ایکریمین سفیر کی کوٹھی میں موجود ہو گا"...... پالمر نے کہا۔

"وہاں نہیں بھی ہو گا تو بہر حال ایکریمین سفیر کو اس کا علم ہو گا اور گارڈ کی لاش کا مطلب ہے کہ عمران اپنے ساتھیوں سمیت وہاں پہنچا ہے۔ اس کے بعد لامحالہ اس نے ایکریمین سفیر سے معلوم کر لیا ہو گا کہ سر گشاکا کہاں ہے اور پھر وہ اسے لے اڑا ہو گا"۔ نارفوک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن وہ اس سے کیا فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ ظاہر ہے آج کامرون میں انتخابات کا اعلان ہو جائے گا لیکن سر گشاکا تو کامرون میں موجود نہیں ہو گا اور نہ ہی اتنی جلدی وہ وہاں پہنچ سکتا ہے"۔ پالمر نے کہا۔

"لیکن ہمارے لئے بھی تو مسئلہ بن گیا کہ نہ زندہ سر گشاکا ہمارے پاس ہے اور نہ اس کی لاش"...... نارفوک نے کہا۔

"یہ تو واقعی مسئلہ ہے"...... پالمر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو پالمر نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... پالمر نے کہا۔

"باس فلپ سے بات کیجئے چیف"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کراؤ بات"...... پالمر نے کہا۔

"ہیلو چیف۔ میں فلپ بول رہا ہوں۔ پولیس ایکریمین سفیر صاحب کے گھر کی اندرونی کھڑکی سے داخل ہوئی اور اس نے خفیہ

الارم آف کر کے بیرونی بند دروازے کھول دیئے۔ سفیر صاحب اور
ان کی بیگم صاحبہ اپنے بیڈ روم میں بے ہوش پڑے ملے ہیں جب کہ
ان کے تمام ملازمین اپنے اپنے کمروں میں بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔
سفیر صاحب پر بے پناہ تشدد کیا گیا ہے جبکہ ایک ملازم نے ہوش
میں آنے کے بعد بتایا ہے کہ ایک عورت اور تین مردوں پر مشتمل
ایک گروپ اچانک اس کے کمرے میں آیا اور اسے جگا کر اس سے
سفیر صاحب کے بیڈ روم کے راستے کے بارے میں پوچھ گچھ کی۔ یہ
چاروں ایکریمینز تھے۔ پھر اسے بے ہوش کر دیا گیا۔ ویسے خفیہ الارم
جن کا تعلق قریب ہی پولیس سٹیشن سے تھا وہ آن ہی نہیں ہوئے
البتہ اندرونی دروازے کا لاک گولیوں سے اڑا کر اسے کھولا گیا
ہے"...... فلپ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"سفیر صاحب کو ہوش آیا ہے۔ یہ پوچھو"...... نارفوک نے بے
چینی سے لہجے میں کہا۔

"تم خود بات کر لو"...... پالمر نے رسیور نارفوک کی طرف
بڑھاتے ہوئے کہا۔

"ہیلو فلپ۔ میں نارفوک بول رہا ہوں۔ سفیر صاحب کو ہوش آ
گیا ہے یا نہیں"...... نارفوک نے بے چین سے لہجے میں پوچھا۔

"جب وہ یہاں سے ایمبولینس میں گئے تھے تو بے ہوش تھے۔
چونکہ یہ سفارتی معاملہ تھا اس لئے پولیس نے کسی کو قریب نہیں
جانے دیا البتہ میں نے ایک پولیس والے سے معلوم کیا ہے۔ سفیر

صاحب کو سپیشل میڈیکل کمپلیکس میں بھجوایا گیا ہے۔ وہاں سے
معلوم ہو سکتا ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کیا وہاں تمہارا کوئی واقف نہیں ہے جس سے حالات کا علم ہو
سکے"...... نارفوک نے کہا۔

"نہیں جناب۔ ہمارا اس سپیشل ہسپتال سے کبھی کوئی تعلق
نہیں رہا"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"او کے"...... نارفوک نے جواب دیا اور رسیور رکھ دیا۔

"ایکریمیا میں چیف سیکرٹری صاحب سے بات کرو۔ تشدد والی
بات سے تو یہی معلوم ہوتا ہے کہ واقعی عمران اور اس کے ساتھیوں
نے ان سے سرگشاکا کے بارے میں پوچھا ہوگا"...... پالمر نے کہا اور
نارفوک نے اثبات میں سر ہلا دیا اور رسیور اٹھا کر تیزی سے نمبر ڈائل
کرنے شروع کر دیئے۔

"چیف سیکرٹری ہاؤس"...... ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"میں نارفوک بول رہا ہوں۔ چیف سیکرٹری صاحب سے بات
کرائیں"...... نارفوک نے کہا۔

"وہ تو پورچ میں پہنچ چکے ہیں۔ ایک منٹ ہولڈ کریں"۔ دوسری
طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو"...... تھوڑی دیر بعد چیف سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

"نارفوک بول رہا ہوں جناب"...... نارفوک نے کہا۔

"ہاں۔ کیا بات ہے جو یہاں فون کیا ہے۔ میں آفس جانے کے

لئے کار میں بیٹھ ہی رہا تھا کہ تمہاری کال کی اطلاع ملی ہے"۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور نارفوک نے اسے عمران اور اس کے ساتھیوں کے فرار ہو جانے اور ستاوا میں ایکریمین سفیر کی رہائش گاہ میں ان پر تشدد اور ان کے ہسپتال پہنچنے کی ساری تفصیل بتا دی۔

" اوہ۔ ویری سیڈ۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ وہ لوگ سرگشاکا کو ایک بار پھر لے اڑے۔ ویری سیڈ۔ تم نے انہیں ہلاک کیوں نہیں کیا تھا"...... چیف سیکرٹری نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔ نارفوک نے تفصیل سے بتایا کہ اس نے ان کو کس طرف طویل بے ہوشی کے انجکشن لگا کر راڈز والی کرسیوں میں جکڑ دیا تھا اور دروازہ بھی باہر سے لاک کر دیا تھا۔

" یہ ساری کارروائی کرنے کی بجائے انہیں ہلاک کر دینا چاہئے تھا۔ بہرحال میں ابھی آفس جا کر ستاوا کے اعلیٰ حکام سے بات کرتا ہوں تاکہ اعلیٰ سطح پر سرگشاکا کو تلاش کیا جا سکے ویسے انتخابات کا اعلان تو آدھے گھنٹے بعد ہو جائے گا اور یہ ضروری نہیں ہے کہ سرگشاکا کی طرف سے فوری طور پر اعلان ہو سکے اور ستاوا اور کامرون میں بے حد طویل فاصلہ ہے آٹھ دس گھنٹوں کا سفر ہے اس لئے اتنی جلدی سرگشاکا وہاں نہیں پہنچ سکتے اور ہم انہیں بہرحال پکڑ لیں گے"۔ چیف سیکرٹری نے کہا اور اس کے ساتھ ہے رابطہ ختم ہو گیا اور نارفوک نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا اور رسیور رکھ دیا۔

" صفدر کو اٹھا کر وہاں اس ایکریمین سفیر کے بیڈ روم میں لے چلو"...... عمران نے تنویر سے کہا اور تنویر نے آگے بڑھ کر بے ہوش پڑے صفدر کو اٹھا کر کاندھے پر ڈالا اور پھر وہ سب واپس اسی کمرے میں پہنچ گئے۔

" یہ۔ یہ کون ہے۔ یہ تو سرگشاکا نہیں ہے"...... بیڈ روم میں موجود جولیا نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" یہ صفدر ہے سرگشاکا کے میک اپ میں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی آگے بڑھ کر اس نے کرسی پر بے ہوش پڑے ایکریمین سفیر کا ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔

" یہ۔ یہ صفدر۔ مگر یہاں تو سرگشاکا تھے صفدر یہاں کیسے آ گیا۔ اور وہ سرگشاکا کہاں گئے"...... جولیا نے کہا تو عمران نے ہاتھ سفیر

کے چہرے سے ہٹا لئے کیونکہ سفیر کے جسم میں حرکت کے تاثرات
نمودار ہو گئے تھے۔

" صفدر نے حیرت انگیز ذہانت کا مظاہرہ کیا ہے۔ حقیقت ہے کہ
اس نے اپنی ذہانت سے مجھے بھی حیران کر دیا ہے۔ بہرحال ابھی یہ
ہوش میں آ جائے گا پھر اس سے سب کچھ معلوم ہو جائے گا۔ میرا
اندازہ ہے کہ سرگشا کا اب تک کامرون پہنچ چکے ہوں گے"۔ عمران
نے کہا اور پھر وہ سفیر کی طرف متوجہ ہو گیا جو اب ہوش میں آ رہا تھا
اور چند لمحوں بعد وہ کراہتا ہوا ہوش میں آ گیا۔ اس کی اکلوتی آنکھ کھل
گئی۔ اس کی بیوی ہونٹ بھینچے خاموش بیٹھی ہوئی تھی۔

" تم نے خواہ مخواہ اپنی آنکھ ضائع کروائی اور اپنا کان کٹوایا۔ ہم
نے تمہاری بیوی سے معلوم کر لیا اور دیکھو جسے تم چھپا رہے تھے وہ
تمہارے سامنے کرسی پر موجود ہے"...... عمران نے سفیر سے مخاطب
ہو کر کہا تو سفیر نے چونک کر ادھر دیکھا تو اس کے چہرے پر مایوسی
چھا گئی۔

" اوہ۔ اوہ روسیلا۔ یہ تم نے کیا کر دیا۔ اس سرگشا کا پر تو پورے
ایکریمیا کے مستقبل کا انحصار ہے۔ میں نے تو فیصلہ کر لیا تھا کہ
جان دے دوں گا لیکن ایکریمیا کے مستقبل کو عالمی سطح پر تاریک نہ
ہونے دوں گا"...... سفیر نے اپنی بیوی کی طرف رخ موڑتے ہوئے
افسوس بھرے لہجے میں کہا۔

" یہ خاتون تم سے زیادہ سمجھدار ہے۔ بہرحال تمہاری اطلاع کے

لئے بتا دوں کہ تم جسے ایکریمیا کا مستقبل سمجھ کر اپنی جان دینے کے
لئے تلے ہوئے تھے یہ وہ نہیں ہے۔ یہ سرگشا کا نہیں ہے ہمارا ساتھی
ہے"...... عمران نے کہا تو سفیر بے اختیار اچھل پڑا۔

" نہیں۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ یہ سرگشا کا ہے۔ سفارت خانے
والوں نے اسے ہی میرے پاس پہنچایا تھا اور پھر میں نے اس سے
گفتگو کی تھی۔ یہی سرگشا کا ہے"...... سفیر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" تم نے اسے گیس سے بے ہوش کیوں کیا ہے۔ کیا تمہارا خیال
تھا کہ یہ یہاں سے نکل جائے گا"...... عمران نے کہا۔

" اس نے تو ہمارے ساتھ مکمل تعاون کا وعدہ کیا تھا لیکن میں ہر
لحاظ سے محتاط رہنا چاہتا تھا اس لئے یہ سونے کے لئے بستر پر لیٹ گیا
تو میں نے دروازے کی کی ہول سے گیس اندر فائر کرا دی تھی"۔
سفیر نے جواب دیا۔

" اس کا توڑ کیا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

" مجھے نہیں معلوم"...... سفیر ایک بار پھر اکڑ گیا۔

" اس کا مطلب ہے کہ تم دنیا کے سب سے بڑے احمق ہو اور
اب خواہ مخواہ اکڑ کر اپنی دوسری آنکھ بھی ختم کرانا چاہتے ہو اور ویسے
بھی اب ظاہر ہے اس پوزیشن میں چاہے یہ سرگشا کا ہی کیوں نہ ہو تم
اس سے کوئی فائدہ تو نہیں اٹھا سکتے"...... عمران نے کہا۔

" تم مجھے مار ڈالو۔ لیکن یہ اب کسی صورت بھی ہوش میں نہ آ
سکے گا"...... سفیر نے کہا۔

" تنویر۔ اس کمرے کی تلاشی لو۔ وہ توڑ یقیناً یہیں موجود ہو گا"۔ عمران نے تنویر سے کہا۔

" تلاشی لینے میں وقت ضائع کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ یہ ابھی خود ہی بتا دے گا"...... تنویر نے سرد لہجے میں کہا اور جیب سے خنجر نکال کر سفیر کی طرف بڑھنے لگا۔

" رک جاؤ۔ رک جاؤ۔ مت مارو اسے۔ میں بتاتی ہوں۔ یہ دائیں ہاتھ پر بڑی الماری کے دوسرے خانے میں ہے"...... روسیلا نے یکلخت چیختے ہوئے کہا۔

" روسیلا تم مکمل طور پر بیڑہ غرق کرانا چاہتی ہو"...... سفیر نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا لیکن اس دوران تنویر الماری کی طرف مڑ گیا۔ اس نے الماری کھولی اس میں واقعی ایک لمبی گردن والی شیشی موجود تھی۔

"ہاں یہی ہے۔ اسے صفدر کی ناک سے لگاؤ"...... عمران نے کہا تو تنویر نے لا کر شیشی کا ڈھکن کھولا اور پھر شیشی کا دہانہ صفدر کی ناک سے لگا دیا۔ چند لمحوں بعد اس نے شیشی ہٹائی اور اس کا ڈھکن بند کر دیا اور تھوڑی دیر بعد صفدر کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگ گئے۔ سب خاموش کھڑے اسے دیکھ رہے تھے اور پھر اچانک صفدر کی آنکھیں ایک جھٹکے سے کھل گئیں۔ پہلے چند لمحے تک تو صفدر کی آنکھوں میں دھند سی چھائی رہی پھر آہستہ آہستہ ان میں شعور کی چمک ابھر آئی۔

" اوہ۔ اوہ۔ عمران صاحب آپ۔ اور یہ سب ساتھی۔ اوہ۔ یہ۔ یہ میں تو بستر پر تھا"...... صفدر نے بے اختیار اچھلتے ہوئے کہا اور پھر گردن موڑ کر ادھر ادھر دیکھنے لگا۔ سفیر کے چہرے پر ایسے تاثرات ابھر آئے تھے جیسے انہیں اپنی آنکھوں اور کانوں پر یقین نہ آ رہا ہو۔

" یہ سفیر صاحب تو تمہاری خاطر اپنی جان دینے پر تل گئے تھے۔ ان کا خیال تھا کہ تم سے ایکریمیا کا مستقبل وابستہ ہے۔ لیکن یہ ہوا کیا کہ تم نے سرگشاکا کا روپ دھار لیا۔ کیا سرگشاکا تمہارے روپ میں کامرون چلے گئے ہیں"...... عمران نے کہا۔

" جی ہاں"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو عمران نے بے اختیار اطمینان کا ایک طویل سانس لیا۔

" لیکن سفارت خانے والوں نے کیسے یقین کر لیا۔ تمہارے اور سرگشاکا کے قدوقامت و جسامت میں زمین آسمان کر فرق ہے"۔ عمران نے کہا۔

" وہاں شاید سرگشاکا کو پہلے کسی نے نہیں دیکھا تھا اس لئے انہوں نے صرف میک اپ چیک کرنے پر ہی اکتفا کیا"...... صفدر نے جواب دیا اور پھر اس نے شروع سے لے کر آخر تک اپنی پلاننگ اور اس پر عمل درآمد کی ساری تفصیل بتا دی۔

" تم۔ تم واقعی سرگشاکا نہیں ہو۔ مگر۔ مگر تم نے تو مجھے شک تک نہ ہونے دیا تھا"...... سفیر نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جب تم نے مجھے بتایا کہ کامرون کے صدر کے اصرار پر پاکیشیائی
کو سرگشاکا کے بدلے میں سفارتی طیارے پر سوار کر کے کامرون بھجوا
دیا گیا ہے تو میں مطمئن ہو گیا اور میں اس لئے خاموش رہا کہ مجھے
معلوم تھا کہ ستاوا سے کامرون کے درمیان بے حد طویل فاصلہ ہے
اور اگر تمہیں شک پڑ گیا کہ میں اصل نہیں ہوں بلکہ اصل سرگشاکا
کو تم خود اپنے ہاتھوں کامرون روانہ کر چکے ہو تو پھر تم اس طیارے
کو راستے میں میزائل سے اڑانے سے بھی دریغ نہ کرو گے"۔ صفدر
نے جواب دیا اور سفیر نے بے اختیار منہ بنا لیا۔ اس کے چہرے پر
گہری مایوسی کے تاثرات نمایاں تھے۔

"تنویر اور جولیا۔ ان دونوں کو ہاف آف کر دو"....... عمران نے
تنویر اور جولیا سے کہا اور دروازے کی طرف مڑ گیا اسے عقب میں
روسیلا اور سفیر دونوں کے چیخنے کی آوازیں سنائی دیں لیکن اس نے
پرواہ نہ کی لیکن پھر وہ تیزی سے مڑا۔

"یہیں سے فون کر لینا چاہئے"۔ عمران نے مڑ کر آتے ہوئے کہا۔
سفیر اور اس کی بیوی دونوں کی گردنیں ڈھلک چکی تھیں۔

"کہاں فون کرنا ہے"....... کیپٹن شکیل نے پوچھا۔

"کامرون کے صدر سے پوچھ تو لیں کہ سرگشاکا وہاں پہنچ بھی چکے
ہیں یا نہیں"....... عمران نے کہا۔

"تو کیا ان کا فون نمبر آپ کو معلوم ہے"....... صفدر نے پوچھا۔

"ہاں۔ سرگشاکا نے میرے سامنے انہیں کال کی تھی اس لئے مجھے

معلوم ہے"....... عمران نے کہا اور ایک طرف موجود فون کا رسیور
اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"پریذیڈنٹ ہاؤس"....... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز
سنائی دی۔

"میں پاکیشیائی ایجنٹ پرنس بول رہا ہوں۔ صدر صاحب سے
بات کرائیں۔ وہ میرے بارے میں جانتے ہیں سرگشاکا کے سلسلے
میں اہم بات کرنی ہے"....... عمران نے کہا۔

"ہولڈ آن کریں"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو"....... چند لمحوں بعد ایک باوقار سی آواز سنائی دی۔

"سر۔ میں پاکیشیائی ایجنٹ پرنس بول رہا ہوں۔ سرگشاکا ایشیائی
ایجنٹ کے روپ میں کامرون پہنچ گئے ہوں گے کیا وہ بخیریت پہنچ گئے
ہیں"....... عمران نے کہا۔

"جی ہاں۔ انہوں نے مجھے آپ کی تمام جدوجہد کے بارے میں
تفصیل سے بتا دیا ہے۔ میں آپ کی عظمت کو اور جدوجہد کو سلام
کرتا ہوں سرگشاکا یہاں میرے پاس موجود ہیں آپ ان سے بات کر
لیں"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ میں سرگشاکا بول رہا ہوں پرنس"....... چند لمحوں بعد
سرگشاکا کی مطمئن سی آواز سنائی دی۔

"آپ بخیریت پہنچ گئے ہیں ناں سرگشاکا"....... عمران نے
مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ ویسے پرنس۔ آپ کے ساتھی نے حیرت انگیز ذہانت سے کام لیا ہے۔ میں تو آخر تک یہی سمجھتا رہا کہ یہ سب حماقت ہے لیکن اب یہاں کامرون پہنچ کر مجھے احساس ہوا ہے کہ اگر وہ ایسا نہ کرتا تو میں ایک بار پھر ایکریمیا کے چنگل میں پھنس جاتا۔ آپ کے ساتھی کا کیا ہوا۔ وہ بخیریت تو ہیں ناں"...... سر گشاکا نے کہا۔

"جی ہاں۔ میں اس وقت سٹاوا میں ایکریمین سفیر روفے کی رہائش گاہ سے بول رہا ہوں انہوں نے میرے ساتھی کو سر گشاکا سمجھ کر یہاں قید کر رکھا تھا اور میں بھی اپنے ساتھی تک پہنچنے سے پہلے یہی سمجھ رہا تھا کہ میں سر گشاکا کو دوبارہ ایکریمین تحویل سے نکالنے جدوجہد کر رہا ہوں لیکن یہاں پہنچ کر جب مجھے علم ہوا تو میں بھی اپنے ساتھی کی ذہانت کا قائل ہو گیا ہوں ویسے اگر آپ ناراض نہ ہوں تو ایک بات پوچھوں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں آپ سے کیسے ناراض ہو سکتا ہوں پرنس۔ آپ نے جو کچھ میرے لئے کیا ہے میں اس کا چشم دید گواہ ہوں۔ لیکن آپ کیا پوچھنا چاہتے ہیں"...... سر گشاکا نے کہا۔

"میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں سر گشاکا کہ آج آپ نے اپنے قبیلے یوشو کے آئندہ انتخابات میں سیاسی تعاون کا اعلان کرنا ہے۔ یہ اعلان ایکریمیا کے حق میں تو نہیں ہو رہا"...... عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا تو دوسری طرف خاموشی سی چھا گئی۔

"اگر میں کہوں ہاں۔ تب آپ کیا کریں گے"...... چند لمحوں کی

خاموشی کے بعد سر گشاکا کی مسکراتی ہوئی آواز سنائی دی۔

"لاحول پڑھنا شروع کر دوں گا اور مجھے یقین ہے کہ میری آنکھ کھل جائے گی"...... عمران نے جواب دیا تو دوسری طرف سے سر گشاکا بے اختیار کھل کھلا کر ہنس پڑے۔

"آج نو بجے انتخابات کا اعلان ہو رہا ہے اور دس بجے میری تقریر ہے۔ بہتر ہے آپ ابھی سے لاحول پڑھنا شروع کر دیں"...... دوسری طرف سے سر گشاکا نے جواب دیا اور عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"تو آپ کا خیال ہے کہ جتنا وقت آپ نے سٹاوا سے کامرون پہنچنے میں لگایا ہے اتنا وقت لاحول کو بھی آپ تک پہنچنے میں لگے گا"۔ عمران نے جواب دیا اور سر گشاکا ایک بار پھر ہنس پڑے۔

"مجھے تو اس کی ضرورت نہیں ہے۔ میں تو آپ کے لئے کہہ رہا تھا تاکہ آپ کے ذہن میں موجود یہ شیطانی وسوسہ دور ہو جائے۔ خدا حافظ"۔ دوسری طرف سے ہنستے ہوئے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا اور عمران نے بھی ہنستے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"یہ سارے سر ایک جیسے ہی ہوتے ہیں سر سلطان کی طرح سر گشاکا بھی جب موڈ میں ہوں تو بڑی لطیف باتیں کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ آؤ اب چلیں یہاں سے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ وہ واقعی سر گشاکا کی لطیف باتوں کا خود ہی لطف لے رہا تھا۔

ایکریمیا کے چیف سیکرٹری اپنے آفس میں موجود تھے۔ ان کے
چہرے پر انتہائی سنجیدگی اور پریشانی کے ملے جلے تاثرات نمایاں تھے۔
انہوں نے سیکرٹری کو کہہ کر ساری ملاقاتیں منسوخ کر دی تھیں۔
انہیں سٹاوا کے چیف پولیس کمشنر کی کال کا انتظار تھا۔ انہوں نے
شمالی کانڈر کے چیف سیکرٹری سے کہہ کر سٹاوا کے پولیس کمشنر کو
احکامات دلا دیئے تھے کہ وہ سٹاوا میں سرگشاکا کو تلاش کرائیں اور
چیف پولیس کمشنر سے ان کی ذاتی بات بھی ہوئی تھی اور چیف
پولیس کمشنر نے کہا تھا کہ وہ پوری پولیس فورس کو حرکت میں لا کر
جلد از جلد یہ کام کر دے گا لیکن ابھی تک اس کی کال نہ آئی تھی اور وہ
اس کی کال کے انتہائی شدت سے منتظر تھے کہ میز پر رکھے ہوئے فون
کی گھنٹی بج اٹھی اور انہوں نے جھپٹ کر رسیور اٹھا لیا۔ ان کے
چہرے پر چمک سی آ گئی تھی انہیں یقین تھا کہ چیف پولیس کمشنر کی

طرف سے کامیابی کی خبر انہیں ملے گی۔
"ہیلو"....... چیف سیکرٹری نے تیز لہجے میں کہا۔
"سر۔ سٹاوا سے کسی علی عمران کا فون ہے۔ اس کا کہنا ہے کہ اگر
چیف سیکرٹری صاحب سے ان کی بات نہ ہوئی تو ایکریمیا کو بہت
بڑے نقصان سے دوچار ہونا پڑے گا"....... دوسری طرف سے ان
کے پی اے کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔
"علی عمران بات کرنا چاہتا ہے۔ کیوں۔ بہرحال کراؤ بات"۔
چیف سیکرٹری کے لہجے میں انتہائی حیرت تھی۔
"ہیلو چیف سیکرٹری صاحب۔ میں علی عمران بول رہا ہوں۔ میں
نے آپ کو مبارکباد دینے کے لئے کال کی ہے"....... چند لمحوں بعد
ایک مسکراتی ہوئی شگفتہ سی آواز سنائی دی۔
"کس بات کی مبارکباد"....... چیف سیکرٹری نے ہونٹ بھینچتے
ہوئے کہا۔
"اس بات کی جناب کہ جو کام ہم باوجود کوشش کے نہ کر سکے۔
وہ آپ نے مکمل کرا دیا"....... دوسری طرف سے عمران نے کہا تو
چیف سیکرٹری بے اختیار چونک پڑے۔
"کیا مطلب۔ یہ کیا کہہ رہے ہو۔ کیسا کام"....... چیف سیکرٹری
نے اس بار قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔
"ہم سٹاوا میں پھنس گئے تھے اور سٹاوا اور کامرون کے درمیان
فاصلہ کافی تھا اور ہمیں خطرہ تھا کہ آپ اس طیارے کو ہی فضا میں

تباہ کرادیں گے جس میں سرگشاکا کامرون جارہے ہوں گے لیکن آپ
نے کمال مہربانی کا مظاہرہ کرتے ہوئے خود ہی سرگشاکا کو طیارے
میں سٹاوا سے کامرون بھجوا دیا"...... عمران نے کہا تو چیف سیکرٹری
بے اختیار اچھل پڑے۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کیا تمہارا دماغ تو خراب نہیں ہو گیا۔ مجھے
اطلاع مل گئی ہے کہ تم نے سٹاوا میں ایکریمین سفیر کی رہائش گاہ
میں گھس کر وہاں سے سرگشاکا کو ایک بار پھر اپنی تحویل میں لے لیا
ہے لیکن یہ بتا دوں کہ وہ زندہ کسی صورت بھی کامرون نہیں پہنچ
سکیں گے۔ میں نے تمام انتظامات کر لئے ہیں۔ تم جانتے ہی نہیں کہ
ایکریمیا کس قدر طاقتور ہے"...... چیف سیکرٹری نے تیز لہجے میں
کہا۔

"واقعی ایکریمیا بے حد طاقتور ہے اس قدر طاقتور کہ اپنے ہاتھوں
سے وہ کام بھی کر گزرتا ہے جو اس کے مفاد کے خلاف ہو۔ آپ نے
شاید سٹاوا میں ایکریمین سفیر روفے صاحب سے بات نہیں کی"۔
عمران نے کہا۔

"میں نے اس سے کیا بات کرنی تھی۔ یہ میرا منصب تو نہیں کہ
میں ہر ایک کی خیریت پوچھتا پھروں"...... چیف سیکرٹری نے
قدرے ناگوار سے لہجے میں کہا۔

"اگر آپ ان سے بات کر لیتے تو شاید اس وقت آپ کو معلوم ہو
چکا ہوتا کہ سٹاوا کے کامرونی سفارت خانے میں ایکریمین ایجنٹوں نے

میرے ساتھی کو سرگشاکا سمجھ کر ایکریمین سفیر کے پاس پہنچا دیا اور وہ
بے چارہ اس کی حفاظت کرتا رہا جبکہ اصل سرگشاکا کو آپ نے میرا
ساتھی سمجھ کر خود ہی طیارے کے ذریعے کامرون پہنچا دیا"۔ عمران
نے کہا تو چیف سیکرٹری کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کا ذہن یکلخت
ماؤف سا ہو کر رہ گیا ہو۔

"ہیلو ہیلو۔ کیا ہوا۔ کہیں سکتہ تو نہیں ہو گیا آپ کو"...... چند
لمحوں بعد عمران کی طنزیہ آواز سنائی دی۔

"تم بکواس کر رہے ہو۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ ایسا ہو ہی نہیں
سکتا"...... چیف سیکرٹری یکلخت پھٹ پڑے۔

"ایسے ہی ہوا ہے چیف سیکرٹری صاحب۔ کامرون میں انتخابات
کا اعلان ہو چکا ہے اور اب سے دس منٹ بعد سرگشاکا کی تقریر ٹی وی
اور ریڈیو پر نشر ہونے والی ہے۔ آپ لپنے کانوں سے یہ تقریر سن بھی
لیں اور سرگشاکا کو دیکھ بھی لیں اور اگر پھر بھی آپ کو یقین نہ آئے
تو سٹاوا میں لپنے ایکریمی سفیر سے پوچھ لیں کیونکہ یہ انکشاف ان کے
سامنے ہوا ہے۔ یہ میرے ساتھی کی ذہانت تھی جس نے سفارت
خانے پہنچنے سے پہلے لپنے اوپر سرگشاکا کا میک اپ اور سرگشاکا پر اپنا
میک اپ کر دیا تھا اور آپ کی بدقسمتی کہ وہاں کوئی بھی سرگشاکا
سے واقف نہ تھا ورنہ وہ قدوقامت اور جسامت سے ہی انہیں پہچان
لیتے۔ یہ تقریر سننے اور دیکھنے کے بعد شاید آپ کو یقین آ جائے کہ
طاقتور ایکریمیا نہیں ہے بلکہ اللہ تعالیٰ ہے"۔ دوسری طرف سے

عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو چیف سیکرٹری چند لمحوں تک تو بت بنے بیٹھے رہے۔ پھر انہوں نے جلدی سے کریڈل کو بار بار دبایا۔

" یس سر"...... دوسری طرف سے ان کے سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

" سٹاوا میں ایکریمین سفیر سپیشل میڈیکل کمپلیکس میں زیر علاج ہیں ۔ ان سے میری فوری بات کراؤ۔ ابھی اور اسی وقت"۔ چیف سیکرٹری نے تیز لہجے میں کہا اور رسیور کریڈل پر پٹخ دیا۔

" اوہ۔ اوہ۔ ویری سیڈ۔ اگر اس عمران کی یہ بات سچ ہے تو اس کا مطلب ہے کہ ہم شکست کھا گئے ٹریٹی پر اب مسلم بلاک کا مستقل قبضہ ہو گیا۔ ویری سیڈ"...... چیف سیکرٹری نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ چند لمحوں بعد فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی تو چیف سیکرٹری نے جھپٹ کر رسیور اٹھا لیا۔

" یس "...... چیف سیکرٹری نے تیز لہجے میں کہا۔

" سفیر روفے صاحب سے بات کریں جناب"...... دوسری طرف سے ان کے سیکرٹری کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

" ہیلو "...... چیف سیکرٹری نے تیز لہجے میں کہا۔

" یس سر۔ روفے بول رہا ہوں سر"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

" مجھے اطلاع ملی ہے کہ جسے آپ کی تحویل میں دیا گیا تھا وہ

پاکیشیائی ایجنٹ تھا اصل سرگشاکا نہیں تھا۔ کیا واقعی ایسا ہے"۔ چیف سیکرٹری نے کہا۔

" یس سر۔ سفارت خانے والوں نے انتہائی حماقت کی ہے۔ میں نے اپنا کان کٹوا لیا۔ اپنی ایک آنکھ ضائع کرا لی تاکہ ایکریمیا کے مفاد کو نقصان نہ پہنچے۔ لیکن وہ سرگشاکا کی بجائے پاکیشیائی ایجنٹ تھا"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو چیف سیکرٹری کا دل چاہا کہ وہ رسیور چھوڑ کر دونوں ہاتھوں سے اپنا سر پیٹنا شروع کر دے۔

" اوہ۔ اوہ۔ کیسے۔ آپ کو کیسے یہ سب کچھ معلوم ہوا"۔ چیف سیکرٹری نے کہا تو سفیر نے پاکیشیائی ایجنٹوں کے اس کے بیڈ روم میں داخل ہونے سے لے کر آخری لمحے تک کی پوری روئیداد تفصیل سے بتا دی۔

" ویری سیڈ۔ یہ تو بہت برا ہوا۔ بہت ہی برا ہوا۔ ویری بیڈ۔ رئیلی ویری بیڈ"...... چیف سیکرٹری نے مشینی انداز میں بولتے ہوئے کہا اور پھر لاشعوری طور پر رسیور رکھ دیا اور اس کے ساتھ ہی انہوں نے دونوں ہاتھوں سے اپنا سر پکڑ لیا۔

" سب کچھ ختم ہو گیا۔ سب کچھ مسلم بلاک کے پاس چلا گیا۔ ویری بیڈ"...... چیف سیکرٹری نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ پھر نجانے وہ کتنی دیر تک اسی کیفیت میں بیٹھے رہے تھے کہ اچانک ٹیلیفون کی گھنٹی بج اٹھی اور چیف سیکرٹری نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

" یس "...... انہوں نے انتہائی پژمردہ سے لہجے میں کہا۔

"صدر ایکریمیا صاحب سے بات کیجئے جناب"....... دوسری طرف سے ان کے سیکرٹری نے کہا تو چیف سیکرٹری بے اختیار چونک پڑے۔

"اوہ اچھا"....... چیف سیکرٹری نے کہا۔

"ہیلو"....... چند لمحوں بعد ایکریمیا کے صدر کی آواز سنائی دی۔

"یس سر"....... چیف سیکرٹری کا لہجہ بے مؤدبانہ تھا۔

"آپ کو معلوم ہے کہ کامرون ٹیلی ویژن سے وہاں کے چیف سیکرٹری اور یوشو قبیلے کے سردار سرگشا کا تقریر کر رہے ہیں اور انہوں نے اپنے قبیلے کا آئندہ انتخابات میں صدر کامرون کے قبیلے سے اتحاد کا اعلان کر دیا ہے۔ آپ نے تو مجھے رپورٹ دی تھی کہ ایسا نہیں ہو گا لیکن ایسا ہو رہا ہے۔ کیا آپ کو معلوم ہے کہ اس کا کیا نتیجہ نکلے گا ایکریمیا کا عالمی سطح پر کیا حشر ہو گا"....... صدر ایکریمیا کے لہجے میں بے پناہ تلخی تھی۔

"یس سر۔ مجھے معلوم ہے سر۔ میں نے حتی الوسع کوشش کی کہ ایسا نہ ہو ۔ لیکن ایسا ہو گیا ہے"....... چیف سیکرٹری نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ آپ ناکام رہے ہیں۔ ایکریمیا نے اپنے مستقبل کے لئے آپ پر اعتماد کیا لیکن آپ نے ایکریمیا کے مستقبل کو ہمیشہ کے لئے تاریک کر دیا جب ٹریٹی پر مسلم بلاک کا مستقل قبضہ ہو جائے گا تو پھر ایکریمیا کا کیا ہو گا۔ آپ کو معلوم ہے کہ کیا ہو

گا"....... صدر صاحب نے اپنے منصب کی پرواہ کئے بغیر چیخ چیخ کر بولتے ہوئے کہا۔

"یس سر مجھے معلوم ہے سر۔ ایکریمیا کا مستقبل ختم ہو گیا ہے سر۔ مجھے معلوم ہے سر۔ میں واقعی ناکام ہو گیا ہوں سر میں واقعی ناکام ہو گیا ہوں سر"....... چیف سیکرٹری نے کہا اور رسیور کریڈل پر پٹخ کر انہوں نے میز کی دراز کھولی اور اس میں موجود ریوالور نکالا اور پھر اس کی نال اپنی کنپٹی سے لگالی۔

"میں ناکام ہو گیا ہوں۔ ایکریمیا کا مستقبل تاریک ہو گیا ہے۔ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے تاریک ہو گیا ہے"....... چیف سیکرٹری نے خود کلامی کے انداز میں کہا اور اس کے ساتھ ہی انہوں نے ٹریگر دبا دیا۔

ختم شد

عمران فریدی سیریز میں ایک دلچسپ اور انتہائی منفرد کہانی

گرین ڈیتھ

مصنف: مظہر کلیم ایم اے

گرین ڈیتھ ــــ دنیا بھر کے مسلمانوں کو ہلاک کرنے کی انتہائی خوفناک اور بھیانک یہودی سازش۔

گرین ڈیتھ ــــ ایک ایسی لیبارٹری جسے ہر لحاظ سے ناقابل تسخیر بنا دیا گیا تھا۔

گرین ڈیتھ ــــ ایک ایسی لیبارٹری جسے تباہ کرنے میں علی عمران اور کرنل فریدی دونوں بری طرح ناکام رہے۔

گرین ڈیتھ ــــ جس کی خاطر علی عمران اور کرنل فریدی دونوں خود یقینی موت کے پنجے میں پھنس گئے۔

- وہ لمحہ ــــ جب کرنل فریدی اور علی عمران دونوں ہی ایک دوسرے کی راہ میں رکاوٹ بن گئے۔ کیوں اور کیسے ــــ؟
- وہ لمحہ ــــ جب کرنل فریدی نے عمران کو اور عمران نے کرنل فریدی کو لیبارٹری تباہ کرنے سے روک دیا ــــ پھر کیا ہوا ــــ؟
- تیز رفتار ایکشن، بے پناہ سسپنس پر مشتمل ایک دلچسپ اور منفرد انداز کی کہانی

یوسف برادرز۔ پاک گیٹ ملتان

03226915292
مظہر کلیم ایم اے
یکے از مطبوعات
یوسف برادرز
پبلشرز، بک سیلرز
پاک گیٹ ○ ملتان
www.paksociety.com
Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint